پارہ: ۱۳تا۲۰ جلد نمبر ۵

حقائق القرآن

تعلیم نسبتِ رسولی ﷺ

غوثِ زماں، قطبِ دوراں شیر شاہ غازی، قیوم وقت اعلیٰ حضرت الحاج حضور خواجہ پیر

ہارون الرشید

صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف

قرآنی فرمان میں نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت جو
ہفت وار ملفوظات میں بیان فرمائی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

حقائق القرآن

تعلیم نسبتِ رسولی ﷺ

غوثِ زماں، قطبِ دوراں شیر شاہ غازی، قیوم وقت اعلیٰ حضرت الحاج حضور خواجہ پیر

ہارون الرشید

صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف

قرآنی فرمان میں نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت جو ہفتہ وار ملفوظات میں بیان فرمائی گئی ہے۔

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ

نام کتاب .... حقائق القرآن تعلیم نسبت رسولی ﷺ قرآنی فرامین میں نسبت رسولی ﷺ
کی اہمیت جو ہفتہ وار ملفوظات میں بیان فرمائی گئی ہے

ملفوظات .... غوثِ زماں، قطبِ دوراں شیر شاہ غازی، قیوم وقت اعلیٰ
حضرت الحاج حضور خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف

پروف ریڈنگ .... قاضی محمد یوسف عفی عنہ ربہ الکریم (خادم خلیفہ دربار عالیہ موہڑہ شریف
و مہتمم ادارہ فیضانِ ہارونیہ اسلامک سنٹر ڈھوک کالا خان راولپنڈی)

کمپوزنگ .... تنظیم الاسلام گرافکس 121 بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ 0333-4322012

مطبع .... نفیس آرٹ پریس 16/6 ٹیپ روڈ۔ لاہور

تعداد .... ایک ہزار

اشاعت اول 2008ء

براہ راست طلب فرمائیے

۱......دربار عالیہ موہڑہ شریف، تحصیل کوہ مری ضلع راولپنڈی پاکستان

فون: 051-3410383, 3411100

۲......آستانہ عالیہ اورادِ نظیریہ، کوٹھی نمبر 2، سیکٹر ایف 6/4 موہڑہ شریف چوک ایمبیسی روڈ اسلام آباد

فون: 051-2829875

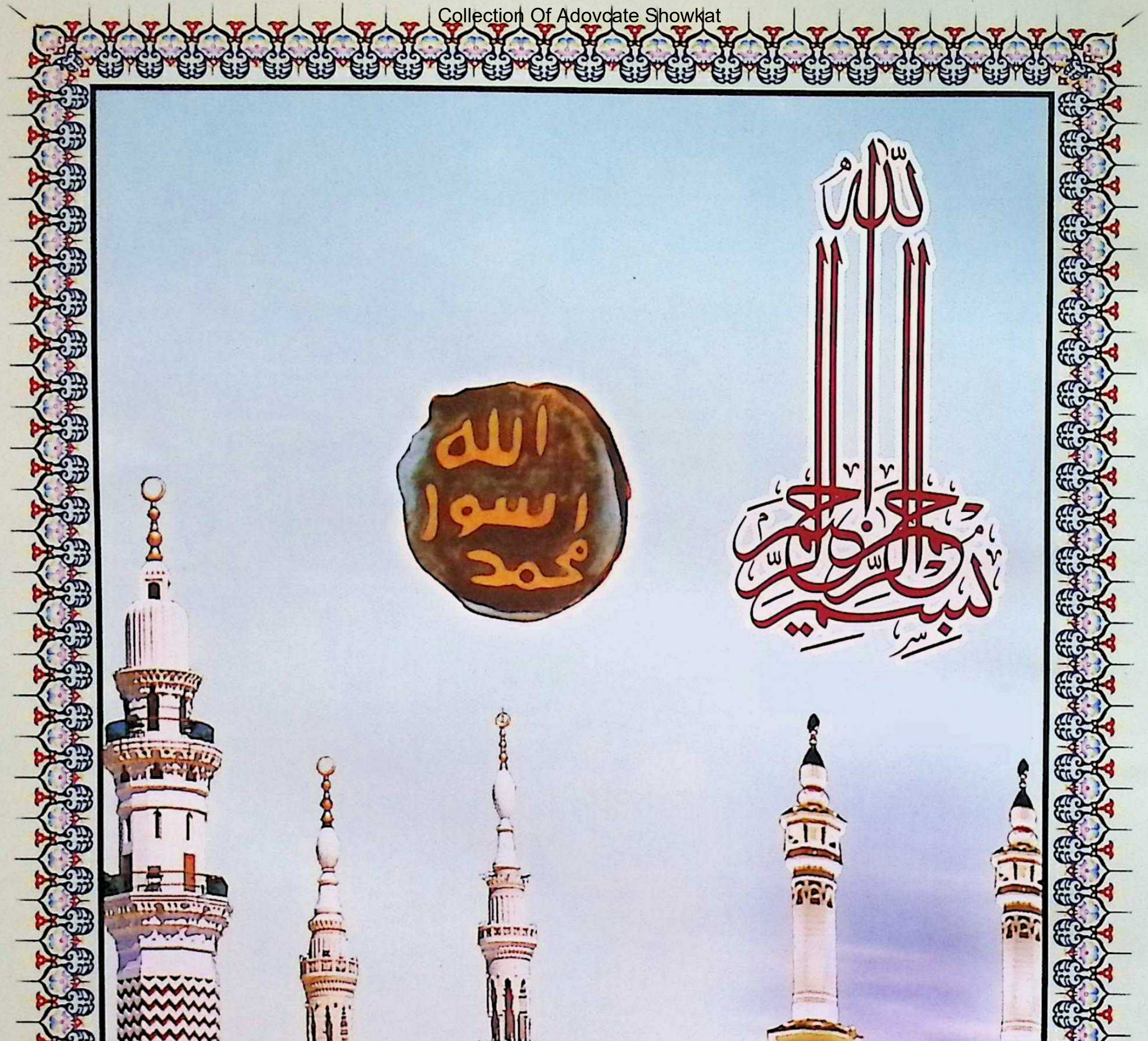
الله
الله
رسول
محمد
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جل جلاله هو الله	جل جلاله الذی لا اله	جل جلاله الا هو	جل جلاله الرحمن	جل جلاله الرحیم	جل جلاله الملک
جل جلاله القدوس	جل جلاله السلام	جل جلاله المومن	جل جلاله المهیمن	جل جلاله العزیز	جل جلاله الجبار
جل جلاله المتکبر	جل جلاله الخالق	جل جلاله الباری	جل جلاله المصور	جل جلاله الغفار	جل جلاله القهار
جل جلاله الوهاب	جل جلاله الرزاق	جل جلاله الفتاح	جل جلاله العلیم	جل جلاله القابض	جل جلاله الباسط
جل جلاله الخافض	جل جلاله الرافع	جل جلاله المعز	جل جلاله المذل	جل جلاله السمیع	جل جلاله البصیر
جل جلاله الحکم	جل جلاله العدل	جل جلاله اللطیف	جل جلاله الخبیر	جل جلاله الحلیم	جل جلاله العظیم
جل جلاله الغفور	جل جلاله الشکور	جل جلاله العلی	جل جلاله الکبیر	جل جلاله الحفیظ	جل جلاله المقیت
جل جلاله الحسیب	جل جلاله الجلیل	جل جلاله الکریم	جل جلاله الرقیب	جل جلاله المجیب	جل جلاله الواسع

جل جلاله الحكيم	جل جلاله الودود	جل جلاله المجيد	جل جلاله الباعث	جل جلاله الشهيد	جل جلاله الحق
جل جلاله الوكيل	جل جلاله القوي	جل جلاله المتين	جل جلاله الولي	جل جلاله الحميد	جل جلاله المحصي
جل جلاله المبدئ	جل جلاله المعيد	جل جلاله المحيي	جل جلاله المميت	جل جلاله الحي	جل جلاله القيوم
جل جلاله الواجد	جل جلاله الماجد	جل جلاله الواحد	جل جلاله الأحد	جل جلاله الصمد	جل جلاله القادر
جل جلاله المقتدر	جل جلاله المقدم	جل جلاله المؤخر	جل جلاله الأول	جل جلاله الآخر	جل جلاله الظاهر
جل جلاله الباطن	جل جلاله الوالي	جل جلاله المتعالي	جل جلاله البر	جل جلاله التواب	جل جلاله المنتقم
جل جلاله العفو	جل جلاله الرؤوف	جل جلاله مالك الملك	جل جلاله ذو الجلال والإكرام	جل جلاله المقسط	جل جلاله الجامع
جل جلاله الغني	جل جلاله المغني	جل جلاله المانع	جل جلاله الضار	جل جلاله النافع	جل جلاله النور
جل جلاله الهادي	جل جلاله البديع	جل جلاله الباقي	جل جلاله الوارث	جل جلاله الرشيد	جل جلاله الصبور

امتیازی نشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

سلسلہ نسبت رسولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف تحصیل مری ضلع راولپنڈی

ہر مرید کے لئے

فجر کی نماز کے بعد 21 بار الحمد شریف عشاء کی نماز کے بعد 141 بار درود شریف
اللہ ھو۔ ہر گھڑی جب سانس اندر جائے اللہ باہر جائے ھو جاری رکھیں۔ (پنجگانہ نماز ضرور پڑھیں)

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

فَنِعمَ المَولیٰ وَنِعمَ النَّصِیر

اقوالِ زریں عارف کامل

غوثِ زماں، قطبِ دوراں شیر شاہ غازی، قیوم وقت اعلیٰ حضرت الحاج حضور خواجہ پیر **ھارون الرشید** صاحب مدظلہٗ العالی سجادہ نشین مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف

۱ تعجب ہے اُس شخص پر جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر غمگین کیونکر ہوتا ہے۔

۲ تعجب ہے اُس شخص پر جو اس پر ایمان رکھتا ہے کہ رزق کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے پھر ضرورت سے زیادہ مشقت اور فضول قسم کی کوشش میں کیوں لگا رہتا ہے۔

۳ تعجب ہے اُس شخص پر جو موت پر ایمان رکھتا ہے پھر خوش وخرم رہتا ہے۔

۴ تعجب ہے اُس شخص پر جو حساب آخرت پر ایمان رکھتا ہے پھر غفلت کیسے برتتا ہے۔

۵ تعجب ہے اُس شخص پر جو دنیا اور اُس کے انقلابات کو جانتا ہے پھر کیسے اُس پر مطمئن ہو کر بیٹھتا ہے۔

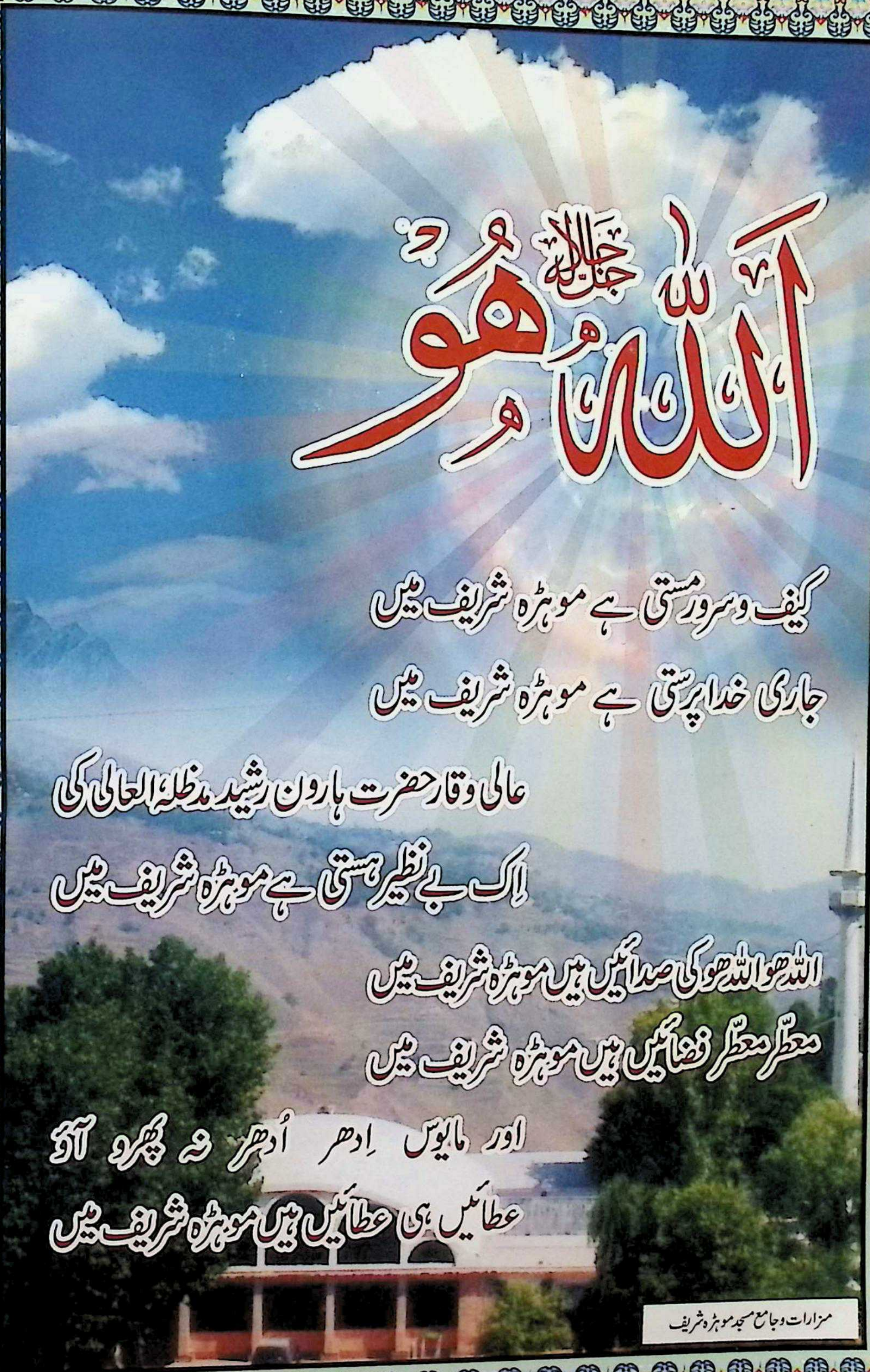

اللہ ھُو جل جلالہٗ

کیف و سرور مستی ہے موہڑہ شریف میں
جاری خدا پرستی ہے موہڑہ شریف میں

عالی وقار حضرت ہارون رشید مدظلہ العالی کی
اک بے نظیر ہستی ہے موہڑہ شریف میں

اللہ ھو اللہ ھو کی صدائیں ہیں موہڑہ شریف میں
معطّر معطّر فضائیں ہیں موہڑہ شریف میں

اور مایوس اِدھر اُدھر نہ پھرو آؤ
عطائیں ہی عطائیں ہیں موہڑہ شریف میں

مزارات وجامع مسجد موہڑہ شریف

ابتدائیہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۲۵ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۲۶ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۲۷ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۲۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَصْحَابِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ

الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے مالک الملک نے اپنی پاک کلام قرآن مجید فرقانِ حمید اور دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی، لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک ذوالجلال نے یہ مہربانی فرمائی۔

حمدِ بیکراں اور شکر بے پایاں خدائے بزرگ اور برتر کے لئے جو رب العالمین ہے، اور جس نے اپنی ربوبیت کاملہ کا اظہار فرمایا۔ اور اپنی جملہ مخلوق کی تمام ضروریات کو پورا فرمایا۔ اور مخلوق کی جو سب سے اہم اور بڑی ضرورت ہدایت تھی اس کا انتظام بھی نہایت احسن اور اعلیٰ طریقہ سے فرمایا اسی نوعِ انسانی سے انبیاء و رسل کو منتخب فرما کر ہدایت کا نمونہ بنایا، انہیں صحائف اور کتبِ سماوی عطا فرما کر مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اور معجزات سے نوازا تا کہ مخلوق خدا انہیں پہچان سکے نیز منکر مغلوب ہوں، ساتھ ہی نورِ نبوت بھی عطا فرمایا، جس سے لوگوں کے قلوب کا زنگ اور غبار دور ہو اور ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت نصیب ہو، پس جن سعادت مند لوگوں نے ان اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاؤ رسل کی صحیح غلامی کی اور نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کی اور خداوند تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت قوانین وضوابط کی پیروی کی۔ ان کے قلوب واذہان اس نسبت اور غلامی کی وجہ سے روشن ہو گئے اور وہ زندگی کا سفر شیطان اور نفسانی خواہشات پر غلبہ

حاصل کر کے طے کر گئے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہو گئے ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اس سلسلہ انبیاء و رسل کے سب سے آخری رسول ﷺ ہیں جنکا نور سب سے اوّل تخلیق ہوا،

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِی (الحدیث)

سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

وہ تخلیق میں سب سے اوّل اور بعثت میں سب سے آخر، آپ ﷺ کا دائرہ نبوت ساری کائنات پر محیط ہے۔

اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء والرسل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۙ (الفرقان : ١)

مبارک ہے وہ ذات کریم جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن مجید) نازل فرمایا تا کہ وہ (محبوبِ خدا ﷺ) سارے جہانوں کے لئے ہادی اور سمجھانے والے ہوں۔

اس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضور ﷺ ساری کائنات کے لئے نبی ہیں اور تا قیامِ قیامت ہدایت کا مینار ہیں۔

اور حضور ﷺ پر جو کتاب نازل فرمائی گئی وہ بھی اپنی جامعیت اور کاملیت کے ساتھ ساری انسانیت کے لئے تا قیامت ہدایت کا مینار ہے، جس طرح حضور ﷺ خاتم النبین ہیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ

حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

بعینہ اسی طرح جو کتاب آپ ﷺ پر اُتاری گئی وہ بھی خاتم الکتب ہے۔ جو انسانیت کے متعلق اتنی جامع کامل و اکمل ہدایت عطا فرماتی ہے جو ہر زمانے میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی رہنمائی فرماتی ہے۔ جو بھی نسبتِ رسولی ﷺ کی روشنی میں اس کتاب سے تمسک کرتا ہے وہ نہ صرف خود روشن ضمیر ہو جاتا ہے، بلکہ جو بھی اس کے پاس آتا ہے وہ بھی خوش نصیب اور خوش بخت ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اب اس اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ اب قرآن مجید ہدایت کی آخری کتاب ہے جو آخری امت پر نازل ہوئی۔ ایک انتہائی غیر متمدن اور جاہل مطلق قوم جن میں ہر برائی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی جب وہ اس اللہ تعالیٰ کی عظیم البرکات کتاب پر عامل ہوئے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ دنیا کی امام اور سردار بن گئے اور دنیا ان کے حسن اخلاق اور بلند کردار پر رشک کرنے لگی،

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

رهزناں از حفظ اور رهبر شد ند. از کتاب صاحب دفتر شد ند

ڈاکو قرآن مجید کے حافظ اور نبی پاک ﷺ کی تعلیم سے راھنما بن گئے اور اسکی برکت سے حاکم بن گئے۔

اس اللہ تعالیٰ کے نور اور کتاب مبین کی تفاسیر اور تراجم کا سلسلہ عہدِ نبوی ﷺ کے دوسری صدی کے بعد سے لیکر آج تک مختلف اوقات وادوار میں جاری رہا ہے اور ہر صاحب علم وعرفان نے اپنے اپنے ذوق ووجدان اور علمی حیثیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اس بیش بہا خزانے کے اسرار ورموز کی حتی الوسع پردہ کشائی کی۔ لیکن کوئی یہ دعویٰ نہ کرسکا کہ میں نے قرآن پاک کے علوم اور اس کی تفسیر وتشریح کا کما حقہ حق ادا کر دیا ہے، اور نہ ہی ممکن ہے ہر ایک نے اپنی کم مائیگی اور عجز کا ہی اظہار کیا ہے اسلئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، قرآن اپنی شان خود بیان کرتا ہے،

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورة النحل : ٨٩)

اور ہم نے آپ ﷺ پر جو کتاب (قرآن مبین) نازل کی ہے اس میں ہر چیز کا مکمل بیان اور تفصیل موجود ہے۔

خود غوث صمدانی قطبِ ربانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان ہے۔

جَمِيعَ الْعُلُوم فِي الْقُرآن ، وَلٰكِن تَفَاصُرُ عَنه فِهِمُ الرِجَال

کہ سارے علوم کا منبع قرآن ہے، لیکن لوگوں کے اذھان اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

قواعد صرف ونحو فقیہ اصول فقہ حکمت اور فلسفہ کے سارے قواعد قرآن مجید ہی کے ماخوذ ہیں،

زیر نظر حقائق القرآن تعلیمِ نسبتِ رسولی ﷺ اس دور کے نابغہ روزگار عظیم روحانی اور دینی شخصیت یعنی ہمارے مرشدِ عالی جناب حضور قبلہ عالم غوثِ زماں قطبِ دوراں قیوم وقت شہبازِ طریقت شیر شاہ غازی منبع علم وعرفاں اعلیٰ حضرت جناب الحاج حضور پیر ہارون الرشید صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین مرکزی دربارِ عالیہ موہڑہ شریف کوہ مری، جنھیں خدائے بزرگ وبرتر نے اپنے لطف عمیم وفضل عظیم سے دین حق کی خدمت اور بندگانِ خدا کی بہر نوع نفع رسانی کے لئے چن لیا ہے اور اپنے محبوب کریم روف الرحیم ﷺ کے عشق ومحبت اور نسبتِ رسولی ﷺ کے فیضان سے مخلوق خدا کے قلوب واذھان کو روشن کرنے کے لئے پسند فرمایا اور قطب الارشاد کے عظیم مرتبہ پر فائز فرمایا، دینی اور دنیوی اعلیٰ تعلیم سے نوازا۔

آپ نے اپنے ہفتہ وار محفل ذکر اور ملفوظات میں جو بروز ہفتہ IF-6/4 ایمبیسی روڈ آستانہ عالیہ اوراد نظیریہ موہڑہ شریف چوک مکان نمبر 2 اسلام آباد میں قرآن پاک سے تعلیم نسبتِ رسولی ﷺ ایک نئے اور نہایت ہی منفرد انداز و اسلوب سے بیان فرمانے کا سلسلہ باقادگی سے جاری فرمایا ہے، حضور پیر صاحب دامت برکاتھم العالیہ نسبتِ رسولی ﷺ کی تعلیم قرآن پاک کے ہر قوانین وضوابط قصص و واقعات، آیاتِ بینات سے براہین و دلائل کے ساتھ نہایت سلیس اور قابلِ فہم انداز میں بیان فرمائی ہے، جو منشاء قرآن اور منشاء خداوند کے عین مطابق ہے، چونکہ قرآن پاک سارے کا سارا ہی نسبتِ رسولی ﷺ کی تعلیم پر مشتمل ہے جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک سائل جس نے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا تھا کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ: ”کان خلقہ القرآن“ یعنی قرآن سارے کا سارا حضور رضی اللہ عنہا کا اخلاق اور حضور ﷺ کی شان ہے، قوانین وضوابط ہوں، قصص و واقعات ہوں یا دنیوی اور اخروی زندگی کے بارے میں ہدایات ہوں ان سب میں نسبتِ رسولی ﷺ کی تعلیم مضمر ہے، قرآن پاک کی ساری تعلیم میں نسبتِ رسولی ﷺ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور محبتِ مصطفیٰ ﷺ دین اسلام کی شرطِ اول ہے۔ حضور پیر صاحب مدظلہ العالی نے اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر تفسیر حقائق القرآن کو منصۂ شھود پر لائے ہیں۔ تاکہ وہ سارے لوگ جو خدا اور رسول خدا ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس تفسیر کو پڑھ کر اپنے اعمال وعقائد کو درست کر سکیں اور نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کریں اور اس طرح اچھائی اور برائی میں تمیز کر کے سفر زندگی طے کریں۔ اور سرخروئی حاصل کریں، حضور ﷺ نے حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا، کہ تم میں کوئی ایماندار بھی نہیں جب تک وہ میری ذات کے ساتھ اپنے والدین، اولاد اور جان سے بھی بہت زیادہ محبت نہیں کرتا اس طرح تمام سلاسل طریقت کے بانیان اولیاء کاملین نے اسی بنیاد پر نسبتِ رسولی ﷺ ہی کی تعلیم دی اور اسے ہی اپنی تعلیمات کا مرکز بنایا۔

دربارِ عالیہ موہڑہ شریف کے بانی ہمارے مرشدِ اعلیٰ حضور غوثِ المعظم رھبرِ اعظم طریقت نسبتِ رسولی ﷺ اعلیٰ حضرت الحاج پیر نظیر رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضور غوث الامت خواجہ پیر محمد قاسم المعروف باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی مخلوق خدا کو نسبت رسولی ﷺ کی تعلیم دی اور ان کے جانشین اور سجادہ نشین غوث المعظم رہبرِ اعظم طریقت نسبتِ رسولی ﷺ اعلیٰ حضرت الحاج حضور پیر نظیر احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طریقت کا نام ہی طریقت نسبتِ رسولی ﷺ رکھ دیا اور ساری زندگی اسی تعلیم سے لاکھوں عقیدت مندوں کو فیض یاب فرمایا، آپ کے وصالِ اقدس کے بعد حضور الحاج پیر

ہارون الرشید صاحب دامت برکاتہم العالیہ مسند آرا ہوئے تو آپ نے نہ صرف اس تعلیم کو جاری رکھا بلکہ انتہاءِ بلندی پر پہنچادیا اور دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائی اور دربارِ عالیہ موہڑہ شریف کو تعلیم نسبتِ رسولی ﷺ کا عظیم مرکز بنا دیا، جہاں سے دن رات یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرو اس لئے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے اور اب ساری روشنی اسی سراج منیر ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ ہی اس کا مرکز ہے اسی عظیم مقصد کے لئے قرآن پاک کی تعلیم حقائق القرآن میں اسی حقیقت کو واضح فرمایا گیا ہے، کہ نسبتِ رسولی ﷺ قائم کرنے سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام وفرامین اور حضور نبی پاک ﷺ کی ہدایت اور ارشادات کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے، نیز نفس اور شیطان کی فریب کاریوں سے بچنے کی طاقت مل جاتی ہے۔

قارئین کرام! زیرِ نظر ملفوظات جو تعلیم نسبتِ رسولی ﷺ قرآنی فرمان کے مطابق ہیں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ قرآن پاک ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہمیں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے کہ بندے کا تعلق اپنے خالق و مالک کے ساتھ رہنا چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کیا تعلق اور سلوک ہونا چاہیے اگر وہ حاکم ہے تو اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور اگر وہ باپ ہے تو اسکی کیا ذمہ داریاں ہیں اولاد ہے تو والدین سے کیا سلوک ہونا چاہیے اور اگر وہ صاحبِ جائیداد اور دولت مند ہے تو کیسی زندگی گزارنی چاہیے اور اسکی کیا ذمہ داری ہے، فقیر و محتاج ہے تو وہ کس طرح باعزت زندگی گذار سکتا ہے۔ یہ ساری ہدایت تعلیم نسبتِ رسولی ﷺ کے حصول کے بعد ہی ممکن ہے۔

قرآن پاک نے اپنے ماننے والوں کو تمام معاملاتِ زندگی میں مکمل اور جامع تعلیم عطا فرماتا ہے، حضور پیر صاحب مدظلہ العالیہ نے اپنے ان ملفوظات پاک میں قرآنِ پاک کی تعلیمات کو نسبتِ رسولی ﷺ کے فیضان سے نہایت سلیس اور آسان الفاظ سے واضح فرمایا ہے تا کہ ہر انسان قرآنی تعلیمات سے آسانی کے ساتھ ہدایت حاصل کر سکے۔

علامہ اقبالؒ نے قرآن پاک کے متعلق فرمایا ہے:

آں کتاب زندۂ قرآنِ حکیم　　حکمت او لازوال است و قدیم
نوع انسانی را پیام آخرین　　حامل او رحمة اللعالمین
اگر تو می خواہی مسلمان زیستن　　نیست ممکن جز بقرآن زیستن

یہ بڑی روح فرسا حقیقت ہے کہ اس امت میں فی زمانہ جو انتشار کا دروازہ کھل گیا ہے جیسے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے پکڑو اور فرقوں میں نہ بکھرو کا حکم دیا گیا تھا۔ امت مسلمہ اغیار کی سازشوں سے اور بدخواہ لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے افراط وتفریق کا شکار ہو کر گروہوں میں بٹ گئی ہے اگر مسلمان آج بھی نسبتِ رسولی ﷺ کے اس عظیم مرکز پر جمع ہو جائیں تو امت پھر سے ساری دنیا پر غالب آسکتی ہے۔

ان ساری بیماریوں کا علاج اور ساری پریشانیوں سے نجات کے لئے قرآن مجید کے فرامین جنہیں ہمارے مرشدِ اعظم حضور پیر صاحب مدظلہ العالیہ نے اسی عظیم مقصد کے لئے تصنیف فرمایا ہے کا مطالعہ ضروری ہے یہ تحریر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بیمثال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو شرفِ دوام بخشے اور خلقِ خدا کو اس سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

احقر
افتخار احمد بھٹہ
چیف انجینئر حکومت پنجاب
خادم طریقت نسبت رسولی ﷺ مرکزی دربار عالیہ
موہڑہ شریف کوہ مری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

پارہ نمبر [۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰]

نمبرشمار	تاریخ خطاب	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۱	۱۰، ستمبر ۲۰۰۴ء	ھود	۶_۱۴	۱
۲	۱۷، ستمبر ۲۰۰۴ء	ھود	۱۵_۲۴	۵
۳	۲۴، ستمبر ۲۰۰۴ء	ھود	۲۵_۳۱	۹
۴	یکم، اکتوبر ۲۰۰۴ء	ھود	۳۲_۴۱	۱۳
۵	۸، اکتوبر ۲۰۰۴ء	ھود	۴۲_۴۹	۱۷
۶	۱۵، اکتوبر ۲۰۰۴ء	ھود	۵۰_۶۰	۲۱
۷	۲۲، اکتوبر ۲۰۰۴ء	ھود	۶۱_۶۸	۲۵
۸	۲۹، اکتوبر ۲۰۰۴ء	ھود	۶۹_۷۶	۲۹
۹	۵، نومبر ۲۰۰۴ء	ھود	۷۷_۸۳	۳۳
۱۰	۱۲، نومبر ۲۰۰۴ء	ھود	۸۴_۹۵	۳۷

نمبرشمار	تاریخ خطاب	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۱۱	۱۹، نومبر ۲۰۰۴ء	هود	۹۶_۱۰۹	۴۱
۱۲	۲۶، نومبر ۲۰۰۴ء	هود	۱۱۰_۱۲۳	۴۵
۱۳	۳، دسمبر ۲۰۰۴ء	یوسف	۱_۱۷	۴۹
۱۴	۱۰، دسمبر ۲۰۰۴ء	یوسف	۱۸_۲۹	۵۴
۱۵	۱۷، دسمبر ۲۰۰۴ء	یوسف	۳۰_۳۵	۵۸
۱۶	۲۴، دسمبر ۲۰۰۴ء	یوسف	۳۶_۴۲	۶۲
۱۷	۳۱، دسمبر ۲۰۰۴ء	یوسف	۴۳_۵۲	۶۶
۱۸	۷، جنوری ۲۰۰۵ء	یوسف	۵۳_۵۷	۷۰
۱۹	۱۴، جنوری ۲۰۰۵ء	یوسف	۵۸_۶۷	۷۳
۲۰	۲۱، جنوری ۲۰۰۵ء	یوسف	۶۸_۷۷	۷۷
۲۱	۲۸، جنوری ۲۰۰۵ء	یوسف	۷۸_۹۲	۸۱
۲۲	۴، فروری ۲۰۰۵ء	یوسف	۹۳_۱۰۱	۸۵
۲۳	۴، مارچ ۲۰۰۵ء	یوسف	۱۰۲_۱۱۱	۸۹
۲۴	۱۱، مارچ ۲۰۰۵ء	الرعد	۱_۱۱	۹۳
۲۵	۱۸، مارچ ۲۰۰۵ء	الرعد	۱۲_۱۵	۹۷
۲۶	۲۵، مارچ ۲۰۰۵ء	الرعد	۱۶_۱۸	۱۰۰
۲۷	یکم، اپریل ۲۰۰۵ء	الرعد	۱۹_۲۵	۱۰۳
۲۸	۸، اپریل ۲۰۰۵ء	الرعد	۲۶_۳۱	۱۰۶
۲۹	۱۵، اپریل ۲۰۰۵ء	الرعد	۳۲_۳۷	۱۱۰

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۳۰	۲۲، اپریل ۲۰۰۵ء	الرعد	۳۸_۴۳	۱۱۴
۳۱	۶، مئی ۲۰۰۵ء	ابراہیم	۱_۹	۱۱۸
۳۲	۱۳، مئی ۲۰۰۵ء	ابراہیم	۱۰_۱۸	۱۲۲
۳۳	۲۰، مئی ۲۰۰۵ء	ابراہیم	۱۹_۲۷	۱۲۶
۳۴	۲۷، مئی ۲۰۰۵ء	ابراہیم	۲۸_۴۱	۱۳۰
۳۵	۳، جون ۲۰۰۵ء	ابراہیم	۴۲_۵۲	۱۳۶
۳۶	۱۰، جون ۲۰۰۵ء	الحجرہ	۱_۱۵	۱۳۹
۳۷	۱۷، جون ۲۰۰۵ء	الحجرہ	۱۶_۴۲	۱۴۳
۳۸	۲۴، جون ۲۰۰۵ء	الحجرہ	۴۳_۷۷	۱۴۷
۳۹	یکم، جولائی ۲۰۰۵ء	الحجرہ	۷۸_۹۹	۱۵۱
۴۰	۸، جولائی ۲۰۰۵ء	النحل	۱_۱۸	۱۵۵
۴۱	۱۵، جولائی ۲۰۰۵ء	النحل	۱۹_۲۹	۱۵۹
۴۲	۲۲، جولائی ۲۰۰۵ء	النحل	۳۰_۴۰	۱۶۳
۴۳	۲۹، جولائی ۲۰۰۵ء	النحل	۴۱_۵۰	۱۶۷
۴۴	۵، اگست ۲۰۰۵ء	النحل	۵۱_۶۲	۱۷۰
۴۵	۱۲، اگست ۲۰۰۵ء	النحل	۶۳_۶۹	۱۷۳
۴۶	۱۹، اگست ۲۰۰۵ء	النحل	۷۰_۷۸	۱۷۷
۴۷	۲۶، اگست ۲۰۰۵ء	النحل	۷۹_۸۷	۱۸۱
۴۸	۲، ستمبر ۲۰۰۵ء	النحل	۸۸_۹۶	۱۸۵

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۴۹	۹، ستمبر ۲۰۰۵ء	النحل	۹۷_۱۰۹	۱۸۹
۵۰	۱۶، ستمبر ۲۰۰۵ء	النحل	۱۱۰_۱۱۹	۱۹۳
۵۱	۲۳، ستمبر ۲۰۰۵ء	النحل	۱۲۰_۱۲۸	۱۹۷
۵۲	۳۰، ستمبر ۲۰۰۵ء	بنی اسرائیل	۱	۲۰۱
۵۳	۷، اکتوبر ۲۰۰۵ء	بنی اسرائیل	۲_۱۱	۲۰۶
۵۴	۱۴، اکتوبر ۲۰۰۵ء	بنی اسرائیل	۱۲_۲۲	۲۰۹
۵۵	۲۱، اکتوبر ۲۰۰۵ء	بنی اسرائیل	۲۳_۳۱	۲۱۳
۵۶	۲۸، اکتوبر ۲۰۰۵ء	بنی اسرائیل	۳۲_۳۹	۲۱۷
۵۷	۶، جنوری ۲۰۰۶ء	بنی اسرائیل	۴۰_۴۸	۲۲۰
۵۸	۱۳، جنوری ۲۰۰۶ء	بنی اسرائیل	۴۹_۵۷	۲۲۳
۵۹	۳، فروری ۲۰۰۶ء	بنی اسرائیل	۵۸_۶۹	۲۲۶
۶۰	۱۷، فروری ۲۰۰۶ء	بنی اسرائیل	۷۰_۸۴	۲۳۰
۶۱	۳، مارچ ۲۰۰۶ء	بنی اسرائیل	۸۵_۹۷	۲۳۵
۶۲	۱۰، مارچ ۲۰۰۶ء	بنی اسرائیل	۹۸_۱۱۱	۲۳۸
۶۳	۱۷، مارچ ۲۰۰۶ء	الکہف	۲_۱۶	۲۴۲
۶۴	۲۴، مارچ ۲۰۰۶ء	الکہف	۱۷_۲۱	۲۴۶
۶۵	۷، اپریل ۲۰۰۶ء	الکہف	۲۲_۳۱	۲۵۰
۶۶	۱۴، اپریل ۲۰۰۶ء	الکہف	۳۲_۴۶	۲۵۴
۶۷	۲۱، اپریل ۲۰۰۶ء	الکہف	۴۷_۵۹	۲۵۹

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۶۸	۲۸، اپریل ۲۰۰۶ء	الکہف	۶۰_۷۴	۲۶۳
۶۹	۵، مئی ۲۰۰۶ء	الکہف	۷۵_۸۲	۲۶۷
۷۰	۱۲، مئی ۲۰۰۶ء	الکہف	۸۳_۱۰۱	۲۷۱
۷۱	۱۹، مئی ۲۰۰۶ء	الکہف	۱۰۲_۱۱۰	۲۷۵
۷۲	۲۶، مئی ۲۰۰۶ء	مریم	۱_۱۵	۲۷۸
۷۳	۲، جون ۲۰۰۶ء	مریم	۱۶_۳۴	۲۸۳
۷۴	۹، جون ۲۰۰۶ء	مریم	۳۵_۴۰	۲۸۷
۷۵	۱۶، جون ۲۰۰۶ء	مریم	۴۱_۵۰	۲۹۰
۷۶	۷، جولائی ۲۰۰۶ء	مریم	۵۱_۶۳	۲۹۳
۷۷	۱۴، جولائی ۲۰۰۶ء	مریم	۶۴_۷۶	۲۹۷
۷۸	۴، اگست ۲۰۰۶ء	مریم	۷۷_۹۸	۳۰۱
۷۹	۱۱، اگست ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۱_۳۵	۳۰۵
۸۰	۱۸، اگست ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۳۶_۵۵	۳۰۹
۸۱	۲۵، اگست ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۵۶_۷۶	۳۱۳
۸۲	یکم، ستمبر ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۷۷_۸۹	۳۱۷
۸۳	۸، ستمبر ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۹۰_۱۰۴	۳۲۲
۸۴	۱۵، ستمبر ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۱۰۵_۱۱۷	۳۲۵
۸۵	۲۲، ستمبر ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۱۱۸_۱۲۷	۳۲۹
۸۶	۲۹، ستمبر ۲۰۰۶ء	طٰہٰ	۱۲۸_۱۳۵	۳۳۲

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۸۷	۶، اکتوبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۱_۱۰	۳۳۶
۸۸	۱۳، اکتوبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۱۱_۲۹	۳۴۰
۸۹	۲۰، اکتوبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۳۰_۴۱	۳۴۴
۹۰	۲۷، اکتوبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۴۲_۵۰	۳۴۸
۹۱	۳، نومبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۵۱_۷۵	۳۵۱
۹۲	۱۰، نومبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۷۶_۹۳	۳۵۶
۹۳	۱۷، نومبر ۲۰۰۶ء	الانبیآء	۹۴_۱۱۲	۳۶۰
۹۴	یکم، دسمبر ۲۰۰۶ء	الحج	۱_۱۰	۳۶۳
۹۵	۸، دسمبر ۲۰۰۶ء	الحج	۱۱_۲۲	۳۶۷
۹۶	۱۵، دسمبر ۲۰۰۶ء	الحج	۲۳_۲۵	۳۷۱
۹۷	۲۲، دسمبر ۲۰۰۶ء	الحج	۲۶_۳۳	۳۷۳
۹۸	۲، فروری ۲۰۰۷ء	الحج	۳۴_۳۸	۳۷۷
۹۹	۹، فروری ۲۰۰۷ء	الحج	۳۹_۴۸	۳۸۰
۱۰۰	۱۶، فروری ۲۰۰۷ء	الحج	۴۹_۵۷	۳۸۴
۱۰۱	۲۲، فروری ۲۰۰۷ء	الحج	۵۸_۶۴	۳۸۷
۱۰۲	۲، مارچ ۲۰۰۷ء	الحج	۶۵_۷۲	۳۹۰
۱۰۳	۹، مارچ ۲۰۰۷ء	الحج	۷۳_۷۸	۳۹۳
۱۰۴	۱۶، مارچ ۲۰۰۷ء	المومنون	۱_۲۲	۳۹۶
۱۰۵	۲۳، مارچ ۲۰۰۷ء	المومنون	۲۳_۳۲	۴۰۰

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۱۰۶	۳۰، مارچ ۲۰۰۷ء	المومنون	۳۳-۵۰	۴۰۳
۱۰۷	۶، اپریل ۲۰۰۷ء	المومنون	۵۱-۷۷	۴۰۶
۱۰۸	۱۳، اپریل ۲۰۰۷ء	المومنون	۷۸-۹۲	۴۱۰
۱۰۹	۲۰، اپریل ۲۰۰۷ء	المومنون	۹۳-۱۱۸	۴۱۳
۱۱۰	۲۷، اپریل ۲۰۰۷ء	النور	۱-۱۰	۴۱۷
۱۱۱	۴، مئی ۲۰۰۷ء	النور	۱۱-۲۰	۴۲۰
۱۱۲	۱۱، مئی ۲۰۰۷ء	النور	۲۱-۲۶	۴۲۴
۱۱۳	۱۸، مئی ۲۰۰۷ء	النور	۲۷-۳۴	۴۲۷
۱۱۴	۲۵، مئی ۲۰۰۷ء	النور	۳۵-۴۰	۴۳۰
۱۱۵	یکم، جون ۲۰۰۷ء	النور	۴۱-۵۰	۴۳۳
۱۱۶	۸، جون ۲۰۰۷ء	النور	۵۱-۵۷	۴۳۶
۱۱۷	۱۵، جون ۲۰۰۷ء	النور	۵۸-۶۱	۴۳۹
۱۱۸	۲۲، جون ۲۰۰۷ء	النور	۶۲-۶۴	۴۴۲
۱۱۹	۲۹، جون ۲۰۰۷ء	الفرقان	۱-۹	۴۴۵
۱۲۰	۶، جولائی ۲۰۰۷ء	الفرقان	۱۰-۲۰	۴۴۸
۱۲۱	۱۳، جولائی ۲۰۰۷ء	الفرقان	۲۱-۳۴	۴۵۲
۱۲۲	۲۰، جولائی ۲۰۰۷ء	الفرقان	۳۵-۴۴	۴۵۵
۱۲۳	۲۷، جولائی ۲۰۰۷ء	الفرقان	۴۵-۶۰	۴۵۸
۱۲۴	۳، اگست ۲۰۰۷ء	الفرقان	۶۱-۷۷	۴۶۲

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۱۲۵	۱۰، اگست ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۹_۱	۴۶۶
۱۲۶	۱۷، اگست ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۰_۳۳	۴۶۸
۱۲۷	۲۴، اگست ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۳۴_۵۱	۴۷۱
۱۲۸	۳۱، اگست ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۵۲_۶۸	۴۷۴
۱۲۹	۷، ستمبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۶۹_۱۰۴	۴۷۷
۱۳۰	۱۴، ستمبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۰۵_۱۲۲	۴۸۱
۱۳۱	۲۱، ستمبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۲۳_۱۴۰	۴۸۴
۱۳۲	۲۸، ستمبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۴۱_۱۵۹	۴۸۸
۱۳۳	۵، اکتوبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۶۰_۱۷۵	۴۹۱
۱۳۴	۱۲، اکتوبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۷۶_۱۹۱	۴۹۴
۱۳۵	۱۹، اکتوبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۱۹۲_۲۰۹	۴۹۷
۱۳۶	۲۶، اکتوبر ۲۰۰۷ء	الشعرآ	۲۱۰_۲۲۷	۵۰۰
۱۳۷	۱۶، نومبر ۲۰۰۷ء	النمل	۱۴_۱	۵۰۳
۱۳۸	۲۳، نومبر ۲۰۰۷ء	النمل	۱۵_۳۱	۵۰۷
۱۳۹	۳۰، نومبر ۲۰۰۷ء	النمل	۳۲_۴۴	۵۱۱
۱۴۰	۷، دسمبر ۲۰۰۷ء	النمل	۴۵_۵۹	۵۱۵
۱۴۱	۱۱، جنوری ۲۰۰۸ء	النمل	۶۰_۶۶	۵۱۸
۱۴۲	۱۸، جنوری ۲۰۰۸ء	النمل	۶۷_۸۲	۵۲۳
۱۴۳	۲۵، جنوری ۲۰۰۸ء	النمل	۸۳_۹۳	۵۲۶

نمبر شمار	تاریخ خطاب	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۱۴۴	یکم، فروری ۲۰۰۸ء	القصص	۱-۱۳	۵۲۹
۱۴۵	۸، فروری ۲۰۰۸ء	القصص	۱۴-۲۱	۵۳۳
۱۴۶	۱۵، فروری ۲۰۰۸ء	القصص	۲۲-۲۸	۵۳۶
۱۴۷	۲۲، فروری ۲۰۰۸ء	القصص	۲۹-۴۲	۵۳۹
۱۴۸	۲۹، فروری ۲۰۰۸ء	القصص	۴۳-۵۰	۵۴۳
۱۴۹	۷، مارچ ۲۰۰۸ء	القصص	۵۱-۶۰	۵۴۶
۱۵۰	۱۴، مارچ ۲۰۰۸ء	القصص	۶۱-۷۵	۵۴۹
۱۵۱	۲۱، مارچ ۲۰۰۸ء	القصص	۷۶-۸۲	۵۵۳
۱۵۲	۲۸، مارچ ۲۰۰۸ء	القصص	۸۳-۸۸	۵۵۶
۱۵۳	۴، اپریل ۲۰۰۸ء	العنکبوت	۱-۱۳	۵۵۹
۱۵۴	۱۱، اپریل ۲۰۰۸ء	العنکبوت	۱۴-۲۲	۵۶۳
۱۵۵	۱۸، اپریل ۲۰۰۸ء	العنکبوت	۲۳-۳۰	۵۶۷
۱۵۶	۲۵، اپریل ۲۰۰۸ء	العنکبوت	۳۱-۴۴	۵۷۰

سورۃ ھود [۶_۱۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا ؕ کُلٌّ فِیْ
کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶﴾ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ
لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اِنْ ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷﴾ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْھُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُہٗ ؕ
اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْھِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْھُمْ وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنَّا رَحْمَۃً ثُمَّ نَزَعْنٰھَا مِنْہُ ۚ اِنَّہٗ لَیَئُوْسٌ کَفُوْرٌ ﴿۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰہُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْہُ لَیَقُوْلَنَّ
ذَھَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّہٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ
اَجْرٌ کَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّکَ تَارِکٌۢ بَعْضَ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَضَآئِقٌۢ بِہٖ صَدْرُکَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ
کَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ
فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾
فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

(سورۃ ھود ۶ تا ۱۴)

اور نہیں کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس کا رزق وہ جانتا ہے اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اسکے پلٹ کے جانے کی جگہ کو۔ ہر چیز روشن کتاب میں ہے اور وہی ہے جس نے پیدا فرمایا ہے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں اور اس کا عرش پانی پر تھا، تا کہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں اچھے کام کرنے والا ہے۔ اور اگر آپ کہیں کہ تم اٹھائے جاؤ

گے موت کے بعد تو ضرور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور اگر ہم ملتوی کر دیں ان سے عذاب کچھ عرصہ تک تو کہیں گے کہ کس چیز نے روک دیا ہے اس عذاب کو وہ کان کھول کر سن لیں جس دن عذاب آ جائے گا ان پر تو نہیں پھیرا جائے گا ان سے اور گھیرے گا ان کو وہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے اور اگر ہم چکھائیں کسی انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ پھر ہم چھین لیں اس نعمت کو اس سے تو وہ بڑا مایوس اور ناشکرا بن جاتا ہے اور اگر ہم چکھاتے ہیں اسے کوئی نعمت اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تو وہ کہتا ہے کہ دور ہو گئیں سب تکلیفیں مجھ سے بے شک وہ بڑا خوش ہونے والا اور اِترانے والا ہے، مگر وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہی ہیں جن کے لئے بخشش بھی اور بڑا اجر بھی ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ چھوڑ دیں کچھ حصہ جو وحی کی جاتی ہے آپ کی طرف اور تنگ ہو جائے اس کے ساتھ آپ کا سینہ اس اندیشے سے کہ کافر کہیں گے کہ کیوں نہ اتارا گیا اس پر خزانہ یا کیوں نہ آیا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے کیا کفار کہتے ہیں کہ آپ نے قرآن خود بنالیا ہے آپ کہہ دیں تم بھی لے آؤ دس (۱۰) سورتیں گھڑی ہوئی اس جیسی اور بلالو جس کو بلا سکتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا اگر تم سچے ہو، پس اگر وہ قبول نہ کر سکیں تمہاری دعوت تو جان لو کہ قرآن صرف علم الٰہی سے اتارا گیا ہے، اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے پس کیا تم اسلام لے آؤ گے؟

پچھلی مرتبہ آپ نے سورۂ ھود کے متعلق فرمانِ الٰہی سنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی سورۃ ہے اور اس کی آیات بلکہ سارا قرآن مستحکم ہے جس کی کوئی آیت نہ منسوخ ہو سکتی ہے نہ بدل سکتی ہے کیونکہ یہ اس اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو علیم اور خبیر ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر یہ قرآن اُترا، تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو ترغیب اور ترہیب سے اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند بنائیں اور لوگوں کو حکم دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں اپنے گذشتہ گناہوں کی تا کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دونوں جہانوں کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اپنے بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے، حضور ﷺ مخلوق کی روگردانی پر، اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کے ڈر سے بہت خوفزدہ تھے جس عذاب کا ذکر اس سورۃ میں کیا گیا، جس کی وجہ سے حضور ﷺ کے بال مبارک بھی سفید ہوئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ توبہ مخلصانہ ہو تو اس کا اجر عظیم ملتا ہے۔ اگر یہ توبہ منافقوں جیسی ہو جو سینے میں بغض رکھتے ہیں اور بظاہر اسلام لاتے ہیں دوہرے دوہرے ہو کر، بھیس بدل بدل کر حاضر ہوتے ہیں، اپنا جھوٹا اخلاص اور عقیدت ظاہر کرنے کے لئے تو ان کے لئے بجائے اجر کے عذاب ہو گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ

سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں خواہ دل میں ہو، خواہ وہ کپڑوں میں چھپی ہو، سمندر کی تہہ میں ہو یا رات کے اندھیرے میں ہو، ہر چیز اس کے سامنے ہے اس لئے اجر وہی پاتا ہے جو دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور یہ اطاعت کامل اور صحیح اسی صورت میں ہوتی ہے جب نبی پاک ﷺ کی غلامی میں ہو۔ ورنہ توبہ تو کفار، مشرکین، یہود اور نصاریٰ بھی کرتے تھے جن کے لئے عذاب کی اطلاع دی گئی تو ثابت یہ ہوا کہ توبہ نسبت رسولی ﷺ کے ذریعے ہی قبول ہوتی ہے۔ اگر نسبت اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نہ ہو تو توبہ توبہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق منافقت ہوتی ہے اور اجر کی بجائے عذاب کا سبب بنتی ہے۔ اس لئے نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کر کے توبہ کرنی چاہیے۔

آج کا فرمان بھی اللہ تعالیٰ کے علیم اور اس کے خبیر ہونے کی وضاحت ہے اور یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ رب ہے اور وہ ربوبیت اسی صورت میں فرما سکتا ہے کہ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہ ہو خواہ آسمانوں پر ہو، زمین پر ہو، سمندر کی تہہ میں ہو، روشنی میں ہو یا اندھیرے میں ہو ایک چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک کی وہ ربوبیت فرماتا ہے اس کو معلوم ہے کہ اس کی کونسی مخلوق کس جگہ میں ہے اور اس کی کیا ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اس کی ضرورت کے مطابق دسترخوانِ قدرت بچھاتا ہے، چیونٹی اپنے بل میں، ہاتھی جنگل میں، مچھلی سمندر میں اور لاتعداد مخلوق بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی مالک کی ربوبیت سے فیض یاب ہو رہی ہے ایسے مالک اور خالق سے کوئی کیا پوشیدہ رکھ سکتا ہے کافر مخلوق چونکہ نسبتِ رسولی ﷺ نہیں رکھتی، یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کرتی اور غلامی میں داخل نہیں ہوتی اس لئے شیطان ان کے قلوب کو قبضے میں کر لیتا ہے ان کے دل و دماغ ظلمت میں شیطان کی ایما پر بھٹکتے ہیں، نہ ان کو اطاعت کا طریقہ آتا ہے نہ مالک کی ربوبیت کے فیض کی سمجھ آتی ہے اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام سیکھ سکتے ہیں، بس دنیاوی حالات پر شیطان کبھی ان کو خوش، کبھی ان کو غمزدہ، کبھی مایوس اور کبھی مغرور بناتا ہے اور کبھی وہ کیا کہتے ہیں اور کبھی کیا، وہ ایسی بے ہودہ باتیں کرنے پر شرمندہ بھی نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ خزانہ کیوں نہیں آیا جو وہ بانٹ کر لوگوں کو تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا جو لوگوں کو ڈراتا حالانکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ خزانے کا محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے حوالے تو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی کنجیاں کر دی گئی ہیں اور فرشتے تو حضور ﷺ کے فرمانبردار ہیں، علاوہ ازیں ساری کائنات حضور ﷺ کے لئے بنائی گئی اور حضور ﷺ کے اشارے پر چلتی ہے، حضور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان اور زمین بنانے سے پہلے پانی پیدا فرمایا گیا اس وقت کچھ نہ تھا صرف اس کی قدرت اور بادشاہت ہی تھی پھر زمین

اور آسمان بنائے اور ساری مخلوق بنائی یہ دیکھنے کے لئے کہ کون اللہ تعالیٰ کا حکم مانتا ہے، اور کون نہیں مانتا، پھر اللہ تعالیٰ کا حکم کس طرح مانا جائے؟ صرف اور صرف اسی طرح کہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ حکم دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی زبان سے جو بات نکلی اس کو ماننا ہم پر فرض ہے، اگر حضور ﷺ نے فرمایا یہ قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو ہم نے مان لیا اگر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی میں یہ تشریح کر رہا ہوں تمہاری ہدایت کے لئے تو ہم نے مان لیا اور حدیث کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور حدیث سے انکار کفر ٹھہرا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو جیسے اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ فرمائے اگر وہ رسول ﷺ فرمائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور تم کہتے ہو نہیں یہ اپنی طرف سے بناتے ہیں تو تم لے آؤ اپنے سارے دانشور اور اس طرح کا کلام بنا کر دکھاؤ۔ اس جیسی ایک سورۃ یا دس سورتیں بنا کر دکھاؤ، منکرین کی اس طرح دیدہ دانستہ نافرمانی اور بے ہودہ گفتگو پر حضور ﷺ کو ملال ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے دور کرنے کے لئے فرمایا کہ آپ ﷺ نے تو اللہ تعالیٰ کا حکم سنا دیا ہے یہی آپ ﷺ کا فرض تھا باقی اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اجر اس نے دینا ہے آپ کے غلاموں کو اور سزا آپ ﷺ کے گستاخوں کو دینی ہے اور کسی کا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں، اس لئے آپ ﷺ اپنا عمل جاری رکھیں اور اے حضور ﷺ کے غلامو! اپنی غلامی مکمل کرو، سرِ تسلیم اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے سامنے جھکائے رکھو، کسی منکر اور کسی ظاہری اور باطنی دشمن کی باتوں میں ہرگز نہ آؤ اور پرواہ نہ کرو۔

سامعینِ کرام! گویا اللہ تعالیٰ جہاں اپنے علم کی وسعت کی خبر دے رہا ہے وہاں اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کی تاکید بھی کر رہا ہے اطاعت صرف نسبتِ رسولی ﷺ سے ہی ہو سکتی ہے، جس طرح کئی بار اس کی وضاحت آپ کے سامنے کی جا چکی ہے، اسی نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے یہ محفل منعقد کی جاتی ہے کہ یہاں بیٹھ کر یادِ الٰہی کریں اور اس کی برکت سے اپنے باطن سے گرد و غبار اور شیطانی ظلمت کو دور کر کے نسبتِ رسولی ﷺ کے حصول لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے پیش کریں اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۱۵۔۲۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝١٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٦ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٧ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝١٨ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٩ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝٢٠ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢١ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝٢٢ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٣ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٤ (سورۃ ھود ۱۵ تا ۲۴)

جو طلبگار ہیں دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے تو ہم پورا بدلہ دیں گے انہیں ان کے اعمال کا اس زندگی میں اور انہیں اس میں نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا، یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جن کے لئے آخرت میں مگر آگ اور اکارت گیا وہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا اور مٹ جانے والا تھا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے تو کیا وہ شخص جس کے پاس روشن دلیل ہو

اس کے رب کی طرف سے اور اس کے پیچھے ایک گواہ بھی آ گیا ہو، جو تلاوت کرتا ہو اس کی جو آئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس سے پہلے کتابِ موسیٰ علیہ السلام بھی آ چکی ہے۔ جو رہنما اور سراپا رحمت ہے، یہ لوگ تو ایمان لائیں گے، اس پر اور جو کفر کرے اس کے ساتھ مختلف گروہوں میں سے تو آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے پس اے مخاطب تو نہ ہو جا اسکے متعلق شک میں بلاشبہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان لگاتا ہے یہی لوگ میں جو پیش کئے جائیں گے اپنے رب کے پاس اور کہیں گے گواہ یہی وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا خبردار اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو ظالموں پر جو بدنصیب روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور چاہتے ہیں کہ اس راہ کو ٹیڑھا بنا دیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں یہ لوگ عاجز کرنے والے نہیں زمین میں اور نہ ہی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار ہوگا، دگنا کر دیا جائے گا ان کے لئے عذاب نہ وہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھ سکتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نقصان پہنچایا اپنے آپ کو اور گم ہو گئیں ان سے وہ باتیں جو وہ تراشا کرتے تھے یقیناً یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت میں زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے بے شک جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور عاجزی سے جھک گئے اپنے پروردگار کی طرف یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے والا ہو اور سننے والا ہو، تو کیا یکساں ہے ان دونوں کا حال کیا تم غور اور فکر نہیں کرتے۔

پچھلے فرمانِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں جس کی ربوبیت اللہ تعالیٰ نہ فرما رہا ہو، تو معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے ہر چیز اسکے سامنے ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور جو شخص جو عمل کرتا ہے اسکے سامنے ہے، اس لئے کسی کا کوئی بہانہ نہیں چل سکے گا، وہی جزا و سزا دے گا، پھر ان لوگوں کا حال بیان فرمایا گیا جو منکر رسول ﷺ تھے وہ جو نسبت رسولی ﷺ کی ضیا سے محروم تھے اس لئے کہ ان کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوئے شیطان کے قبضے میں تھے کائنات کی کھلی کتاب دیکھنے کے باوجود وہ نہ سمجھ سکتے تھے نہ دیکھ سکتے تھے حالانکہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا علم اور اسکی ربوبیت کی گواہی دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور عبادت کی دعوت دے رہا ہے یہ منکر لوگ ہر بات پر حجت کرتے تھے اچھائی کو برائی سے تعبیر کرتے اور یہاں تک کہ جب ان کو موت سے ڈرایا جاتا کہ موت کے بعد تم نے زندہ ہو کر جواب دہ ہونا ہے تو وہ کہتے کہ یہ جادو ہے کہ مرنے کے بعد کون اور کیسے زندہ ہو سکتا ہے ان لوگوں میں اتنی پہچان نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی طرف

اور نجات کی طرف بلانے کے لئے آئے اپنے دلوں میں وہ ان سے بغض رکھتے اور بظاہر بڑے دوہرے ہوکر اور بھیس بدل بدل کر خدمت میں حاضر ہوتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کر دیا کہ یہ منافق ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا حال بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں لگے رہتے ہیں، تکلیف ہو یا خوشی اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی غلامی سے اُنہیں کوئی ہٹا نہیں سکتا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تاریخ اس کی گواہ ہے، کہ کس طرح وہ ہر مصیبت اور خوشی میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول ﷺ کی غلامی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارتے رہے، جب منافقین، مشرکین اور کفار کی باتیں سن کر جو بے حد بے ہودہ تھیں حضور پاک ﷺ کو ملال ہوا کہ اتنی کھلی نشانیاں دیکھ کر معجزات دیکھ کر اور قرآن پاک کا اعجاز دیکھ کر بھی حجتیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا ہے، آپ غم نہ کریں اس سارے فرمان سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت رکھ کر ہی اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت سے انسان باخبر ہوسکتا ہے اور اس کے حکم پر چل سکتا ہے آج کے فرمان میں بھی مخلوق کے حالات بتانے کے بعد دعوتِ حق دی گئی ہے پہلے یہ فرمان ہوا کہ جو شخص صرف دنیا کی زندگی چاہتے ہوئے اور دنیا کی عزت چاہتے ہوئے کوئی عمل کریگا تو اسے دنیا میں ہی اس کا بدلہ دے دیا جائے گا، آخرت میں اس کے اعمال میں سے کچھ نہ ہوگا اور اسے جہنم بھیج دیا جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا متلاشی ہوگا اسے دونوں جہانوں کی خوشیاں حاصل ہوں گی اور جو دنیا ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے اس کا ساتھی کوئی نہیں ہوگا، کیونکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دوست نہیں ہوگا، اس کی رضا چھوڑنے والے اُس دن بے یارو مددگار اور تہی دامن ہوں گے، لیکن جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کی ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں ان کے ساتھ ہوں گے، حدیث شریف میں آیا ہے ایک تابعی حضرت یافعیؓ مدینہ پاک حاضر ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ایک کونے میں کوئی شخص بیٹھا درس دے رہا ہے اور لوگ توجہ سے سن رہے ہیں وہ نزدیک ہوگئے تو دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ ہیں وہ بھی بیٹھ گیا جب مجلس برخاست ہوئی اور لوگ چلے گئے تو وہ حضرت ابو ہریرہؓ کے قریب ہوگیا عرض کی ابو ہریرہؓ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے وہ حدیث سنائیں جو آپ نے رسولِ پاک ﷺ کے منہ مبارک سے خود سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے لمبا سانس لیا اور بے ہوش ہوگئے پھر ہوش میں آنے کے بعد حضرت یافعیؓ کی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا سنو! حضور پاک ﷺ نے فرمایا، قیامت میں سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلایا جائے گا ایک سخی کو ایک عالم اور ایک مجاہد کو، سب سے پہلے عالم سے فرمایا جائے گا کہ

تمہیں میں نے علم دیا تھا تم نے کیا کام کیا ہے وہ عرض کرے گا کہ یا اللہ تعالیٰ میں نے اس علم سے اتنے لوگوں کو پڑھایا، اتنے مدرسے کھولے، حکم ہوگا یہ سب کچھ تم نے دنیا کی شہرت کے لئے کیا تھا فرمایا جائیگا کہ تمہیں دنیا میں عزت اور شہرت دیدی گئی ہے تمہارے لئے لوگوں نے کہا کہ تم بڑے عالم ہو تم نے اتنے مدرسے کھولے وغیرہ وغیرہ اب تمہارے لئے آخرت میں کچھ نہیں، پھر سخی سے پوچھا جائے گا کہ تم کو بہت مال دیا تھا تم نے کیا کیا، وہ عرض کرے گا یا اللہ تعالیٰ میں نے اتنے یتیم پالے اتنے غریبوں کی مدد کی۔ اتنے لوگوں کو کھلاتا رہا، حکم ہوگا کہ یہ تو تم نے دنیا کی شہرت کے لئے کیا تھا، جس کا بدلہ تم کو دنیا میں دے دیا گیا، لوگوں نے تمہیں بہت بڑا سخی کہا۔ تمہاری عزت کی، اب آخرت میں تمہارے لئے کچھ نہیں، پھر مجاہد کو بلایا جائے گا، اور پوچھا جائے گا کہ تمہیں طاقت دی اور تلوار دی، تم نے کیا کیا، وہ عرض کرے گا، یا اللہ تعالیٰ میں نے اتنے کافر مارے، اتنی جنگوں میں حصہ لیا زخمی ہوا اور شہید ہوگیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کہ یہ تو تم نے دنیاوی شہرت کے لئے کیا تھا، لوگوں نے تم کو بڑا بہادر کہا، تم کو مجاہد کہا اور تم کو شہید کہا، اب آخرت میں تمہارے لئے کچھ نہیں، حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے یہی تین آدمی دوزخ میں جائیں گے، لٰہذا صحیح عمل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو، جس عمل سے دنیاوی شہرت مقصود ہو وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اندھے اور دیکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت سے ہی روشنی اور بصیرت حاصل ہوتی ہے اور یہ ہدایتِ کاملہ صرف نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے یہ سارا فرمان پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی ہدایت فرما رہا ہے یہی نسبت ہے جس کی التجا اور تمنا ہمیں ہے اور ہم سینوں کو صاف کرنے کے لئے یہاں یادِ الٰہی کر رہے ہیں۔ کیونکہ سینے صاف یادِ الٰہی سے ہوتے ہیں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہوتے ہیں لٰہذا اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۷ ستمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۲۵-۳۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (۲۵) اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ (۲۶) فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ
اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ (۲۷) قَالَ
يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ
اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ (۲۸) وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ (۲۹) وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ
مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۳۰) وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْۤ
اَنْفُسِهِمْ ۖۚ اِنِّىْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۳۱) (سورۃ ھود ۲۵ تا ۳۱)

اور بے شک بھیجا ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف انہوں نے کہا اے قوم میں تمہیں کھلا ڈرانے والا ہوں کہ تم نہ عبادت کرو کسی کی سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ بے شک میں تم پر ایک دردناک عذاب والے دن سے خائف ہوں تو کہنے لگے ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا ہم نہیں دیکھتے تمہیں مگر انسان اپنے جیسا اور ہم نہیں دیکھتے تمہیں کہ پیروی کرتے ہوں تمہاری بجز ان لوگوں کے جو ہم میں حقیر اور ذلیل ہیں سرسری اور ظاہری نظر میں اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا خیال کرتے ہیں، آپ نے کہا اے میری قوم بھلا یہ بتاؤ کہ اگر میرے پاس روشن دلیل ہو اپنے رب کی طرف سے اور اس نے عطا فرمائی ہو مجھے خاص رحمت اپنی جناب سے پھر

پوشیدہ کردی گئی ہو تم پر تو کیا ہم تم پر جبراً مسلط کریں یہ دعوت جبکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اے میری قوم! میں نہیں طلب کرتا تم سے اس پر کوئی مال۔ نہیں میرا اجر مگر اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور میں ان کو دور کرنے والا نہیں جو ایمان لے آئے ہیں، بے شک وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں، البتہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم ایسی قوم ہو جو ناواقف اور جاہل ہے اور اے میری قوم! کون مدد کر سکتا ہے میری اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اگر میں اپنے سے دور کردوں اہل ایمان کو کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے، اور میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود بخود جان لیتا ہوں، غیب کو اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تمہاری نگاہیں حقیر کہتی ہیں کہ ہرگز نہیں دے گا، انہیں اللہ تعالیٰ کچھ بھلائی، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسا کروں تو میں بھی ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

پچھلی مرتبہ کے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اچھے اعمال اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو دنیا میں اچھائی ملے اور شہرت ملے تو ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دیا جائے گا ان کے اعمال کے برابر لیکن آخرت میں ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا، سوائے آگ کے اور ان کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے چونکہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے حق کے ساتھ اور آپکی گواہی کتبِ سماوی اور اللہ تعالیٰ کے پہلے انبیاء و رسل علیہم السلام بھی دیتے چلے آئے، پھر بھی جو شک کرے تو اس کے لئے جہنم ہے، قیامت کے دن ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور ان کے خلاف گواہی ہوگی کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے تھے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کردے گا اور جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور آخرت کے منکر تھے وہ آخرت میں ذلیل ہوں گے اور دنیا میں بھی ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا، اور عذاب ان کا زیادہ ہوگا، لیکن جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے نیک اعمال کئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے کے لئے تو لوگوں کے دو فرقے بن گئے، ایک اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبتِ رسولی ﷺ سے محروم ظلمت میں ڈوبے ہوئے، اور دوسرے نسبتِ رسولی ﷺ سے فیض یافتہ، اب خود فیصلہ کرو کہ کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ آج کا فرمان بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ آپ پہلے سن چکے ہیں کہ اللہ رب العالمین اپنی مخلوق کی ہدایت کا سامان ہمیشہ کرتا رہا ہے اور اس کے لئے اپنے رسل علیہم السلام بھیجتا رہا ہے رسولوں علیہم السلام پر ہمیشہ گمراہ یہ اعتراض کرتے رہے کہ آپ علیہ السلام ہماری طرح بشر ہیں، آپ علیہ السلام کے ساتھ کوئی فرشتہ نہیں، آپکو دولت کے انبار نہیں ملے،

ہم نے آسمان سے کتاب اترتی نہیں دیکھی، ایسے بے ہودہ اعتراض ہر نبی پر کئے گئے جب نبی پاک ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر بھی یہی اعتراضات کئے گئے، جن کے جواب آپ سن چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام فرشتے یا دولت کے محتاج نہیں ہوتے۔ وہ مالک الملک کے فرستادہ ہوتے ہیں۔ کائنات ساری ان کے اشارے کی محتاج ہوتی ہے اور رسول علیہم السلام بشر اسی لئے ہوتے ہیں کہ کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ ہم تو بشری ضرورتوں میں گھرے ہیں، ہم آپکی طرح پاکیزہ زندگی نہیں گزار سکتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام بشری ضرورتوں کے ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزار کر مخلوق کو عملی نمونہ دکھاتے ہیں یہ کتاب قرآن پاک صرف تاریخ کی کتاب نہیں کہ ایک مرتبہ سارا قصہ سنا دیا اب دہرانے کی ضرورت نہیں، یہ سراپا نصیحت اور ہدایت ہے جس طرح کے حالات حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوئے ان کے مطابق احکام جاری ہوتے رہے اور گذشتہ رسولوں پر جو اعتراضات ہوئے اور ان کے جو جوابات دیئے گئے وہ بار بار دہرا کر حضور ﷺ کے وقت کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو تنبیہ کی جارہی ہے۔ کہ تم جو بے ہودہ باتیں کرتے ہو یہ منکرین پہلے بھی کر چکے ہیں، انکا انجام دیکھ لو، اب آج کے فرمان میں حضرت نوح علیہ السلام کی تاریخ بیان کی جارہی ہے کہ جب بت پرستی، بے راہ روی، ظلم و ستم اور فحاشی کا دور دورہ شروع ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا اور انہوں نے مخلوق کو ہدایت دی کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے، جو مالک اور خالق ہے، اس کے بغیر کوئی عبادت کا حقدار نہیں اور اسکا حکم پاکیزہ زندگی گزارنے کا ہے جو تم کرتے ہو وہ ظلم ہے ایک دن حساب کا مقرر ہے اس دن تم کو اعمال کا حساب دینا پڑے گا، جو اطاعت اختیار کریں گے اُن کے لئے جنت ہے اور جو باغی ہیں ان کے لئے جہنم ہے جس میں دردناک عذاب ہوگا، اس پر ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ ہماری طرح بشر ہیں آپ کو ماننے والے غریب لوگ ہیں ہم آپکو نہیں مان سکتے۔ آپ جھوٹ کہتے ہیں، نوح علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے۔ اس کا رسول علیہ السلام کائنات کی ہر چیز پر واجب الاحترام ہوتا ہے۔ اس کے آگے دولت کیا ہے۔ اور فرشتے کیا ہیں اس کی زندگی اللہ تعالیٰ سے الگ نہیں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ عالم الغیب اس کا مالک اس کے ساتھ ہوتا ہے وہ اپنے بندے کی ہر ضرورت پر آگاہ رہتا ہے۔ اس کی خواہش پر ساری کائنات چلاتا ہے اسے اپنے بندے کی عزت ہمیشہ پسند ہے جن لوگوں کو تم غریب اور ذلیل سمجھتے ہو یہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کر کے ساری کائنات کے لئے واجب الاحترام بن چکے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے، یہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہیں، تم تو جہنمی ہو تم کو اس بغاوت کا خمیازہ مل جائے گا، گویا اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی

اطاعت کا حکم دے رہا ہے اور جنہوں نے اطاعت اختیار کی ان پر اپنی مہربانی کا ذکر فرما رہا ہے، اطاعت تو نسبت رسولی ﷺ سے انہیں ملی جس کے طالب ہم ہیں، نسبت رسولی ﷺ کے لئے سینوں کی صفائی ضروری ہے اور سینے صاف یاد الٰہی سے ہوتے ہیں، جو اس محفل کا مدعا ہے۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۳۲-۴۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ
اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ
لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ
اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ
مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ
قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ
قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ
وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ (سورۃ ھود ۳۲ تا ۴۱)

وہ بولے کہ اے نوح علیہ السلام تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت ہی جھگڑا کر چکے ہو۔ اب لے آؤ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا اور ہمیں ڈراتا ہے اگر تو سچا ہے۔ حضرت نوح نے کہا کہ لائے گا تو اسے اللہ تعالیٰ ہی اگر چاہے گا اور تم اسے نہ تھکا سکو گے، اور نہ کارگر ہو گی تم کو میری نصیحت، جو چاہوں میں کہ تمہیں نصیحت کروں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہو کہ تم کو گمراہ کرے وہی ہے رب تمہارا اور اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا وہ کہتے ہیں کہ قرآن کو خود بنایا ہے کہہ دیں اگر میں بنا لایا

ہوں تو مجھ پر گناہ ہے اور میرا ذمہ نہیں جو تم گناہ کرتے ہو اور حکم ہوا نوح علیہ السلام کو کہ اب تیری قوم میں اور کوئی ایمان نہ لائے گا مگر جو لا چکا، غمگین نہ ہو ان کے اعمال پر اور بنا کشتی ہمارے روبرو اور ہمارے سامنے اور نہ بات کر مجھ سے ظالموں کے حق میں یہ بے شک غرق ہوں گے، وہ کشتی بناتا تھا، اور جب گزرتے تھے اس پر سردار اس کی قوم کے تو ہنسی مذاق کرتے تھے تو اُس نے کہا کہ اگر تم ہنستے ہو تو تم پر ہم بھی ہنسیں گے، جیسے تم ہنستے ہو، پس تم جلد جان جاؤ گے کہ کس پر آتا ہے عذاب جو رسوا کرے اسکو اور اترتا ہے عذاب اس پر دائمی، یہاں تک کہ جب ہوا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے تو ہم نے کہا چڑھا لے کشتی میں ہر قسم سے دو جوڑے اور اپنے گھر والے مگر جس پر پہلے صادر ہو چکا حکم اور سب ایمان والوں کو اور ایمان نہ لائے تھے اس کے ساتھ مگر تھوڑے اور بولا سوار ہو جاؤ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی اس کا چلانا اور اس کا ٹھہرانا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

آپ سن چکے ہیں کہ نوح علیہ السلام کے دور میں بت پرستی، فحاشی اور بے راہ روی شروع ہو چکی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت نوح علیہ السلام کو ہدایت کے لئے بھیجا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت جائز نہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو آپکی قوم کے سردار جو تکبر اور غرور میں ڈوبے ہوئے تھے اور ظلم کے مرتکب تھے انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو صاف جواب دیا، ہم آپ علیہ السلام کا حکم نہیں مانیں گے، کیونکہ آپ علیہ السلام ہماری طرح ہی ایک انسان ہیں، آپ علیہ السلام کو ہم پر کوئی فضیلت نہیں اور آپ کو وہی لوگ مانتے ہیں جو ذلیل کمزور اور غریب ہیں، اس پر حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہا ہوں، جس میں تمہاری بھلائی ہے، میں نے تم کو نہیں کہا کہ میرے پاس خزانے ہیں یا میں فرشتہ ہوں یا میں عالم الغیب ہوں اور رہا حال ان لوگوں کا کہ جن کو تم ذلیل سمجھتے ہو یہ تو ساری کائنات پر واجب الاحترام ہو چکے ہیں۔ اور اس مالک کے غلام بن چکے ہیں جو خالق و مالک ہے اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اس لئے وہ قابلِ عزت اور احترام ہیں، میں ان کو الگ نہیں کر سکتا، اگر ایسا کروں تو اللہ تعالیٰ خفا ہو گا اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے جواب میں کہا کہ میرے پاس خزائن نہیں، میں عالم الغیب نہیں، اور میں فرشتہ نہیں، یہ ایک پُر معنی اور جامع جواب تھا، جس کو لوگ نہ سمجھ سکے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کو محتاج اور اپنی طرح بشر اور غیب سے بے خبر کہنا شروع کر دیا، دراصل ایسا سمجھنے والے لوگوں کی کم عقلی ہے، حضرت نوح علیہ السلام کا یہ جواب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام ہیں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ سب کچھ تھے اللہ تعالیٰ کا رسول علیہ السلام ساری کائنات کا سردار ہوتا ہے صرف دنیا نہیں آخرت کے خزانے بھی اس کی تقسیم سے ملتے ہیں، فرشتے تو اس کی

خدمت پر مامور ہوتے ہیں اور ان کا یہ اعلان کہ وہ عالم الغیب نہیں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اقرار ہوتا ہے کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو وہ سب کچھ دیتا ہے جو وہ چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان سے وہ معجزات سرزد ہوتے ہیں جو لوگوں کے عقول کو عاجز اور حیران کر دیتے ہیں اب یہ سمجھ ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جن کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور شیطان کے قبضے سے آزاد ہوتے ہیں، یہ روشنی نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کی وہ حقیقت کو سمجھ گئے اور اس پر پختگی سے قائم ہو گئے اور اسی نسبت کی بدولت وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو گئے جن کی صفت خود نوح علیہ السلام نے فرمائی کہ میں ان کو جدا کروں تو ظالم ہوں گا۔

آج کا فرمان نوح علیہ السلام کے حال کے متعلق ہے کہ آپ تبلیغ فرماتے رہے لیکن بہت کم لوگ ایمان لائے، ظالم متکبر اور مغرور لوگوں نے جواب دے دیا کہ ہم کو مت ڈرا، لے آ وہ عذاب جو لا سکتے ہو، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا عذاب تو اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے بھیجے گا، اور اس وقت تم بچ نہیں سکو گے، اس لئے بروقت راہِ راست پر آ جاؤ، مگر وہ راہ راست پر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بتا دیا کہ اب یہ ایمان لانے والے نہیں جو لا چکے لا چکے اب جس وقت اللہ تعالیٰ کے رسول نوح علیہ السلام خشکی میں اور دھوپ میں کشتی بنا رہے تھے تو قوم کے ظالم اور گستاخ لوگ ہنستے کہ نوح علیہ السلام کو کیا ہو گیا ہے کہ خشکی میں اتنی بڑی کشتی بنا رہا ہے اس پر نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ہنستے ہو اپنی عقل کے مطابق اور ہم ہنستے ہیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ عذاب بھیجے گا مگر تم نہیں سمجھ رہے کہ کتنی بے وقوفی کا ارتکاب کر رہے ہو۔ بہر حال کشتی بن گئی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہلے ایک تنور سے اطلاع کے طور پانی ابلا پھر حکم ہوا کہ اب کشتی میں سوار ہو جائیں اپنے چند ایمان لانے والوں کو سوار کریں اور اپنے گھر والوں کو بھی اور ہر چیز یعنی پرندوں اور جانوروں کے دو دو جوڑے بھی سوار کر لیں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، پانی کا طوفان آ گیا اور کشتی کو حکم ہوا کہ چلو اللہ تعالیٰ کے نام سے اور ٹھہرو بھی اللہ تعالیٰ کے نام سے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے جو توبہ کرے گا اسے معاف فرمائے گا مگر بدقسمت لوگوں نے توبہ نہ کی نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سوار ہو گئے مگر کنعان سوار نہ ہوا اور پہاڑ کی طرف دوڑا، نوح علیہ السلام نے فرمایا ادھر کشتی میں سوار ہو جاؤ، آج اس طوفان سے پناہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملے گی، مگر اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر چڑھ کر بچ جاؤں گا پانی پہاڑ سے بہت اونچا ہو گیا اور وہ غرق ہو گیا۔

سامعینِ کرام! اللہ تعالیٰ ترغیب و ترہیب سے مخلوق کو اپنی طرف بلاتا ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ

کرتے ہیں، حضرت نوح علیہ السلام نے لوگوں کو ڈرایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا بھی تھا مگر وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے پر آئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کی اطاعت اختیار کی، اور غلامی اختیار کی وہ اگرچہ لوگوں کی نظروں میں غربت اور مسکینی کی وجہ سے کمزور اور ذلیل تھے، مگر نسبتِ رسولی ﷺ کی وجہ سے وہ عذاب سے بچ کر اللہ تعالیٰ کے محبوب بن گئے اور ساری کائنات کے لئے واجب الاحترام ہو گئے اور وہ لوگ جو سردار تھے، مغرور اور متکبر تھے، اور دنیاوی دولتوں اور آسائشوں سے مالا مال تھے، غرق ہو کر تباہ و برباد ہوئے۔ لہٰذا نسبتِ رسولی ﷺ ہی عزت کامیابی اور عافیت کا ذریعہ ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں یادِ الٰہی کر رہے ہیں۔ اب اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم اکتوبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۴۲_۴۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۞ وَنَادٰى نُوْحُ ٰ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ڭ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ڕ فَاصْبِرْ ڕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ (سورۃ ھود ۴۲ تا ۴۹)

اور وہ ان کو لے کر چلنے لگی ایسی موجوں میں جو پہاڑوں کی مانند تھیں اور پکارا انہوں نے اپنے بیٹے کو اور وہ کنارے پر الگ تھا۔ بیٹا! سوار ہو جاؤ ہمارے ساتھ اور نہ ملو کافروں کے ساتھ۔ بیٹے نے کہا میں پناہ لے لوں گا کسی پہاڑ کی اور وہ بچالے گا مجھے پانی سے۔ آپ نے کہا آج کوئی نہیں بچنے والا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مگر جس پر وہ رحم کرے اور حائل ہوگئی ان کے درمیان موج۔ پس وہ ہوگیا ڈوبنے والوں سے اور حکم دیا گیا اے زمین! نگل لے اپنے پانی کو اور اے آسمان تھم جا اور اُتر گیا پانی اور حکم الٰہی نافذ ہوگیا اور ٹھہر گئی کشتی ''جودی'' پر اور کہا گیا ہلاکت اور بربادی ہو ظالموں

میرا بیٹا بھی تو میرے اہل سے ہے اور
کے لئے۔ اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو اور عرض کی اے میرے پرودگار!
یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے، اور تو سب حاکموں سے بہتر حکم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح! علیہ السلام وہ تیرے
گھر والوں میں سے نہیں بیشک اس کے عمل اچھے نہیں پس نہ سوال کر مجھ سے جس کا تجھے علم نہ ہو۔ میں تجھے نصیحت کرتا
ہوں کہ نہ ہو جانا نادانوں سے، تو حضرت نوح علیہ السلام عرض کرنے لگے اے میرے پروردگار! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے
کہ میں تجھ سے سوال کروں ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہ بخشے مجھ پر رحم نہ کرے تو میں ہو جاؤں گا
زیاں کاروں میں سے حکم ہوا اے نوح علیہ السلام! اُترو! سلامتی اور امن کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتوں کے ساتھ جو
آپ پر ہیں اور ان قوموں پر جو آپ کے ساتھ ہیں۔ اور کچھ قومیں ہوں گی ہم لطف اندوز کریں گے انہیں پھر پہنچے گا ان
کو ہماری طرف سے دردناک عذاب۔ یہ قصہ غیب کی خبروں سے ہے جنہیں ہم وحی کرتے ہیں، آپ کی طرف۔ نہ
آپ جانتے تھے اور نہ ہی آپکی قوم اس سے پہلے پس آپ صبر کریں یقیناً نیک انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

پچھلے فرمان میں آپ نے سنا نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی تبلیغ کا اثر منکرین پر نہ ہوا۔ وہ متکبر اور مغرور
رہے، ہر قسم کی اذیتیں اللہ تعالیٰ کے رسول کو دیتے رہے، زمانہ گزرنے کے بعد نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ
یہ قوم تو ماننے والی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اب چونکہ یہ خود عذاب مانگتے ہیں
ان پر اللہ تعالیٰ عذاب بھیجے گا اور وہ پانی کے طوفان کا عذاب ہوگا۔ اس لئے آپ ایک کشتی بنالیں جس میں وہ چند آپ
کے غلام گھر والے اور ہر چیز کے دو دو جوڑے سوار کرلیں۔ نوح علیہ السلام نے حکم کے مطابق کشتی بنانی شروع کردی، تین سو
گز لمبی پچاس گز چوڑی تیس گز اونچی اور تین منزلہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہنر سکھا دیا اور وہ حکم کے مطابق کام میں لگ
گئے۔ یہ مغرور اور متکبر منکرین پھر بھی نہ ڈرے، ہنسنے لگے کہ نوح علیہ السلام دیوانہ ہو گیا پانی پینے کے لئے نہیں اور وہ اتنی بڑی
کشتی تیرنے کے لئے بنا رہا ہے۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی بیوقوفی کی وجہ سے ہنستے ہو اور ہم تمہاری بے وقوفی پر ہنستے
ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی طاقت کو سمجھتے نہیں چنانچہ کشتی بن گئی اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین کے اندر سے پانی اُبلا آسمان سے
پانی موسلادھار برسا اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ صرف وہی لوگ بچے جو کشتی میں سوار تھے۔ پہاڑ بھی ڈوب گئے۔
اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو گیا۔ نجات انہیں ملی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ نسبت قائم کرلی تھی۔ نسبت سے محروم
لوگوں کو نہ طاقت بچا سکی نہ دولت اور نہ جاہ و جلال، بلکہ وہ بے آسرا اور بے سہارا ہو کر غرق ہو گئے۔ جس طرح وہ ہنس
رہے تھے۔ اس طرح وہ لوگ جن کو وہ ذلیل اور بے علم سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ کر ان کے غرق ہونے کا تماشا

دیکھ رہے تھے۔ گویا فتح نسبتِ رسولی ﷺ والوں کو ہوتی ہے۔

آج کا فرمان بھی انہی حالات کے تسلسل میں ہے کہ کشتی چل پڑی پانی برسنا شروع ہوا، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ کشتی اللہ تعالیٰ کے نام سے چلی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹھہرے گی۔ کچھ معلوم نہ تھا کدھر جائے گی، کدھر ٹھہرے گی اور کب ٹھہرے گی۔ پانی اتنا اونچا ہو گیا کہ اونچے سے اونچے پہاڑوں سے بھی کئی گز اونچا ہو گیا۔ اور یہ پانی ایک خاموش سمندر کی طرح نہ تھا۔ بلکہ موجیں اٹھ رہی تھیں۔ ایک ایک موج پہاڑ معلوم ہو رہی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی چلنے سے پہلے اپنے بیٹے کنعان کو دیکھا تو اسے حکم دیا کہ دیکھو ادھر آ ؤ اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ کفار کے ساتھ مت ملو اس نے پرواہ نہ کی اور کہا کہ میں پہاڑ پر جا رہا ہوں پانی سے بچ جاؤں گا آپ نے فرمایا کہ آج یہ طوفان اللہ تعالیٰ کی طرف سے منکرین کے لئے سزا ہے۔ اس لئے کوئی پہاڑ اور کوئی شے پناہ نہ دے سکے گی، وہی ہوا ایک موج اٹھی اور وہ اس میں غرق ہو گیا کشتی پانی پر لوگوں کو لے کر چھ ماہ تک چلتی رہی سارے جہاں میں، پھر کعبہ شریف کا طواف بھی کیا۔ اور آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین نے پانی واپس کھینچ لیا۔ آسمان سے پانی اترنا تھم گیا۔ زمین خشک ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے منکرین سارے غرق ہو گئے۔ کشتی ''جودیٰ'' پہاڑ پر ٹھہر گئی جو عراق میں ہے ترکی کی سرحد پر۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اُترو اب تم پر، تمہاری اولاد پر اور تمہارے ماننے والوں پر سلامتی اور برکت ہو گی۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ! تیرا وعدہ تھا کہ تیری اولاد بچ جائے گی اور کنعان بھی تو میرا بیٹا ہے۔ جبکہ تیرا وعدہ سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فیصلہ خونی رشتہ پر نہیں اعمال پر ہوتا ہے، اس کے اعمال بد ہیں یہ تیری اولاد میں شامل نہیں ہو سکتا، اور جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اس پر صبر کرو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے توبہ کی۔ اب اس فرمان میں سمجھنے والی باتیں یہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا اس کا انجام تباہی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ گواہ ہے اور ایسے لوگوں کو کوئی سہارا کوئی دولت کوئی حکومت پناہ نہیں دے سکتی، دوسری یہ بات جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر چیز میں برکت ڈالتا ہے، نوح علیہ السلام کے ساتھ صرف ستّر (۷۰) یا اَسّی (۸۰) مسلمان آدمی کشتی میں چڑھے۔ ان میں ان کے اپنے تین بیٹے، سام، حام اور یافث بھی تھے، لیکن دیکھو ساری دنیا آج آپ علیہ السلام کی اولاد اور آپ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں۔ اسطرح اللہ تعالیٰ نے برکت اور سلامتی عطا فرمائی تیسری یہ بات کہ یہ کشتی محرم کی ۱۰ تاریخ بروز جمعہ زمین پر لگی اور حکم ہوا دس (۱۰) محرم کو شکرانے کا روزہ رکھنے کا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اسکے بعد اسکی فرضیت تو ختم

ہوئی۔ لیکن اسکا ثواب اور اسکی فضیلت ہمیشہ کے لئے باقی ہے، تیسری بات جو اس فرمان سے مقصود ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام کی گزشتہ تاریخ بیان فرما کر نبی پاک حضرت محمد ﷺ کے وقت کے منکرین کو یہ بات سمجھائی کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کی اطاعت نہ کرنے کا کیا انجام ہوا ہے؟ اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب سید المرسلین ﷺ کی اطاعت نہ کرو گے تو اپنے برے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم دنیا اور آخرت میں عذابِ الٰہی کے حقدار بن جاؤ گے۔ گویا اطاعت رسول ﷺ کی ہدایت دی جا رہی ہے۔ اور یہ اطاعت حضور ﷺ سے نسبت قائم کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ گویا نسبتِ رسولی ﷺ ہی کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اسی نسبتِ رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے یہاں بیٹھ کر دلوں کو صاف کرنے کے لئے یادِ الٰہی کی جا رہی ہے۔ تا کہ نسبتِ رسولی ﷺ کی دولت حاصل ہو لہٰذا اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ اکتوبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۵۰-۶۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ۭ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا یٰھُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَۃٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِھَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ وَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىکَ بَعْضُ اٰلِھَتِنَا بِسُوْٓءٍ ۭ قَالَ اِنِّیْٓ اُشْھِدُ اللّٰہَ وَاشْھَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِہٖ فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ۭ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ۭ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ ۭ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْـًٔا ۭ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا ھُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّیْنٰھُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْکَ عَادٌ ڎ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَعَصَوْا رُسُلَہٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّھُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ ھُوْدٍ ﴿۶۰﴾ (سورۃ ھود ۵۰ تا ۶۰)

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ اس نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے کوئی تمہارا معبود اس کے سوا نہیں ہو مگر تم افتراء پرداز۔ اے میری قوم! نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اُجرت۔ میری اُجرت اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اے میری قوم! مغفرت طلب کرو اپنے رب سے، پھر رجوع کرو اس کی طرف وہ اُتارے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش اور بڑھادے گا تمہاری

قوت پہلے سے زیادہ اور نہ منہ موڑو جرم کرتے ہوئے انہوں نے کہا اے ہود علیہ السلام! نہیں لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل اور نہیں چھوڑنے والے ہم اپنے خداؤں کو تمہارے کہنے سے اور ہم تجھ پر ایمان نہیں لانے والے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مبتلا کر دیا تجھے ہمارے خداؤں نے دماغی خلل میں، ہود علیہ السلام نے کہا میں گواہ بناتا ہوں اللہ تعالیٰ کو اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں بیزار ہوں ان بتوں سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو اُس کے سوا۔ پس سازش کر لو میرے خلاف سب مل کر پھر مجھے مہلت نہ دو بلاشبہ میں نے بھروسہ کر لیا اللہ تعالیٰ پر جو میرا بھی رب ہے تمہارا بھی رب ہے۔ کوئی جاندار بھی ایسا نہیں، مگر اللہ تعالیٰ پکڑے ہوئے ہے اسے پیشانی (بالوں) سے بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ پھر اگر تم روگردانی کرو تو میں نے تو پہنچا دیا ہے۔ وہ پیغام جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا، تمہاری طرف اور بنا دے گا میرا رب تمہارے علاوہ کسی اور قوم کو تمہارا جانشین اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ بے شک میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اور جب آ گیا ہمارا حکم تو ہم نے نجات دی ہود علیہ السلام کو اور جو ایمان لائے تھے ان کے ساتھ بوجہ اپنی رحمت کے اور ہم نے نجات دی ان کو سخت عذاب سے اور یہ قومِ عاد منکر ہوئے اپنے رب کی نشانیوں سے اور نہ مانا اُس کے رسولوں علیہم السلام کو اور پیروی کرتے رہے ہر متکبر منکر کے حکم کی۔ ان کے پیچھے لگا دی گئی لعنت اس دنیا میں اور قیامت کے دن بھی۔ سنو عاد نے انکار کیا اپنے رب کا سنو ہلاکت اور بربادی ہو عاد کے لئے جو ہود علیہ السلام کی قوم تھی۔

پہلے آپ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے متعلق فرمانِ الٰہی سن چکے ہیں، آپ نے ساڑھے نوسو (۹۵۰) سال تبلیغ کی۔ لیکن بہت کم لوگ ایمان لائے باقی لوگوں نے آپ کو بڑی اذیتیں دیں۔ نوح علیہ السلام نے مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کی کہ یہ لوگ اب ایمان نہیں لاتے۔ اور عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کو سزا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سچ ہے اب یہ ایمان نہیں لائیں گے ان پر پانی کے طوفان کا عذاب آئے گا، اس لئے کشتی تیار کر لو جس پر اپنے امتیوں کو سوار کر لو چنانچہ نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی۔ منکرین کہتے تھے کہ نوح علیہ السلام دیوانہ ہو گیا۔ دھوپ میں کشتی ایسی جگہ بنا رہا ہے۔ جہاں پانی پینے کے لئے نہیں ملتا۔ لیکن کشتی تیار ہو گئی حکم ہوا اب اپنے اہل و عیال اور غلاموں کو سوار کر لو ہر قسم کے پرندوں اور جانوروں کے دو دو جوڑے بھی چڑھا لو چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔ پھر حکم الٰہی سے پانی اتنا برسا اور زمین سے اتنا ابلا کہ بڑے بڑے پہاڑوں سے بھی اونچا ہو گیا، منکرین نیست و نابود ہو گئے اور خود نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان جو کفار سے تعلق رکھتا تھا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا وہ بھی غرق ہو گیا۔ دنیا پر نوح علیہ السلام کے تین بیٹے اور غلام اُترے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

اتنی برکت ڈالی کہ آج ساری دنیا انہی کی اولاد اور انکو ماننے والی ہے۔ تو ہدایت یہ ملی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام سے نسبت دونوں جہانوں میں نجات اور عزت و سرخروئی کا سبب بنتی ہے۔ اور نسبت سے محروم لوگ غرق اور تباہ ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی سہارا، دولت اور طاقت بچا نہیں سکتا۔ اسکے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں علیہم السلام کی تاریخ سنا کر اس مخلوق کو جو ہدایت سے بھاگتے تھے۔ سمجھا رہا ہے کہ انکار کرنے والوں کا انجام دیکھو رسولوں علیہم السلام کی بے ادبی کرنے والوں کا انجام دیکھ لو۔ اگر عزت اور نجات چاہتے ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ جو سید المرسلین بھی ہیں کی اطاعت اور غلامی اختیار کر لو۔ جو نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوگی۔ اس سلسلہ میں دوسرے رسول علیہ السلام کا حال بیان ہو رہا ہے۔ جو نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے حضرت ہود علیہ السلام جو قوم عاد کے تھے یہ لوگ بہت طاقتور اور خوشحال تھے، انہوں نے ہود علیہ السلام کو کہا کہ تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام ہو، یہ جو ہمارے دیوتاؤں کے خلاف باتیں کرتے ہو انہی میں سے کسی دیوتا کی بددعا سے تم حواس باختہ ہو گئے ہو۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تم کو حقیقت بتا رہا ہوں، حواس باختہ نہیں ہوں۔ میں تو تم کو اسی اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوں جس نے تم کو پیدا کیا جو تم کو رزق دیتا ہے اور جس کے سامنے تم نے حساب دینا ہے۔ یہ بت جن کو تم معبود بنا رہے ہو۔ یہ نہ خالق ہیں نہ رازق اور نہ کوئی اختیار رکھتے ہیں، ان کو معبود بنا کر تم مالک الملک کی ناراضگی حاصل کر کے تباہ ہو رہے ہو۔ میں تم سے اس تبلیغ کی اجرت نہیں مانگتا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہا ہوں۔ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ چنانچہ انہوں نے نہیں مانا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی آئی اس قدر ہوا کا طوفان آیا کہ ہر چیز نیست و نابود ہو گئی۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنے غلاموں کو لیکر ایک غار میں بیٹھے اور صحیح سلامت رہے۔ طوفان کے بعد باہر نکلے تو منکرین سارے ختم ہو چکے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے جو اپنی قوم کو ہدایت دی وہ ہمارے لیے بہت بڑی ہدایت ہے وہ یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے اس کی عبادت کرو گے اس کا حکم مانو گے تو یہ دنیا بھی تمہاری ہو جائیگی۔ ہر چیز میں برکت ہوگی اور ہر طرف سے خوشحالی آئے گی۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت تو رسول ﷺ کی اطاعت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور رسول ﷺ کی اطاعت نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ تو گویا نسبتِ رسولی ﷺ رکھنے والے ایک طرف نور سے منور ہو کر نفس اور شیطان پر غالب ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف وہ دنیا کی خوشحالی سے بھی مالا مال ہو جاتے ہیں، گویا نسبتِ رسولی ﷺ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز کر دیتی ہے اور ہر ذلت اور رسوائی سے بچاتی

ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبتِ رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے یادِ الٰہی سے سینے صاف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [٦١ ـ ٦٨]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا
مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫
فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ
وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ
يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ ﴿٦٧﴾
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع (سورۃ ھود ٦١ تا ٦٨)

اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا آپ نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی۔ نہیں اس کے بغیر تمہارا کوئی معبود۔ اس نے پیدا فرمایا تم کو زمین سے اور بسایا تم کو اسی میں پس اسی سے مغفرت طلب کرو پھر رجوع کرو اس کی طرف۔ بے شک میرا رب قریب ہے۔ التجائیں قبول کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا اے صالح علیہ السلام تم ہی ہم میں ایک ایسے شخص تھے جس سے امیدیں وابستہ تھیں۔ اس سے پہلے کیا تم روکتے ہو ہم کو اس سے کہ ہم عبادت کرتے ہیں ان کی جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا۔ اور بے شک ہم اس امر میں جسکی طرف تو ہم کو بلاتا ہے۔ ایک بے چین کرنے والے شک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اے میری قوم بھلا یہ تو بتاؤ اگر میں

روشن دلیل پر ہوں اپنے رب کی طرف سے اور اس نے عطا کی ہو مجھے اپنی جناب سے خاص رحمت تو کون ہے جو مجھے بچائے گا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اگر میں اس کی نافرمانی کروں۔ تم تو نہیں کرنا چاہتے سوائے نقصان کے اور اے میری قوم یہ اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے پس چھوڑ دو اس کو کھاتی رہے میرے اللہ تعالیٰ کی زمین میں۔ اور نہ ہاتھ لگاؤ اسکو برائی سے ورنہ پکڑے گا تم کو عذاب بہت جلد، پس انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو صالح علیہ السلام نے فرمایا لطف اٹھاؤ اپنے گھروں میں تین دن تک یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ پھر آیا جب ہمارا حکم تو بچالیا ہم نے صالح علیہ السلام کو اور انہیں جو ایمان لائے تھے اس کے ساتھ اپنی رحمت سے۔ اور رہائی دی انہیں اس دن کی رسوائی سے بے شک تیرا رب ہی بہت قوت والا بہت عزت وغیرت والا ہے۔ اور پکڑ لیا ظالموں کو ایک خوفناک کڑک نے اور صبح کی انہوں نے اس حال میں کہ وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے پڑے تھے اوندھے، گویا وہ یہاں کبھی آباد ہی نہیں تھے۔ سنو ثمود نے انکار کیا اپنے رب کا سنو بربادی ہے ثمود کے لئے۔

اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کے زمانے کے منکرین کو گزشتہ رسولوں علیہم السلام سے بغاوت کرنے والوں اور اطاعت کرنے والوں کے انجام سنا کر یہ ہدایت فرما رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ جو آخری رسول سید المرسلین ﷺ ہیں۔ ان کی اطاعت اختیار کی جائے۔ اور نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کی جائے۔ کیونکہ یہی نجات اور سرخروئی کا ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ اور پھر آپ کی نسل سے ہی حضرت ہود علیہ السلام کا واقعہ سنایا گیا۔ اور یہ ہدایت دی گئی کہ اطاعتِ رسول ﷺ کے بغیر کامیابی یا نجات نہیں۔

بغاوت اور نافرمانی تباہی کا سبب ہے۔ اور کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ فوراً اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی جائے۔ اور پھر استغفار کر کے اپنے رب سے اس کا فضل مانگا جائے۔ جو اس طرح ایمان لا کر استغفار کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور دنیا میں بھی خوشحالی عطا کرتا ہے، گویا نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کر کے اطاعتِ کامل اختیار کرنی چاہیے اور اس کے ساتھ استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا بھی چاہیے۔ اس کے خزانوں میں کمی نہیں، وہ استغفار کرنے والوں کو بے شمار عطا فرماتا ہے۔

آج کا فرمان بھی حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق ہے، جو ثمود قوم سے تھے۔ آپ حضرت ہود علیہ السلام سے سو سال بعد مبعوث ہوئے اس وقت شیطان نے پھر لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔ آپؑ نے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ اللہ

تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اسکے بغیر کوئی معبود نہیں کیونکہ اسکے بغیر نہ کوئی خالق نہ کوئی مالک اور نہ کوئی رازق ہے نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے نہ کوئی مارنے والا، اور نہ پھر اُٹھانے والا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی عمر دوسو اسی سال تھی۔ آپ بہت خوبصورت اور تندرست تھے انکی قوم یمنی ہے۔ ہجرت کر کے حجاز میں آباد ہوئی تھی یمن کی سرحد پر یہ لوگ بہت خوشحال تھے، ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال تھے۔ انہوں نے پہاڑوں پر پتھر تراش کر کے بہت خوبصورت مکانات بناتے تھے۔ انہوں نے یہ بھلا دیا تھا کہ حضرت ہود علیہ السلام کی دعا سے انہیں خوشحالی ملی تھی، لیکن جنہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی اطاعت اختیار نہ کی، اور بتوں کی پرستش ہی میں مبتلا رہے اور عیش و عشرت میں غافل رہے انکو اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب سے نیست و نابود کر دیا تھا، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہ لوگ پھر آہستہ آہستہ شیطان کی ایما پر گناہوں اور سرکشی میں مبتلا ہو کر بت پرستی کر رہے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو چالیس (۴۰) سال کی عمر میں جب نبوت ملی اور حکم ہوا ہدایت کا تو آپ نے عید کے موقع پر جب وہ سب اکھٹے تھے تو آپ نے ان میں یہ اعلان کیا کہ تمہارا رازق و مالک اور معبود وہ اللہ تعالیٰ ہے، جو وحدہٗ لاشریک ہے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں کیونکہ اس کے بغیر کوئی مالک خالق اور رازق نہیں، اس لئے ہوش میں آؤ اور توبہ کر کے اس کے احکام کی اطاعت کرو تاکہ تمہارے حالات اور بہتر ہوں اور تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جاؤ۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ اے صالح علیہ السلام تم بہت خوبصورت عقل مند اور صحت مند آدمی ہو۔ ہم تم سے بہت ہی امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ تم اپنی قوم کے لئے بڑے مفید ثابت ہو گے مگر یہ تم نے کیا کہنا شروع کر دیا ہے۔ جو کام ہمارے آباؤ اجداد کرتے تھے اس سے ہمیں منع کرتے ہو۔ ہم تو تم پر یقین نہیں کرتے۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ کہ تم جو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام بنتے ہو تا کہ ثابت ہو جائے کہ یہ سچ ہے آپ علیہ السلام نے کہا تم کیا معجزہ چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ سامنے جو پہاڑی ہے اس سے ایک زندہ اونٹنی نکلے جسکا بچہ ہمارے سامنے پیدا ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دعا کی سامنے والی چٹان زور سے ہلی اور پھٹ گئی، ایک تندرست اونٹنی اس سے نکلی جس کا بچہ پیدا ہوا، حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ اب اس سے دودھ پیو، لیکن اسکی بے ادبی نہ کرنا۔ ایک دن یہ پانی پیئے گی۔ ایک دن تم اور تمہارے جانور پیو گے۔ ایک دن یہ چارہ گھاس کھائے گی ایک دن تمہارے دوسرے جانور۔ کچھ عرصہ تو اُنہوں نے اس طرح کیا۔ لیکن دل سے وہ ایمان نہ لائے تھے اس لئے وہ شیطان کی ایما پر اونٹنی کے مخالف ہو گئے، کہ اس کی وجہ سے ہمارے دوسرے جانور تکلیف میں ہیں اس اونٹنی کو ختم کرنے کی تدبیر سوچنے لگے۔ ایک بد بخت تیار ہو گیا۔ اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اسے ذبح کر دیا۔ حضرت صالح علیہ السلام بہت خفا ہوئے اور کہا کہ اب اللہ تعالیٰ کے عذاب

کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تین دن آرام کرلو۔ تین دن کے بعد تم پر عذاب آئے گا۔ پہلے ان کا رنگ زرد ہو گیا۔ پھر سرخ اور پھر سیاہ ہو گیا۔ پھر ایک زوردار چیخ کی آواز آئی۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے کی آواز تھی۔ لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سارے منہ کے بل گر گئے اس چیخ سے جس طرح سخت زلزلہ ہوتا ہے، وہ اس طرح سب تباہ ہو گئے، صرف حضرت صالح علیہ السلام اور انکے ماننے والے بچے۔ باقی سب نیست و نابود ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ جب تبوک تشریف لے گئے تھے۔ راستے میں آپ ﷺ نے اپنے غلاموں کو وہ جگہ دکھائی اور وہاں سے جلدی گذرنے کا حکم دیا۔

سامعین کرام! جس طرح پہلے آپ کو بتایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ تاریخ اور امتوں کا حال بیان کر کے حضور پاک ﷺ کے وقت کے لوگوں کو ہدایت فرما رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کریں۔ اور اطاعتِ کامل اختیار کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہوں۔ اگر اطاعت حاصل نہ کریں گے تو پھر ان قوموں کی طرح عذاب کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو گویا ساری ہدایت میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت کی تاکید کی جا رہی ہے۔ کہ یہی ذریعۂ نجات ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں اسکی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس نسبت کو حاصل کرنے کے لئے یادِ الٰہی کی جاتی ہے۔ اب شروع کریں تا کہ دل صاف ہو جائیں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہو جائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۶۹-۷۶]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ
حَنِيْذٍ ۝۶۹ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝۷۰ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝۷۱ قَالَتْ
يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ۝۷۲ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ
اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝۷۳ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ
الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝۷۴ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝۷۵
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝۷۶

(سورۃ ھود ۶۹ تا ۷۶)

اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے آئے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر۔ انہوں نے کہا آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو۔ پھر آپ علیہ السلام لے آئے جلدی سے بھنا ہوا ایک بچھڑا پھر جب آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ نہیں بڑھ رہے کھانے کی طرف تو انہیں اجنبی خیال کیا۔ اور دل ہی دل میں ان سے اندیشہ کرنے لگے۔ فرشتوں نے کہا کہ ڈریں نہیں ہم کو بھیجا گیا ہے لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف اور اُن کی بیوی (سارہ) جو آپ کے پاس کھڑی تھی وہ ہنس پڑی تو ہم نے خوشخبری دی ان کو اسحاق علیہ السلام کی اور اس کے بعد یعقوب علیہ السلام کی۔ تو انہوں نے حیرت سے کہا کہ کیا میں بچہ جنوں گی جبکہ میں بوڑھی بانجھ عورت ہوں اور میرے شوہر بھی بہت بوڑھے ہیں۔ بلاشبہ یہ عجیب سی بات ہے، فرشتوں نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں

ہوں تم پر اے ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے والو۔ بیشک وہ ہر طرح بڑی تعریفیں کیا ہوا اور بڑی شان والا ہے۔ اور پھر جب
دور ہو گیا ابراہیم علیہ السلام سے خوف اور مل گئی انکو خوشخبری تو ہم سے جھگڑنے لگے، قوم لوط کے بارے میں، بے شک ابراہیم
علیہ السلام بڑے رحم دل اور بُردبار اور ہماری طرف رجوع کرنے والے تھے۔ اے ابراہیم علیہ السلام اس بات کو رہنے دو۔ بے
شک آ گیا ہے تیرے رب کا حکم اور ان پر آ کر رہے گا عذاب نہ ٹلنے والا۔

اس سے پہلے آپ نے سنا کہ کس طرح قوم ثمود نے اللہ تعالیٰ کے نبی صالح علیہ السلام کا حکم نہ مانا اور اونٹنی کو قتل کر دیا جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک فرشتے کی چیخ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ منکرین کے دل پھٹ گئے اور اس طرح نیست و نابود ہو گئے کہ گویا وہ یہاں بسے ہی نہ تھے۔ باقی صرف وہ لوگ رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کی اطاعت اختیار کی پھر زمانہ گزرتا گیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں پھر لوگوں کو گمراہی اور فحاشی میں شیطان نے مبتلا کر دیا۔ آج کے فرمان میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو (۱۰۰) سال کے قریب تھی۔ اور آپ کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی چچازاد تھیں، نوے (۹۰) سال کی تھیں اور اس وقت تک ان کو اولاد نہ ملی تھی۔ اُنہوں نے حضرت ھاجرہ علیہا السلام کی اولاد دیکھی یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جس کی وجہ سے انکو بہت رنج تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر شہر سے ہجرت کر کے یروشلم آ گئے تھے۔ اور آپ کے چچازاد بھائی حضرت لوط علیہ السلام جو آپ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ اُردن کے کنارے سدوم میں ٹھہرے۔ لوط علیہ السلام کی قوم گمراہی کی حدیں توڑ چکی تھی، جس طرح پہلے ان کا ذکر ہو چکا وہ لڑکوں سے غلط خیال رکھتے تھے اور اس عادت سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں خوبصورت لڑکوں کی شکل میں بھیجے، حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ بہت مہمان نواز تھے جلدی سے ان کے لئے بُھنا ہوا بچھڑا لائے۔ لیکن جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ کھانے کو ہاتھ نہیں لگا رہے تو اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان سے خوف محسوس ہوا کہ یہ لوگ اجنبیوں جیسے ہیں اور مخالف ارادہ رکھنے والے معلوم ہوتے ہیں۔

کیونکہ عربوں میں یہ عادت تھی کہ جس کو نقصان پہنچانا ہو اس کا کھانا نہیں کھاتے تھے، حضرت ابرہیم علیہ السلام کو اس طرح پریشان دیکھ کر فرشتوں نے کہا کہ آپ علیہ السلام نہ گھبرائیں ہمیں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف بھیجا گیا ہے آپ کو صرف یہ خوشخبری سنانی ہے کہ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اسحٰق علیہ السلام (بیٹا) عطا فرمائے گا۔ اور پھر اسحٰق علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام عطا فرمائے گا۔ اس وقت آپ کی بیوی پاس کھڑی تھی۔ اور یہ خوشخبری بیوی کو مخاطب کر کے اس لئے سنائی

گئی کہ اولاد کی ضرورت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں تو پہلے ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام موجود تھے۔ اس پر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو تعجب ہوا کہ میرے ہاں بچہ کس طرح ہوگا میں نوے سال کی بوڑھی اور خاوند سو (۱۰۰) سال کا بوڑھا ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کی عجیب مہربانی ہوگی، فرشتوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب کرتے ہو۔ اے نبی علیہ السلام کے گھرانے والو! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو یہ تو تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرسکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب خوف دور ہوا تو عرض کی کہ یا اللہ تعالیٰ! جس بستی میں اللہ تعالیٰ کے بندے ہوں ان پر تُو عذاب بھیجے گا؟ اللہ تعالیٰ نے کہا نہیں! عرض کی ایک بندہ ہو تو پھر فرمایا کہ پھر بھی نہیں، تو آپ علیہ السلام نے عرض کی کہ وہاں تیرا نبی حضرت لوط علیہ السلام تو ہے، حکم ہوا اسکو وہاں سے مع اسکے فرمانبرداروں کے نکال لیا جائے گا اور پھر عذاب ہوگا۔ اب عذاب انکا مقدر ہوچکا ہے یہ ضرور اُترے گا اور یہ ٹل نہیں سکتا، آپ علیہ السلام اس کے رکنے کے متعلق بات نہ کریں۔ اس فرمان میں جو ہدایت ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرسکتا ہے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو نوے (۹۰) سال کی عمر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سو (۱۰۰) سال کی عمر میں حضرت اسحٰق علیہ السلام عطا ہوئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ ہمیشہ سوالی بن کر رہنا چاہیے۔ تیسری یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے التجائیں پیش کرتے ہیں جس طرح جھگڑا ہوتا ہے اور یہ محبت اور کمال اطاعت میں ہی ممکن ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کیا۔ بار بار التجا بڑے زور سے کی۔ چوتھی یہ بات کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا ہو۔ وہاں عذاب اس وقت تک نازل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو وہاں سے نکال نہ لیا جائے۔ جو بدبخت ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بندے کو اپنے گروہ سے نکال دیتے ہیں۔ اور اپنے اوپر عذاب کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔ عذاب میں شامل صرف وہ نہیں ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نہیں۔ بلکہ جو لوگوں کو گناہوں سے منع نہیں کرتے۔ خاموشی سے انکی غلط کاریوں کو دیکھتے رہتے ہیں وہ بھی عذاب کے مستحق ہوجاتے ہیں۔

سامعینِ کرام! یہاں پر یہ ہدایت ملی کہ عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم رکھنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اجازت رکھتا ہے۔ کہ وہ ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کر کے ان کو معاف کرائے۔ گویا اس فرمان میں بھی نسبتِ رسولی ﷺ کی برکت بیان کی گئی ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام جن کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نسبت تھی جسکی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غم تھا۔ اللہ تعالیٰ سے انکی

نجات کی دعا پرزور طریقہ سے کی۔ جسے جھگڑا بیان کیا گیا۔ لیکن یہ حق وہی رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں یا ان سے نسبت رکھتے ہیں۔ گویا نسبت کی بڑی برکتیں ہیں اسے حاصل کرنا چاہیے۔ اور اسے حاصل کرنے کے لئے سینے کو یادِ الٰہی سے صاف کرنا چاہیے۔ لہٰذا اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۷۷-۸۳]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝۷۷ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝۷۸ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝۷۹ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝۸۰ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝۸۱ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝۸۲ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝۸۳ (سورۃ ھود ۷۷ تا ۸۳)

اور جب آ گئے ہمارے بھیجے ہوئے لوگ لوط علیہ السلام کے پاس تو وہ دلگیر ہوئے ان کے آنے سے اور بہت پریشان ہوئے ان کی وجہ سے اور بولے آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے اور مہمانوں کی خبر سنتے ہی آئے ان کی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور اس سے پہلے بھی وہ لوگ کیا کرتے تھے برے کام۔ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا، اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں وہ پاک اور حلال ہیں تمہارے لئے تم خدا کا خوف کرو اور مجھے رسوا نہ کرو مہمانوں کے معاملہ میں۔ کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھدار آدمی نہیں۔ کہنے لگے تم خوب جانتے ہو ہم کو تمہاری قوم کی بیٹیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے اور تم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ ہمیں کیا چاہیے۔ لوط علیہ السلام نے کہا کاش میرے پاس بھی تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں پناہ لے سکتا کسی مضبوط سہارے کی۔ فرشتوں نے کہا اے حضرت لوط علیک السلام ہم تو آپ

کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ پس آپ اپنے اہل و عیال کو لیکر نکل جائیں، جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے اور پیچھے مڑ کر تم میں سے کوئی بھی نہ دیکھے اپنی بیوی کو ساتھ نہ لے جایئے۔ بے شک اس کو وہی عذاب پہنچے گا جو ان کو ہوگا ان پر عذاب آنے کا وقت صبح کا وقت ہے' کیا صبح قریب نہیں۔ اور پھر جب آ پہنچا ہمارا حکم تو ہم نے کر دیا ان کی بلندی کو اُسکی پستی میں یعنی اوپر والا حصہ نیچے کر دیا اور ہم نے برسائے اُن پر پتھر کنکر کے لگا تار جو نشان زدہ تھے، آپ کے رب کی طرف سے اور نہیں ہے لوط علیہ السلام کی بستی مکہ کے ظالموں سے کچھ زیادہ دور۔

آپ سنتے چلے آ رہے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام یکے بعد دیگرے مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے رہے۔ پچھلی مرتبہ آپ نے سنا کہ چند فرشتے جن میں حضرت جبرائیل بھی تھے۔ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور انکی بیوی جو نوے (۹۰) سال کی تھیں۔ انکو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش اور اس کے بعد انکی پشت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش کی خبر سنائی جس پر حضرت سارہ علیہ السلام کو تعجب ہوا کہ اس بڑھاپے میں کس طرح بچہ ہوگا۔ فرشتوں نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب علم ہوا کہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کی بستی پر عذاب لے کر آئے ہیں تو انہوں نے عرض کی کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا ہوتا ہے' کیا وہاں عذاب نازل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کا ذکر کیا حکم ہوا انکو اور انکے فرمانبرداروں کو نکال لیا جائے گا۔ اس فرمان پاک سے یہ ہدایت ملی کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو (۱۰۰) سال تھی اور حضرت سارہ علیہ السلام کی عمر (۹۰) سال، ان کو بیٹا دیا، دوسری یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی التجائیں اصرار کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور مہربانی سے سنتا ہے تیسری یہ بات کہ بیوی اہلِ بیت میں شامل ہوتی ہے۔ آج کا فرمان اسی تاریخ کا حصہ ہے کہ وہ فرشتے وہاں سے لوط علیہ السلام کی بستی کی طرف چلے جو وہاں سے قریب ہی چھ میل کے فاصلے پر تھی۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی تھی ان کی انتہائی فاحشہ حرکات پر یعنی یہ کہ عورتوں کی بجائے مردوں کی طرف غلط عمل کا خیال کرتے تھے۔ اور لوط علیہ السلام کے بار بار سمجھانے پر نہیں مانتے تھے۔ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے جب بستی کے قریب پہنچے تو وہاں لوط علیہ السلام کی صاحبزادیاں پانی بھر رہی تھیں۔ فرشتے انکے پاس گئے اور پوچھا، یہاں ہمارے لئے کون مہمانی کر سکتا ہے۔ انہوں نے

دور سے اپنا گھر دکھایا۔ اور خود اپنی قوم کی حرکات سے واقف ہونے کی وجہ سے پریشان ہوگئیں، فرشتے آگے گئے تو لوط علیہ السلام کھیت میں کام کر رہے تھے آپ علیہ السلام سے ملے آپ علیہ السلام مہمان نواز ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے گھر لے گئے لیکن قوم کی حرکات پر مطلع ہونے کی وجہ سے سخت پریشان ہوگئے' قوم کو جب پتہ چلا کہ اتنے خوبصورت لڑکے آئے ہیں تو وہ دوڑے لوط علیہ السلام کی طرف ان کو یہ خبر لوط علیہ السلام کی بیوی جو کفار سے ملی ہوئی تھی نے دی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو کہا کہ یہ تم غلط کر رہے ہو یہ تمہارے پاس قوم کی لڑکیاں پاک صاف موجود ہیں، تم ان سے نکاح کرلو۔ اور زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزارو۔ ایسا ظلم نہ کرو۔ جس پر تمہیں عذاب الٰہی گھیر لے' انہوں نے جواب دیا کہ تم ایسی بات کیوں کرتے ہو' جو ہم نہیں مانتے۔ ہمیں لڑکیوں سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ لڑکے ہمارے حوالے کرو۔ اس پر لوط علیہ السلام جب بہت پریشان ہوگئے۔ تو فرشتوں نے بتادیا کہ آپ فکر نہ کریں یہ ہم تک نہیں آسکتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں اور ان پر عذاب لے کر آئے ہیں صبح عذاب نازل ہوگا' حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا صبح تک معلوم نہیں یہ کیا کریں تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ کچھ بھی نہیں کرسکتے صبح قریب ہے۔ آپ علیہ السلام رات کے آخری حصے میں اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ یہاں سے نکل جائیں اور مڑ کر ادھر نہ دیکھیں۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے غلاموں کے ساتھ نکل گئے ان کی بیوی تھی جو کفار سے ملی تھی وہ پیچھے رہ گئی۔ صبح جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں پر ساری بستی اُٹھالی۔ یہاں تک کہ ان کے جانوروں کی آوازیں آسمان تک آتی تھیں۔ پھر اسے پلٹ کر زمین پر دے مارا جس سے وہ خاک ہوگئے۔ پھر ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے جس پر ایک ایک کافر کا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ اس پر گرا۔ اس طرح سب لوگ نیست و نابود ہوگئے۔ وہی بچے جو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام سے نسبت رکھنے والے تھے۔ بیوی جو نسبت نہ رکھتی تھی وہ بھی کفار کے ساتھ نیست و نابود ہوگئی اور ان کا انجام وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ کے باغیوں کا ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ گذشتہ تاریخ کو بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے باغیوں کو ہدایت دے رہا ہے کہ اے مشرکین مکہ! اے یہود نصاریٰ اندھے ہوکر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی مخالفت نہ کرو یہ تو تمہاری ہدایت کے لئے آئے ہیں۔ انکی اطاعت سے تم دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوگے۔ ورنہ دیکھ لو تم سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے۔ رحمان و رحیم اور کریم ہے مگر جب بندے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے بدتمیزی کر رہے ہوں اور حد سے گذر جائیں تو پھر اسکا عذاب بھی شدید ہوسکتا ہے گویا ساری تاریخ سے یہ سبق دیا جارہا ہے کہ اگر نجات چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرو۔ یہاں اطاعت

ونسبتِ رسول ﷺ کی اہمیت بتائی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے یادِ الٰہی کرائی جاتی ہے جس طرح آج کی محفل ہے۔ اب شروع کریں۔ تاکہ یادالٰہی سے سینے صاف ہوکر نسبت رسول ﷺ سے منور ہوں اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۵ نومبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۸۴-۹۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ إِنِّيْ أَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّإِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَّتْرُكَ
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ أَوْ أَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ أَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ
إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَآ أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَآ أَنْهٰىكُمْ
عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيْدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ إِلَّا بِاللّٰهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ﴿٨٨﴾
وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ أَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ أَوْ قَوْمَ هُوْدٍ أَوْ قَوْمَ
صٰلِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا
يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ أَنْتَ
عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِيْٓ أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّيْ عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَّارْتَقِبُوْٓا إِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۗ أَلَا
بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ (سورۃ ھود ۸۴ تا ۹۵)

اور اہل مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا گیا آپ علیہ السلام نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اس کے بغیر تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور نہ کمی کیا کرو ناپ تول میں۔ میں دیکھتا ہوں تم کو کہ تم خوشحال ہو اور میں ڈرتا ہوں کہ تم پر اس دن کے عذاب سے جو ہر ایک کو گھیرنے والا ہے۔ اور اے میری قوم! پورا کیا کرو ناپ و تول انصاف کے ساتھ اور نہ گھٹا کر دیا کرو لوگوں کو انکی چیزیں اور نہ پھرو زمین پر فساد کرتے ہوئے اور جو بچ رہے اللہ تعالیٰ کے دیئے سے وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم ایماندار ہو۔ اور نہیں ہوں میں تم پر نگہبان۔ قوم نے کہا کہ اے شعیب علیہ السلام کیا تمہاری نماز تم کو حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں انکو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ یا نہ تصرف کریں اپنے مالوں میں جیسا ہم چاہیں۔ بس تم ایک ہی بردبار اور نیک رہ گئے پھر آپ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! بھلا یہ تو بتاؤ اگر میں روشن دلیل پر ہوں اپنے رب کی طرف سے اور اس نے عطا بھی کی ہو مجھے اپنی طرف سے اچھی روزی۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں خود کرنے لگوں تمہارے خلاف اس سے جس سے میں تمہیں روکتا ہوں اور میں نہیں چاہتا ہوں مگر اصلاح۔ جہاں تک میرا بس ہے اور نہیں میرا ارادہ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے' اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم! ہرگز تمہیں نہ اُکسائے میری عداوت مبادا پہنچے تمہیں بھی ایسا عذاب جیسا پہنچا تھا قومِ ہود علیہ السلام یا قومِ صالح علیہ السلام، قومِ نوح علیہ السلام اور قومِ لوط علیہ السلام تو تم سے دور نہیں اور مغفرت طلب کرو اللہ تعالیٰ سے اور پھر اسکی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب بہت رحم کرنے والا اور پیار کرنے والا ہے۔ وہ بولے اے شعیب علیہ السلام! ہم نہیں سمجھ سکتے بہت سی باتیں جو تُو کہتا ہے اور بلاشبہ ہم تجھ کو دیکھتے ہیں کہ تُو ہم میں بہت ہی کمزور ہے۔ اور اگر ہمیں تمہارے کنبہ کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم نے تمہیں سنگسار کر دیا ہوتا اور نہیں ہو تم ہم پر غالب، آپ علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم! کیا میرا کنبہ زیادہ معزز ہے تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے اور تم نے ڈال دیا اسے (اللہ تعالیٰ کو) پس پشت، بیشک میرا رب جو عمل تم کرتے ہو اسے اپنے علم سے احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم! تم عمل کرتے جاؤ اپنی جگہ پر میں عمل کرتا ہوں اپنی جگہ تم کو پتہ چل جائے گا، کہ کس پر آئے گا عذاب رسوا کر دینے والا۔ اور کون جھوٹا ہے تم بھی انتظار کرو، میں بھی انتظار کرنے والا ہوں۔ اور جب آ پہنچا ہمارا عذاب تو بچا لیا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت کے ساتھ۔ اور آ لیا ظالموں کو خوفناک کڑک نے۔ اور صبح کی انہوں نے اس طرح کہ وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل گرے پڑے تھے۔ گویا وہ کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! یہ ہلاکت ہے مدین والوں کے لئے جیسے ہلاک ہو چکے

تھے قومِ ثمود۔

پچھلی مرتبہ آپ نے حضرت لوط علیہ السلام کی تبلیغ کے متعلق سنا کہ کس طرح انہوں نے اپنی قوم کو برائی سے بچانے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور وہ بڑے عذاب میں گرفتار ہوئے اور نیست و نابود ہو گئے۔ ان کے ساتھ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی غرق ہو گئی۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کا لڑکا غرق ہو گیا تھا اور ثابت ہوا کہ خونی رشتے کو یاد رکھنے والے اپنے علاقہ کے لئے رحمت ہوتے ہیں۔ جن کے طفیل وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور غضب سے بچے رہتے ہیں۔ یہ سبق اہل مکہ کو دیا جا رہا ہے۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے ہدایت ہے اور اہل مکہ کو بتایا گیا ہے کہ تم عذاب مانگتے ہو۔ عذاب اس لئے تم پر نہیں آیا جب کہ تم اذیتیں بھی دیتے ہو، مگر صرف اس لئے کہ تم میں ہمارا محبوب نبیِ رحمت ﷺ موجود ہے۔ پھر حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ بتایا گیا۔ شعیب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے مدین کی اولاد سے تھے، یہ لوگ بھی گمراہ ہو گئے بت پرستی کے علاوہ ناپ تول میں بددیانتی کرتے تھے دینے کے لئے اور ترازو رکھے ہوئے تھے اور لینے کے لئے اور ترازو تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو نبی علیہ السلام بنا کر ہدایت کے لئے بھیجا گیا، انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی خالق و مالک اور رازق نہیں اسی کی عبادت کرو اور اسکے حکم کو مانتے ہوئے انصاف کرو، تم نے یہ بددیانتی شروع کر دی ہے کہ تم ناپ تول میں کمی کرتے ہو، انہوں نے بجائے ماننے کے جواب دیا کہ تم ہمیں باپ دادا کے راستے سے روکتے ہو۔ ہمیں اگر تمہارے کنبے کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم عجیب لوگ ہو۔ میرے کنبے کا تو تمہیں لحاظ ہے لیکن اسکا نہیں جس نے مجھے تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور تمہاری ہر چیز جسکی دَین اور عطا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور دیکھ لو حضرت نوح علیہ السلام، ھود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کی قوموں کا کیا حال ہوا بالآخر ان پر عذاب آیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز سے انکے دل پھٹ گئے، زلزلہ بھی آیا اور آسمان سے آگ بھی برسی اور یہ لوگ قومِ ثمود علیہ السلام، قومِ لوط علیہ السلام کی طرح نیست و نابود ہو گئے، کہ ان کا نشان باقی نہ رہا۔ گویا اللہ تعالیٰ ہدایت دے رہا ہے' یہ تاریخ سنا کر کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی اطاعت میں نجات ہے، ورنہ پہلے رسولوں علیہم السلام کی قوموں کی طرح تم پر سخت عذاب آئے گا۔ یہ تعلیم اطاعتِ رسول ﷺ کے لئے دی جا رہی ہے، جو اطاعت صرف نسبتِ رسولی ﷺ سے

حاصل ہوتی ہے، جسکو حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں یادِ الٰہی کی غرض سے بیٹھے ہیں، تا کہ ہمارے دل صاف ہوں اور نسبتِ رسولی ﷺ سے منور ہوں، اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۲ نومبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۹۶_۱۰۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍۙ (۹۶) اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ (۹۷) یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ (۹۸) وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ (۹۹) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ (۱۰۰) وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ (۱۰۱) وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (۱۰۲) اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (۱۰۳) وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍؕ (۱۰۴) یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ (۱۰۵) فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌۙ (۱۰۶) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (۱۰۷) وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ (۱۰۸) فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِؕ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ (۱۰۹)

(سورۃ ھود ۹۶ تا ۱۰۹)

اور بے شک ہم نے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں اور صریح غلبہ کے ساتھ فرعون اور اسکے درباریوں کی طرف۔ تو انہوں نے پیروی کی فرعون کے حکم کی اور فرعون کا حکم اور کام راستی کا نہ تھا۔ اور وہ اپنی قوم کے آگے آگے

ہوگا روزِ قیامت اور لائے گا انکو آتشِ جہنم میں جو بہت بری داخل ہونے کی جگہ ہے جہاں انکو داخل کیا جائے گا۔ اور ان پر بھیجی جاتی رہے گی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن بھی بہت برا ہے وہ عطیہ جو انکو دیا جائے گا۔ یہ ان بستیوں کی بعض خبریں ہیں جو ہم بیان کر رہے ہیں آپ سے ان میں کچھ ہیں اور کچھ بے نشان ہوگئی ہیں اور نہیں کیا ظلم ہم نے ان پر بلکہ خود انہوں نے زیادتی کی تھی اپنی جانوں پر۔ پس نہ فائدہ پہنچایا انکو ان کے باطل خداؤں نے جنکی وہ عبادت کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی۔ جب آ گیا آپ کے رب کا حکم ان دیوتاؤں نے تو انکی بربادی میں اضافہ ہی کیا، اور یونہی گرفت ہوتی ہے آپ کے رب کی جب وہ پکڑتا ہے کسی بستی والوں کو درآں حالیکہ وہ ظالم ہوتے ہیں۔ بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے، بے شک اس میں نشانی ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہے عذاب آخرت سے یہ وہ دن ہے جس دن اکٹھے کئے جائیں گے سب لوگ۔ اور یہ وہ دن ہے جب سب کو حاضر کیا جائے گا اور ہم نے نہیں موخر کیا اسے مگر ایک مقرر مدت تک جو گنی ہوئی ہے، جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص نہیں بول سکے گا۔ بجز اس کی اجازت کے بعض ان میں سے بدنصیب ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ وہ جو بدنصیب ہیں وہ آگ میں ہوں گے ان کے وہاں چیخنا چلانا ہوگا وہ دوزخ میں رہیں گے۔ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں مگر جتنا چاہے آپ کا رب، بے شک (آپ کو مرتبۂ کمال تک پہنچانے والا) آپ کا رب کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور جو خوش نصیب ہیں تو وہ جنت میں ہوں گے ہمیشہ رہیں گے اس میں۔ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں مگر جتنا آپکا رب چاہے، یہ وہ عطا ہے جو ختم نہیں ہوگی۔ نہ ہو جا تو شک میں ان کے متعلق جن کی وہ پوجا کرتے ہیں اور نہیں پوجتے مگر ایسے جیسے پوجتے تھے ان کے باپ دادا اس سے پہلے اور ہم پورا پورا دینے والے ہیں انکا حصہ جس میں ذرّہ برابر کمی نہیں ہوگی۔

پچھلے فرمانِ الٰہی میں آپ نے شعیب علیہ السلام کا قصہ سنا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے مدین کی اولاد سے تھے۔ یہ عرب کے چوراہے میں واقع بستی میں مبعوث ہوئے جو بہت ہی خوشحال لوگوں کی تھی۔ اور یہ جگہ تجارت کا مرکز تھا۔ یہ لوگ خوشحالی کی وجہ سے بے راہ (گمراہ) ہوگئے تھے۔ پہلے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھول کر بتوں کی پرستش شروع کردی اور پھر لالچ نے ان پر ایسا غلبہ کیا۔ کہ انہوں نے ناپ تول میں بددیانتی شروع کی اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو ان کی ہدایت کے لئے چنا اور حکم دیا کہ ان کو ہدایت دو کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ اسکے بغیر کوئی مالک، خالق ورازق اور زندہ کرنے اور مارنے والا نہیں لہٰذا وہ سب کچھ ہونے کے باوجود بددیانتی نہ کریں۔ جو

اللہ تعالیٰ دیتا ہے اسی پر اکتفا کریں۔ اسی میں برکت ہوگی مگر انہوں نے نہ مانا اور جواب دیا کہ کیا ہم اپنے باپ دادا کے عمل کو چھوڑ دیں۔ اور اپنے مال میں جس طرح چاہیں تصرف نہ کریں۔ یہ آپ علیہ السلام کو کس نے ہدایت دی؟ آپ علیہ السلام گویا بہت دیانتدار بن رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام بڑے کمزور ہیں۔ ہمیں اگر آپ علیہ السلام کے کنبے کا خیال نہ ہوتو ہم آپ علیہ السلام کو سنگسار کر دیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بدنصیبو! میرے کنبے کا تم کو لحاظ ہے اور اس اللہ تعالیٰ کا لحاظ نہیں جس نے تم کو پیدا کیا جو تم کو رزق دیتا ہے۔ جس نے تم کو مارنا ہے اور پھر زندہ کرنا ہے۔ کرتے رہو تم اپنا عمل ہم اپنا عمل کریں گے۔ بالآخر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح اور کب رسوا کرنیوالا عذاب نازل ہوگا۔ چنانچہ عذاب آ گیا پہلے سخت گرمی تھی۔ انہوں نے سخت گرمی محسوس کی پھر بادل آئے انہوں نے سمجھا کہ اب بادل برسیں گے اور گرمی ختم ہوگی۔ تو بادلوں سے آگ برسی زلزلہ برپا ہوا، اور جبرائیل علیہ السلام کی چیخ سے ان کے دل پھٹ گئے اور اس طرح نیست و نابود ہو گئے۔ یعنی اس سے ہمیں ہدایت یہی ملی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت نہ کی اس کا انجام انہیں بدنصیبوں کی طرح ہوگا جو پہلے گذرے ہیں۔ اب اس ہدایت کو تاریخی واقعات کی شکل میں فرمایا جا رہا ہے موسیٰ علیہ السلام جن کے ماننے والے حضور پاک ﷺ کے زمانے میں تھے۔ ان کے لئے حالات بیان ہو رہے ہیں۔

آج کا فرمان اسی کے متعلق ہے، حکم ہوا کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اسکی قوم کی طرف بھیجا۔ نشانیاں ایک تو عصا تھا اور دوسرا ہاتھ کا چاند کی طرح چمکنا تھا۔ جس کا بیان پہلے آپ سن چکے ہیں۔ یعنی عصا کو آپ علیہ السلام زمین پر پھینکتے تو اژدھا بن جاتا اور ہاتھ کو جیب میں ڈال کر نکالتے تو چاند کی طرح چمکتا تھا۔ فرعون جس نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ ربِ اعلیٰ ہے۔ آپ علیہ السلام کو اس کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا کہ اسے سمجھاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے آیا ہوں۔ جس کا ثبوت یہ دو معجزات ہیں۔ تم اگر باز نہ آئے تو تمہارا حال بھی نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام کی قوموں کی طرح ہوگا۔ تمہاری نجات اطاعت اطاعتِ الٰہی میں ہے۔ انہوں نے انکار کر دیا اور فرعون کی قوم نے فرعون کی اطاعت کا اعلان کیا اور کہا کہ ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے اپنا عمل نہیں بدلیں گے۔ اس پر ان کو بتایا گیا کہ اب انجام کا انتظار کرو ایک وقت ایسا آئے گا حساب کا جب اسی فرعون کی اطاعت میں تم جہنم میں جاؤ گے۔ وہ آگے آگے ہوگا اور تم اسکے پیچھے قیامت کے دن اس طرح نافرمانوں کا انجام ہوگا اور نیکی کرنے والے اس طرح اپنے رہنماؤں کی اطاعت میں جنت میں جائیں گے اور دونوں کا ٹھکانہ اپنی اپنی

جگہ ہمیشہ کے لئے ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ہی یہاں ہمیشہ نسبتِ رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے کہ حضور پاک ﷺ کی نسبت والے حضور پاک ﷺ کے جھنڈے تلے انکے پیچھے جنت میں جائیں گے اور اس سے بڑی کامیابی اور کوئی نہیں۔ اس لئے اس نسبت کو حاصل کرنا ہر لحاظ سے ضروری ہے اور بے مثال فائدہ مند ہے اور یہی مدعا ہمارے یہاں جمع ہونے کا ہے۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۹ نومبر ۲۰۰۴ء

سورۃ ھود [۱۱۰ـ۱۲۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْہِ ؕ وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیْنَہُمْ ؕ
وَاِنَّہُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مُرِیْبٍ ۝۱۱۰ وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّہُمْ رَبُّکَ اَعْمَالَہُمْ ؕ اِنَّہٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۱۱
فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۱۱۲ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۳ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ
النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝۱۱۴ وَاصْبِرْ فَاِنَّ
اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۱۵ فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ اُولُوْا بَقِیَّۃٍ یَّنْہَوْنَ
عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْہُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِیْہِ وَکَانُوْا
مُجْرِمِیْنَ ۝۱۱۶ وَمَا کَانَ رَبُّکَ لِیُہْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَہْلُہَا مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱۷ وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ
اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ۝۱۱۸ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ ؕ وَلِذٰلِکَ خَلَقَہُمْ ؕ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ
رَبِّکَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝۱۱۹ وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا
نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ ۚ وَجَآءَکَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَۃٌ وَّذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۲۰ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا
یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝۱۲۱ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝۱۲۲ وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ ؕ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۳

(سورۃ ھود ۱۱۰ تا ۱۲۳)

اور بے شک عطا کی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب۔ پھر اختلاف کیا جانے لگا اس میں اور اگر ایک بات پہلے سے

Collection Of Adoycate Showkat

طے نہ کردی ہوتی آپ کے پروردگار کی طرف سے تو فیصلہ کردیا ہوتا ان کے درمیان، اور بے شک وہ ایسے شبہ میں ہیں اس کے متعلق جو بے چین کردینے والا ہے اور یقیناً ان سب کو پورا پورا بدلہ دے گا آپ کا رب اُن کے کرتوتوں کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو کام وہ کرتے ہیں اس سے خوب آگاہ ہے پس آپ ثابت قدم رہیں جیسے حکم دیا گیا ہے آپکو اور وہ بھی جو تائب ہوکر آپ کے ہمراہ ہیں اور سرکشی نہ کرو بے شک جو تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔ اور مت جھکو ان کی طرف جنہوں نے ظلم کیا ہے، ورنہ تمہیں بھی چھوئے گی آگ اور نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی مددگار پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائیگی۔ اور قائم کریں نماز کو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے۔ اور آپ صبر کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا نیکو کاروں کے اجر کو۔ تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ ان امتوں میں جو تم سے پہلے گذری ہیں۔ زیرک لوگ ہوتے جو روکتے زمین میں فساد برپا کرنے سے، مگر وہ قلیل تھے جن کو ہم نے نجات دی تھی ان میں سے۔ اور پیچھے پڑ رہے تھے وہ ظالم اس عیش وطرب کے جس میں وہ تھے۔ اور وہ مجرم تھے۔ اور آپکا رب ایسا نہیں کہ برباد کردے بستیوں کو حالانکہ ان میں بسنے والے نیکو کار ہوں۔ اور اگر چاہتا آپ کا رب تو بنا دیتا سب لوگوں کو ایک ہی اُمت۔ اور وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر وہ جن پر آپ ﷺ کے رب نے رحم فرمایا اور اسی لئے انکو پیدا فرمایا اور پوری ہوگئی آپ کے رب کی بات کہ میں بھر دوں گا جہنم کو جنوں اور انسانوں سے اور یہ سب جو ہم بیان کرتے ہیں پیغمبروں کی سرگذشتیں یہ اس لئے تاکہ پختہ کردیں ان سے آپ کے قلب پاک کو۔ اور آیا ہے آپ کے پاس اسی صورت میں حق اور یہ نصیحت اور یاد دہانی ہے اہل ایمان کے لئے۔ اور آپ کہہ دیں انہیں جو ایمان نہیں لاتے کہ تم عمل کرتے رہو اپنی جگہ پر اور ہم بھی عمل پیرا ہیں اور تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں چھپی ہوئی چیزیں آسمانوں اور زمینوں کی اور اسی کی طرف لوٹ جائینگے سارے کام۔ تو آپ اُسی کی عبادت کریں اور اسی پر بھروسہ کریں۔ اور نہیں آپ کا رب بے خبر اس سے جو کہ تم کرتے ہو۔

پچھلی مرتبہ آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق سنا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو فرعون اور اسکے سرداروں کے پاس معجزات اور غلبہ دے کر بھیجا کہ انکو ہدایت دی جائے مگر ان لوگوں نے فرعون کا حکم ہی مانا جو باطل تھا۔ حکم ہوا کہ آخرت میں بھی اسی طرح فرعون کے پیچھے چلتے ہوئے یہ جہنم میں جائیں گے۔ جو کہ بری جگہ ہے۔ اور ہمیشہ ان کے لئے دنیا اور آخرت میں ذلت اور لعنت ہے۔ جو بہت ہی بری چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے

لئے سارے قصے قوموں کے سنائے تاکہ ہدایت ہوان لوگوں کی انکی تباہی اور بربادی کو دیکھ کر یہ خیال ہرگز نہ کیا جائے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا۔ ان بدبختوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار نہ کی۔ اور پھر جب فیصلے کا وقت آیا تو گستاخوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھیج دیا جائیگا اور نیکوں کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، اور کسی کا بدلہ کم نہیں کیا جائے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے فیصلہ ہوگا اور کسی کو بولنے کی مجال نہ ہوگی۔ اور باطل پرستوں کے متعلق حکم ہوا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے باطل طریقے پر چلے یہ واقعی باطل پرست ہیں۔ ان کے متعلق کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ اس فرمانِ الٰہی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ ظالموں کے تابعدار انکے پیچھے لشکر کی شکل میں جہنم میں جائیں گے اور نیکوکار اپنے رہنما کی معیت میں لشکر کی صورت میں جنت میں جائیں گے۔ تو گویا ثابت ہوا کہ نسبتِ رسولی ﷺ رکھنے والے نبی پاک ﷺ کی معیت میں لشکر کی صورت میں جنت میں داخل ہوں گے۔ یہی نسبتِ رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے ہم سینوں کو یادِ الٰہی سے صاف کرتے ہیں، جس کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

آج کا فرمان بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہی قصہ ہے اور ہمارے لئے ہدایت ہے۔ اس میں ہدایت یہ ہوئی کہ سب سے پہلے تو حضور پاک ﷺ کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ اگر آپ کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول پر لوگوں نے اختلاف کیا تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو جب تورات دی گئی تو اس وقت بھی لوگوں میں اختلاف ہوا۔ حکم ہوا کہ آپ اپنے غلاموں کو ہدایت دیں۔ پہلی بات یہ کہ استقامت رکھیں۔ کبھی لوگوں کے رویہ اور تکلیف دینے سے استقامت میں فرق نہیں آنا چاہیے۔ استقامت اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے احکام کی پابندی ہے، کہ ظاہری وباطنی لحاظ سے ایک بال کے برابر فرق نہ آئے دوسری بات یہ کہ کبھی بھی خوشی ہو یا غم یا خوف کفار کی دوستی سے دین میں بہت زیادہ نقصان کا خطرہ ہے حضرت مجددؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلفاء ومریدین کو مکتوب لکھے تھے کہ اگر کفار سے دوستی رکھو گے۔ تو پھر ان کے دین کا لحاظ بھی رکھنا پڑے گا۔ جو دینِ اسلام کی ہدایت کے خلاف ہے، تیسری یہ ہدایت ہوئی کہ نماز کی پابندی ضرور رکھو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت پانچ نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن اس طرف اشارہ ہے یعنی صبح وشام اور پھر رات نماز فجر وظہر عصر شام اور عشاء کی نمازیں۔ کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے اور عبادت سے جو دل میں سیاہی اور غبار پیدا ہوا ہوتا ہے وہ دھل جاتا ہے۔ جس طرح کپڑا بار بار دھونے سے صاف ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جس طرح نہر میں بار بار

دھونے والے کپڑے میلے نہیں رہتے۔ اسی طرح بار بار نماز پڑھنے والے کا باطن آلودگیوں سے بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ چوتھی یہ ہدایت ملی کہ اچھائی برائی کو مٹا دیتی ہے، جب بھی کوئی لغزش ہو یا غفلت سے گناہ ہو تو نیک عمل کرنے سے وہ معاف ہو جاتا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے ایک نماز دوسری نماز تک کے گناہ معاف کرا دیتی ہے۔ اسی طرح ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آخر میں ارشادِ ربانی ہوا کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے اسے کفار اور مسلمانوں کے اعمال معلوم ہیں۔ وہ ہر ایک کا بدلہ اس کے عمل کے مطابق دے گا۔ کفار جو بھی بکواس کریں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ساتھ ہے۔ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے غلاموں کو فتح ہوگی۔ اس طرح سورۃ ھود ختم ہوئی نوح علیہ السلام سے لیکر موسیٰ علیہ السلام تک کے حالات بیان کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں علیہم السلام کا بھیجنا محض ہدایت کے لئے تھا جن لوگوں نے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت اختیار نہ کی ان پر ان کے اعمال کے مطابق عذاب نازل ہوا۔ جن کا حال آپ سن چکے ہیں۔ اور جنہوں نے اطاعت اختیار کی ان کو نجات ملی اور اطاعت وہی کر سکتے ہیں جنہوں نے نسبتِ رسولی ﷺ اختیار کی ان ہی کے دل و دماغ روشن ہوئے۔ شیطان و نفس ان کو کسی مقام پر متزلزل نہ کر سکا گویا اللہ تعالیٰ نے سارے فرمان میں نسبتِ رسولی ﷺ کی ضرورت اور اسے حاصل کرنے کی ترغیب دی یہی نسبتِ رسولی ﷺ جس کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں بیٹھ کر یادِ الٰہی سے سینے صاف کرتے ہیں۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۶ نومبر ۲۰۰۴ء

سورۃ یوسف [۱۔۱۷]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ① اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ② نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ
اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③ اِذْ قَالَ
يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④ قَالَ
يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑤
وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ
كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑥ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ
اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ⑦ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ
اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ⑧ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ
قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ⑨ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ⑩ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰي يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ⑪ اَرْسِلْهُ مَعَنَا
غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑫ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ⑬ قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ⑭ فَلَمَّا ذَهَبُوْا
بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑮
وَجَاۗءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَاۗءً يَّبْكُوْنَ ⑯ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ
الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ⑰ (سورۃ یوسف ۱ تا ۱۷)

ا۔ل۔را۔ یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں۔ بے شک ہم نے اُتارا اسے یعنی قرآن پاک کو عربی میں تا کہ تم خوب سمجھ سکو۔ ہم بیان کرتے ہیں آپ ﷺ سے ایک بہترین قصہ اس قرآن پاک کے ذریعہ جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی کیا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے آپ کو خبر نہ تھی۔ جب کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہ اے میرے باپ! میں نے خواب میں دیکھا ہے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ باپ نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! نہ بیان کرنا اپنا خواب اپنے بھائیوں سے ورنہ وہ سازشیں کریں گے تیرے خلاف۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اس طرح چن لے گا تیرا رب تجھ کو اور سکھائے گا تجھے باتوں کا انجام اور پورا فرمائے گا اپنا انعام تجھ پہ اور یعقوب علیہ السلام کے گھرانے پر جیسا کہ اس نے پورا فرمایا یہ انعام اس سے قبل تیرے باپوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام پر یقیناً تیرا پروردگار سب کچھ جاننے والا اور بڑا دانا ہے۔ بیشک یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائیوں کے قصے میں بڑی نشانیاں ہیں۔ دریافت کرنے والوں کے لئے۔ جب بھائیوں نے کہا' کہ یوسف علیہ السلام اور اسکا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے حالانکہ ہم مضبوط جتھہ ہیں۔ یقیناً ہمارے والد کھلی غلطی کا شکار ہیں قتل کر ڈالو یوسف علیہ السلام کو یا دور کسی علاقے میں پھینک آؤ پھر تنہا ہو جائیگا، تمہاری طرف تمہارے باپ کا رخ اور ہو جانا اس کے بعد نیک قوم انہی میں سے ایک نے کہا کہ نہ قتل کرو یوسف علیہ السلام کو اور ڈال دو اسے کسی تاریک کنویں کی گہری تہہ میں۔ اُٹھا لے جائیں کے اسے کوئی راہ چلنے والے مسافر اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو۔ تو انہوں نے کہا اے ہمارے باپ کیا ہوا آپ کو، ہم پر اعتبار نہیں کرتے ہو۔ یوسف علیہ السلام کے بارے میں حالانکہ ہم تو اسکے سچے خیر خواہ ہیں۔ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجیں تا کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے کودے بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔ آپ نے کہا بے شک مجھے غمزدہ کرتی ہے یہ بات کہ تم اسے لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کھانہ جائے اسے بھیڑیا اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کہنے لگے اگر کھا جائے اسے بھیڑیا حالانکہ ہم ایک مضبوط جتھہ ہیں۔ تو پھر ہم بڑے زیاں کار ہوئے۔ پھر جب وہ اسے لے گئے تو سب نے طے کر لیا کہ ڈال دیں اسے تاریک کنوئیں کی تہہ میں اور عین اس وقت ہم نے اسکی طرف وحی کی کہ تم ضرور آگاہ کرو گے ان کو ان کے اس فعل پر اور وہ نہیں سمجھتے۔ اور آئے اپنے باپ کے پاس عشاء کے وقت گریہ وزاری کرتے ہوئے کہا کہ اے ہمارے باپ! ہم گئے کہ دوڑ لگائیں اور ہم چھوڑ گئے یوسف علیہ السلام کو اپنے سامان کے پاس تو کھا گیا اس کو بھیڑیا اور آپ نہیں مانیں گے ہماری بات اگرچہ ہم سچے ہیں۔

پچھلے فرمانِ الٰہی میں آپ نے سورۂ ھود سنی جس میں نوح علیہ السلام سے لے کر موسیٰ علیہ السلام تک کی تاریخ بیان کی گئی۔

کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام بھیجتا رہا۔ جن لوگوں نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت کی۔ انکو نجات ملی۔ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوئے اور جنہوں نے بغاوت کی، رسولوں علیہم السلام کو اذیتیں دیں اور غلط راستے پر چلے ان پر سخت قسم کے عذاب نازل ہوئے اور نیست و نابود ہوئے۔ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر عذاب کا سن کر بہت ہی غمگین ہوئے۔ کہ اب اس مخلوق کا کیا ہوگا۔ اور اسی غم سے حضور پاک ﷺ کی ریش مبارک میں سفید بال آ گیا۔ یہ سارے قصے حضور ﷺ کے وقت کے منکرین کی ہدایت کے لئے تھے۔ خواہ وہ مشرکینِ مکہ تھے یا یہود و نصاریٰ اور حضور ﷺ کے غلاموں کے لئے یہ ہدایت تھی کہ جو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیتا ہے اسکے دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو جاتے ہیں وہ خود انکو سنوارتا ہے۔ اس طرح جو اپنے باطن کو درست کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تو اللہ تعالیٰ اسکے ظاہر کو بھی اور اس کے ظاہری اور باطنی حالات درست کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملات درست کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ والوں کے معاملات کو بھی درست کر دیتا ہے۔ لیکن یہ مشکل کام صرف اور صرف نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ نسبتِ رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اس طرح سیدھے راستے پر چل کر شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے زندگی گزار سکتا ہے۔ اس لئے نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرنا ضروری ہے۔ نسبتِ رسولی ﷺ صاف سینوں کو حاصل ہوتی ہے اور سینے صاف یادِ الٰہی سے ہوتے ہیں۔ آج کا فرمان سورۂ یوسف ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہے، جن کے متعلق حضور پاک ﷺ نے فرمایا سب سے معزز یوسف علیہ السلام ہیں۔ کریم ابن کریم ابن کریم یعنی خود نبی اور نبی کے بیٹے اور نبی کے پوتے اور آپ علیہ السلام کی اس تاریخ کو احسن قصہ فرمایا اس لئے کہ اس میں چند باتیں قابل توجہ ہیں۔ یہ سورۃ مکی ہے، مشرکینِ مکہ جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ ہمیشہ ہر طریقہ سے مخالفت کرتے اور دوسرے منکرین اور دشمنوں سے طالبِ امداد رہتے۔ یہود نے سازش کر کے مشرکین مکہ کو کہا کہ اگر حضور پاک ﷺ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو ان سے پوچھیں کہ بنی اسرائیل کس طرح شام سے مصر گئے اب حضور ﷺ نے نہ تو تاریخ پڑھی تھی اور نہ کہیں باہر کا سفر کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے سارے جہانوں کے علوم اور خزانے کر دیئے تھے۔ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور سورۃ یوسف اُتری۔ اس میں پہلے تو یہ بتایا۔ کہ کس طرح یوسف علیہ السلام شام سے مصر گئے اور وہاں سب کو بلا کر آباد کیا۔ اور پھر وہاں سے کس طرح بنی اسرائیل دوبارہ نکلے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔ اس کو احسن قصہ فرمایا گیا۔ اس لئے کہ اس میں وہ نصیحت اور ہدایت دی گئی ہے۔ جو کسی اور جگہ اس طریقے اور ثبوت سے

نہیں ملتی۔ اور اس واقعہ کے ثبوت سے مختلف واقعات کے ذریعے سے یہ ثابت ہو گیا کہ محبت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس پر بھروسہ ضروری ہے۔ اس کو چھوڑ کر جو کسی سے محبت کرے گا۔ یا بھروسہ کرے گا۔ وہ اسی کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا۔ اور دوسری یہ بات کہ جسکو اللہ تعالیٰ رکھے اسے کوئی نہ چکھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور جان کی اس طرح حفاظت کرتا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے محبت کی، تو چالیس (۴۰) سال حضرت یعقوب علیہ السلام روتے رہے اور یوسف علیہ السلام حکومت کرتے رہے، جب ملاقات ہوئی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ تخت کے نزدیک کاغذوں کے ڈھیر تھے۔ آپ نے پوچھا حضرت یوسف علیہ السلام سے کہ بیٹا تمہاری جدائی میں رو رو کر میری آنکھیں سفید ہو گئی ہیں تم نے ایک کاغذ کے پُرزے پر لکھ کر اپنی خیریت کی اطلاع بھی نہیں کی۔ عرض کی مجھ سے نہ پوچھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھیں۔ جب میں لکھنا چاہتا تھا تو میرے ہاتھ پکڑ لیتے تھے آپ علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں جس کے حکم کی میں تعمیل کر رہا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی باری تعالیٰ میں بیٹے کی جدائی میں اتنا تڑپتا رہا۔ آپ نے کیوں جبرائیل علیہ السلام کو منع کیا، حکم ہوا آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ یوسف علیہ السلام آپ کو انعامِ الٰہی کے طور پر ملا تھا، آپ کو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے تھی اور یوسف علیہ السلام سے محبت اللہ تعالیٰ کے لئے کرنی چاہیے تھی، حضرت یوسف علیہ السلام بھائیوں پر بھروسہ کر کے چل نکلے۔ تو انہوں نے اُنہیں کنویں میں پھینک دیا وہاں سے سوداگروں نے نکالا تو یوسف علیہ السلام کو خیال آیا کہ اب میں ان کے ساتھ آرام سے رہوں گا! انہوں نے فروخت کر دیا۔ پھر عزیز مصر نے خریدا۔ تو آپ کو خیال آیا کہ اب میں اسکے ساتھ آرام سے رہوں گا۔ اب میری مصیبت ختم ہو گئی۔ عزیز مصر کی بیوی کے ذریعے جیل میں جانا پڑا۔ ایک عرصہ گزرا خواب کی تعبیر بتانے پر بادشاہِ مصر نے جیل سے نکال کر اپنا وزیر اور نائب و مختار بنالیا کہ یہ بہت لائق ہے میری حکومت اب کمال درجے کو پہنچے گی۔ اسی یوسف علیہ السلام کے ہاتھوں بادشاہِ مصر کی تین صد سالہ حکومت ختم ہوئی۔ اور یوسف علیہ السلام حاکم بن گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے بغیر جس نے جس پر بھروسہ کیا۔ اسی سے نقصان اُٹھایا۔ اور ہمیں سبق دیا گیا کہ دونوں جہانوں کی کامیابی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح یہ قصہ پورا سنایا گیا، یہ جو آپ نے سنا اس میں اور اسکے بعد جو آپ سنیں گے، یہی ہدایت ملی کہ جیسا آپ نے سن لیا کہ کس طرح یوسف علیہ السلام، اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے جدا ہوئے اور کس طرح بھائیوں نے کنویں میں ڈالا۔ باقی حصہ

دوسری محفل میں انشاء اللہ بیان ہوگا۔ اب وقت کم ہے صرف یہ کہنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق، محبت اور بھروسہ کا سبق نسبتِ رسولی ﷺ دیتی ہے۔ اور اس کو حاصل کرنے کے لئے یہ محفل منعقد کی گئی ہے۔ اس قصے کا کمال یہ ہے کہ مشرکینِ مکہ کو تنبیہ بھی کی گئی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حبیبِ خدا کو اذیتیں دینے والو! یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی ذلت اور یوسف علیہ السلام کی کامیابی کو یاد کرلو جس خدا نے یوسف علیہ السلام کو عزت بخشی۔ انہیں بال بال بچایا اور دشمنوں کو شرمندہ کیا۔ اسی خدا وحدہٗ لاشریک کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ وہ خدا تم پر بھی وہی وقت لاسکتا ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں پر راز کھل گیا کہ یہ یوسف علیہ السلام ان کے بھائی ہیں جن کو کنویں میں ڈالا گیا تھا۔ تو یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم سے کیا سلوک کرونگا۔ انہوں نے کہا کہ آپ علیہ السلام عالی نسب ہیں، بھائیوں پر مہربانی کریں۔ تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا **لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الرحمین** " جاؤ تم پر آج کے دن کوئی گرفت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے اور وہ معاف کرنے والا ہے۔'' اسی طرح جب نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ پاک کی فتح عطا فرمائی، تو سارے مخالفین حاضر ہوئے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اور پوچھا اب تمہارا کیا خیال ہے۔ میں تم سے آج کیا سلوک کروں گا۔ تو انہوں نے بڑی عاجزی سے عرض کی کہ آپ ﷺ ہمارے احسان فرمانے والے بھائی ہیں۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا **فانی اقول لکم کما قال یوسف لاخوانہ لا تثریب علیکم الیوم اذھبو فانتم طلقاء**۔ ''آج تم پر کوئی گرفت نہیں، میں تم کو وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کہا تھا۔ کہ جاؤ تم کو معاف کیا جاتا ہے''۔ اس طرح اس سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا تھا۔ کہ اس میں سوال کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق محبت اور اس پر مکمل بھروسہ کا درس نسبتِ رسولی ﷺ دیتی ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے یہ محفل منعقد کی گئی ہے تاکہ یادِ الٰہی سے سینوں کو صاف کیا جائے اور نسبت کے قابل بنایا جائے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳ دسمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ یوسف [۱۸-۲۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ (سورۃ یوسف ۱۸ تا ۲۹)

اور لے آئے اس کی قمیض پر جھوٹا خون لگا کر۔ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا بلکہ آراستہ کر دکھایا ہے تمہیں

تمہارے نفسوں نے اس کو۔ میں صبرِ جمیل کروں گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد کا خواہاں ہوں گا اس جرم پر جو تم بیان کرتے ہو۔ اور اہل قافلہ نے اپنا آب کش بھیجا جب اس نے لٹکایا اپنا ڈول تو وہ پکار اُٹھا کہ یہ بہت خوبصورت بچہ ہے اور اُسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپالیا۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔ اور انہوں نے بیچ ڈالا یوسف علیہ السلام کو حقیر جیسی قیمت پر چند درہموں کے عوض اور وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے اور کہا اس شخص نے جس نے مصر میں یوسف علیہ السلام کو خریدا تھا اپنی بیوی کو کہ اس کو عزت اور احترام سے ٹھہراؤ۔ شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا بنالیں اسے ہم اپنا فرزند۔ اور یوں ہم نے قرار بخشا یوسف علیہ السلام کو زمین پر تا کہ دکھادیں ہم اسے خوابوں کی تعبیر کا علم اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے کاموں پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ پہنچے اپنے پورے جوبن (یعنی جوانی کو) تو ہم نے عطا فرمائی انہیں نبوت اور علم اور یونہی ہم نیک جزا دیتے ہیں اچھے کام کرنے والوں کو۔ اور بہلانے پھسلانے لگی وہ عورت جس کے گھر میں وہ تھے۔ تا کہ اس سے مطلب برآری کرے اور اس نے تمام دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی اب آ جاؤ۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا خدا کی پناہ وہ میرا محسن ہے اور اس نے مجھے بڑی عزت سے ٹھہرایا ہے۔ بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے۔ اور اس عورت نے قصد کیا ان کا اور وہ بھی قصد کرتے اس کا اگر وہ نہ دیکھ لیتے اپنے رب کی دلیل۔ یوں ہی ہوا تا کہ ہم دور کر دیں یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی بے شک وہ ہمارے منتخب بندوں میں سے تھا۔ اور دونوں دوڑ پڑے دروازے کی طرف اور اس عورت نے پھاڑ ڈالا ان کا کرتہ پیچھے سے اور ان دونوں نے کھڑا پایا اس کے خاوند کو دروازے کے پاس تو وہ بولی کہ کیا سزا ہے اسکی جو برا ارادہ رکھے تیری بیوی کے ساتھ بجز اس کے کہ اس کو قید کر دیا جائے یا اسے دردناک عذاب دیا جائے، یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس نے بہلایا مجھے اور خواہش کی مجھ سے اور گواہی دی ایک گواہ نے جو اس عورت کے خاندان سے تھا اور کہا کہ اگر یوسف علیہ السلام کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے اگر یوسف علیہ السلام کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے پھر اس نے جھوٹ بولا ہے اور یوسف علیہ السلام سچا ہے۔ عزیز نے دیکھا قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو وہ بولا کہ یہ سب فریب تم عورتوں کا ہے، بے شک تم عورتوں کا فریب بڑا ہوتا ہے۔ یوسف علیہ السلام اس بات کو جانے دو اور اے عورت تم اپنے گناہ کی معافی مانگو۔ بے شک تیرا ہی قصور ہے۔

پچھلی مرتبہ آپ کو سنایا تھا کہ سورۂ یوسف کو اللہ تعالیٰ نے اَحسَنُ القَصَص فرمایا اور فرمایا کہ اس میں سوال کرنے والوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔ آپ کو بتایا تھا کہ یہودیوں کے کہنے پر مشرکین مکہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بنی اسرائیل شام سے مصر کیوں اور کیسے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی اور اس میں پورا قصہ

بیان فرمادیا گیا اور ساتھ ہی یہ فرمایا گیا کہ یہ سب قصوں سے احسن و اعلیٰ قصہ ہے۔ اور اس میں بڑی نشانیاں ہیں سب سے اعلیٰ قصہ تو اس لئے ہے کہ اس میں سب سے بڑی ہدایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی سے محبت نہ رکھو اور کسی پر بھروسہ نہ کرو جس سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کے لئے کرو اور جس پر بھروسہ کرو اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے کرو۔ اس قصہ میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس نے جس سے محبت کی جس پر بھروسہ کیا اسی سے اس نے نقصان اُٹھایا اس سورۃ میں سب سے پہلی نشانی تو یہ ہوئی کہ کس طرح یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے غلط تدبیر کر کے گھر سے نکالا تھا پھر آپ علیہ السلام کو خدا نے بادشاہ بنایا۔ اور بالآخر نکالنے والے بھائی عاجز ہو کر پیش ہوئے اور انہیں معافی عطا کی گئی۔ اسی طرح جب نبی پاک ﷺ کو قتل کی سازش کرنے والے حضور پاک ﷺ کے سامنے عاجز ہو کر پیش ہوئے اور انہیں اسی طرح معافی ملی۔ اس سے یہ ہدایت دی گئی کہ جو اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے اسے کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔ اسکی ہر تکلیف اس کی عزت کا باعث بنتی ہے اور تیسری ہدایت یہ کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کا مستقبل بتا دیا اور بھائیوں کی سازش سے آپ آگاہ تھے پھر انکا جھوٹ بھی انکو معلوم ہو گیا تھا۔ جس پر انہوں نے کہا کہ میں صبر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں۔ سب سے بڑی ہدایت آخر میں یہ ملی کہ صبر ضرور کرنا چاہیے۔ صبر میں ہی کامیابی اور کامرانی ہے۔ آج کا فرمان بھی اسی قصے کا اگلا حصہ ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائی روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے اور جھوٹا خون قمیض کو لگا کر دکھایا۔ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے صرف اتنا کہا کہ تم اپنے نفس کے مشورے سے جھوٹی کہانی بنا کر لائے ہو۔ میں صبر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہوں۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پھینک کر چلے آئے تو وہاں شام سے مصر جانے والا قافلہ ٹھہرا۔ انہوں نے پانی منگوایا۔ تو جب ڈول کنویں میں ڈالا تو فرشتے نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ڈول میں بیٹھا دیا۔ وہ انہیں اتنا خوبصورت دیکھ کر حیران ہو گئے اور اسے اپنے پاس چھپا لیا۔ مصر میں جب سوداگروں نے اُنہیں فروخت کیا۔ تو عزیز مصر نے خرید کر اپنی بیوی کو دیا کہ یہ ہمارے لئے بہت نفع بخش ہوگا۔ ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں گے۔ عزیز مصر کے کئی نام بتائے گئے اور اس کے عہدے کئی بتائے گئے مگر حالات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حاکمِ مصر تھا یا فرعون کا وزیر اعظم۔ بہر حال جب جوان ہوئے تو آپ کی خوبصورتی اور حسن انسان کو پاگل بنا دینے والا تھا۔ اس طرح عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا بھی دیوانی ہو گئی۔ اور عشق میں مبتلا ہو کر یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ جب شرم کے مارے دروازے بند کئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام بند دروازے سے حضرت یوسف

علیہ السلام کے سامنے آ گئے۔ اور منہ میں انگلی رکھے ہوئے آپ علیہ السلام کو منع فرماتے ہوئے ''یوسف'' کہہ کر غائب ہو گئے۔ بند دروازے خود بخود کھلتے گئے آگے عزیزِ مصر تھا۔ بیوی شرمندہ ہوگئی اور اُس نے اِلزام حضرت یوسف علیہ السلام پر دھر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس نے یوسف علیہ السلام کو اتنی مصیبتوں سے، بچایا تھا۔ اس نے پاس ہی موجود شیر خوار بچے کو زبان دے دی جس نے کہا کہ دیکھو اگر یوسف علیہ السلام کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو عورت کا قصور ہے اور آگے سے پھٹی ہے تو یوسف علیہ السلام کا قصور ہے۔ جب دیکھا تو قمیص پیچھے سے پھٹی تھی عزیزِ مصر سمجھ گیا۔ اس نے یوسف علیہ السلام کو کہا کہ آپ علیہ السلام اس کا چرچا نہ کریں اور بیوی کو کہا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو قصور تمہارا ہے اس ہدایت سے یہاں تک جو آج آپکو سنایا اس میں جو ہدایت آئی وہ یہ کہ جسکو اللہ تعالیٰ بچانا چاہے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ یوسف علیہ السلام کا ایمان بھی بچایا جان بھی اور عزت بھی بچائی اور جو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اسکے راستے میں زمان و مکان کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ دیکھو! حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی ساری کاروائی سمجھ میں اس طرح آ گئی جیسا کہ وہ اُسے اچھی طرح جانتے ہیں علاوہ ازیں حضرت یعقوب علیہ السلام پل بھر میں دیواروں کے اندر اور بند دروازوں کے اندر آئے اور اپنے بیٹے کو غلط کاری سے منع فرمایا، مطلب یہ ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کا بن جائے۔ اللہ تعالیٰ اسکی مرضی کو بڑی طاقت عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بننا ہی دونوں جہانوں میں سرخروئی کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ صرف نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرنے سے بنتا ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے ہم یادِ الٰہی کر کے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں۔ لہٰذا اِسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۰ دسمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ یوسف [۳۰-۳۵]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۳۰) فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (۳۱) قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (۳۲) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ (۳۳) فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳۴) ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ (۳۵) (سورۃ یوسف ۳۰ تا ۳۵)

اور کہنے لگی عورتیں شہر کی کہ عزیز کی بیوی بہلاتی ہے اپنے غلام کو تا کہ اس سے مطلب بر آری کرے اور اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے۔ ہم دیکھ رہی ہیں اسے کہ وہ کھلی گمراہی میں ہے پس جب زلیخا نے سنا انکی مکارانہ باتوں کو تو اس نے انہیں بلا بھیجا اور تیار کیں ان کے لئے مسندیں اور دیدی ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری اور یوسف علیہ السلام کو کہا کہ نکل آ ؤ ان کے سامنے۔ پس جب انہوں نے دیکھا اسے تو اسکی عظمت کی قائل ہو گئیں اور کاٹ بیٹھیں اپنے ہاتھوں کو اور بول اُٹھیں کہ سبحان اللہ یہ انسان نہیں۔ بلکہ کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ تو زلیخا نے کہا۔ یہ ہے وہ جسکے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔ بخدا میں نے اس کو بہت بہلایا۔ لیکن وہ بچا ہی رہا۔ اگر وہ نہ بجالایا جس کا میں اسکو حکم دیتی ہوں تو اسے قید کر دیا جائے گا۔ اور وہ ہو جائے گا ان لوگوں میں سے جو بے آبرو ہیں۔ یوسف علیہ السلام

نے عرض کی اے میرے پروردگار! قید خانہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف مجھے یہ بلاتی ہے۔ اور اگر تو نہ دور کرے مجھ سے انکے مکر کو تو میں مائل ہو جاؤں گا انکی طرف اور میں بن جاؤں گا نادانوں میں سے پس قبول فرمائی اس کی دعا اسکے رب نے اور دور کر دیا اُس نے ان عورتوں کے مکر و فریب کو اُس سے۔ بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے پھر مناسب معلوم ہوا انہیں اسکے باوجود کہ وہ نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ کہ وہ اسے قید کر دیں کچھ عرصہ کے لئے۔

آپ سن رہے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کی داستان جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب سے بہتر قصہ ہے۔ نشانیاں سننے والوں اور پوچھنے والوں کے لئے جب یوسف علیہ السلام مصر پہنچ گئے تو عزیز مصر کے گھر پرورش پائی اور انکے حسن کے کمال نے زلیخا زوجہ عزیز مصر کو دیوانہ کر دیا۔ زلیخا سے غلطیاں رُونما ہوئیں۔ تو عزیز مصر پر ثابت ہو گیا۔ کہ غلطی زلیخا کی تھی۔ پھر یوسف علیہ السلام کو کہا گیا کہ اس کا چرچا نہ کریں۔ اور زلیخا سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطی کی معافی مانگو۔ اس پر آپ کو بتایا تھا کہ یوسف علیہ السلام کا حسن انکا معجزہ تھا۔ جس نے زلیخا کو دیوانہ کر دیا۔ زلیخا کا اس میں قصور نہ تھا۔ دیوانہ سے دیوانگی میں اسی طرح کی غلطی ہو جاتی ہے۔ آپ ایک پاکباز عورت تھیں' کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی بیوی بننا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو بھی بچایا۔ اور اسکی بیوی کو بھی بچایا تھا۔ اگر چہ شیطان نے دونوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

آج کا فرمان اس سے آگے شروع ہوتا ہے۔ یہ معمولی معاملہ نہ تھا کہ بادشاہ یا وزیر اعظم کی بیوی اس طرح دیوانی ہو گئی۔ عورتوں میں ہر جگہ باتیں شروع ہو گئیں۔ مائی زلیخا کو جب اسکا علم ہوا تو اس نے سارے رؤسا کی بیگمات کی دعوت کے لئے قالین بچھائے، تکیے لگائے اور پھل سامنے رکھے اور ہر ایک کے ہاتھ میں تیز چھری دیدی اور یوسف علیہ السلام کو پکارا آپ سامنے آئے۔ عورتیں حسنِ یوسف کو دیکھ کر اسقدر دیدِ حسن میں محو ہو گئیں کہ چُھری سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پتہ بھی نہ چلا اور پکار اٹھیں یہ تو انسان نہیں بلکہ کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ مائی زلیخا نے کہا بتاؤ اب میرا قصور کیا ہے۔ یہ وہ یوسف علیہ السلام ہے جس کے حسن پر میں فدا ہوں اور تم مجھے ملامت کرتی ہو۔ پھر اپنی خودداری کا بھی لحاظ رکھا اور کہا کہ میں بھی اگر اس نے میرا حکم نہ مانا تو بدلہ لوں گی اور اس کو جیل بجھوا دوں گی۔ اور پھر ذلیل ہو گا۔ ادھر چرچا ہر طرف شروع ہوا۔ عزیز مصر نے رؤسا سے مشورہ کیا۔ اب اس واقعہ کو ختم کرنے کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہے۔ اس لئے صرف دو باتیں اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ ان کا ذکر کیا جاتا ہے، یہ کہ اِن سارے بیانوں سے جو بعض مفسرین نے بیان کئے ہیں صرف مائی زلیخا کی بد دیانتی ظاہر کی گئی ہے اور یوسف علیہ السلام کی مصیبتوں کا ہی ذکر

ہے۔ لیکن اس سارے واقعہ سے جس طرح میں نے کہا ہے کہ جہاں کئی ہدایتیں ہیں وہاں یوسف علیہ السلام کو جو حسن کا معجزہ حاصل تھا۔ اس کے کمالات بتانا مقصود ہیں۔ اور حسن کا معجزہ اس طرح ثابت ہو سکتا ہے کہ مائی زلیخا کو بدکردار نہ کہا جائے اس لئے کہ وہ تو نبی کی بیوی بننے والی تھیں، مائی زلیخا بادشاہ کی نہایت خوبصورت بیٹی تھی انکو حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت خواب میں کرائی گئی تھی کہ یہ عزیز مصر ہے۔ اس سے آپ کی شادی ہوگی۔ مائی زلیخا کے لئے کئی ممالک کے شہزادوں کے رشتے آئے۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ جب عزیزِ مصر کا رشتہ آیا تو آپ نے فوراً قبول کر لیا۔ شادی ہوگئی حضرت مائی زلیخا نے عزیزِ مصر کو جب دیکھا تو یہ تو یوسف علیہ السلام نہیں تھے بلکہ اور شخص تھا۔ مائی زلیخا نے خودکشی کی کوشش کی۔ لیکن ایک لونڈی نے آپکو بتایا کہ خودکشی مت کرو یہ عزیزِ مصر بیمار کئے ہے بیوی کے قابل نہیں۔ آپ کی شادی اُس عزیزِ مصر سے ہوگی جس کو آپ نے خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ پھر یوسف علیہ السلام اس طرح مصیبتوں اور تکلیفوں سے نکل کر عزیزِ مصر کے گھر پہنچے۔ عزیزِ مصر نے بھی خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ کہ یہ بابرکت شخص تمہاری تحویل میں آرہے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ س نے مائی زلیخا کو کہا تھا کہ اسکو عزت واحترام سے گھر میں رکھو۔ اس سے ہم کو بہت نفع پہنچے گا۔ یا اس کو ہم اپنا بیٹا بنالیں گے۔ کیونکہ ان کی اولاد نہ تھی۔ عزیزِ مصر نے سونے جواہرات سے تول کر حضرت یوسف علیہ السلام کو لیا تھا۔ جنکو بھائیوں نے بیس کھوٹے سکوں کے عوض فروخت کر دیا تھا۔ جب عزیزِ مصر گھر گیا۔ تو خزانہ پہلے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے تمام نظم ونسق کو یوسف علیہ السلام کے حوالے کر دیا تھا۔ اور یہ واقعہ پیش آیا جس میں اللہ تعالیٰ نے مائی زلیخا کو بھی بچالیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی بچالیا۔ اس سارے قصے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو اللہ تعالیٰ کا بن جائے اسکی عزت جان اور ایمان کا محافظ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور جتنی بھی تکلیفیں آتی ہیں اسکی اونچی اڑان کے لئے ہوتی ہیں۔ اب جو یوسف علیہ السلام کو جیل بھیجا گیا تو جیل جانا ہی ان کی عزت اور حکومت کا سبب بنا۔ جس طرح میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا بننا بڑا مشکل ہے کیونکہ شیطان اور نفس ہر وقت ساتھ ہوتے ہیں۔ صرف نسبت رسولی ﷺ ہی وہ دولت ہے جسکے حاصل کرنے سے انسان شیطان اور نفس کو مغلوب کر سکتا ہے اور اُنہیں شکست دے سکتا ہے۔ اسی قیمتی دولت کو حاصل کرنے کے لئے یہ محفل منعقد کی جاتی ہے تا کہ ہم یادالٰہی سے سینوں کو صاف کریں۔ اور یہ نسبتِ رسولی ﷺ کے قابل بنیں یہ بات بھی سمجھنے والی ہے کہ صرف اسی محفل میں بیٹھ کر ذکر کرنا ہی رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ اپنے ضروری کاموں کو چھوڑ کر اور تکلیف اٹھا کر اس ذکرِ الٰہی کے لئے آنے کا عمل بھی ذکرِ الٰہی ہے جو اس عبادت کو دگنا اور زیادہ مخلصانہ کر دیتا ہے۔ ورنہ ذکر تو اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے

یہاں آنے کو بھی عبادت سمجھیں اور جو چیز اس محفل میں شرکت سے آپ کو روکے اسے شیطان کی طرف سے رکاوٹ سمجھیں اسے ہر صورت روند کر یہاں پہنچا کریں۔ اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ یوسف [۳٦_۴۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳٦ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۳۷ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۳۸ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۳۹ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَاۗءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۰ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝۴۱ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝۴۲ (سورۃ یوسف ۳٦ تا ۴۲)

اور داخل ہوئے آپ کے ساتھ قید خانے میں دو (۲) نوجوان ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا میں شراب کشید رہا ہوں۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں اٹھائے ہوئے ہوں اپنے سر پر کچھ روٹیاں اور پرندے کھا رہے ہیں اس سے۔ آپ ہمیں اسکی تعبیر بتائیں۔ بے شک ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں نیکوکاروں

میں سے۔ آپ نے فرمایا نہیں آئے گا۔ تمہارے پاس کھانا جو تمہیں کھلایا جاتا ہے۔ مگر تم کو بتا دوں گا اسکی تعبیر اس سے بیشتر کہ کھانا تمہارے پاس آئے۔ یہ ان علموں سے ہے۔ جو سکھایا ہے مجھے میرے رب نے میں نے چھوڑ دیا ہے دین اس قوم کا جو ایمان نہیں لائے اللہ تعالیٰ پر۔ نیز وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔ اور میں تو پیرو کار ہوں اپنے باپ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اسحٰق علیہ السلام۔ اور یعقوب علیہ السلام کے دین کا۔ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم شریک ٹھہرائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن بہت لوگ ہیں۔ جو شکر بجا نہیں لاتے۔ اے قید خانے کے میرے رفیقو! کیا بہت سے جدا جدا رب بہتر ہیں یا ایک اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب ہے۔ تم نہیں پوجتے اسکے علاوہ مگر چند ناموں کو جو تم نے خود رکھ لئے ہیں اور تمہارے باپ دادا نے اس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں اتاری اللہ تعالیٰ نے۔ نہیں ہے حکم سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اُس نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ کسی کی عبادت نہ کرو اسکے بغیر۔ یہی دین سیدھا اور قیم ہے۔ لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے میرے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک تو پلائے گا اپنے مالک کو شراب لیکن دوسرا سولی دیا جائے گا۔ اور کھائیں گے پرندے اسکے سر سے۔ فیصلہ ہو چکا ہے اس بات کا جس کے متعلق تم نے دریافت کیا تھا اور کہا اُسے جس کے متعلق اسے یقین تھا۔ کہ وہ نجات پا جائے گا۔ ان دونوں سے کہ میرا تذکرہ کرنا اپنے آقا کے ساتھ۔ لیکن فراموش کرا دیا اسے شیطان نے کہ وہ ذکر کرے اپنے بادشاہ کے ساتھ۔ پس آپ ٹھہرے قید خانے میں کئی سال۔

آپ سنتے چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان سورۃ یوسف میں جس میں بے شمار ہدایتیں ہیں۔ پچھلی مرتبہ آپ کو بتایا تھا کہ جو لوگ حضرت مائی زلیخا کے متعلق غلط باتیں کرتے ہیں۔ وہ کم عقل کم علم ہیں۔ حضرت مائی زلیخا بادشاہ کی شہزادی تھی۔ اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے پیدا فرمایا تھا اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور آپ اُن پر عاشق ہو گئی تھیں۔ مائی زلیخا کے لئے کئی شہزادوں کے رشتے آئے، آپ نے انکار کیا عزیزِ مصر کا سن کر منظور اس لئے کر لیا کہ وہ عزیزِ مصر یوسف علیہ السلام ہوں گے۔ مگر جب اسکی شکل اور دیکھی تو انہوں نے خودکشی کرنی چاہی۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ بیوی کے قابل نہیں ہے تو آپ خاموش ہو گئیں عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جب خریدا۔ تو مائی زلیخا نے اُنہیں دیکھا اور پہچان لیا۔ اس لئے انکی طرف رجوع کیا وہ اس وقت اسلام نہیں لائی تھیں۔ اور نہ نکاح کا اس وقت کوئی شرعی طریقہ تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے انکار پر انہوں نے سمجھا کہ انہوں نے تکبر کیا۔ اس لئے ان کو جیل میں بھیج دیا گیا۔

آج کا فرمان یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ جب آپ جیل میں گئے تو دو اور قیدی بھی گئے' یہ دونوں بادشاہ کے ملازم خاص تھے ایک شراب پلانے والا اور ایک باورچی ان پر بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے اخلاق، پاکبازی، خوش کلامی اور ساری خوبیوں نے سب کو گرویدہ کر لیا۔ اس لئے ان دونوں نے اپنا اپنا خواب ان سے بیان کیا۔ ایک نے دیکھا کہ وہ بادشاہ کے لئے شراب نچوڑ رہا ہے۔ دوسرے نے دیکھا کہ اس کے سر پر روٹیاں ہیں جو پرندے کھا رہے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارا کھانا آنے سے پہلے اس کی کیفیت بتا دوں گا یہ علم میرا نہیں بلکہ میرے رب نے مجھے سکھایا ہے کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ بن گیا ہوں، میں نے بتوں کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لایا ہوں۔ اور میں اپنے پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام، دادا حضرت اسحاق علیہ السلام، اور باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دین کا پیروکار ہوں۔ تم لوگ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے ہم پر اور ساری مخلوق پر بھی لیکن لوگوں کی اکثریت شکر ادا نہیں کرتی اُس کا جس نے پیدا فرمایا جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس کو چھوڑ کر خود اپنی طرف سے لوگوں نے اپنے خدا بنا لئے ہیں۔ سوچو! ایک وحدہٗ لاشریک اچھا ہے یا کئی خدا جو تم لوگ خود بناتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسکے بغیر کسی کی عبادت مت کرو۔ یہی دین صحیح ہے۔ لیکن لوگ سمجھتے نہیں۔ پھر انہیں ان کے خواب کی تعبیر بتائی۔ کہ جس نے اپنے آپ کو شراب بنائے دیکھا تھا وہ اسی کام پر مامور ہو جائے گا اور جس نے دیکھا کہ سر پر روٹیاں پرندے کھا رہے ہیں اسکو سولی دی جائیگی اور اسکا مغز پرندے کھائیں گے پھر جس کے متعلق خیال تھا کہ بچ جائے گا اسے کہا کہ تم بادشاہ سے میرا ذکر کرنا تا کہ اسے یاد آ جائے کہ مجھے بے گناہ قید کیا ہوا ہے۔ لیکن شیطان نے اسے یہ ذکر کرنا بھلا دیا اور اس طرح دس سال کے قریب جیل میں مزید رہے۔

اس فرمان سے پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اتنے فضائل اعلیٰ سے متصف ہوتا ہے کہ وہ جہاں بھی اور جیسے لوگوں میں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اسکی گرویدہ بن جاتی ہے۔ اور اسے اپنا رہنما ماننے لگتی ہے سو اسکی عقل پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ قیدیوں نے آپ کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے اپنی خواب کی تعبیر پوچھی' حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو بتایا کی یہ معمولی بات ہے' ابھی تم کو اسکی تعبیر بتا دیتا ہوں لیکن یہ سمجھ لو کہ یہ عقل مجھے میرے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لا شریک کے دین کو اختیار کیا ہے۔ اور گمراہ مخلوق کی طرح اپنے بنائے ہوئے فرضی خداؤں کی پرستش نہیں کرتا۔ میرے ساتھیو! ایک خدا مالک الملک بہتر ہے یا کئی جو تم نے بنا رکھے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے نبوت کے فرائض ادا کرنے شروع کئے۔ یعنی تبلیغ دین۔ آپ علیہ السلام نے یہ ہدایت دی کہ اللہ

تعالیٰ کا بندہ جہاں بھی اور جس جگہ ہو اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ نہیں چھوڑتا، ادائیگی فرض کے بعد ان کو تعبیر بتا دی اور کہا یہی ہوگا اس کے ساتھ ہی آپ نے رہا ہونے والے کو بتایا کہ تم بادشاہ سے میرا ذکر کر دینا۔ مطلب یہ تھا کہ بادشاہ نے مصلحت کے تحت ان کو قید کیا تھا۔ تاکہ یہ لوگ معاملہ بھول جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص بھول گیا۔ شیطان نے اسے بھلا دیا۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو کئی سال مزید جیل میں رہنا پڑا۔ اب سبق ملا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہی راضی رہنا چاہیے۔ یوسف علیہ السلام اگر اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تو جلدی رہا ہو جاتے۔ کسی کی مدد چاہنے پر کئی سال مزید قید رہے۔ ان ساری ہدایتوں کا نچوڑ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جہاں بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی عزت برقرار رکھتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو ضرور ہدایت کرتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا رہتا ہے اور اس کا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے علمِ غیب سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ چونکہ اب نبوت ختم ہے اب آخری نبی ﷺ کے غلام ہی راہنما ہوتے ہیں۔ اور اُن ہی سے نسبت حاصل کرنی چاہیے۔ جس کی وجہ سے نسبت رسولی ﷺ نصیب ہوتی ہے اب اسی نسبت کے حصول کیلئے شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۴ دسمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ یوسف [۴۳-۵۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ (۴۳) قَالُوْۤا اَضْغَاثُ
اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ (۴۴) وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا
اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ (۴۵) یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ (۴۶)
قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ (۴۷)
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ (۴۸)
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ (۴۹) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ
بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ
اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ (۵۰) قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ
حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا
رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۵۱) ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ
اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ (۵۲) (سورۃ یوسف ۴۳-۵۲)

اور بادشاہ نے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سات (۷) موٹی تازی گائیں ہیں کھا رہی ہیں انہیں سات (۷) دبلی گائیں اور سات (۷) سبز خوشے ہیں اور دوسرے سات (۷) سوکھے ہوئے، بادشاہ نے کہا کہ اے میرے درباریو!

بتاؤ مجھے میرے خواب کی تعبیر اگر تم خوابوں کی تعبیر جاننے والے ہو۔ درباریوں نے کہا کہ یہ خواب پریشان ہیں اور ہم پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے نہیں ہیں۔ اور بولا وہ شخص جو جیل سے بری ہو کر رہا ہوا تھا۔ ان دو میں سے اور اسے یوسف علیہ السلام کی یاد آئی ایک عرصہ بعد وہ بولا کہ میں بتاتا ہوں تمہیں اس خواب کی تعبیر۔ مجھے جانے دیجئے۔ اے یوسف علیہ السلام! اے صدیق! بتایئے ہمیں سات (۷) موٹی تازہ گائے ہیں کھا رہی ہیں انہیں سات (۷) دبلی گائیں۔ اور سات (۷) خوشے ہیں سرسبز اور دوسرے سات (۷) خشک۔ تاکہ میں واپس جاؤں لوگوں کی طرف اور وہ جان لیں۔ آپ علیہ السلام نے کہا تم کاشت کرو سات (۷) سال تک کھیتوں میں حسبِ دستور اور جب فصل کاٹو تو اُسے رہنے دو خوشوں میں مگر تھوڑا جیسا جسے تم کھالو۔ پھر آئیں گے سات (۷) سال بڑے سخت کھا جائیں گے لوگ وہ ذخیرہ جو تم نے کر رکھا ہوگا ان کے لئے مگر تھوڑا جیسا کہ جو تم محفوظ کرلو گے۔ پھر آئے گا اس عرصہ کے بعد ایک (۱) سال جس میں بارش برسائی جائے گی لوگوں کے لئے اور اس سال میں پھر لوگ رس نکالیں گے۔ بادشاہ نے کہا لے آؤ اس کو میرے پاس۔ پس جب آیا اس کے پاس بادشاہ کا بھیجا ہوا۔ تو آپ نے کہا لوٹ جاؤ اپنے بادشاہ کے پاس اور اس سے پوچھو۔ کہ کیا حقیقت تھی ان عورتوں کی جنہوں نے کاٹ لئے تھے اپنے ہاتھ، بے شک میرا پروردگار ان کے مکر سے خوب واقف ہے۔ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کیا معاملہ ہوا تھا۔ تمہارا جب تم نے یوسف علیہ السلام کو بہلایا تھا اپنے لئے، وہ بولیں ماشاء اللہ ہمیں تو اس میں کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی۔ عزیز کی بیوی کہنے لگی اب تو آشکار ہو گیا حق، میں نے ہی اسے اپنی طرف بلایا تھا۔ بخدا وہ تو سچا ہے (یوسف علیہ السلام نے کہا) یہ میں نے اس لئے کہا تھا۔ تاکہ عزیز جان لے کہ میں نے اس کی غیر موجودگی میں خیانت نہیں کی۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں کامیاب ہونے دیتا دغابازوں خیانت کاروں کی فریب کاری۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سنا کہ کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر پوچھی گئی، آپ نے خواب کی تعبیر تو بتادی مگر اس سے پہلے ان قیدیوں کو حق کی تبلیغ کی تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں اور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کریں، بتوں کو چھوڑ دیں۔ تو اس سبق کے بعد قید میں جو لوگ تھے۔ سب کے دلوں پر حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت اور احترام ہو گیا۔ یہ انکے اخلاقِ کریمانہ اور اوصافِ حمیدہ کی وجہ سے تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہاں بھی ہوں۔ عزت اور احترام عطا کر دیتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے حق کی تبلیغ کرنے کے بعد تعبیر بتائی گویا آپ نے نبوت کا فرض ادا کرنے کے بعد تعبیر بتائی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا۔ کہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنائت ہوتے ہیں۔ پس تم

اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں حضرت یوسف علیہ السلام کو ہی خدا بنالیں۔ یوسف علیہ السلام نے رہائی پانے والے قیدی سے فرمایا کہ آپ میرا ذکر بادشاہ سے کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اور اس طرح رھائی کے بعد شیطان قیدی پر غالب آیا۔ اُسے بھلا دیا۔ اور یوسف علیہ السلام کو کئی سال مزید قید میں اور جیل میں رہنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے بندے کو اللہ تعالیٰ پر ہی توکل اور بھروسہ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ خود انتظام کرتا ہے اور ہر چیز اس کے سامنے ہے۔

آج کا فرمان یہاں سے ہی شروع ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو قید خانے سے باہر نکالنے کا انتظام کیا۔ بادشاہِ مصر کو خواب آیا کہ سات (۷) موٹی تازی گائیں ہیں۔ ان کو سات (۷) دُبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات (۷) سبز خوشے ہیں اور سات (۷) خشک۔ اس نے عالموں نجومیوں اور کاہنوں کو بلا کر اپنا خواب بیان کیا۔ کہا کہ مجھے اس کی تعبیر بتاؤ سب نے کہا کہ یہ کوئی خاص خواب نہیں ہے۔ یہ ایسے ہی پریشان خیال ہیں۔ اسکی ہم کیا تعبیر بتائیں۔ بادشاہ بہت پریشان تھا۔ وہ شراب پلانے والا جسے یوسف علیہ السلام نے رھائی سے پہلے کہا تھا۔ کہ میرا ذکر بادشاہ سے کرنا اسے یاد آ گیا۔ اور اس نے کہا کہ اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو تعبیر صحیح بتاتا ہے، بادشاہ نے اسے جیل میں جانے کی اجازت دے دی۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے سچے مہربان ساتھی! ہمارا بادشاہ بہت پریشان ہے اس نے یہ خواب دیکھا۔ اگر آپ تعبیر بتادیں تو میں ان کو بتادوں گا اور ان کو آپ کا حال بھی معلوم ہو جائیگا حضرت یوسف علیہ السلام نے اس پر خفگی کا اظہار نہیں کیا اور نہ اسے کہا کہ تم نے میرے ساتھ بے وفائی کی ہے۔ اور میرا ذکر بادشاہ سے نہیں کیا۔ بلکہ فوراً اس کی تعبیر بتائی۔ اور اسکا علاج بھی بتادیا۔ فرمایا تم سات (۷) سال خوب کھیتی باڑی کرو گے اور بارانِ رحمت سے فائدہ اُٹھاؤ گے۔ لیکن پھر سات (۷) سال قحط کے آنے والے ہیں۔ جن میں بارش نہیں ہوگی۔ خشک سالی ہو جائے گی۔ اس لئے پہلے سات (۷) سال کی کھیتی باڑی سے جو فصل حاصل ہو اسے سنبھال کر رکھنا۔ اور اتنا خرچ کرنا جتنا ضرورت ہو، تا کہ آئندہ کے لئے راشن بچ رہے۔ جب قحط آئے گا تو پھر یہ پس اندوختہ استعمال کریں۔ اور اس طرح سات (۷) سال قحط والے آرام سے گذر جائیں گے۔ اس کے بعد پھر خوب بارش ہوگی۔ اور عیش سے زندگی گزارو گے پھر وہ شخص بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تعبیر بتائی۔ بادشاہ نے کہا ایسے قابل آدمی کو فوراً میرے پاس لے لاؤ آدمی حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہ تمہیں بادشاہ بلا رہا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں جیل سے نہیں نکلوں گا۔ جب تک کہ بادشاہ مجھ پر لگائے گئے الزام کی تحقیق نہ کرے۔ چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو بلایا۔ جنہوں نے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ اور ان سے حضرت

یوسف علیہ السلام کے کردار کے متعلق پوچھا، سب نے بیک آواز کہا کہ وہ تو بہت پاکباز اور پاک سیرت انسان ہیں اور بے گناہ ہیں، سب سے بڑھ کر مائی زلیخا نے صفت بیان کی۔ اور کہا کہ وہ سارا میرا قصور تھا۔ یوسف علیہ السلام بالکل بے گناہ ہیں، پھر حضرت یوسف جیل سے بڑی عزت کے ساتھ نکلے۔

اس میں ہمارے لئے ہدایت ہے پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کس طرح کرتا ہے۔ اگر یوسف علیہ السلام پہلے نکل آتے تو آپ کے علم دیانت اور فراست کا علم بادشاہ کو کس طرح ہوتا۔ پہلے بادشاہ کو خواب دکھایا۔ پھر اسکی تعبیر یوسف علیہ السلام نے بیان کی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس وقت ساری مخلوق سے زیادہ علم وعقل رکھنے والے یوسف علیہ السلام ہی تھے۔ اس لئے بادشاہ نے انکو اپنا وزیر بنالیا۔ دوسری یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کتنے فراخ دل اور حوصلے والے ہوتے ہیں۔ کہ بجائے تعبیر پوچھنے والے کو سخت سست کہنے کے اسکے سوال کا جواب دیدیا۔ اور ساتھ علاج بھی بتادیا۔ تیسری یہ بات کہ اللہ تعالیٰ جب بہتری چاہتا ہے تو بہتری کے لئے کام بھی کراتا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے علاج بتایا، جس سے انکی فراست کا علم بادشاہ کو ہوا غرضیکہ ہر مصیبت، ہر مشکل اور ہر تکلیف کا علاج اللہ تعالیٰ کی بندگی میں ہے، جو نسبتِ رسولی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتی ہے، جس کو حاصل کرنا اس محفل کا مدعا ہے۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء

سورۃ یوسف [۵۳-۵۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ ؕ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵۳ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِىْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِىْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝۵۴ قَالَ اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝۵۵ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۵۷ (سورۃ یوسف: ۵۳تا۵۷)

اور میں پاک نہیں کہتا اپنے نفس کو، بے شک نفس تو سکھلاتا ہے برائی مگر جس پر رحم کیا ہو میرے رب نے بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اسے میرے پاس میں اس کو اپنے لئے مخصوص کرلوں، پھر جب بات کی اس سے کہا واقعی تو نے آج سے میرے پاس خاص جگہ پالی، حضرت یوسف نے کہا مجھ کو مقرر کر ملک کے خزائن پر میں خوب جاننے والا اور حفاظت کرنے والا ہوں، اور یوں اختیار دیا ہم نے یوسف علیہ السلام کو زمین پر جہاں جہاں چاہتا عمل کرتا، عطا کرتے ہیں ہم اپنی رحمت جسے چاہیں اور ضائع نہیں کرتے ہم بدلہ نیکی کرنے والوں کا، اور ثواب آخرت کا بہتر ہے ان کے لئے جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔

پچھلے فرمانِ الٰہی میں آپ سن چکے ہیں، یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنی حکمت سے جیل سے نکالا، بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتلانا ساتھ اس کا علاج بتانا، پھر اپنے خلاف الزام کی تحقیق کرانا اور الزام لگانے والوں کی طرف سے الزام کا غلط ثابت کرنا، اور یوسف علیہ السلام کی تعریف کرنا، اور اپنے آپ کو اس طرح دیانتدار ثابت کرانا، یوسف علیہ السلام کی سمجھ کا اور عقل کا ثبوت ظاہر ہوا، جس کی وجہ سے بادشاہ اور مملکت کے سارے اراکین آپ کی فراست، علمیت

اور دیانت کے قائل ہو گئے جس پر بادشاہ نے فوراً آپ علیہ السلام کو جیل سے بلا لیا اور آپ علیہ السلام سے مختلف امور پر گفتگو کی، یوسف علیہ السلام نے پچھلی مرتبہ جو یہ بتایا کہ میں نے مالک یعنی عزیز مصر کی غیر موجودگی میں بد دیانتی نہیں کی اس فرمان پاک کی تشریح اس فرمان میں کی جو آج سے شروع ہوا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا اور عنایت کا ذکر ضرور کرتا ہے اور اپنے ہر کمال کو مالک کی عنایت یقین کرتا ہے اب آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا اس طرح گناہ سے بچ جانا یہ میرا کمال نہیں بلکہ یہ کمال میرے مالک میرے اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ورنہ نفس تو ہمیشہ انسان کو برائی کی طرف رغبت دلاتا ہے، نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ تمہارا ایسے دوست کے متعلق کیا خیال ہے کہ جس کی تم خوب خدمت کرواسے راضی کرو اور وہ تم پر ظلم کرے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تعالیٰ ﷺ وہ تو بہت برا دشمن ہے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تمہارا نفس تمہارا اسی قسم کا ساتھی ہے اس کو جتنا راضی کرو گے خوش کرو گے اتنا ہی تمہارا دشمن ہوگا گویا نفس جو انسان کے جسم کا حصہ ہے یعنی ایک روح اور ایک جسم ہے تو جسم ہمیشہ دنیاوی خواہشات کی طرف راغب کرتا ہے اس کے برعکس روح ہمیشہ پاکیزگی کی طرف راغب کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کی خواہشات پر پابندی اور سختی ضروری ہے جو کم کھانے کم سونے اور کم بولنے سے ہوتی ہے اور دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ہوتی ہے اس طرح اس نفس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور پھر یہ نفس لوامہ بن جاتا ہے، یعنی غلط کام کرنے کی ہر خواہش رکھنے پر انسان کو ملامت کرتا ہے اور جو اس عمل کو جاری رکھے اس طرح کی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا رہے اور یادِ الٰہی سے اسے مار دیتا رہے تو یہی نفس نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت اور احترام سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی بندگی سے نوازا جاتا ہے اور جنت میں ٹھکانا عطا کیا جاتا ہے دراصل یہی عمل اور محافل یادِ الٰہی کی جہاد بالنفسِ امارہ کے خلاف ہے اسے نفسِ مطمئنہ بنانے کے لئے ہے تو یوسف علیہ السلام نے بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا مجھ پر کہ میں نے نفس کی خواہش کی طرف رجوع نہیں کیا بلکہ اس کے خلاف جہاد کیا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی وہ چیز ہے جو انسان کو اپنے نفس کے خلاف کامیاب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت عطا فرماتا ہے، اور یہ رضاء الٰہی نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ رسول پاک ﷺ کو ہی انسان کو سیدھا راستہ دکھانے اس پر چلانے اور اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے آپ ﷺ سے نسبت ہی صرف اور صرف کامیابی کا سبب ہو سکتی ہے۔ جب یوسف علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا بظاہر تو وہ جیل میں گئے لیکن یہی جیل ان کی بادشاہت کا سبب بنے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح حکمت سے باعزت بری کر کے جیل سے نکالا اور پھر

بادشاہ کو ان کا اتنا معتقد بنا دیا کہ اس نے سارا اختیار ہی یوسف علیہ السلام کو دے دیا اور پھر ان کو ہی وزیر اعظم بنا دیا۔ قطفیر جو پہلے عزیز مصر یعنی وزیر اعظم تھا وہ مر گیا تو بادشاہ نے زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام سے کرا دیا۔ اور پھر بادشاہ اتنا متاثر ہو گیا کہ اس نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی حکومت ان کے حوالے کر دی اور پھر وہ مر گیا اس طرح وہ یوسف علیہ السلام جسے بھائیوں نے بیس روپے کے عوض فروخت کر دیا تھا انہیں مصر کی عظیم الشان سلطنت کا بادشاہ بنا دیا اور سب کو ان کا محتاج کر دیا ہمیں ہدایت یہ ملی کہ دنیا کے واقعات کیسے ہوں، حالات کیسے ہوں، اگر اللہ تعالیٰ کو انسان نہ چھوڑے اس کے حکم کی عدولی نہ کرے، نفس کے خلاف جہاد جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ ایسے طریقہ سے اس کی مدد کرتا ہے جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا اور دونوں جہانوں کی خوشیاں اس کو حاصل ہو جاتی ہیں لیکن انسان بڑا کمزور ہے جس طرح یوسف علیہ السلام نے فرمایا وہ صرف اسی حالت میں اس جہاد میں کامیاب ہو سکتا ہے اور نفس کے سرکش گھوڑے کو مطیع کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ راضی ہو اس کی اللہ تعالیٰ مدد کرے اور اللہ تعالیٰ راضی اس سے ہوتا ہے جو نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرتا ہے یعنی نبی پاک ﷺ کا مکمل غلام بن جاتا ہے اس نسبتِ رسولی ﷺ یعنی مکمل غلامی رسول حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی یاد ضروری ہے جس سے سینے نسبتِ رسولی ﷺ کے قابل بن جاتے ہیں اس محفل کا یہی مدعا ہے، اور یہ یادِ الٰہی کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ جنوری ۲۰۰۵ء

سورۃ یوسف [۵۸_۶۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۸ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝۵۹ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝۶۰ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝۶۱ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝۶۲ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۶۳ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۶۴ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا ۚ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ۝۶۵ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ۝۶۶ وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۶۷ (سورۃ یوسف: ۵۸ تا ۶۷)

اور ایک دن آئے برادران یوسف علیہ السلام اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ علیہ السلام نے تو انہیں پہچان لیا مگر وہ آپ کو نہ پہچان سکے جب مہیا کر دیا ان کے لئے ان کا سامان تو ان کو کہا کہ لے کے آنا اپنے پدری بھائی کو اپنے ساتھ میرے پاس۔ کیا تم نہیں دیکھتے میں کس طرح پیمانہ پورا بھر کر دیتا ہوں اور میں کتنا بہتر مہمان نواز ہوں، اگر تم اسے نہ لے

آئے میرے پاس تو تمہارے لئے کوئی غلے بار نہ ہوگا اور نہ ہی تم میرے پاس آنا تو انہوں نے کہا کہ ہم ضرور مطالبہ کریں گے اس کے بھیجنے کے لئے اس کے والد سے اور ہم ضرور ایسا کریں گے اور آپ نے کہا اپنے ملازموں کو کہ رکھ دو۔ ان کی سامان اپونجی ان کی خورجیوں میں تا کہ وہ پہچان لیں جب وہ اپنے گھر لوٹ کر جائیں تا کہ وہ واپس آجائیں پھر جب وہ لوٹے اپنے باپ کے پاس گئے تو عرض کی اے ہمارے باپ روک دیا گیا ہم سے غلہ پس بھیجئے ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو تا کہ ہم غلہ لاسکیں اور ہم یقیناً اس کی نگہبانی کریں گے۔ آپ نے کہا کہ کیا میں تم پر اعتبار کروں، اس کے بارے میں جیسا اعتبار کیا تھا تم پر اس کے بھائی کے بارے میں اس سے پہلے، پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ زیادہ مہربان ہے۔

سب مہربانی کرنے والوں سے، اور جب انہوں نے کھولا اپنا سامان تو انہوں نے دیکھا کہ ان کا مال (پونجی) ان کو واپس لوٹا دیا گیا ہے تو کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم اور کیا چاہتے ہیں، ہمارا مال (پونجی) بھی لوٹا دیا گیا ہے، ہماری طرف اور ہم اور لائیں گے اپنے اہل خانہ کے لئے اور نگہبانی کریں گے، ہم اپنے بھائی کی اور ہم زیادہ لیں گے ایک اونٹ کا بوجھ یہ غلہ بہت تھوڑا ہے آپ نے کہا میں ہر گز نہیں بھیجوں گا یہاں تک کہ تم میرے ساتھ وعدہ کرو جو پختہ کیا گیا ہو اللہ تعالیٰ کی قسم کے ساتھ کہ تم اسے ضرور واپس لے آؤ گے مگر یہ کہ تم سب کو بے بس کر دیا جائے، پس جب وہ لے آئے آپ کے پاس پختہ وعدہ تو آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو ہم گفتگو کر رہے ہیں اس پر گواہ ہے اور آپ نے کہا کہ اے میرے بچو نہ داخل ہونا تم ایک دروازہ سے بلکہ داخل ہونا مختلف دروازوں سے اور نہیں فائدہ پہنچا سکتا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ بھی نہیں ہے حکم مگر اللہ تعالیٰ کے لئے اسی پر توکل کیا ہے میں نے اور اسی پر توکل کرنا چاہئے توکل کرنے والوں کو، پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے یوسف علیہ السلام کو حکومت بھی عطا کر دی، بچے بھی ہو گئے اور ہر طرح سے عزت ہو گئی، آپ نے خواب کی تعبیر اور اس کے علاج کے مطابق پہلے سات سال تو خوب فصل کی دیکھ بھال کرائی فصل اگوائے سنبھالے اور راشن جمع کیا اور پھر قحط کا وقت شروع ہوا جس میں پس اندوختہ راشن ناپ تول کر کے دینا شروع کیا، آپ کی شہرت سن کر دور دراز سے بھی لوگ آنے شروع ہوئے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹے بھی غلہ خریدنے کے لئے مصر پہنچے جب بھائی ان کے سامنے گئے تو یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا لیکن انہوں نے نہ پہچانا، آپ نے ان کی بڑی خاطر تواضع کی اور پھر ان کو غلہ بھی فی آدمی ایک اونٹ دیا اور ساتھ اپنے

غلاموں کو حکم دیا کہ جو رقم ان سے لی گئی وہ ان کے بوجھوں میں رکھ دو، تا کہ یہ جب اپنے گھر پہنچیں تو ان کو مال بھی مل جائے، یہ خوش ہوں اور یہ دوبارہ شوق سے پھر آئیں، پھر ان کو جب رخصت کیا تو ان کو کہا کہ دیکھو میں نے تمہاری عزت بھی کی ہے مہمان نوازی اور سامان بھی فراخ دلی سے دیا ہے۔ آپ پھر ضرور آئیں اور جس سوتیلے بھائی کا تم نے ذکر کیا ہے اسے ضرور ساتھ لانا اور اگر ایسا نہ کرو گے تو میں تم کو غلہ بھی نہیں دوں گا اور اپنے پاس بھی نہیں آنے دوں گا انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طرف سے پورا زور لگائیں گے اور اسے بھی ساتھ لائیں گے چنانچہ جب وہ واپس گھر پہنچے تو انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کی اب ہمارا غلہ بھی بند ہو گیا بادشاہ نے ہمارے بھائی بن یامین کو بھی بلایا ہے آپ علیہ السلام اسے ہمارے ساتھ بھیجیں غلہ بھی زیادہ ہو گا، بادشاہ بھی خوش ہو جائے گا ہم اس کی حفاظت کریں گے پھر سامان کھولا تو دیکھ کر حیران ہوئے کہ رقم بھی واپس کر دی گئی ہے باپ سے کہا کہ دیکھئے ہمیں اور کیا چاہئے اتنے مہربان بادشاہ نے غلہ بھی دیا ہے اور رقم بھی واپس کر دی ہے یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کیا تم پر اعتبار کروں جیسے یوسف علیہ السلام کے بارے میں تم پر اعتبار کیا تھا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، ہاں تم اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاؤ کہ تم اسے واپس لاؤ گے، ہاں اگر تم سب پر کوئی مصیبت بن جائے تو الگ بات ہے، پھر آپ علیہ السلام نے گیارہ بیٹوں کو رخصت کیا اور کہا کہ دیکھو سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یہ ایک تدبیر ہے، اپنی طرف سے باقی ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی تدبیر نہیں چل سکتی، اس لئے تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے کیونکہ مومن ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو اپنی طرف سے وہ علم عطا کیا ہوا تھا جو دوسرے لوگ نہیں جانتے، اب اس قصہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اب یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملانے کا بندوبست کر رہا ہے اس لئے کہ یہ سب بہانہ بن رہا ہے دوسری یہ بات کہ نظر بد حقیقت ہے اس سے ضرور بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حکم ہوا کہ جب ایسی بات ہو تو تیسرا کلمہ پڑھنا چاہئے، تیسری یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا ہوتا ہے جسے باقی لوگ نہیں جانتے پہلے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خوابوں کی تعبیر فوراً بتا دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم سے نوازا ہے اور جب بادشاہ نے انہیں اپنا خاص کارندہ بنایا تو انہوں نے کہا کہ وہ حفاظت کے ساتھ ساتھ علم بھی رکھتے ہیں، اب یوسف علیہ السلام نے کسی مدرسہ سے یونیورسٹی سے علم حاصل نہیں کیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف

سے علم عطا کیا تھا اس لئے آخر سبق یہ ملا کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کرتا ہے لیکن تدبیر ضروری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے یہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے اور جو ان سے نسبت رکھتے ہیں جس سے ان کا باطن بھی روشن ہو جاتا ہے اس لئے نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرنے کے لئے سینوں کی صفائی کی ضرورت ہے جو یادِ الٰہی سے ہوتی ہے جو اس محفل کا مدعا ہے۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۲۰۰۵ء

سورۃ یوسف [۶۸۔۷۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضٰهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسٰرِقُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِينَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ (سورۃ یوسف: ۶۸ تا ۷۷)

اور جب وہ داخل ہوئے جس طرح حکم دیا تھا ان کے باپ نے وہ نہیں فائدہ پہنچا سکتا تھا انہیں اللہ کی تقدیر سے کچھ بھی، مگر ایک خیال تھا نفسِ یعقوب علیہ السلام میں جس کو انہوں نے پورا کیا اور بے شک وہ صاحبِ علم تھے بوجہ اس کے جو سکھایا تھا ہم نے اس کو، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب پہنچے یوسف علیہ السلام کے پاس تو یوسف علیہ السلام نے جگہ دی اپنے بھائی کو اپنے پاس اور اسے کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں، غمزدہ نہ ہو اس پر جو یہ کیا کرتے تھے پھر جب مہیا کر دیا ان کو ان کا

سامان تو رکھ دیا پیالہ اپنے بھائی کی خورجی میں پھر پکارا ایک پکارنے والے نے اے قافلہ والو! بلا شبہ تم چور ہو (حیرت زدہ ہو کر) وہ بولے درآں حالیکہ وہ ان کی طرف متوجہ تھے کون سی چیز تم نے گم کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے گم کیا ہے بادشاہ کا پیالہ، اور وہ شخص جو ڈھونڈ لائے گا تو اسے ایک شُتر کا بار انعام دیا جائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں، وہ کہنے لگے خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ ہم اس لئے نہیں آئے کہ فساد برپا کر دیں زمین پر اور نہ ہی ہم چوری پیشہ ہیں، خدام نے کہا پھر اس کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے ثابت ہو جاؤ؟ انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان سے پیالہ ملے وہی اس کا بدلہ ہے، اس طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں ظالموں کو، پس تلاشی شروع کی ان کے سامان کی، یوسف علیہ السلام کے بھائی کے سامان سے پہلے پھر نکال لیا وہ پیالہ اس کے بھائی کی خورجی سے، یوں تدبیر کی ہم نے یوسف علیہ السلام کے لئے نہیں رکھ سکتے تھے یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو بادشاہِ مصر کے قانون میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے، ہم بلند کر دیتے ہیں درجے جس کے چاہتے ہیں اور ہر صاحب علم سے اوپر دوسرا صاحبِ علم ہوتا ہے، بھائی بولے اگر اس نے چوری کی ہے بے شک چوری کی تھی اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے پس چھپا لیا یوسف علیہ السلام نے اس بات کو اپنے دل میں اور نہ ظاہر کیا ان پر، کہا تم بری جگہ ہو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

یوسف علیہ السلام کا قصہ ابھی جاری ہے۔ پچھلی مرتبہ آپؐ نے سنا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کا پختہ عہد دینے پر اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی اور ساتھ فرما دیا کہ یہ تدبیر ہے بے شک تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے، مگر تدبیر کرنا بھی سنت ہے، اپنی طرف سے عقل کو استعمال کرنا چاہئے لیکن توکل اللہ تعالیٰ پر رکھنا چاہئے، اور یقین رکھنا چاہئے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ کرے گا اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے درخواست دعا جاری رکھنا ضروری ہے تو یہ دعا کی اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کی ترغیب دی جا رہی ہے فرمایا نظر بھی برحق ہے اس لئے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے جس سے نظر لگنے کا احتمال ہو، اور نظر لگنے سے پہلے تیسرا کلمہ پڑھنا چاہئے، بہرحال حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کو رخصت کر دیا اور ساتھ یہ نصیحت کر دی کہ ایک دروازے سے سب اکٹھے داخل نہ ہونا مختلف دروازوں سے داخل ہونا، جب یہ مصر میں محل کے پاس پہنچے تو مملکتِ مصر قلعہ کی شکل میں تھی، مختلف دروازے تھے، اس طرح دو دو ہو کر دروازوں سے داخل ہوئے، اس طرح چھوٹا بھائی اکیلا رہ گیا، حضرت یوسف علیہ السلام اس کو ساتھ لے گئے پھر سب کو عزت و احترام سے ٹھہرایا، دو دو کو ایک ایک کمرہ دیا، پھر بن یامین اکیلا رہ گیا تو یوسف علیہ السلام نے اس کو اپنے کمرے میں جگہ دی اور وہ رو رہے تھے، یوسف علیہ السلام نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ تو اس

نے کہا کہ مجھے اپنا بھائی یوسف یاد آیا، اگر وہ ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ ہوتا، اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کو بتادیا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں، لیکن ان اپنے بھائیوں کو نہیں بتانا، بن یامین نے کہا اب میں آپ سے الگ نہیں ہوں گا، آپ کے ساتھ رہوں گا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ٹھیک ہے اس کے لئے کوئی تدبیر کرنا پڑے گی، اس ملک کے قانون کے مطابق کسی اجنبی کو روکا نہیں جاسکتا، اب تدبیر یہ ہے کہ تمہارے ذمہ چوری کا الزام لگایا جائے اس طرح اس کے بدلے تم کو روکا جاسکتا ہے انہوں نے کہا ٹھیک ہے پھر جب سب کا سامان تیار ہوا تو بن یامین کے سامان میں آہستہ سے یوسف علیہ السلام کا پیالہ سونے کا رکھ دیا، جب قافلہ چلا گیا تو نوکر قافلے کے پیچھے بھاگے اور آواز دی ٹھہر جاؤ تم چور ہو، وہ واپس مڑے اور پوچھا کیا گم ہو گیا، انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا پیالہ گم ہے، انہوں نے کہا یہ بڑا قیمتی پیالہ ہے اگر ہم کو کسی کے ذریعے سے مل جائے تو ہم اس کو ایک اونٹ کا بار اور مفت دے دیں گے، انہوں نے کہا ہم پیغمبر کی اولاد ہیں ہم مکر اور چوری نہیں کرتے، ہم یہاں پہلے بھی آتے جاتے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تلاشی کریں گے، لیکن جس کے سامان سے پیالہ نکلا پھر اس کو کیا سزا دی جائے انہوں نے کہا اس کی سزا پھر وہی شخص ہوگا اسی کو غلام بنا کر رکھ لو، چنانچہ پہلے دوسرے بھائیوں کی تلاشی لی گئی، آخر میں بن یامین کے سامان کی تلاشی لی اس سے وہ پیالہ نکلا، انہوں نے کہا اس کے بھائی یوسف نے بھی پہلے چوری کی تھی، یوسف علیہ السلام کی چوری چوری نہ تھی بلکہ ایک نیکی کا عمل تھا جب وہ بچے تھے تو انہوں نے دیکھا ان کا نانا ایک بت کی پرستش کرتا ہے تو یوسف علیہ السلام بت اٹھا کر لے گئے اسے توڑ کر گندگی کے ڈھیر میں پھینک دیا، یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کی یہ بات سن کر بہت صدمہ ہوا لیکن انہوں نے ظاہر نہ کیا اور دل میں کہا کہ تم برے لوگ ہو۔

آج کے فرمان میں سمجھنے والی دو اہم باتیں ہیں، پہلے یہ اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بڑے علم والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے اسے علم سے نواز دیتا ہے جو علم دوسروں کے لئے غیب کا علم ہوتا ہے، پہلے یوسف علیہ السلام کا ذکر کیا اب حضرت یعقوب علیہ السلام کے علم کی تعریف فرمائی گئی۔

دوسری یہ بات کہ قانون کا احترام ضروری ہے، جس کی پابندی حکام وقت پر بھی ضروری ہے اسی طرح انتظام درست چل سکتا ہے، یوسف علیہ السلام زبردستی بھی اپنے بھائی کو روک سکتے تھے لیکن اپنے آپ کو قانون کا پابند کیا اور حکمت سے بھائی کو روکا اور یہ حکمت بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی گویا کہ یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے جو نبی ہوتے

ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نورِ نبوت سے منور فرماتا ہے اور ان کو اس طرح علم وحکمت کے خزانے ملتے ہیں لیکن جو نبی سے تعلق و نسبت رکھتے ہیں ان کو اس نورِ نبوت سے انوار و تجلیات ملتی ہیں جس سے ان کے سینے بھی منور ہو جاتے ہیں اس لئے یہاں یہ تلقین کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سید المرسلین ﷺ سے نسبت قائم کرو تا کہ حکمت اور علم کے خزانے سے حصہ لے سکو اور شیطان اور نفس کی چالاکیوں سے باخبر ہو کر معلوم کر سکو، یہ محفل اسی نسبت کو حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ اب شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۱ جولائی ۲۰۰۵ء

سورۃ یوسف [۷۸۔۹۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۷۸ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝۷۹ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۗ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝۸۱ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۸۲ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۸۳ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝۸۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝۸۵ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝۸۸ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝۸۹ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۰ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا

لَخٰطِئِیْنَ ۝۹۱ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۹۲

(سورۃ یوسف: ۷۸ تا ۹۳)

وہ کہنے لگے، اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بہت بوڑھا بڑی عمر والا پس رکھ لے اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو ہم دیکھتے ہیں تو احسان کرنے والا ہے، تو اس نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم پکڑیں اس کے بغیر دوسرے کو جس سے ہم نے چیز پکڑی ہے، اس طرح تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب وہ مایوس ہو گئے یوسف علیہ السلام سے تو الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے ان کے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر عہد لیا تھا، اور اس سے پہلے جو زیادتی تم یوسف کے بارے میں کر چکے ہو، میں تو اب اس زمین کو نہیں چھوڑوں گا جب تک مجھے میرا باپ اجازت نہ دے یا فیصلہ فرمائے اللہ تعالیٰ میرے لئے اور وہ تمام فیصلے کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے، تم جاؤ واپس اپنے باپ کے پاس اور ان سے عرض کرو کہ اے ہمارے باپ آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے وہی بیان کیا جس کا ہم کو علم ہوا ہے اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے، آپ دریافت کر لیں بستی والوں سے جس میں ہم رہتے تھے اور اس قافلہ سے کہ ہم جس کے ساتھ آئے ہیں کہ ہم نے سچ کہا ہے آپ نے کہا تمہارے لئے تمہارے نفسوں نے آراستہ کر دی ہے یہ بات، اب صبر ہی بہتر ہے آپ نے کہا اللہ تعالیٰ لے آئے گا ان سب کو میرے پاس بے شک وہ سب کچھ جاننے والا اور بڑا دانا ہے اور اس نے ان سے منہ پھیر کر کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر اور سفید ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں غم کے باعث اور وہ اپنے غم کو ضبط کئے ہوئے تھے، بیٹوں نے عرض کی بخدا آپ ہر وقت یوسف کو یاد کرتے رہتے ہیں اس طرح آپ کی صحت بگڑ جائے گی یا آپ ختم ہو جائیں گے آپ نے کہا میں تو شکوہ کر رہا ہوں اپنی مصیبت کا اور اپنے دکھ کا خدا کی بارگاہ میں اور میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے، تو اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر مایوس ہوتے ہیں پھر جب وہ گئے تو انہوں نے عرض کی، اے عزیز پہنچی ہے ہم کو اور ہمارے اہل خانہ کو مصیبت اور ہم حقیر سی پونجی لے آئے ہیں پس ہمارا پیمانہ پورا کریں اور ہم پر مہربانی بھی کریں بے شک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو بہت بدلہ دیتا ہے آپ نے پوچھا کیا تمہیں علم ہے اس سلوک کا جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے کیا جب تم نادان تھے کہنے لگے کیا آپ یوسف ہیں کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت مہربانی فرمائی یقیناً وہ شخص جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا بھائیوں نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم

پر بزرگی دی ہے اور بے شک ہم ہی خطا کار تھے آپ نے کہا آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرما دے وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

آپ نے سنا جب حکمت سے یوسف علیہ السلام نے بھائی کو روک لیا تو بھائیوں نے چوری کے الزام سے پہلے چوری اور چور کی سزا بھی بتا دی مگر بعد میں وہ پریشان ہو گئے کہ اب باپ کو کیا جواب دیں گے انہوں نے یوسف علیہ السلام سے عرض کی کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (وہ یوسف کی جدائی پر پہلے ہی غمزدہ ہے اب چھوٹے بیٹے کی جدائی اس کے لئے اور مشکل ہو جائے گی) آپ ہم میں سے کسی کو اس کے بدلے بند رکھ لیں، یوسف علیہ السلام نے فرمایا جس نے چوری کی اس کو چھوڑ دیں اور اس کی جگہ دوسرے کو پکڑ لیں یہ کیسا انصاف ہے، پھر یہودہ جو کہ یوسف علیہ السلام کا بڑا بھائی تھا، جس نے پہلے بھی بھائیوں کو کہا تھا کہ یوسف کو قتل نہ کرو، کنویں میں ڈال دو اس نے کہا کہ میں باپ سے منہ نہیں لگا سکتا میں یہاں ہی ٹھہروں گا جب تک باپ خود نہ بول دے یا اور کوئی صورت اللہ تعالیٰ نہ نکالے تم جاؤ جا کر باپ کو سارے حالات بتاؤ چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے حالات بتائے یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ تم اپنی طرف سے باتیں بناتے ہو میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو مطلب یہ تھا کہ تم نے ہی تو یوسف کو کہا تھا کہ چور کی سزا یہ ہے کہ اس کو غلام بنایا جائے پہلے یوسف کی بات بھی تم نے جھوٹ کی پھر ان کو کہا جاؤ اب جا کر یوسف اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ تعالیٰ سب کو پھر میرے پاس جمع کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا بھائی عاجز ہو کر یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش ہوئے ان کی مہربانی کے طالب ہوئے، یوسف علیہ السلام نے بتا دیا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بن یامین ہے اور جاؤ آج تم پر کوئی گرفت نہیں اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے۔

اس فرمانِ الٰہی میں پھر یہ بات بمع ثبوت کے بتا دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی، حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، جاؤ یوسف کا پتہ لگاؤ، سب میرے پاس جمع ہوں گے، تو معلوم ہوا کہ یعقوب علیہ السلام کو سب علم تھا اللہ تعالیٰ کی آزمائش سمجھ کر روتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہے، جدائی کا غم تو ضرور ہو گا مگر زیادہ رونا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے تھا۔ اس سے ہدایت ملی کہ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونے والا کافر ہوتا ہے اس لئے اس کی بارگاہ سے امید رکھنی چاہئے وہ بہت ہی مہربان ہے، تیسری ہدایت یہ دی جس کا ذکر پہلے کیا کہ نبی پاک ﷺ کے سامنے بھی مشرکین مکہ اس طرح پیش ہوئے اور پھر اسی طرح ان کو معاف

فرمادیا' اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات سے مومن کا سینہ روشن ہوتا ہے' وہ کبھی اللہ تعالیٰ سے مایوس نہیں ہوتا اور مومن اللہ تعالیٰ سے امید قائم رکھتا ہے آخر فتح اسی کی ہوتی ہے اور یہ دولت نسبتِ رسولی ﷺ سے ملتی ہے۔ اسی کے حصول کے لئے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۸ جنوری ۲۰۰۵ء

سورۃ یوسف [۹۳_۱۰۱]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹۳ وَ
لَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝۹۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ
ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝۹۵ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ
اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۹۶ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝۹۷ قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۹۸ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ
ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝۹۹ ۭ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ
يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّىْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِىْٓ اِذْ اَخْرَجَنِىْ مِنَ
السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اِخْوَتِىْ ۭ اِنَّ رَبِّىْ لَطِيْفٌ
لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۱۰۰ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِىْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۱

(سورۃ یوسف: ۹۳ تا ۱۰۱)

لے جاؤ میرا یہ پیراہن اور ڈالو اسے میرے باپ کے چہرے پر وہ بینا ہو جائیں گے اور لے آؤ میرے پاس اپنے سب اہل وعیال کو، پھر جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے باپ نے فرمایا میں یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ رہا ہوں، اگر تم مجھے حواس باختہ خیال نہ کرو، گھر والوں نے کہا بخدا آپ اپنی پرانی محبت میں مبتلا ہیں پس جب آ پہنچا خوش خبری سنانے والا اس نے ڈالا وہ پیراہن آپ کے چہرہ پر تو فوراً بینا ہو گئے آپ نے کہا کیا میں نہیں کہا کرتا تھا تمہیں کہ میں

جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے، بیٹوں نے عرض کی اے ہمارے باپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی استغفار کریں بے شک ہم قصور وار تھے، فرمایا عنقریب مغفرت طلب کروں گا تمہارے لئے اپنے رب سے بے شک وہی غفور الرحیم ہے پھر جب وہ سب یوسف علیہ السلام کے روبرو آ گئے اس نے جگہ دی اپنے پاس والدین کو اور انہیں کہا داخل ہو جاؤ مصر میں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم خیریت سے رہو گے اور آپ نے اوپر بٹھایا اپنے والدین کو تخت پر، اور وہ ان کے لئے سجدے میں گر پڑے تو یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ تعبیر ہے میرے خواب کی جو پہلے دیکھا تھا، پروردگار نے سچ کر دکھلایا اور اس نے مجھ پر بڑا کرم کیا جب نکالا مجھ کو قید خانے سے اور لے آیا تمہیں صحرا سے اس کے بعد کہ مخالفت ڈال دی تھی شیطان نے میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان، بے شک میرا رب لطف و کرم فرمانے والا ہے اور بڑا دانا ہے، اے میرے رب عطا فرمایا تُو ہی نے مجھے ملک (حکومت) نیز عطا فرمایا مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم، اے بنانے والے آسمانوں اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں مجھے مسلمان مارنا اور مجھے ملانا نیک بندوں کے ساتھ۔

پچھلی مرتبہ جو فرمانِ الٰہی آپ نے سنا، اس میں جو ہدایتیں دی گئیں آپ کو بتائی تھیں پہلی یہ بات کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبانی معلوم ہوا، جو کچھ ہوا، ہو رہا ہے، اور ہو گا سب کا آپ علیہ السلام کو علم تھا، کیونکہ آپ نورِ نبوت سے منور تھے، آپ کے سامنے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا آپ کا رونا بے علمی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اپنی اس خطا پر تھا کہ آپ نے بیٹے سے محبت کی آپ علیہ السلام کے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے بنایا گیا تھا تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر آزمائش زیادہ ہوتی ہے چھوٹی خطا کی بھی پکڑ زیادہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتے ہیں اور اپنی خطاؤں پر دوسرے لوگوں سے زیادہ شرمسار اور غمزدہ ہوتے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا تھا اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنی سخت آزمائش سے گذرے فتح ہمیشہ اس کی ہوتی ہے اور وہی سرخرو اور سرفراز ہوتا ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرنے والے ہمیشہ شرمندہ ہوتے ہیں، جس طرح یوسف علیہ السلام جو کہ بیس درہم میں بکنے والا بے آسرا بے سہارا بچہ شہنشاہِ مصر بنا، اس کے طاقتور بھائی اس کے سامنے عاجز ہو کر پیش ہوئے اور اس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار جنہوں نے ان کو مکہ معظمہ سے نکالا ان کے سامنے فتح مکہ کے بعد عاجز ہو کر پیش ہوئے، اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ظالموں کو معاف کر دیا کیونکہ معاف کرنا اللہ تعالیٰ کا شیوہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کا، اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کے لئے انوار و تجلیات سے دل و دماغ کا روشن ہونا ضروری

ہے، نبی تو نورِ نبوت سے روشن ہوتے ہیں اور ان کے غلام نبی سے نسبت رکھنے سے نورِ معرفت سے منور ہوتے ہیں اسی لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے آج کا فرمان یوسف علیہ السلام اور بھائیوں کے مکالمے کے بعد سے شروع ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو اپنے متعلق بتا دیا اور پھر فرمایا جاؤ میری قمیض لے جاؤ میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی بینائی واپس آ جائے گی اور تم سب مصر میں بمعہ اہل وعیال آ جاؤ، اب اس قمیض کے متعلق کئی روایات ہیں ایک یہ کہ یہ وہ قمیض تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پہنائی تھی جب کفار نے ان کو ننگا کر کے (آگ میں) پھینکا تھا پھر یہی قمیض حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو پہنائی تھی جب یوسف علیہ السلام کی قمیض اتار کر بھائی خون لگا کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے لائے تھے، یہ جنتی لباس تھا اور اس کی یہ برکت تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی روشنی واپس آ گئی، حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ خود یوسف علیہ السلام کا وجود نورانی اس برکت کا حامل تھا کہ اس سے لگی ہوئی قمیض بابرکت ہوگئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو بینا کر دیا، قمیض لے کر بھائی مصر سے آئے ابھی آٹھ دن کی مسافت پر تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اہل وعیال جو ان کے پاس موجود تھے ان کو کہا کہ آج مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے جب یہودا قمیض لے کر پہنچا تو اس نے آپ کی آنکھوں پر ڈالا آپ کی بصارت واپس آ گئی پھر آپ نے فرمایا کیا میں نے تم کو نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے علم ہے کہ یوسف علیہ السلام ضرور میرے ساتھ ملیں گے بھائیوں نے عرض کی کہ ہم واقعی خطا کار ہیں آپ علیہ السلام ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میں عنقریب تمہارے لئے معافی اللہ تعالیٰ سے مانگوں گا پھر سارا قافلہ مصر کی طرف چلا، کہتے ہیں اس وقت ان کے ساتھ کُل ۹۳ لوگ تھے آپ جب یوسف علیہ السلام سے بغلگیر ہوئے یہ کیا سکون اور اطمینان اور خوشی کا موقع ہوگا اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ عطا فرمائے، یا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوگا، یوسف علیہ السلام نے اپنے والد اور والدہ کو شاہی تخت پر بٹھایا حضرت یعقوب علیہ السلام سجدے میں گر گئے ان کو دیکھ کر والدہ بھی اور بھائی بھی، سجدے میں گر گئے جب سر اٹھایا تو یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ابا حضور یہ میرے خواب کی تعبیر ہے اور پھر سب کو فرمایا اب اسی شہر مصر میں رہو عزت اور خوشی سے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ دعا کی جو مخلوق کے لئے ہدایت بن گئی، اے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو پیدا فرمانے والے دنیا اور آخرت میں تُو ہی میرا کارساز ہے مجھے اپنا بندہ بنا کر زندہ رکھنا اور اپنے بندوں کے ساتھ وفات کے بعد ملانا۔

سامعینِ کرام! کتنی عجیب اور سمجھ والی ہدایت ہم کو عطا کی گئی، پہلی یہ بات کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جاتا

ہے انوار و تجلیات سے منور ہوتا ہے تو اس کا اثر سارے ماحول پر تو خود ہوتا ہے اور جو چیز اس سے مس کرتی ہے وہ بھی نور علی نور ہو جاتی ہے، یوسف علیہ السلام سے قمیض کا مس کرنا اس کی وجہ سے وہ اتنی برکت والی ہوگئی کہ بینائی کو لوٹا دیا ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی پاک ﷺ کی قمیض مبارک رکھی ہوئی تھی جو بیمار ہوتا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس کو دھو کر پانی اسے پلاتی تھیں وہ تندرست ہو جاتا، یعقوب علیہ السلام انوارِ الٰہی سے منور تھے، آٹھ دن کی مسافت سے آنے والے قافلے کو معلوم کر لیا اور یوسف کی خوشبو بھی سونگھ لی تیسری یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کی دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندے کے سامنے دعا کے لئے عرض کرنا قرآنی حکم سے ثابت ہے اور آخر میں یوسف علیہ السلام کی دعا سے ثابت ہوا کہ دنیا و مافیہا میں سب سے قیمتی چیز جو مانگنے والی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے یہی بہتر زندگی ہے یہ حقیقت صرف نسبتِ رسولی ﷺ والوں کو معلوم ہوتی ہے۔ اب اسی نسبت رسولی ﷺ کے حصول کے لئے یادِ الٰہی شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۴ فروری ۲۰۰۵ء

سورۃ یوسف [۱۰۲۔۱۱۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

(سورۃ یوسف ۱۰۲ تا ۱۱۱)

یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم وحی کرتے ہیں آپ کی طرف اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جب وہ متفق ہو گئے تھے اس بات پر در آں حالیکہ وہ مکر (تدبیریں) کر رہے تھے اور نہیں ہیں اکثر لوگ خواہ آپ کتنا ہی چاہیں ایمان لانے والے اور نہیں طلب کرتے آپ ان سے اس پر کوئی معاوضہ۔ نہیں ہے یہ مگر نصیحت سب جہانوں کیلئے اور

کتنی ہی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں جن پر یہ گزرتے ہیں اور وہ ان سے روگردانی کئے ہوئے ہیں اور نہیں ایمان لاتے ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر اس حال میں کہ وہ شرک کرنے والے ہوتے ہیں کیا وہ بے غم ہو گئے ہیں اس بات سے کہ آئے ان پر چھا جانیوالا اللہ تعالیٰ کا عذاب یا آ جائے ان پر قیامت اچانک اور ان کو اس کی آمد کا شعور تک نہ ہو۔ آپ کہہ دیں کہ یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف اس حال میں کہ میں واضح دلیل پر ہوں میں اور وہ جو میری پیروی کرتے ہیں اور ہر عیب سے پاک ہے اللہ تعالیٰ اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے اور ہم نے نہیں بھیجے آپ سے پہلے مگر مرد جن کی طرف ہم نے وحی بھیجی بستی والوں سے کیا یہ لوگ سیر و سیاحت نہیں کرتے زمین میں کہ وہ دیکھیں کہ کیا ہوا تھا انجام ان کا جو ان سے پہلے تھے اور آخرت بہتر ہے یقیناً ان کیلئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں کیا تم نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ جب مایوس ہو گئے رسول اور وہ منکرین گمان کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ بولا گیا اس وقت آ گئی ان کے پاس ہماری مدد پس بچا لیا ہم نے جس کو چاہا اور نہیں ٹالا جا سکتا ہمارا عذاب اس قوم سے جو جرائم پیشہ ہے بلاشبہ ان انبیاء اور ان کی قوموں کی داستانوں اور واقعات میں عبرت ہے سمجھداروں کیلئے نہیں ہے یہ قرآن ایسی بات جو گھڑی گئی ہو بلکہ یہ تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں او یہ ہر چیز کی تفصیل ہے اور سراپا ہدایت اور رحمت ہے اس قوم کیلئے جو ایمان لاتے ہیں۔

پچھلی مرتبہ کے فرمان الٰہی میں سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کا پورا قصہ بیان کیا یعنی مشرکین مکہ کو حضور ﷺ کی زبان سے سنا دیا گیا کہ کس طرح بنی اسرائیل مصر گئے تھے اس قصے میں بہت سی باتیں تھیں جو آپ نے سنیں ان کا دھرانا طوالت کا باعث ہے پچھلی مرتبہ اختتام قصہ کے ساتھ آپ کو بتایا گیا تھا کہ انسان کا تعلق جب اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے تو وہ نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے اس کے ساتھ رہنے والے اس ماحول میں رہنے والے اور اس سے مس کرنیوالی ہر چیز نورانی ہو جاتی ہے اور برکت اور طاقت کی حامل ہو جاتی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے صاف صاف فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتے ہیں جو اور نہیں جانتے ان کو تو بیٹوں نے بتایا تھا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے فرمایا کہ انشاء اللہ سب ان کے ساتھ ملیں گے آپ نے جب قافلہ مصر سے چلا ہی تھا تو فرما دیا کہ مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے اور اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے پانچ صد سال بعد آنے والی بات بتا دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر سے نکلنا پڑے گا اور وصیت فرمائی کہ اس وقت ان کی میت کو ساتھ لے جانا اسی طرح یوسف علیہ السلام کے بدن سے مس کرنیوالی قمیض میں وہ نورانیت آ گئی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس لے آئی اور اس طرح

سارے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نسبت رسولی ﷺ دونوں جہانوں میں کامیابی کا سبب ہے اور اسی لئے نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اس مائی کا ذکر فرمایا جس نے موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کی جگہ کی رہنمائی کی اور اس کے بدلے موسیٰ علیہ السلام کی معیت آخرت میں طلب فرمائی۔ آج کے فرمان میں اس سارے قصے کے تاثرات کے متعلق ذکر اور نصیحت فرمائی گئی جب اللہ تعالیٰ نے کفار مشرکین کے سوال کا جواب اتنی تفصیل سے حضور نبی پاک ﷺ سے دلوا دیا یعنی کس طرح بنی اسرائیل مصر گئے تو چاہیے یہ تھا کہ وہ لوگ فوراً اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آتے کیونکہ حضور ﷺ نے کسی سے نہ پڑھا۔ نہ تاریخ کا مطالعہ کیا نہ حضور ﷺ باہر گئے کہ کسی سے سنا ہو اتنی تفصیل سے ایک ایک واقعہ اس کے ساتھ سبق بھی عطا فرمایا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ کو نورِ نبوت سے منور فرمایا ہوا ہے جس کے سامنے زمان و مکان کے پردے نہیں رہتے۔ لیکن بات پھر وہی ہے کہ سیاہ دل اس طرح ہوتا ہے جس طرح الٹا برتن یا چکنا پتھر جس پر کوئی چیز نہیں ٹھہرتی اسے اچھی چیز بری اور بری چیز اچھی لگتی ہے دل و دماغ پر شیطان کا قبضہ ہو تو شیطان غلط رہنمائی کرتا ہے اور غلط راستے پر چلاتا ہے جب وہ لوگ ایمان نہ لائے۔ تو حضور ﷺ کو ملال ہوا۔ تو حضور ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ یہ رد ہو چکے ہیں ایمان لانے کیلئے کائنات ساری نشانیوں سے بھری ہوئی ہے پیدا کرنا مارنا۔ آسمان کا بے ستون قائم ہونا۔ سورج چاند ستاروں کا جگمگانا رات اور دن کا اپنے وقت پر آنا بارش کا برسنا اور پانی سے زمین کا زندہ ہونا۔ مٹی سے پھلوں اور پھولوں کا اُگنا ندیوں اور دریاؤں سمندروں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار جانوروں سے نفع والا گوشت جڑی بوٹیوں سے ادویات الغرض ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک ہونے کی گواہی دے رہا ہے لیکن شیطان کے قبضے میں آئے ہوئے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اس طرح گذر جاتے ہیں جس طرح اندھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی آمد انکی اطاعت کے فوائد ان کی بے ادبی سے تباہی اور بربادی کا علم رکھنے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حکم ہوا کہ رسول ﷺ بننے کیلئے انسان ہونا ضروری ہے ورنہ فرشتہ یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا اگر یہ آسمان سے کتاب اترتی دیکھیں اور ہاتھ لگا کر چھو بھی لیں۔ تب بھی ایمان لانے والے نہیں۔ یہ اتنے گمراہ اور شیطان کے قبضے میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بھی ٹھہراتے ہیں اور اس طرح مشرک بنے ہوئے ہیں۔ حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں اور بتوں کے سامنے سجدے کرتے ہیں آخر میں حکم ہوا کہ آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ میں تو وہی تعلیم لایا ہوں جو پہلے رسول علیہم

السلام لائے کہ اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے تمہارا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے اور یہی تعلیم میرے غلام بھی دے رہے ہیں اس ساری ہدایت سے آپ اندازہ لگائیں نسبت رسولی ﷺ کتنی ضروری ہے اور اسی کے حصول کی تعلیم دی جا رہی ہے یعنی وہی ہدایت قبول کرتے ہیں جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوتے ہیں اور باایمان ہوتے ہیں۔ نسبت کے بغیر شیطان انسان پر قابض ہوتا ہے اور انسان کو گمراہ سے گمراہ تر کرتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے سینے صاف کرائے جاتے ہیں اور سینے صاف کرنے کیلئے یادِ الٰہی کرائی جاتی ہے اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۴ مارچ ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۱۔۱۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
یُؤْمِنُوْنَ ۝۱ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ
وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲
وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ
اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ
جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا
عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا
تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ
وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۶
وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷
اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸
عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ
هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّیْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ
اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ (سورۃ الرعد: ۱ تا ۱۱)

الٓمّٓرٰ یہ آیات ہیں کتاب کی اور جو نازل کیا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وہ حق ہے لیکن اکثرت لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے تم انہیں دیکھ رہے ہو پھر وہ متمکن ہوا عرش پر اور حکم کا پابند بنا دیا سورج اور چاند کو کہ ہر ایک رواں ہے میعاد مقرر تک اللہ تعالیٰ تدبیر فرماتا ہے ہر کام کی اور کھول کر بیان کرتا ہے نشانیوں کو شاید کہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کرو۔ اور وہ وہی ہے جس نے پھیلا دیا زمین کو اور بنا دیئے اس میں پہاڑ اور دریا اور ہر قسم کے پھلوں میں سے اور اس میں دو دو جوڑے بنا دیئے وہ ڈھانپ دیتا ہے رات سے دن کو بیشک ان تمام چیزوں میں نشانیاں ہیں اس قوم کیلئے جو غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور زمین میں ٹکڑے ہیں جو قریب قریب ہیں اور باغات ہیں انگوروں کے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں کچھ ایک ہی ٹہنی کے اور کچھ الگ الگ ٹہنیوں سے ان کو سیراب کیا جاتا ہے ایک ہی پانی سے اور ہم فضیلت دیتے ہیں بعض کو بعض پر ذائقہ اور بو میں بیشک ان میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس قوم کیلئے جو عقلمند ہو اگر تو حیران ہوتا ہے تو حیرت انگیز ان کا یہ قول بھی ہے کہ کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائینگے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کیا جائیگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا اور انہی کے گردنوں میں طوق ہونگے اور یہی لوگ جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ تیزی سے مطالبہ کرتے ہیں آپ سے برائی کا نیکی سے پہلے اور ان نادانوں کو یاد نہیں کہ گذر چکے ہیں ان سے پہلے نزول عذاب کے کئی واقعات اور بلاشبہ آپ کا رب بہت بخشنے والا ہے لوگوں کیلئے ان کے ظلم کے باوجود اور بیشک آپ کا رب سخت عذاب بھی دینے والا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ کیوں نہ اتاری گئی انکی طرف ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی۔ آپ تو ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے، جو اٹھائی ہوتی ہے کوئی (ماں) عورت اور جو کم کرتے ہیں رحم اور جو زیادہ کرتے ہیں اور ہر چیز کا اس کے نزدیک ایک اندازہ سے ہے اور وہ جاننے اولا ہے ہر پوشیدہ چیز اور ظاہر چیز کو اور وہ سب سے بڑا عالیشان اور مرتبے والا ہے۔ سب یکساں اور برابر ہے تم میں سے جو آہستہ بات کرتا ہے اور جو بلند آواز سے بات کرتا ہے اور وہ بھی جو چھپا رہتا ہے رات کے وقت اور جو چلتا پھرتا ہے دن کے وقت۔ انسان کیلئے یکے بعد دیگر آنے والے فرشتے ہیں اس کے آگے بھی اور اس کے پیچھے بھی وہ نگہبانی کرتے ہیں۔ اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت جب تک وہ لوگ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ اور جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کسی قوم کو تکلیف پہچانے کا تو کوئی ٹال نہیں سکتا اسے اور نہ ہی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔

اس کے پہلے سورہ یوسف میں یہ ہدایت ملی کہ اللہ تعالیٰ مالک اور خالق ہے۔ اسی کی عبادت انسان پر فرض ہے۔ ورنہ شیطان اور نفس انسان کو بھلا پھسلا کر غفلت کے اندھیروں میں غرق کر دیتے ہیں اور اس سے ظلم شرک بد دیانتی بے حیائی جیسے جرائم کا ارتکاب کراتے ہیں اللہ رب العالمین اپنی مخلوق پر بہت مہربان ہیں اپنی مخلوق کو شیطان کا شکار نہیں بننے دینا چاہتے۔ وہ رسولوں علیہم السلام کی جماعت ہدایت کیلئے بھیجتا رہا جو انسانوں کو اصل حقیقت سے باخبر کرتے رہے اندھیرے سے روشنی کی طرف بلاتے رہے ان نفوس قدسیہ کے متعلق شیطان غلط بتاتا رہا۔ پھر ان لوگوں کو نعوذ باللہ کاذب بتاتا رہا اور انکی تعلیم کو غلط بتا کر انسان کو کئی طریقوں سے گمراہ کرتا رہا۔ لیکن جن پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہوا انہوں نے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی ان پر شیطان کا زور نہ چل سکا۔ اور وہ سرخرو اور سرفراز ہوئے ہر آزمائش سے کامیاب نکلے اس حقیقت کو سورہ یوسف میں مختلف واقعات سے ثابت کیا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے کائنات کی ہر چیز اس کو سلام دیتی ہے اور اس کے اشارے پہ موقوف ہوتی ہے سورہ یوسف کے بعد اب سورہ رعد کے ارشادات آپ نے سنے اس حقیقت کو اور زیادہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ قرآن من گھڑت قصہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے۔ جو لغو خیالات شیطان پیدا کرتا ہے اس کے ذریعہ ان کو باطل ثابت کیا گیا ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف بتائی گئی ہے کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بنانیوالا اور اسے سورج چاند اور ستاروں سے روشن کرنے والا اور ان کو اپنے حکم کے مطابق چلانے والا پاؤں کے نیچے زمین بچھانے والا پانی برسا کر زمین کو زندہ کرنے والا مختلف انواع کی پھل پھول اگانے والا زندگی کا ہر سامان مہیا کرنیوالا پہاڑوں کو کھڑا کرنیوالا اور قدرتی خزانوں سے بھرنے والا پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف کے خزانے رکھنے والا اور ان کو پگھلا کر میدانوں کو سیراب کرنیوالا غرض پر لمحہ ہر چیز کو اپنے حکم کے مطابق رکھنے والا ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اگر کوئی ہوتا تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا وہ بت جو خود بولنے اور دیکھنے کے قابل نہیں جو چیزیں خود تخلیق کی گئیں وہ کس طرح خالق کہلانے کی حقدار ہو سکتی ہیں۔ یہ شیطان کی طرف سے دھوکہ ہے اللہ تعالیٰ کی تعریف کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی تعریف ضروری ہے کیونکہ یہی وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ دکھائی ہر شیطانی ٹھوکر سے بچایا راہ راستہ دکھایا اور اس پر چلایا اگر ان کے متعلق غلط خیالات ہوں تو ان کی تعلیم سے انسان بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ کوئی انسان بھی ان کے متعلق غلط خیال رکھے کہ یہ فرشتے کیوں نہیں ہماری طرح انسان کیوں ہیں یا ان کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے یہ طاقتور دولت مند کیوں نہیں

ان جیسے خیالات کو اللہ تعالیٰ نے باطل فرمادیا ہے یہ فرما کر کہ انبیاء علیہم السلام انسانوں میں آئے ہیں انسانوں کو سمجھانے کیلئے آئے اس لئے ان کا انسان ہونا ہی ضروری ہے فرشتے ان کے خادم ہیں کائنات ان کے اشارے پر موقوف ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو محیّر العقول معجزات دیکر یہ حقیقت ثابت کردی ہے۔

یہ باطل خیال شیطان اور نفس کی طرف سے ہے کہ مر کر پھر کس طرح کوئی زندہ ہوسکتا ہے قیامت کیسے آسکتی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر قیامت نہ ہو جزا اور سزا کا دن مقرر نہ ہو تو پھر دنیا میں نیکی اور بدی کی کوئی قیمت ہی نہیں رہتی جب اچھائی کا بدلا نہیں اور برائی کی سزا نہیں تو کون اچھائی کریگا اور کون برائی سے ڈریگا اس لئے قیامت کا روز برحق ہے جس سے ڈر اعمال کی اصلاح کے لئے ضروری ہے دوسری بات یہ کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا یعنی جو مارتا ہے وہ زندہ کس طرح کرے گا یہ امر روشن دلیل ہے کہ جس نے جب کچھ نہیں تھا تو بنادیا وہ مرنے کے بعد زندہ کرنے کی طاقت ضرور رکھتا ہے عقل بھی اس کی گواہی دیتی ہے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب یہ حقیقت سننے کے بعد اچھے طریقے سے جان لو کہ اگر رسول ﷺ کی اطاعت کی تو دونوں جہاں تمہارے ہیں اور اگر شیطان کے وسوسوں کا شکار ہو کر غافل ہوئے یا باغی ہو گئے تو تمہارے لئے جہنم تیار ہے اب کون اللہ تعالیٰ کے احکامات پر صحیح طور پر عمل کرے گا وہی جو کامل یقین رکھے گا وہی کامل یقین رکھے گا جس کا باطن روشن ہوگا اور شیطان کے وساوس سے پاک ہوگا اور وہ وہی ہوگا جو نسبت رسولی ﷺ کے انوار سے منور ہوگا یہی وجہ ہے کہ نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے یہ پاک سینوں کو نصیب ہوتی ہے سینے یادالٰہی سے صاف ہوتے ہیں جو اس محفل کی غرض وغایت ہے اب یہی خیال اور مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۱ مارچ ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۱۲۔۱۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝۱۳ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝۱۴ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝۱۵

(سورۃ الرعد: ۱۲ تا ۱۵)

اور وہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو تمہیں دکھاتا ہے بجلی ڈرانے اور امید دلانے کیلئے اور اٹھاتا ہے بھاری بادل اور رعد اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہے اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے بھی اس کے خوف سے اور وہ اللہ تعالیٰ کڑکتی بجلیاں بھیجتا ہے پھر گراتا ہے۔ انہیں جس پر چاہتا ہے۔ اس حال میں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور اس کی پکڑ بہت سخت ہے اسی کو پکارنا سچ ہے اور وہ لوگ جو پکارتے میں اللہ تعالیٰ کے سوا وہ نہیں جواب دے سکتے انہیں کچھ بھی مگر اس شخص کی طرح جو پھیلائے ہوئے ہو اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف تاکہ اس کے منہ تک پانی پہنچ جائے اور پانی نہیں پہنچ سکتا اس کے منہ تک اور نہیں ہے دعا کافروں کی بجز اس کے وہ بھٹکتی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کر رہی ہے۔ ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے بعض خوشی سے اور بعض مجبور ہو کر اور ان کے سائے بھی صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی۔

پہلے یہی ہدایت دی جاتی رہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی مشکل اور مصیبت کے وقت کام آتا ہے

اس کے بندے اس کے حکم کی اطاعت میں اس کے رسولوں علیہم السلام کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں اور ان کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ ان کو کتاب میں ہدایت فرماتا ہے سلسلہ رسولوں علیہم السلام کا چلا آیا نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تک جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کتاب (قرآن پاک) لیکر آئے۔ بدنصیب سب کچھ دیکھنے سننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے جس پر نبی پاک ﷺ کو ملال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ یہ ایمان نہیں لائینگے کیونکہ یہ سیاہ دل ہو چکے ہیں ایمان لانے کیلئے کائنات ساری انسان کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کی ربوبیت کی گواہی دے رہی ہے اور بیشمار نشانیاں ہیں اس میں اب اس سورۃ رعد میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے پھر اپنی ذات کے متعلق ہدایت عطا فرمائی کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک ہونے کی گواہی کائنات کا ایک ایک ذرہ دے رہا ہے ذرہ آنکھیں کھولو آسمان کی تخلیق سورج چاند ستاروں سے اس کا مزین ہونا اور ان کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر کام میں لگا رہنا۔ دن رات کا آنا زمین کو بچھانا اور اس سے قسم قسم کے پھل پھول کا اگانا ہر انسان کی ضروریات کو پورا کرنا یہ سب نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے خالق اور مالک ہونے پر ایک دن ضرور ایسا آئیگا جس میں سب نے جمع ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اگر یہ دن مقرر نہ ہوتا تو دنیا میں اچھائی اور برائی کی کوئی حقیقت نہ رہتی یہ ڈر اعمال کی اصلاح کیلئے کار آمد ہوتا ہے۔ جو لوگ یہ غلط خیال رکھتے ہیں کہ مر کر کس طرح زندہ ہونگے انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ جس نے کچھ نہ ہونے سے سب کچھ بنا دیا وہ خدا یہ ختم کر کے پھر بنا سکتا ہے اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے وہ کفر کرتے ہیں تو ان کیلئے رہنے کی جگہ ہمیشہ کیلئے جہنم ہے اور ان کی گردن اور ان کے گلے میں طوق ہونگے۔ آج کا فرمان بھی ان بدنصیب لوگوں کے متعلق حکم ہوا کہ یہ عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ عذاب ہم پر لے آؤ اول تو ان کی کوئی حقیقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مطالبہ پورا کرے عذاب وہ اپنی مرضی سے بھیجے گا اور جب آئے گا تو اس کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ جس طرح پہلی امتوں پر عذاب نازل ہوئے پھر کسی کو چھٹکارا نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے ہر انسان کیلئے حفاظتی فرشتے مقرر ہیں اور اعمال لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے تو فوراً نہیں لکھتے اس خیال سے کہ شاید یہ توبہ کرے مگر جب توبہ نہیں کرتا تو وہ پھر لکھ دی جاتی ہے نیکی لکھنے والے نیکی کا ارادہ کرتے ہی ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اس کے علاوہ فرشتے انسان کی حفاظت کرتے ہیں جو ہر مصیبت ہر آفت سے ہر حملے سے بچاتے ہیں جب تک یہ انسان دنیا میں رہتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اور جب اس کی حفاظت منظور نہیں ہوتی تو اس وقت ان فرشتوں کو ہٹا لیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال اور حال سے ہر وقت واقف ہے جب بچہ پیٹ میں پیدا ہوتا ہے اس کا اسے علم ہوتا ہے اس کی پرورش اس کی ماں کے پیٹ میں فرماتا

ہے اور پیدائش سے پہلے اس کی خوراک کا بندوبست اس کی ماں کی چھاتی میں کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر طریقہ سے اسے ہدایت بخشتا ہے ہر انسان کو ہدایت عطا ہوتی ہے رسولوں علیہم السلام کے ذریعے ان کے تابعین کے ذریعے خود ان کے شعور کے ذریعے، دنیاوی حالات کے ذریعے یہاں تک کہ جو بجلی کی کڑک اور چمک ہے یہ بھی ہدایت کیلئے ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ڈر کر راہ راست پر آ جائے لیکن جب باز نہیں آتا تو یہ چمک اور کڑک اسے خاک میں ملا دیتی ہے اور جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور جو ہر چیز کی نگہبانی کرتا ہے جو موت دیتا ہے اور موت کے بعد پھر زندہ کر کے اعمال کی سزا اور جزا دے گا انسان اشرف المخلوقات ہے اور ساری کائنات اس کی ضرورت کیلئے پیدا کی گئی ہے لیکن پھر بھی اگر وہ ہدایت قبول نہ کرے تو وہ ہر مخلوق سے بدتر ہے کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے سرنگوں ہے خوف سے انسان اگر بے زبان اور بے شعور چیزوں سے بھی زیادہ غافل ہو جائے تو وہ سب سے زیادہ عذاب کا حقدار ہے یہ بات سمجھنے والی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی موجودگی اور اس کی تخلیق کی گواہی ذرہ ذرہ دے رہا ہے، گذرے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کے واقعات اور باغیوں کا انجام معلوم ہونے کے باوجود پھر انسان اپنے اعمال کو درست کیوں نہیں کرتا صرف اس لئے کہ اس کے سوچنے سمجھنے کی طاقت شیطان کے قبضے کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے۔ تو ضروری یہ ہوا کہ شیطان سے چھٹکارا حاصل کیا جائے تاکہ دیکھنے، سننے اور سمجھنے کی طاقت بحال ہو جائے۔ اندھیرا دور ہو کر دل و دماغ زندہ اور روشن ہو جائیں یہ طاقت صرف نسبت رسولی ﷺ سے ہی مل سکتی ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ کو جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا گیا وہاں روشن کرنیوالا چراغ بھی بنا کر بھیجا گیا۔ گویاں نسبت رسولی ﷺ ہی واحد ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ﷺ کا غلام بننے کا اور ذلت کے عذاب سے بچنے کا یہی وجہ ہے کہ اس نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے یہاں سب کو جمع کیا جاتا ہے کہ سب مل کر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کریں اور اللہ تعالیٰ سے نسبت رسولی ﷺ کی التجا کریں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۱۶_۱۸]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ
وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ
وَالْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ؕ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕؔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ؒ (سورۃ الرعد: ۱۶ تا ۱۸)

آپ فرمادیں اور پوچھیں کہ کون ہے رب آسمانوں اور زمین کا کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کیا بنائے تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا وہ حمایتی جو کچھ اختیار نہیں رکھتے اپنے لئے بھی کسی نفع کا نہ نقصان کا پوچھو کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور بینا اور کیا یکساں ہوتے ہیں اندھیرے اور نور (روشنی) کیا انہوں نے بنائے ہیں اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے شریک جنہوں نے کچھ پیدا کیا ہو جیسا اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پس ان پر تخلیق مشتبہ ہوگئی ہو کہہ دو اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو اور وہ ایک ہے سب پر غالب ہے اسی نے اتارا پانی پس بہنے لگیں وادیاں (ندیاں) اپنے اپنے اندازے کے مطابق تو اٹھالیا پانی کی رو نے ابھرا ہوا جاگ اور جن چیزوں کو آگ کے اندر ڈھالتے ہیں زیور بنانے کیلئے۔ یا دیگر سامان بنانے کیلئے اس میں

بھی اسی طرح جھاگ اٹھتا ہے یوں اللہ تعالیٰ مثال بیان کرتا ہے حق اور باطل کی پس جھاگ تو رائیگاں چلا جاتا ہے تو جو چیز نفع بخش ہے لوگوں کیلئے وہ باقی رہ جاتی ہے زمین میں یوں ہی اللہ تعالیٰ مثالیں بیان کرتا ہے اُن لوگوں کیلئے جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا بھلائی ہے اور جنہوں نے نہیں مانا اس کے حکم کو تو اگر ان کی ملکیت میں ہو جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اور اتنا ہی اس کے ساتھ ہو تو وہ اسے بطور فدیہ دیدیں یہی وہ بدنصیب ہیں جن کیلئے سخت بار پرس ہوگی اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے۔

جب نبی پاک ﷺ نے مشرکین مکہ کو حق کی طرف بلایا اور بت پرستی سے ڈرایا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو مالک وخالق ہے بے جان بتوں کی پرستش کرتے ہو۔ اس کی تمہیں سخت سزا دی جائے گی تو یہ عقل کے مارے ہوئے عذاب طلب کرنے لگے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں ہمارے لئے وہ عذاب جس سے ہمیں ڈراتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو پھر کوئی ٹال نہیں سکتا۔ لیکن وہ اپنے بندوں پر بہت مہرباں ہے اس لئے ان کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ توبہ کرلیں اور اگر نہ کریں تو اس کا عذاب بھی سخت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ عقل سے محروم ہو چکے ہیں کہ گذشتہ تاریخ بھی نہیں دیکھتے کہ کس طرح گذشتہ قوموں پر عذاب نازل ہوا اور کس طرح ہلاک ہو گئے اور مٹ گئے عجیب بات ہے کہ خالق ومالک کی قدرت دن رات یہ کائنات کے ذرے ذرے میں دیکھتے ہیں اپنے وجود میں بھی دیکھتے ہیں پھر بھی اس کی قدرت کو بھول کر ان بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ جو خود بے زبان بے جان اور لاشئے ہیں اور خود یہ بت ان کی اپنی تخلیق ہیں، اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان بنائے وہ آسمان سے پانی برساتا ہے پھر وہ زمین کو زندہ کرتا ہے بجلی کی کڑک میں سورج اور چاند ستاروں کی گردش میں ہر لمحہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے اس اللہ تعالیٰ کو بھول کر یہ ان بتوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں جو نہ سن سکتے ہیں نہ ان تک پہنچ سکتے ہیں اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ اس طرح سب کچھ ظاہر دیکھنے کے باوجود جو لوگ غلط عقیدہ اور عمل رکھتے ہیں اس کی وجہ انکی عقل اور سمجھ کی مردگی ہے جس کی وجہ شیطان کا قبضہ ہے اب راہ راست پر آنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھنے کیلئے اور ذرہ ذرہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھنے کیلئے عقل اور بصیرت کی زندگی کی ضرورت ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان کے دل ودماغ روشن ہو جائیں اور اسے شیطان سے چھٹکارہ حاصل ہو جائے یہ کیفیت صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جو لوگ روشن کرنیوالے چراغ یعنی اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نبی پاک ﷺ سے نسبت قائم کرتے ہیں ان کی زندگی میں یہ انقلاب آجاتا ہے اور ان کے دل ودماغ زندہ ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ﷺ کے غلام بن

جاتے ہیں آج کے فرمان میں لوگوں کو جھنجوڑا جا رہا ہے غفلت کی نیند سونیوالو سمجھ اور عقل کر مردہ کرنے والو ہوش سے کام لو یہ سب کچھ کس نے بنایا ہے آسمان زمین تمہیں اور تمہاری خوراک کو کس نے پیدا فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس کی طرف میں تمہیں بلا رہا ہوں اور تم ان کو معبود بناتے ہو۔ جو خالق نہیں مخلوق ہیں بے فیض ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ آؤ اگر تم دنیا میں یہ دیکھ کر گمراہ ہوتے ہو کہ ایسے گمراہ لوگ آسودہ زندگی گذار رہے ہیں تو یہ عارضی چیز ہے بالکل اس طرح جس طرح پانی زور سے آئے اس پر جھاگ سی آجاتی ہے یا کسی دھات کو پگھلاؤ تو اس کے اوپر جھاگ آجاتی ہے یہ جھاگ عارضی ہوتی ہے جو مٹ جاتی ہے اور بہہ جاتی ہے باقی اصل رہ جاتا ہے اس دنیا میں اور آخرت میں صرف وہی لوگ سرخرو اور سرفراز ہوتے ہیں جو اپنے خالق و مالک کے حکم کو مان کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرتے ہیں اور جو راہ راست پر نہیں آتے ان کا انجام سخت خراب ہوتا ہے دونوں جہانوں میں ذلیل و رسواء اور رُوسیاہ ہوتے ہیں اور ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہوتی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہینگے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

سامعین کرام ان ارشادات میں اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی جارہی ہے اور بتوں کی تذلیل بیان کی جارہی ہے دلائل آفاقی اور انفسی دیکر مگر سبق وہی حاصل کرتے ہیں جن کے دل و دماغ زندہ اور منور ہوں۔ جن کے دل و دماغ مردہ ہوں ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہوں انہیں کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنی گمراہی میں مستغرق رہتے ہوئے جہنم کا ایندھن بنتے ہیں بات پھر وہیں پر آتی ہے کہ دل و دماغ کی روشنی ضروری ہے اور ان (دل و دماغ) کی زندگی ضروری ہے اور روشنی اور زندگی نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوسکتی ہے نسبت رسولی ﷺ صاف سینوں کو حاصل ہوتی ہے اور سینے صاف یادالٰہی سے ہوتے ہیں جو اس محفل کا مدعا ہے اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۱۹۔۲۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ ھُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۹ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝۲۰ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝۲۱ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۝۲۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۝۲۳ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝۲۴ وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝۲۵ (سورۃ الرعد: ۱۹ تا ۲۵)

کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو نازل کیا گیا آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے۔ جو اندھا ہے نصیحت صرف وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔ وہ جو پورا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو اور نہیں توڑتے پختہ وعدے کو اور جو لوگ جوڑتے ہیں اُسے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جوڑا جائے اور ڈرتے رہتے ہیں اپنے رب سے اور خائف رہتے ہیں سخت حساب سے اور جو لوگ صبر کرتے رہے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور صحیح صحیح ادا کرتے رہے نماز کو اور خرچ کرتے ہیں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے۔ پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ طور پر اور مدافعت کرتے رہے برائی کو نیکی سے انہی لوگوں کیلئے دارِ آخرت کی راحتیں ہیں۔ سدا بہار باغات جن میں وہ داخل ہونگے اور جو صالح ہونگے انکے (آباؤ اجداد) باپ دادوں سے ان کی

بیویوں اوران کی اولادوں سے اورفرشتے داخل ہونگے ان پر ہر دروازے سے کہ سلامتی ہوتم پر بوجہ اسکے کہ جوتم نے صبر کیا پس کیا عمدہ ہے یہ آخرت کا گھر اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ اسے پختہ کرنے کے بعد اور کاٹتے ہیں ان رشتوں کو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انہیں جوڑا جائے اور برپا کرتے ہیں زمین پر فساد یہی لوگ ہیں جن پر لعنت ہے اور ان کیلئے برا گھر ہے۔

پچھلے فرمانِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت تھی کہ یہ لوگ عقل سے محروم ہیں۔ جو زمین اور آسمان کو اور کائنات کے ذرے ذرے کو دیکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہیں ایسے باطل بے جان بتوں کو جن کی تخلیق کوئی نہ ہو وہ نہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ جواب دے سکتے ہیں ایسے لوگ اندھے ہیں بہرے ہیں یہ نہ حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اسکی وجہ ان کے دل و دماغ پر شیطان کا قبضہ ہوتا ہے۔

ایسے لوگ اگر آسودہ حال بھی ہوں تب بھی انکی حیثیت پانی پہ جھاگ کے برابر ہوتی ہے یا دھات کے گرم کرتے وقت جو جھاگ ابھرتی ہے۔ پھر یہ جھاگ ختم ہو جاتی ہے اور اصل باقی رہ جاتا ہے۔ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو راہ راست پر ہوتے ہیں اور جو غلط راستے پر چلتے ہیں آخر ان کیلئے رسوائی اور ذلت ہوتی ہے انکا ٹھکانہ جہنم ہوگا اسکے ساتھ ہی آپ کو بتایا تھا۔ کہ ایسے لوگ جو حقیقت کو دیکھ کر بھی سمجھ نہیں سکتے اور راہِ راست کو چھوڑ کر بھٹکتے ہیں وہ اس لئے کہ انکے دل و دماغ مردہ ہو چکے ہوتے ہیں شیطان کے قبضے کی وجہ سے اب ان کے دل و دماغ کر زندہ کرنے اور اس قابل بنانے کیلئے کہ وہ سمجھ لیں کہ انکو روشنی کی ضرورت ہے اور شیطان سے چھٹکارہ ضروری ہے جو صرف نسبت رسولی ﷺ سے ممکن ہے کیونکہ نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں زندہ ہو جاتے ہیں اور شیطان اور نفس کے قبضے سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے متعلق آج کا ارشاد ہے حکم ہوا کہ ایسے لوگ جو ایمان لے آئے جنہوں نے نسبت رسولی ﷺ حاصل کی لی حق کو پہچان لیا ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ وہ پھر ان لوگوں کی طرح نہیں رہتے جو ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں اور روشنی سے محروم ہوتے ہیں اس لئے کہ زندہ عقل والے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول کرتے ہیں اور حکم کے مطابق زندگیاں گذارتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنا پختہ وعدہ قائم رکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مالک و خالق اور وحدہ لاشریک یقین کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلتے ہیں اور ہمیشہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت کا خوف دل میں رکھتے ہیں یہ نمازیں قائم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو رزق ان کو دیا ہے اسے

اعلانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے اور ہمیشہ نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں ان کا انجام جنت ہے یعنی سدا بہار باغ جن میں وہ داخل ہونگے انکے ماں باپ بیویاں اور اولادیں بھی جو نیک ہوتے ہیں وہ بھی انکے ساتھ ہونگے ہر طرف سے فرشتے ان پر داخل ہونگے ان کو مبارک دیتے ہوئے دعائیں دیتے ہوئے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار نہ کی ان پر شیطان کا قبضہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے وہ اندھے بہرے لوگوں کی طرح ہوتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں اس لئے کہ نہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان سکے نہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرسکے وہ فساد اور برائی میں مبتلا رہتے ہوئے اپنے برے انجام کو پہنچتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے اور انکا آخری ہمیشہ رہنے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

سامعین کرام! دیکھ لیں اس ساری ہدایت کا خلاصہ یہی ہوا کہ دونوں جہانوں کی کامیابیاں سرخروئیاں سرفرازیاں اللہ تعالیٰ کے رسول سے نسبت سے ملتی ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بینا عقلمند اور سمجھدار فرمایا اور اپنی نعمتوں کا حقدار قرار دیا ہے۔ جو لوگ نسبتِ رسولی ﷺ سے محروم ہوئے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں چلے گئے ان کو اللہ تعالیٰ نے اندھا بے عقل اور بدنصیب فرمایا ان کیلئے جہنم کا اعلان فرمایا اور ان پر لعنت فرمائی۔ گویا نسبت رسولی ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ﷺ کا غلام بننے کیلئے ضروری ہے۔ اسی لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنیکی تلقین کی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے لوگوں کو جمع کرکے یادِ الٰہی کرائی جاتی ہے کیونکہ یادِ الٰہی سے ہی دلِ نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ اس لیے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کردیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۲۶-۳۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ
اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ
فِىْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ
قُلْ هُوَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ
قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ
اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ
قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِىَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣١﴾ (سورۃ الرعد: ۲۶ تا ۳۱)

اللہ تعالیٰ کشادہ روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تنگ روزی دیتا ہے (جسے چاہتا ہے) اور کفار بڑے مسرور ہیں دنیاوی زندگی سے اور نہیں ہے دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں مگر متاع حقیر اور کفار کہتے ہیں کہ کیوں نہ اتاری گئی ان (مسلمانوں) پر کوئی نشانی انکے رب کی طرف سے آپ ﷺ کہہ دیں اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور رہنمائی فرماتا۔ اپنی طرف آنے کی جو صدق دل سے رجوع کرتا ہے۔ جو ایمان لائے اور مطمئن ہو گئے جن کے دل ذکر الٰہی سے غور سے سنو! اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں ہیں اور جو لوگ ایمان بھی لائے اور عمل نیک کئے ۔ خوشخبری ہے ان کیلئے اور اچھا انجام ہے اسی طرح ہم نے آپ کو رسول ﷺ بنا کر بھیجا۔ ایک قوم کی طرف جس سے

پہلے گزر چکی ہیں کئی قومیں تا کہ آپ پڑھ کر سنائیں انہیں وہ جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا۔ اور یہ کفار انکار کر رہے ہیں۔ رحمٰن کا۔ کہہ دیں وہی میرا پروردگار ہے اسکے بغیر کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور ہم اسی کے جناب کی طرف رجوع کیے ہوئے ہیں اور اگر کوئی ایسا قرآن اترتا جس کے ذریعے سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس سے پھٹ جاتی زمین یا مردوں سے اس کے ذریعے باتیں کی جاسکتیں۔ بلکہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں کیا نہیں جانتے ایمان والے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت دے دیتا۔ اور کفار اسی حالت میں رہیں گے کہ پہنچتا رہے گا انہیں اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی صدمہ یا اترتی رہے گی کوئی نہ کوئی مصیبت ان کے گردونواح میں یہاں تک کہ آجائے اللہ تعالیٰ کا وعدہ بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

پچھلے فرمان میں آپ سن چکے ہیں کہ جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوتے ہیں برابر نہیں ہوتے کیونکہ نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے وہ اندھے ہوتے ہیں ان کے دل و دماغ شیطانی قبضے کی وجہ سے مردہ اور ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں اس طرح وہ کوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔ وہ گمراہ سے گمراہ تر ہوتے جاتے ہیں۔ اور نسبت رسولی ﷺ سے منور لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھتے ہیں اور روز اول کے وعدے کو یاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو قائم رکھتے ہیں اور اس کے بغیر کسی کو نہیں پوجتے۔ اور شیطان کے پیروکار اندھے ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بتوں کی بے بسی میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ کچھ دیر کے لئے اگر یہ گمراہ لوگ آسودہ حال ہو جائیں تو ان کو کامیاب نہیں کہا جاسکتا ان کی کامیابی اس جھاگ کی طرح ہوتی ہے جو پانی کے زور کے چلنے سے آتی ہے یا کسی چیز کو گرم کرنے سے آتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اعمال بد انہیں ان کے برے انجام کی طرف لے جاتے ہیں جو بری جگہ ہے۔

آج کا فرمان الٰہی بھی اللہ تعالیٰ کی شان اس کی تخلیق اور اس کی قدرت کا بیان ہے۔ کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے جسے چاہے رزق دے جسے چاہے تنگی دے اور جو چاہے کرے۔ کفار اللہ تعالیٰ کی شان سن کر کہتے تھے۔ کہ پھر اللہ تعالیٰ کو عرض کریں کہ مکہ کے پہاڑ سونا اور چاندی کے بن جائیں۔ زمین پھٹ کر پانی کی نہریں بہنا شروع ہو جائیں۔ ریگستان سبزہ زار بن جائیں۔ اور مردے زندہ ہو کر ان سے بات کریں۔ خصوصاً ان کے دادا قصی۔ اس پر حکم ہوا کہ یہ سب قدرت الٰہی میں داخل ہے۔ وہ جو چاہے کرے اگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پل

بھر میں یہ سب کچھ کردے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ لوگ گزشتہ قوموں کی طرح پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ یہ سیاہ دل ہو چکے ہیں تو ان کا انجام پھر انہی قوموں کی طرح ہوگا۔ جن پر آسمان سے آگ برسی پتھر برسے ان کی بستیاں اٹھا کر الٹی پھینکی گئیں۔ جن کو بندر اور خنزیر بنایا گیا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول رحمت اللعالمین ﷺ ہیں۔ اس لئے آپ کی موجودگی میں عذاب الٰہی نازل نہیں ہوسکتا۔ البتہ ان کے اعمال کی سزا ان کو ملتی رہے گی دنیا میں بھی اور آخرت میں ان کا انجام جہنم ہوگا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی شان بیان فرمائی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت رکھتے ہیں ان کے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ کی یاد میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ان کو اس یاد الٰہی سے اطمینان قلب، جو سب سے بڑی دولت ہے مل جاتا ہے۔ ورنہ شیطان اور نفس کی ایماء پر انسان اپنا اطمینان اولاد مال و دولت حکومت میں تلاش کرتا ہے اور یہ سب کچھ حاصل ہونے کے باوجود اسکی پریشانی اور بے اطمینان بڑھتی رہتی ہے جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں ان کو یاد الٰہی کی برکتوں سے آگہی ہوتی ہے۔ اور وہ یاد الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ جس سے ان کے دلوں میں نور الٰہی پیدا ہوتا ہے جس سے روح کو غذا ملتی ہے حدیث پاک میں آیا ہے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہتا ہے تو ایک مقام ایسا آجاتا ہے۔ کہ اس کی زبان اللہ تعالیٰ کی زبان، اس کی آنکھ اللہ تعالیٰ کی آنکھ اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ۔ اور اس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے پاؤں بن جاتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جہاں بھی ان کو اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ملتے ہیں وہ ان پر سایہ کر لیتے ہیں۔ اور جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے تم کہاں تھے وہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تیرے بندے تیری یاد کر رہے تھے۔ اور ہم نے ان پر سایہ کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کیا چاہتے تھے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری بخشش چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ رہو کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں کچھ ایسے بھی تھے کہ جو دیکھنے کیلئے بیٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ لوگ ایسے ہیں جن کے ہم نشین بد بخت نہیں رہتے اور جن سے محبت کرنے والے محروم نہیں رہتے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے منادی کرنے والا فرشتہ ان کی بخشش کا اعلان کر دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں میں بیٹھنا مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

سامعین کرام! نسبت رسولی ﷺ کی برکت اسکی طلب ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد آپ کو نصیب ہوئی۔

اوراللہ تعالیٰ کی یہ نعمت بھی آپ کوملی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کیا جائے کم ہے۔ اس کی یاد کیلئے دنیااور مافیہا سب کچھ قربان کر دینا چاہیے۔ اس محفل کی قیمت کو سمجھیں اوراب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اوردعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ اپریل ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۳۲۔۳۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (۳۲) اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (۳۳) لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (۳۴) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ (۳۵) وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ (۳۶) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ (۳۷)

(سورۃ الرعد: ۳۲ تا ۳۷)

اور بے شک مذاق اڑایا گیا رسولوں کا جو آپ سے پہلے گزرے پس ہم نے ڈھیل دی کافروں کو پھر ہم نے پکڑ لیا ان کو تو کیسا تھا عذاب کیا وہ خدا جو مہربانی فرما رہا ہے ہر نفس پر کہ اس کے اعمال کیسے ہیں اور ان مشرکین نے بنا لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے شریک آپ کہہ دیں کیا تم آگاہ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو ایسی بات سے جسے وہ ساری زمین میں نہیں جانتا۔ یا یوں ہی یاوہ گوئی کر رہے ہو۔ بلکہ آراستہ کر دیا گیا ہے کافروں کیلئے ان کا مکر و فریب اور روک دیئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ ہونے دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ان کیلئے عذاب ہے دنیاوی

زندگی میں اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت ہوگا اور نہیں ہے ان کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کوئی بچانے والا۔ اس جنت کی کیفیت جس کا وعدہ کیا گیا پرہیزگاروں سے ایسی ہے کہ اس کے نیچے رواں ہیں ندیاں اسکا پھل ہمیشہ رہے گا اور اس کا سایہ بھی رہے گا۔ یہ انجام ہے ان کا جو ڈرتے رہے اپنے رب سے اور کفار کا انجام آگ ہے اور جن کو ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ خوش ہو رہے ہیں اس کتاب پر جو نازل کی گئی آپ کی طرف اور ان لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بعض قرآن کا انکار کرتے ہیں کہہ دیں کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ اور اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اور اسی طرح اتارا ہے ہم نے اسے فصیح عربی زبان میں اور اگر تم پیروی کرو ان کی خواہشات کی اسکے بعد کہ آچکا تمہارے پاس صحیح علم تو نہیں ہوگا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ کوئی محافظ۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مارتا وہی ہے۔ پیدا وہی کرتا ہے۔ رزق وہی دیتا ہے۔ کشادگی اور تنگی وہی کرتا ہے۔ غرض جو چاہے وہ کرے ہر چیز کا مالک خالق اور بادشاہ ہے وہ کسی کے ماتحت نہیں۔ ہر چیز اس کے ماتحت ہے کفار سے جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بیانِ کی گئی تو انہوں نے نبی پاک ﷺ سے عرض کیا کہ پھر مکہ کے پہاڑوں کو سونے اور چاندی کر دیں زمین سے نہریں نکال دیں اور عرب کے ریگستان کو سبزہ زار بنا دیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ قادر مطلق ہے وہ ایسا پل بھر میں کر سکتا ہے۔ مگر یہ لوگ تو پھر بھی ایمان نہ لائیں گے۔ کیونکہ ان کے دل سیاہ ہیں۔ پہلی قوموں نے بھی رسولوں سے اسی طرح معجزات طلب کیے پھر بھی وہ ایمان نہ لائے۔ جس پر انہیں سخت عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ اگر ان کی خواہش پوری کر دی گئی۔ اور یہ ایمان نہ لائے تو ان پر آپ کی موجودگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب نازل نہیں فرمائے گا۔ البتہ کفار ذلت اور سختی میں بتلا رہ کر جہنم میں جائیں گے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی تعریف بھی فرمائی کہ مومنین کے دل و دماغ ایمان سے منور ہوتے ہیں اور وہ یاد الٰہی سے ہی اپنے سینوں کو منور کرتے ہیں۔ اور ذکر الٰہی سے ہی ان کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اطمینان قلب صرف یاد الٰہی سے ہوتا ہے۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے ان کو بخش دیتا ہے اور ان کی مرادیں پوری فرماتا ہے۔ یہی لوگ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوتے ہیں۔

آج کے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین، منکرین، یہود اور نصاریٰ کے جواب میں فرمایا ہے اس لئے کہ یہ

Collection Of Addvocate Showkat

لوگ ہر طرح کی اذیت دینے کے علاوہ مذاق بھی کرتے تھے۔ اس پر حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ تسلی دے رہا ہے کہ منکرین اور کفار کا یہی دستور شروع سے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام سے مذاق کرتے رہے۔ اور ان کا انجام روسیاہی اور ذلت ہوا۔ اور وہ دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کا انکار کرتے تھے۔ ان کا سب سے بڑا جرم اور گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کا شریک کرنا اور ان سے دعائیں مانگنا تھا۔ اور یہود و نصاریٰ حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے بیٹے مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ یہ بت جن کو تم پوجتے ہو ان میں سے کوئی ایسا ہے جس نے کچھ تخلیق کیا ہو۔ یا تمہاری نگہبانی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کر رہا ہو۔

حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ جو تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کیلئے آئے تھے۔ ان کو ہی تم نے اللہ تعالیٰ بنا لیا۔ کتنے کم عقل ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ جو تم کو ڈھیل دے رہا ہے۔ اس ڈھیل کے دھوکے میں مت آؤ۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے جن کو تم پوجتے ہو ان میں کوئی ہے جو تمہاری نگہبانی کرتا ہو اس کا نام بتاؤ۔ ہرگز کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کفار کو مہلت دی جاتی ہے ان کے عمل کو ان کو اچھا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہو جائے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ ان کیلئے سخت عذاب ہے۔ ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرتے ہیں۔ ان کیلئے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ جنت کے باغ جن میں پھل قسم ہا قسم کے اور سایہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہوگا اس کے مقابلے میں کفار کیلئے جہنم کی آگ ہے۔ اہل کتاب میں سے بعض تو قرآن پاک کو پہچان کر بہت خوش ہوئے اور مان لیا لیکن بعض بدنصیب منکر ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی پاک ﷺ کو حکم دیا کہ بتا دیں آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور شرک سے منع کرنے کیلئے آئے ہیں اور خود میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں اور سب کو اسکی طرف لوٹ کر جانا ہے آخر میں فرمایا قرآن پاک کو لوگوں کی آسانی کیلئے عربی میں اتارا گیا۔ کیونکہ عربی ان لوگوں کی زبان تھی۔ تا کہ وہ آسانی سے سمجھ جائیں۔ اور عمل کر سکیں۔ پھر یہ ہدایت دی گئی کہ اتنی مہربانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے محبوب رحمت اللعالمین ﷺ بھیجنے کے باوجود اگر یہ لوگ سچ کی تابعداری نہیں کرتے اور گمراہیوں اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں تو پھر ان لوگوں کا کوئی مددگار اور محافظ نہیں ہوگا۔ اس ساری ہدایت میں آپ دیکھ لیں۔ نسبت رسولی ﷺ کو تلقین کی جا رہی ہے۔ کہ جو لوگ ہر تعلق، ہر محبت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زندگی کے اعمال درست کر لیتے ہیں ان کیلئے

دونوں جہانوں میں سرفرازی اور سرخروئی ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی شان میں تخفیف لائیں گے یا مذاق اڑائیں گے یا نسبتِ رسولی ﷺ حاصل نہ کریں گے ان کا انجام خراب اور گمراہ کن ہوگا اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں جان لیں کیونکہ نسبتِ رسولی ﷺ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعمال درست نہیں ہو سکتے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے یہ محفل منعقد کی گئی ہے تاکہ یادالٰہی سے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنایا جائے اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۵ اپریل ۲۰۰۵ء

سورۃ الرعد [۳۸۔۴۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ (۳۸) يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ (۳۹)
وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ (۴۰)
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۴۱) وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ
وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ (۴۲) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (۴۳) (سورۃ الرعد: ۳۸ تا ۴۳)

اور بے شک ہم نے بھیجے بہت سے رسول ﷺ آپ سے پہلے اور ہم نے دی تھیں انہیں بیویاں اور اولاد اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی وہ لائے تھے نشانی اور ہر وعدے کیلئے ایک وقت مقرر ہے۔ اور مٹاڈالتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہے اور باقی رکھتا ہے جو چاہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب ہے اور اگر ہم دکھلا دیں تم کچھ حصہ اس کا جو وعدہ دیتے ہیں ہم ان کو یا قبض کرلیں آپ کو پس آپ نے پہنچا دینا ہے پیغام اور ہم پر ہے حساب لینا۔ کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم زمین کو گھٹاتے جاتے ہیں اس کے کناروں سے اور اللہ تعالیٰ حکم کرنے والا ہے اور کوئی اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا۔ اور وہ جلدی لینے والا ہے حساب۔ اور یقیناً مکر کیا ان سے پہلے لوگوں نے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی تدبیر کا مالک ہے وہ ہر نفس کے ہر عمل کو جانتا ہے۔ اور کفار جلدی جان لیں گے۔ کہ آخرت کس کی ہے اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر نہیں بھیجا آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ۔ اور وہ شخص جس کے پاس

ہے علم کتاب۔

پچھلے فرمانِ الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے نبی پاک ﷺ کو تسلی دی کہ آپ غم نہ کریں۔ ایسے ہی کم عقل آپ سے پہلے گذرے ہوئے رسولوں علیہم السلام سے بھی مذاق کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایک وقت تک مہلت دیتا ہے اور پھر ان کو سخت عذاب میں پکڑتا ہے یہ اس قدر کم عقل ہیں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے سب کو تخلیق کیا اور ہر ایک کے عمل سے وہ واقف ہے۔ اور ان بتوں میں کوئی ایسا نہیں جس نے کچھ پیدا کیا ہو۔ اگر ہے تو یہ ان کا نام بتائیں۔ یہ ایسی بات کرتے ہیں جس کا کوئی ثبوت نہیں کفار کر جو ڈھیل دی جاتی ہے اور دنیا ان کو کمال اور خوبصورت کر کے دکھائی جاتی ہے تا کہ ان کا عذاب سخت ہو اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کیوجہ سے ان کیلئے کوئی دعا نہیں اور کوئی ہدایت نہیں رہی انکا انجام جہنم ہوگا یہ حالت کفار منکرین کی ہے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کیلئے جنت سدا بہار جس میں نہ ختم ہونیوالے پھل اور نہ ڈھلنے والے سائے ہیں اور اہل کتاب میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو قرآن پاک کو پڑھ کر خوش ہوئے کہ آخری رسول آ گئے جو ہمارے شفیع ہونگے ہمیں روشنی میں لائیں گے اندھیرے سے نکالیں گے لیکن کچھ ان میں ایسے ہیں جو بوجہ حسد منکر ہو کر جہنم کا ایندھن بنیں گے آپ ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ کہہ دیں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسکا کوئی شریک نہیں اور تم اہل کتاب سب کچھ جاننے کے بعد اگر پھر بھی شرک کرو گے تو تمہارا انجام بہت برا ہوگا۔ اور تمہاری کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ آج کا فرمان الٰہی اسی فرمان کی وضاحت ہے کہ مشرکین مکہ اور منکرین اسلام یہود و نصاریٰ نے رسالت مآب ﷺ کے ساتھ مذاق کے علاوہ کئی اعتراض اور بھی کیے مثلاً یہ کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات شہزادیاں ہیں نبی کو اس زندگی میں ان سے کیا واسطہ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ پہلے رسول ﷺ جن کو تم مانتے ہو ان کی بیویاں اور بچے تھے۔ یہ اعتراض تمہارا بیہودہ اور حسد کی بنا پر ہے انکا دوسرا اعتراض یہ کہ پہلے رسولوں علیہم السلام نے معجزات دکھائے آپ کیوں نہیں دکھاتے اسکا جواب پہلے بھی دیا گیا کہ معجزات جو نبیوں کو دیئے گئے یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے دیئے کسی نبی نے اپنا اختیار استعمال نہیں کیا یہاں اگر انکی طلب کے مطابق معجزات دیئے جاتے اور یہ اپنی پرانی عادت کے مطابق نہ مانتے تو انکا انجام بھی وہی عذاب ہوتا جو انکا ہوا تیسرا اعتراض یہ کیا کہ قرآن پاک میں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جو پہلی کتب سماوی کے خلاف ہیں اس پر بھی یہ فرمایا گیا کہ وہ ارشادات اس وقت کے مطابق تھے۔ اب زمانے کے حالات کے مطابق

قرآن پاک میں ارشادات ہیں اور چونکہ یہ آخری کتاب ہے اسلئے اس کے احکام قیامت تک قائم رہیں گے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حکم کی تفسیر میں بتایا کہ لوح محفوظ پر ہر چیز لکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اسے باقی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے مٹا دیتا ہے تقدیر (۲) دو قسم کی ہے معلق اور مبرم تقدیر معلق وہ ہے جو کسی واقع کے ساتھ مشروط ہوتی ہے کہ اگر ایسا ہوا تو یہی ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو نہیں ہوگا اور تقدیر مبرم اٹل ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ حضرت علی ؓ نے حضور نبی پاک ﷺ سے دریافت فرمایا تو حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا اور اپنی امت کو فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے صحیح صدقہ دیتا ہے ماں باپ کے ساتھ مہربانی کرتا ہے اور بھلائی کرتا ہے یہ ایسے اعمال ہیں جو بدبختی کو نیک بختی میں بدل دیتے ہیں، عمر میں اضافہ کرتے اہیں اور بدانجام سے بچاتے ہیں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے صحیحین میں ہے کہ میں نے حضور پاک ﷺ سے سنا ہے کہ جو یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا رزق اس کیلئے کشادہ کیا جائے یا اس کی موت کو موٴخر کیا جائے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے حضرت ثوبان ؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کو اس کے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے اور تقدیر کو دعا بدل دیتی ہے اور نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے حضرت عمر ؓ کعبہ شریف کا طواف کرتے وقت روتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ اگر مجھے سعادت مند لکھا ہے تو مجھے اسی زمرہ میں رہنے دے اور اگر میری بدبختی لکھی ہے تو اسے مٹا کر اہل سعادت اور مغفرت کے زمرہ میں میرا نام لکھ دے۔ اے اللہ تعالیٰ تو جو چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے ثبت کرتا ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادوں کے استاد کی پیشانی پر بدبخت لکھا دیکھا اپنے بچوں سے ذکر کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کریں کہ ہمارے استاد کی بدبختی سعادت میں بدل جائے آپ نے فرمایا میں نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ یہ قضائے مبرم ہے جسے نہیں بدلا جاسکتا۔ مگر صاحبزادوں نے پھر عرض کی دعا کیلئے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یاد آگیا کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تقدیر مبرم بھی میری دعا سے بدل جاتی ہے۔ تو پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی الٰہی رحم فرما اور اس ملا طاہر کی بدبختی کو سعادت میں بدل دے۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوگئی پھر آپ نے دیکھا بدبختی کی جگہ سعادت مندی استاد کی پیشانی پر لکھا تھا۔ آخر فرمانِ الٰہی میں حضور پاک ﷺ کو خوشخبری دی گئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی امت ہر جگہ ہوگی۔ کفر اور شرک مٹتا جائے گا اور کفار بھی اپنے انجام جان لیں گے اور حکم ہوا کفار کو کہ جو مرضی ہے کہتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کا بدلہ

دینے والا ہے سامعین کرام ! اس فرمان سے ثابت ہوا کہ جن کے سینے میں نسبت رسولی ﷺ آجائے ان کی پیشانی پر بھی سعادت مندی لکھ دیا جاتا ہے ان کی ہر مشکل حل ہوجاتی ہے اور وہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوجاتے ہیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۵ء

سورۃ ابراہیم [١-٩]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ① اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ ② الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ③ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۬ ⑥ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ⑦ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑧ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ ؕ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ ؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ⑨ (سورۃ ابراہیم: ١ تا ٩)

الرٰ یہ کتاب ہے ہم نے اتارا اسے آپ کی طرف تاکہ آپ لوگوں کو نکالیں اندھیروں سے نور کی طرف انکے رب کے حکم سے اس عزیز وحمید اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے

اور بربادی ہے کفار کیلئے سخت عذاب کے باعث جو پسند کرتے ہیں دنیوی زندگی کو آخرت پر اور دوسروں کو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور چاہتے ہیں کہ اس سیدھی راہ کو ٹیڑھا کریں یہ لوگ بڑی دور کی گمراہی میں ہیں اور ہم نے نہیں بھیجا کسی رسول علیہ السلام کو مگر اس قوم کی زبان کے ساتھ تا کہ وہ کھول کھول کر بیان کرے ان کیلئے پس گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اور ہدایت بخشتا ہے جس چاہتا ہے اور وہی سب پر غالب اور بہت دانا ہے اور بے شک ہم نے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کرتا کہ وہ نکالیں اپنی قوم کو اندھیرے سے روشنی کی طرف اور یاد دلاؤ انکو اللہ تعالیٰ کے دن یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر ہمت والے صبر کرنے والے شکر گذار کے لئے اور جب کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ یاد کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی جب اس نے نجات دی تمہیں فرعونیوں سے پہنچاتے تھے تمہیں سخت عذاب ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ چھوڑتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اس میں بڑی بھاری آزمائش تھی تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے اور یاد کرو جب مطلع فرمایا تھا تمہارے رب نے تمہیں کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں اپنی نعمتوں میں اضافہ کرونگا۔ اور اگر انکار کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ اگر تم اور جو زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں تو اللہ تعالیٰ بے شک بے پرواہ اور سب تعریفوں کا مالک ہے کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی ان قوموں کی جو پہلے گذر گئی ہیں جیسے قوم نوح عاد اور ثمود اور جو لوگ انکے بعد گذرے ہیں نہیں جانتا انہیں مگر اللہ تعالیٰ لائے تھے انکے پاس انکے رسول علیہ السلام روشن دلیلیں پس انہوں نے ڈال دیئے اپنے ہاتھ اپنی زبانوں میں اور منہ میں اور کہا کہ ہم انکار کرتے ہیں اس دین کا جسکے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اور جسکی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس میں ہم شک میں ہیں جو تذبذب میں ڈالنے والا ہے۔ اس سے پہلے آپ سن چکے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تو منکرین نے بے شمار اذیتیں دینے کے علاوہ مذاق اڑایا۔ اور پھر بیہودہ اور بے معنی اعتراض کئے مثلاً یہ کہ حضور نے نکاح کیوں کئے انکی اولاد کیوں ہوگئی۔ آپ پہلے نبیوں کی طرح معجزات کیوں نہیں دکھاتے آپ نے پہلے کتب سماوی کی بہت سی باتیں منسوخ کیوں کر دیں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اعتراضات تمہارے حسد اور بغض اور بدبختی کی وجہ سے ہیں ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ پہلے جتنے رسول گذرے ہیں سب نے نکاح کئے اور سب کی اولادیں ہوئیں سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات تو نبی اپنی مرضی سے نہیں دکھاتے بلکہ جب یہ بد باطن اعتراض کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ معجزہ اپنے نبی کو دکھاتا ہے اور عطا فرماتا ہے اور جو اس معجزے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے تو پھر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے اب چونکہ مخلوق میں رحمت اللعالمین

ﷺ موجود ہیں اسلئے اس قسم کا نیست و نابود کردینے والا عذاب نہیں آیگا معجزہ تو خود حضور ﷺ کی ساری اپنی زندگی اور قرآن پاک معجزہ ہے۔ جس جیسی ایک آیت بھی سب ملکر بھی نہ بنا سکے اور پہلی کتب ساوی کی کچھ باتیں اس لئے منسوخ کی گئیں کہ وہ اس وقت کے حالات کے مطابق تھیں۔ اب وقت اور حالات کے مطابق یہی فرمان ہے اور اس فرمان میں اب تبدیلی اس لئے نہیں کی جائیگی کیونکہ یہ آخری کتاب ہے اس لیے تمام احکام فرامین ایسے ہیں کہ اب کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے ہر چیز اس کتاب میں موجود ہے اسکے ساتھ حضور ﷺ کی احادیث بھی آپ کو سنائی تھیں کہ تمام علوم لوح محفوظ میں موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اسے ہٹا دینا ہے اور جو چاہتا ہے اسے قائم رکھتا ہے اب یہ تبدیلیاں اللہ تعالیٰ کے مرضی سے ہوتی ہیں اور دعا جو خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے کی جاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ کی اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے صدقہ سے زندگی میں اور اضافہ ہوتا ہے بدبختی نیک بختی میں بدل جاتی ہے۔ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سوالی مصیبت زدہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے پاس دعا کیلئے جاتے ہیں جن کے متعلق انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب رہتے ہیں اس لئے انکی دعا کو اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا اسکے ثبوت میں آپ کو شیخ عبدالقادر جیلانی کا فرمان اور مجدد الف ثانی کی دعا سے بدبختی کا نیک بختی میں بدلنا بتایا تھا اور ساتھ ہی یہ حقیقت بھی بتائی تھی کہ نسبت رسولی ﷺ سے جن کے قلوب و دماغ منور ہو جاتے ہیں وہ اگر بدبخت بھی ہوں تو نیک بخت بن جاتے ہیں کیونکہ وہ وہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے بن جاتے ہیں۔

آج کے فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کا ذکر فرمایا ہے اور منکرین کے انکار کا بھی ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ کو مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا گیا ہے کہ مخلوق کو صراط مستقیم بتائیں علم دین سکھائیں اور پھر اس پر لوگوں کو چلائیں اور ان کو پاک کریں جس طرح آپ کو اس مقصد کے لئے قرآن پاک عطا فرمایا گیا ہے یہ فرمایا گیا کہ پہلے بھی انبیاء و رسل آئے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ تک جو اپنی اپنی قوموں کو یہ ہدایت دیتے رہے کہ تمہارا مالک اور خالق اللہ تعالیٰ ہے اور جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب اسی کی تخلیق ہے تو وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور قیامت کے دن اٹھا کر حساب لے گا۔ جو حکم مانیں گے ان کو اللہ تعالیٰ اپنی مزید نعمتوں سے نوازے گا اور جو انکار کریں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس طرح اب یہ بدبخت نبی پاک ﷺ کا انکار کرتے ہیں اور تکلیفیں دیتے ہیں اسی طرح پہلی قوموں نے انکار کیا رسالت کا اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تو ان

کیلئے عذاب ہے اور سب منکرین کیلئے بھی عذاب ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح فرمادی کہ نجات اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت سے ملتی ہے۔ جو نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ دی اور جو بھی دردناک عذاب کا حقدار ہوا وہ رسول ﷺ کی نافرمانی کی وجہ سے ہوا گویا نسبت رسولی ﷺ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور غلامی کا عظیم ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقدار بنانے کا ذریعہ اسلئے اسے حاصل کرنا ضروری ہے اور اسکو حاصل کرنے کیلئے سینوں کو صاف کرنا ضروری ہے۔ جو اس محفل کی غرض وغایت سے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ٦ مئی ۲۰۰۵ء

سورۃ ابراہیم [١٠۔١٨]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا
كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝١٠ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١ وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَی اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ
عَلٰی مَاۤ اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝١٢ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ
لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۝١٣
وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ۝١٤ وَ اسْتَفْتَحُوْا
وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝١٥ مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ۝١٦ یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ
وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ۝١٧ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝١٨ (سورۃ ابراہیم: ١٠ تا ١٨)

انکے پیغمبروں نے پوچھا کہ کیا تمہیں کو اللہ تعالیٰ کے متعلق شک ہے جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا وہ بلاتا ہے تمہیں تا کہ بخش دے تمہارے گناہوں کو اور جو مہلت دیتا ہے تمہیں ایک مقررہ مدت تک انہوں نے جواب دیا نہیں ہو تم مگر بشر ہماری طرح تم یہ چاہتے ہو کہ تم روک دو ہمیں ان سے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے

پس لے آؤ ہمارے پاس کوئی روشن دلیل کہا انکے رسولوں نے کہ ہم تمہاری طرح انسان ہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ احسان فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے ہمیں طاقت نہیں کہ ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے اور ہم کیوں نہ بھروسہ کریں اللہ تعالیٰ پر حالانکہ اس نے دکھائی ہیں ہمیں ہماری راہیں اور ہم ضرور صبر کریں گے تمہاری ضرر رسانیوں پر پس اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرنا چاہیے توکل کرنیوالوں کو اور کیا کفار نے اپنے رسولوں علیہم السلام کو ہم تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ یا تم لوٹ آؤ ہماری ملت پر پس وحی بھیجی رسولوں علیہم السلام کی طرف انکے پرودگار نے کہ ہم تباہ کردینگے ان ظالموں کو اور ہم تمہیں آباد کردیں گے۔ انکی جگہ یہ ہمارا وعدہ ہر اس شخص کیلیئے ہے جو ڈرتا ہے ہمارے سامنے کھڑا ہونے سے اور وہ خائف ہے میرے عذاب کے حکم سے اور رسولوں علیہم السلام نے حق کی فتح کیلیئے دعا کی اور نامراد ہوگیا ہر منکر سرکش اس نامرادی کے بعد جہنم ہے اور پلایا جائے گا ان کو خون اور پیپ کا پانی وہ بمشکل ایک ایک گھونٹ بھرے گا اپنے خلق سے جو نیچے نہ اتر سکے گا۔ اور آئے گی اسکے پاس موت ہر سمت سے اور وہ مرے گا نہیں انکے پیچھے اور سخت عذاب ہوگا ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا کہ ان کے اعمال جیسے کہ راکھ کا ڈھیر ہو جسے شدید ہوا تیزی سے اڑالے۔ سخت آندھی کے دن نہ حاصل کریں گے ان اعمال سے جو انہوں نے کمائے تھے کوئی فائدہ یہ بہت بڑی اور دور کی گمراہی ہے۔

آپ سنتے چلے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان اور اپنی قدرت کا ذکر فرمایا اور مخلوق پر اپنی مہربانی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہے اس نے اپنی مخلوق کیلیئے بیشمار نعمتیں اس زندگی اور بعد کی زندگی کیلیئے بنائی ہیں لیکن ان نعمتوں کے حقدار وہی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود حقیقی وحدہٗ لاشریک یقین کرتے ہیں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے یہ تعلیم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اپنے رسولوں علیہم السلام کے ذریعے دی جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں بھی عطا کیں جن میں ہدایت دی گئی ہے بدبختوں نے اللہ تعالیٰ کا احسان فراموش کر کے شیطان کے ایماء پر وہ کام کرنے شروع کردیئے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا جس طرح بتوں کو اپنے ہاتھوں سے بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام نے ان کو منع فرمایا تو انہوں نے نہ مانا بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کو اذیتیں دی۔ ان سے مذاق کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا اور نیست و نابود کردیا یہ سلسلہ نبی پاک ﷺ تک جاری رہا جب حضور پاک ﷺ تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اللہ تعالیٰ کی سابقہ کتابوں کی تعلیم کی یاد دھانی کرائی اور قرآن جو آخری کتاب اور آخری ہدایت ہے اسکی تعلیم دی تو انہوں نے پہلی قوموں کی طرح ہی نبی پاک ﷺ

کو اذیتیں دیں اور تکلیفیں دیں ان کو بتایا گیا کہ اگر وہ باز نہ آئے تو پھر ان کا انجام بھی ان قوموں کی طرح دونوں جہانوں میں رسوائی اور ذلت ہوگا۔ گویا نسبت رسولی ﷺ کی تعلیم دی گئی کہ جن کو راہ راست ملا اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوا، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وہ حقدار ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کر کے اطاعت حاصل کرنے والے تھے۔ لیکن جن بدقسمتوں نے نسبت رسولی ﷺ حاصل نہ کی وہ اطاعت رسول ﷺ حاصل نہ کر سکے بغاوت اور سرکشی میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوئے۔

آج کے فرمان میں بھی یہی تعلیم دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام نے جب لوگوں کو نجات کی طرف بلایا اور ان کو سمجھایا کہ جو خالق و مالک ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے جو رزق دیتا ہے جس نے تمہیں اور زمین و آسمانوں کو بنایا اسکی عبادت میں شک کرتے ہو اور ان بتوں کو پوجتے ہو جو کسی مخلوق کے خالق نہیں جن کا کوئی کمال نہیں نہ بول سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر احسان فرما رہا ہے کہ تمہیں اپنی طرف بلا کر تمہارے گناہ معاف فرمانا چاہتا ہے۔ اور اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمانا چاہتا ہے لیکن بدبختوں نے کہا کہ ہم آپ کا حکم نہیں مانتے آپ ہماری طرح ہی بشر ہیں کیا ثبوت ہے کہ آپ رسول ﷺ ہیں رسولوں علیہم السلام نے انکا بھی مدلل جواب دیا کہ بے شک ہم اسی طرح بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا وہ جس کو چاہے اپنے فضل کیلئے چن لیتا ہے اس نے ہم پر مہربانی فرمائی تمہارا راہنما بنایا تمہاری بھلائی کیلئے لیکن بجائے سمجھنے کے انہوں نے رسولوں علیہم السلام سے ہی باتیں کیں۔ یا ہماری ملت پر واپس آ جاؤ یا اس ملک سے ہم آپ کو نکال دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے رسولوں علیہم السلام کو کہ یہ کون ہیں آپ کو نکالنے والے زمین و آسمان کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے وہ ان کو نیست و نابود کر دے گا اس زمین کا مالک اپنے بندوں اپنے رسولوں علیہم السلام کے غلاموں کو نجات دے گا۔ یہ لوگ دنیا میں بھی روسیاہ اور آخرت میں بھی عذاب جہنم میں گرفتار ہونگے انکے اعمال جن سے یہ امید رکھتے ہیں وہ راکھ کا ڈھیر ثابت ہونگے ان سے یہ کچھ حاصل نہ کر سکیں گے یہ بالآخر بڑی گمراہی میں مبتلا ہو کر تباہ ہونگے۔

سامعین کرام! جس طرح پچھلے فرمان میں آپ نے نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت سنی اس فرمان میں بھی نسبت رسولی ﷺ کی برکت اور اس سے محرومی سے ذلت بیان کی گئی ہے کیونکہ اطاعت رسول ﷺ سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ بن سکتا ہے اور اطاعت رسول نسبت رسولی ﷺ سے ہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان پر چلنا نصیب ہوتا ہے اور شیطانی

چالوں سے محفوظ ہوتا ہے اس لئے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں یادِ الٰہی سے سینے صاف کرتے ہیں اور صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء

سورة ابراہیم [۱۹۔۲۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ ۝١٩ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝٢٠ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ أَجَزِعْنَآ أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝٢١ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۚ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ إِلَّآ أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا أَنْفُسَكُمْ ۚ مَآ أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۚ إِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۚ إِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝٢٢ وَأُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝٢٣ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ ۝٢٤ تُؤْتِيْٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٢٥ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۟اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝٢٦ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۛ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝٢٧

(سورة ابراہیم: ۱۹ تا ۲۷)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے زمین اور آسمانوں کو حق کے ساتھ اور اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہلاک کر دے اور لے آئے نئی مخلوق اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی مشکل نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سب جمع ہونگے

تو کہیں گے کمزور ان کو جوان سے متکبر تھے کہ ہم تمہارے فرمانبردار تھے۔ تو کیا تم ہمیں بچا سکتے ہو عذاب الٰہی سے وہ کہیں گے اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت دیتا تو ہم تمہاری رہنمائی کرتے آج ہم یکساں ہیں خواہ ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے لئے کوئی راہ فرار نہیں اور شیطان کہے گا۔ جب فیصلہ ہو چکے گا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا وہ حق تھا میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا۔ اس کی میں نے وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کوئی زور نہیں تھا۔ مگر یہ کہ میں نے تمہیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت قبول کر لی میری دعوت سو تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو میں نہ ہی تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریادرسی کر سکتے ہو۔ میں انکار کرتا ہوں اس بات سے کہ تم نے مجھے شریک بنایا اس سے پہلے بیشک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے اور داخل کیا جائے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے باغات میں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اپنے رب کے حکم سے ان کی ایک دوسرے کیلئے دعا ہوگی کہ تم سلامت رہو کیا تم نے نہیں دیکھا کیسی عمدہ مثال بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ کلمہ طیبہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑیں بڑی مضبوط ہیں اور شاخیں آسمان تک گئی ہوئی ہیں وہ دے رہا ہے اپنا پھل ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اور بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کیلئے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور مثال ناپاک کلمہ کی ایسی ہے جیسے ناپاک درخت ہو کہ جسے اکھاڑ لیا جائے زمین کے اوپر سے اسے کچھ بھی قرار نہ ہو۔ ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اس پختہ قول سے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اور بہکا دیتا ہے اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو اور کرتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے۔

پچھلے فرمانوں میں آپ سنتے چلے آرہے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ رحمٰن الرحیم اپنی ربوبیت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے مخلوق کو رسولوں علیہم السلام کے ذریعے ہدایت دیتا رہا اور پھر آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اسی غرض کے لئے بھیجے گئے لیکن جو لوگ ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے وہ شیطان کی ایماء پر یہی جواب دیتے رہے کہ آپ ہماری طرح انسان ہیں آپ ہمیں کس طرح ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپ ہمیں معجزہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے معجزہ دکھایا لیکن سیاہ باطن پھر بھی نہ مانے اور وہ قومیں اسی طرح غرق ہوتی رہیں۔ اور مٹتی رہیں اور دوسری قومیں آتی رہیں ان کیلئے رسول علیہ السلام ہدایت لاتے رہے جب حضور پاک ﷺ تشریف لائے تو ان لوگوں نے بھی انہی قوموں کی طرح انکار کیا آپ سے کہا کہ آپ ہماری طرح بشر ہی ہیں آپ کا مذاق اڑایا، آپ ﷺ کو اذیتیں اور تکلیفیں دی گئیں اور آپ سے معجزات طلب کیے گئے۔ جس کا جواب ان کو دیا گیا کہ رسول علیہ السلام ہوتا لوگوں کی طرح بشر ہے کیونکہ وہ بشر کو ہی ہدایت دینے

کیلئے بھیجا جاتا ہے اس کی قوم کی زبان میں ہی تا کہ لوگ سمجھ سکیں مگر یہ بشر عام بشر کی طرح نہیں ہوتا بلکہ یہ وہ ہوتا ہے جس پر مالک وخالق کا فضل اور احسان ہوتا ہے جس کی وجہ سے کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ تو وہ بشر ہیں جن کے لئے ساری کائنات بنائی گئی جن کے ذریعے سارے فرشتے اور جبرائیل اور میکائیل بنائے گئے آپ کی ساری ذات کو معجزہ بنایا گیا۔ آپ کا ہر قول اور ہر فعل معجزہ تھا۔ آپ کا جسم مبارک معجزہ تھا اور آپ ﷺ کو ہدایت کی جو آخری کتاب دی گئی وہ معجزہ ہے جس کی ایک آیت ساری دنیا کے دانشور مل کر نہ بنا سکے۔ آپ ﷺ کے حکم سے مردے زندہ ہوئے۔ پتھروں نے کلمہ پڑھا، سورج کی گردش رک گئی، چاند دو ٹکڑے ہوگیا، آپ ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوگئیں، آپ ﷺ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا، آپ ﷺ کا پسینہ مبارک عطر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ آپ ﷺ کا پیشاب ایک صحابی ؓ نے پانی سمجھ کر پیا اس کی اولاد سے بھی خوشبو آنے لگی، مگر یہ ساری حقیقت ملاحظہ کرنے کے باوجود ظلمت میں ڈوبے ہوئے اور شیطان کی ایماء پر چلنے والے پھر بھی ایمان نہ لائے بلکہ اس کو کھلا جادو کہا تو ثابت ہوا کہ دل ودماغ کی روشنی کے بغیر نہ کوئی چیز سمجھ آسکتی ہے اور نہ ایمان کی دولت مل سکتی ہے۔ اور یہ روشنی نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جس کی یہاں دن رات تلقین کی جاتی ہے۔

آج کا فرمان بھی اسی حقیقت کو زیادہ وضاحت سے بیان کر رہا ہے کہ زمین وآسمان اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ مالک اور خالق ہے اور یہ خالق جب چاہے کسی کو مٹا دے اور اس کی جگہ دوسرے کو بنا دے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ تو رحم فرما رہا ہے کہ وہ ہدایت کی طرف بلا کر اپنی نعمتوں سے مستفیض کرنا چاہتا ہے لیکن شیطان جو ازل سے انسان کا دشمن ہے ہر قدم پر گمراہ کرتا ہے اور پھر بھاگ جاتا ہے ایسے لوگوں کیلئے پھر کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا بلکہ جہنم ان کا ٹھکانہ ہوتا ہے مگر جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں ان پر شیطان کا تسلط نہیں ہوسکتا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی زندگیاں گذارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یہ یاد ایسے درخت کی مانند ہوتی ہے جو آسمان سے زمین تک مضبوط ہوتا ہے اور یاد کرنے والے کو نور کی غذا اسے دن رات بہرہ مند کرتا رہتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑ کر شیطان کی ایماء پر چلتے ہیں ان کا علم، ان کی گفتگو سب شیطانی ہوتی ہے۔ جس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی راکھ کے ڈھیر کی طرح جسے ہوا اڑا کر لے جاتی ہے اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک میں یہ ہدایت عطا فرما رہا ہے اس سے مستفیض وہی ہوتے ہیں جو نسبت رسولی ﷺ سے منور ہو کر شیطان کے تسلط سے آزاد ہو جاتے ہیں ان کے دونوں جہان سرخرو اور کامیاب ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت حاصل

کرنے کیلئے نسبت رسولی ﷺ کا حاصل کرنا ضروری ہے اور نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینوں کو پاک کرنا ضروری ہے اسی خیال سے شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۰ مئی ۲۰۰۵ء

سورۃ ابراہیم [۲۸_۴۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝۲۸ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ
الْقَرَارُ ۝۲۹ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝۳۰ قُلْ
لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝۳۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ
مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝۳۲ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝۳۳ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا
تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝۳۴ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَ
بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝۳۵ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ
مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۶ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝۳۸ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝۳۹
رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝۴۰ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱

(سورۃ ابراہیم: ۲۸ تا ۴۱)

کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے بدل لیا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ناشکری سے اور اتارا اپنی قوم کو

ہلاکت کے گھر میں یعنی جہنم جس میں وہ جھونکے جائیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے اور بنا لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مد مقابل شریک تا کہ بھٹکا دیں اسکی راہ سے آپ کہہ دیں لطف اٹھا لو پھر یقیناً تمہارا انجام آگ جہنم ہے۔ آپ کہہ دیں میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ وہ صحیح صحیح نماز ادا کیا کریں اس رزق سے جو ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کریں پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ قبل اس کے کہ آئے وہ دن جس میں نہ نجات ہوگی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی اور اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا اوپر سے پانی۔ پھر پیدا کیے اس پانی سے پھل تمہارے کھانے کیلئے اس نے مسخر کر دیا تمہارے لئے کشتی کو تا کہ وہ چلے سمندر میں اس کے حکم سے اور تابع فرمان کر دیا تمہارے لئے دریاؤں کو اور مسخر کر دیا تمہارے لئے آفتاب اور مہتاب کو جو برابر چل رہے ہیں اور مسخر کر دیا تمہارے لئے رات اور دن کو اور عطا کیا تم کو ہر اس چیز سے جس کا تم نے اس سے سوال کیا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گننا چاہو تو ہرگز شمار نہیں کر سکتے۔ بے شک انسان بہت زیادتی کرنے والا ناشکرا ہے۔ اور یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے رب بنادے اس شہر کو امن والا اور بچا لے مجھے اور میری اولاد کو کہ ہم پوجنا شروع کریں بتوں کو اے میرے پروردگار ان بتوں نے تو گمراہ کر دیا بہت لوگوں کو پس جو کوئی میرے پیچھے چلا وہ میرا ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بے شک غفور الرحیم ہے اے میرے رب بسا دیا میں نے اپنی اولاد میں سے کچھ کو اس وادی میں جس میں کوئی کھیتی باڑی نہیں۔ تیرے عزت والے گھر کے پڑوس میں اے میرے رب یہ اس لئے تا کہ وہ قائم کریں نماز پس کر دے لوگوں کے دلوں میں شوق تا کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں اور رزق دے ان کو پھلوں سے تا کہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔

اے ہمارے رب! تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور کوئی چیز مخفی نہیں اللہ تعالیٰ پر نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے عطا کیے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام بے شک میرا رب بہت سننے والا ہے دعاؤں کا اے میرے رب بنادے مجھے نماز قائم کرنے والا اور میرے اولاد کو بھی اے میرے رب میری یہ دعا قبول فرما۔ اے میرے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنوں کو جس دن حساب ہوگا۔

پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان پاک میں سنا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ذرے ذرے سے عیاں ہے آسمان و زمین اور اس کے سارے عجائبات اللہ تعالیٰ کی تخلیق قدرت اور بادشاہت کی گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو اپنے رسولوں علیہم السلام کے ذریعے اپنی طرف بلا رہا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ رحمٰن الرحیم ہے وہ چاہتا ہے کہ مخلوق توبہ

کرلے وہ گناہ معاف فرمائے اور ان کو اپنی رحمتوں سے مستفیض فرمائے۔ وہ کسی کی عبادت یا اطاعت کا محتاج نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دن حساب کا آئے گا کہ جب سب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اس وقت غریب اور مجبور بھی حاضر ہوں گے اور وہ لوگ جو دنیا میں متکبر حکمران تھے وہ بھی اور جو اپنی طاقت سے لوگوں کو دنیا میں اپنے باطل مذہب پر مجبور کرتے تھے۔ اس وقت کمزور طاقتوروں کو بولیں گے کہ اب ہمیں عذاب سے بچاؤ۔ ہم تو تمہارے حکم کے مطابق چلتے رہے۔ مگر وہ بے بس ہو کر جواب دیں گے کہ ہمارا کوئی چارہ نہیں۔ شیطان بھی حاضر ہوگا اور وہ بھی یہی کہے گا کہ میں بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ لیکن قصور تمہارا ہے کہ تم میرے کہنے پر چلے اور اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا اب سب باغیوں اور ظالموں کیلئے دوزخ ہے۔ اس کیساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی غلامی اور محبت میں زندگیاں گزارتے رہے ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے والے جب محشر میں جمع ہوں گے اللہ تعالیٰ کی ذات کے سامنے سربسجود ہو جائیں گے اور جب سجدے سے سر اٹھائیں گے تو قیامت کا حساب و کتاب ختم ہو چکا ہوگا۔ یعنی ان کیلئے آسانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت رکھنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی نفع ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں یہ اللہ تعالیٰ کی یاد انہیں ہر لمحہ ہر لحظہ دنیا ہو یا دنیا کے بعد یعنی موت کے وقت، قبر میں، حشر کے میدان میں اور ہر مقام پر مستفیض فرمائیگی۔ یہ یاد بہت مضبوط ہوگی کوئی چیز اسے اللہ تعالیٰ کے بندے سے دور نہ رکھ سکے گی۔ مگر وہ لوگ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف متوجہ ہوئے ان کے اعمال راکھ کے ڈھیر کی طرح ہوں گے۔ جو ہوا سے بکھر جاتا ہے۔ ان سے انہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اس کو یاد کرتے ہیں انہیں ہر آفت اور گمراہی سے بچاتا ہے اور غافل لوگوں کو اپنے آپ سے دور ہٹا دیتا ہے کیوں کہ وہ قدرت کاملہ کا مالک ہے کسی کے آگے مجبور نہیں۔

آج کا فرمان الٰہی بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اسے پیدا فرمایا اس کی ضروریات پوری کرنے کیلئے زمین آسمان اور ساری کائنات بنائی اور اپنے حکم سے انسان کی خدمت پر سب کو لگا دیا۔ جو دن رات اس کی خدمت میں مصروف ہیں لیکن انسان اتنا ناشکرا اور ظالم ہے کہ اپنے مالک و خالق کے احسانات کو بھول کر اپنے دشمن شیطان کی ایماء پر اللہ تعالیٰ کے شریک بنالیتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی سے زندگی گزار کر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔ کیونکہ یہ ساری ہدایات نبی پاک ﷺ کے وقت کے مشرکین، یہود و نصاریٰ کیلئے ہیں۔ اس لئے ان

کو حضرت ابرہیم علیہ السلام کا حال بیان فرمایا تا کہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان مشرکین مکہ کے جدامجد تھے اور یہود ونصاریٰ کے بھی جد امجد تھے۔ اور یہ ان کو مانتے تھے۔ اس لئے ان کا قصہ بیان فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب پیدا ہوئے اس وقت بت پرستی کا دور تھا۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ دی کہ معبود وہی ہو سکتا ہے۔ جو سب کو بنائے سب پر قدرت رکھتا ہو جو خود محتاج ہو وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ اس وقت کے بادشاہ نمرود نے پوچھا کہ تم کس لئے اس کی اطاعت کرتے ہو۔ تو آپ نے فرمایا اطاعت کے قابل وہ ہے جو مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے نمرود نے دو قیدی بلائے ایک کو پھانسی کا حکم تھا اور ایک دوسرا بری کر دیا گیا تھا۔ نمرود نے پھانسی والے کو آزاد کر دیا۔ اور بری ہونے والے کو قتل کر دیا۔ اور پھر کہا کہ دیکھو میں زندہ بھی کرتا ہوں اور مارتا بھی ہوں اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا اللہ تعالیٰ تو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ تم اگر اللہ تعالیٰ ہو تو سورج کو مغرب سے طلوع کرو اور مشرق میں غروب کرو یہ سن کر وہ لاجواب ہو گیا۔ اور آپ کو آگ میں جلانے کا حکم دیا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ باغ بن گئی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ اس پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے مگر نمرود کا مقابلہ جاری رہا۔ آخر وہ پستو دماغ میں داخل ہونے کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر مرا اس کے سر پر جوتے مارے جاتے تو اسے آرام آتا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام چلے گئے اور وہاں سے کچھ عرصہ بعد مصر چلے گئے مصر کا بادشاہ بہت عیش پرست تھا۔ جو خوبصورت عورت اس کی سلطنت میں داخل ہوتی تو اسے اس کے والدین سے خرید لیتا اور اس کے خاوند کو قتل کرا دیتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا بہت خوبصورت تھیں۔ آپ کو بادشاہ کے حالات معلوم کر کے بہت فکر ہوئی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ تم سے پوچھے تو کہہ دینا ہم بہن بھائی ہیں وہ تمہیں لے جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کو طاقت نہیں دے گا کہ وہ تمہارے قریب آسکے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ لے گیا۔ جب ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ شل ہو گیا۔ پیچھے ہٹا تو درست ہو گیا۔ تین بار اسی طرح کیا پھر اس نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے حقیقت بتا دی۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی بیوی ہیں چنانچہ وہ بادشاہ بھی ایمان لے آیا اور اپنی لڑکی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیلئے ان کے حوالے کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر سے شام آگئے کافی عرصہ اولاد نہ ہوئی آخر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا مشورہ دیا۔ چنانچہ شادی ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ پھر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو دکھ ہونا شروع ہوا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

کہا کہ آپ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے کو دور جا کر پہاڑی پر چھوڑ دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ ظلم کرنے پر تیار نہ ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسا کرو۔ اسی میں حکمت الٰہی ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر مکہ کی پہاڑیوں میں لے آئے۔ اور موجودہ کعبہ شریف کی جگہ پر چھوڑ دیا۔ ایک مشک پانی، اور کچھ کھجوریں چھوڑیں۔ اور واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا پیچھے بھاگیں کہ اس بیاباں میں آپ ہمیں کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ نے مڑ کر جواب نہ دیا۔ تین بار انہوں نے پیچھے بھاگتے ہوئے اسی طرح سوال کیا آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آسمان کی طرف اشارہ لیا یعنی اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے جا رہا ہوں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی۔ آپ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے جا رہے ہیں۔ تو وہی ہمارا سہارا ہے۔ اور واپس آ کر بچے کے پاس بیٹھ گئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھوڑی دیر پہاڑی کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے تو اس وقت یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ تیرے سہارے پر میں بیوی بچے کو چھوڑ کر جا رہا ہوں تو ہی ان کا رازق ہے۔ اور تو ہی ان کو بت پرستی سے اور ہر قسم کی مصیبت سے بچانے والا ہے۔ ادھر جب پانی ختم ہو گیا حضرت اسماعیل علیہ السلام اور والدہ پیاس سے تڑپنے لگے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام رونے لگے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا ان کو وہاں چھوڑ کر نزدیک دو پہاڑوں صفاء مروہ کے درمیان پانی تلاش کرنے لگیں۔ جب درمیان میں نچلی جگہ میں جاتی بچے کی آواز نہ آتی تو پھر دوڑ کر مروہ پر چڑھ کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھتی پھر نیچے اتر کر پانی تلاش کرتیں اور پھر دوڑ کر صفا پر چڑھ کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھتی اس طرح سات چکر لگائے پانی نہ ملا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا رونا بند ہوا۔ آپ بھاگ کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچی اور دیکھا کہ آپ کی ایڑیوں کے نیچے سے پانی نکل رہا ہے۔ آپ نے پانی کو روکنا چاہا اور کہا زم زم یعنی رک جا، رک جا، اور آگے بند باندھنا شروع کیا۔ اس وقت سے اس پانی کا نام زم زم پڑ گیا۔ جو ساری دنیا کیلئے شفا ہے۔ اور ساری دنیا کے پینے کے باوجود کم نہیں ہوتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب واپس گھر پہنچے کچھ عرصہ بعد آپ کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے۔ جن کی اولاد سے بنی اسرائیل ہیں۔ پھر آپ کو حکم ہوا کہ آپ جا کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خبر لیں۔ وہاں جا کر اللہ تعالیٰ کا گھر بنائیں۔ جو ساری دنیا کیلئے مرکز ثواب ہوگا۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لائے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر حضرت جبرائیل کی نشان دہی پر موجودہ کعبہ شریف بنایا اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میں اس وادی غیر ذی ذرع میں اپنی اولاد کو آباد کر رہا ہوں تو اپنے فضل و کرم سے ان کو رزق کشادہ سے نواز اوان کو بت پرستی سے بچا کر اپنی عبادت میں

مشغول رکھنا ان میں ایک ایسا رسول بھیجنا جوان کو تیری کتاب اور قوانین وہدایت پڑھائے اور سمجھائے ان کے باطنوں کو پاک کرے اور تیرے ساتھ ملائے چنانچہ نبی پاک ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی ہدایت کیلئے پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک کے ذریعے ان مشرکین، یہود اور نصاریٰ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سنا کر کہا کہ تم اپنے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہو۔ مگر ان کے حکم کے خلاف چل رہے ہو۔ انہوں نے بتوں سے بچنے کی تلقین کی اور ساری عمر ان کے خلاف جہاد کیا۔ مگر تم نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر میں بت لا کر رکھے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہو۔ یہ رسول ﷺ تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں اور تمہارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے تم کو ملے ہیں۔ یہ دونوں جہانوں میں تمہاری سرخروئی کا ذریعہ ہیں ان سے نسبت قائم کرو تا کہ ان کی مکمل اطاعت کر سکو اور اللہ تعالیٰ کے فرامین کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکو۔ گویا ساری ہدایت ہی نسبت رسولی ﷺ کیلئے ہے۔ جس ک حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کر کے اپنے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کیلئے التجا کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء

سورۃ ابراہیم [۴۲_۵۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ۝۴۲ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ۝۴۳ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ۝۴۴ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝۴۵ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝۴۶ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ۝۴۷ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝۴۸ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۚ۝۴۹ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ۝۵۰ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۵۱ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲ (سورۃ ابراہیم: ۴۲ تا ۵۲)

اورتم یہ خیال مت کرو کہ اللہ تعالیٰ بے خبر ہے ظالموں کے اعمال سے وہ تو صرف انہیں ڈھیل دے رہا ہے اس وقت تک کیلئے جب آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائینگی وہ بھاگے جارہے ہونگے آنکھیں پھٹی سر اٹھائے اور نہ پلٹ سکیں گے اس طرف اپنی پلک اور انکے دل اڑے جارہے ہونگے آپ ڈرائیں لوگوں کو اس دن سے جب آئے گا ان پر عذاب تو بول اٹھیں گے ظالم اے ہمارے رب مہلت دے تھوڑی دیر کیلئے ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے۔ اور ہم رسولوں علیہم السلام کی پیروی کریں گے۔ کیا تم قسمیں نہیں اٹھایا کرتے تھے اس سے پہلے کہ تمہیں یہاں سے (دنیا سے) جانا نہیں

اور تمہیں زوال نہیں آئے گا اور تم آباد تھے ان لوگوں کے گھروں میں جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اپنے آپ پر اور یہ بات تم پر خوب واضح ہو چکی تھی کہ کیا برتاؤ کیا تھا ہم نے انکے ساتھ اور ہم نے بیان کی تھیں تمہارے لئے مثالیں اور انہوں نے اپنی طرف سے بڑی فریب کاریاں کی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکے مکر و فریب کا توڑ کیا۔ اگرچہ انکی چالیں اتنی زبردست تھیں کہ ان سے پہاڑ اکھڑ سکتے تھے اپنی جگہ سے تم یہ خیال مت کرو کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرنے والا ہے اپنے رسولوں علیہم السلام سے یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ یاد کرو اس دن کو جب بدل دی جائے گی یہ زمین دوسری سے اور آسمان بھی اور سب لوگ حاضر ہونگے اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو ایک ہے اور سب پر غالب ہے اور تم دیکھو گے مجرموں کو اس روز کہ جکڑے ہوئے ہونگے زنجیروں میں ان کا لباس تارکول کا ہوگا۔ اور ڈھانپ رہی ہوگی انکے چہروں کو آگ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے ہر شخص کو جو اس نے کمایا تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے یہ ایک پیغام ہے لوگوں کیلئے تاکہ انہیں ڈرایا جائے اسکے ذریعہ سے اور تاکہ وہ اس حقیقت کو خوب جان لیں کہ صرف وہی ایک خدا ہے تاکہ اچھی طرح نصیحت حاصل کرلیں عقل مند لوگ۔

سورۃ ابراہیم علیہ السلام کے آخر میں آپ نے سنا اللہ تعالیٰ نے کس طرح نبی پاک ﷺ کی بعثت کے وقت مشرکین مکہ یہود و نصاریٰ کو ہدایت دی جنہوں نے اپنے مذاہب کو بھول کہ گذشتہ تاریخ کو بھول کر ایک اللہ تعالیٰ کی پرستش چھوڑ کر بتوں کی پرشتس شروع کر دی۔ یہود نے حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنایا اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنایا۔ اور اس کے ساتھ اپنی کتابوں کی پیشگوئی جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق تھی اسے بھی بھول گئے تھے اور کتابوں کو بدل دیا تھا بجائے اطاعت رسول ﷺ کے انہوں نے الگ الگ اور باہمی مل کر نبی پاک ﷺ کو بے شمار اذیتیں دیں اور تکلیفات دیں۔ اور شدید مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے پہلے ان کو کائنات کی موجودگی اس کے عجائبات کے متعلق آگاہ کیا کہ یہ سب کس نے پیدا کئے اور کس کیلئے پیدا کئے اور پھر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی اور ایسی تخلیق کرسکتا ہے اسکے بعد پھر ان کو انکی پرانی تاریخ یاد دلائی فرمایا اپنے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کو تم مانتے ہو جس کی تم اولاد ہو انکی تاریخ کو یاد کرو کیا ان کا یہ مذہب تھا۔ انہوں نے تو بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی پرستش کی اللہ تعالیٰ کے حکم پر کعبہ بنایا اس کیلئے اپنی اولاد کو اس وادی غیر ذی ذرع میں آباد کیا انکی ضروریات کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور آخر میں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کی بعثت کے لئے دعا کی جنہوں نے لوگوں کو عقلی و سمجھ عطا کرنا تھی اللہ تعالیٰ کے قوانین سمجھانے تھے اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے انسانیت اور مخلوق پر احسان فرما کر

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا اب انکی اطاعت ضروری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوگی اور اس کا نتیجہ جہنم ہوگا۔

آج کے فرمان میں نتیجہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال سے واقف ہے وہ وقت قیامت کا بہت سخت ہوگا لوگ ڈر کے مارے کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہونگے اور اپنے اعمال کو دیکھ کر سخت حیران پریشان پھر رہے ہونگے اسی حالت پر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے کہ آپ ابوالبشر ہیں ہماری شفاعت فرمائیں اور مدد فرمائیں وہ انکار کردیں گے اور فرمائیں گے کہ کسی اور کے پاس جاؤ اور ارشارہ ہوگا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور درخواست کریں گے وہ بھی انکار فرما دیں گے پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے کہ آپ کلیم اللہ ہیں ہماری شفاعت فرمائیں اور وہ بھی انکار کریں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج اگر کوئی شفاعت کرسکتا ہے تو صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے پھر مخلوق خدا حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونگے آپ ارشاد فرمائیں گے ہاں میں تمہارے لئے شفاعت کروں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونگے سر مبارک سجدہ میں رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا سر اٹھائیں آپ کیا چاہتے ہیں حضور پاک ﷺ فرمائیں گے کہ ان لوگوں کی شفاعت تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ شفاعت کرتے جائیں میں قبول کرونگا اس وقت آپ ﷺ کو مقام محمود پر متمکن کیا جائیگا۔ اور آپ شفاعت فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق مستفیض ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے سخت وقت سے پہلے ہی عقلمندی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کی جائے اس اطاعت کو رسول پاک ﷺ کی اطاعت سے حاصل کیا جائے اور یہ اطاعت رسول ﷺ نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اور یہی مدعا اس محفل کا ہے کہ سب لوگ مل کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینوں کو صاف کریں نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنائیں تاکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول ﷺ کی اطاعت اور غلامی کرسکیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳ جون ۲۰۰۵ء

سورۃ الحجر [۱-۱۵]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ① رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ② ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ③ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ④ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ⑤ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ⑥ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑦ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ⑧ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑨ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ⑩ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮ (سورۃ الحجر: ۱ تا ۱۵)

الف لام را یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی بہت دفعہ آرزو کرینگے کفار کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ان کو چھوڑ دیں کھائیں پئیں عیش کرلیں اور غافل رکھیں ان کو امیدیں وہ جلد ہی جان لیں گے اور نہیں ہلاک کیا ہم نے کسی بستی کو مگر اسکی ہلاکت کا وقت لکھا ہوا اور مقرر تھا نہ آگے بڑھ سکتی ہے کوئی قوم اپنے مقرر وقت سے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے اور وہ کہنے لگے کہ اے وہ شخص اتارا گیا ہے جس پر قرآن تو مجنون ہے تو کیوں نہیں لے آیا ہمارے پاس فرشتوں کو اگر تو سچا ہے۔ ہم نہیں اتارا کرتے فرشتے مگر حق کے ساتھ اور انہیں اسکے بعد مزید مہلت نہیں دی جائیگی بے شک ہم نے ہی اتارا ہے اس قرآن کو اور ہم اسکے محافظ ہیں بے شک ہم نے بھیجے آپ سے پہلے بھی رسول اگلی امتوں میں اور نہیں آتا تھا ان کے

پاس کوئی رسول مگر وہ اسکے ساتھ مذاق کرتے تھے اوراس طرح ہم داخل کرتے ہیں گمراہی کو مجرموں کے دلوں میں وہ ایمان نہیں لائینگے اس پر اور گذر چکی ہے ان سے پہلوں کی بھی روش اور اگر ہم کھول بھی دیتے دروازہ آسمان کا ان پر اور وہ چال اس پر چڑھے رہتے پھر بھی وہ یہی کہتے کہ ہماری نظریں بند کردی گئی ہیں ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کردیا گیا ہے۔

اس سے پہلے آپ نے سورۃ ابراہیم کا فرمان الٰہی سنا جس میں آخر میں یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کو مہلت دیتا ہے اس سے یہ گمان نہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ غافل ہے یہ مہلت اس لئے دی جاتی ہے تا کہ وہ اس گمراہی میں اور آگے بڑھیں اور روز قیامت یہ سب اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونگے اور جمع ہونگے اور اپنا اپنا حساب دیں گے وہ دن بہت سخت ہوگا آنکھیں پھٹی ہونگی لوگ سر اٹھائے بھاگے پھر رہے ہونگے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ان کو پھر دنیا میں بھیجا جائے واپس وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی مانیں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی غلامی بھی کریں گے اطاعت بھی کریں گے مگر دنیا میں واپس آنا نہیں ہوگا۔ ان سے کہہ دیا جائیگا کہ تمہیں رسولوں علیہم السلام کے ذریعہ سمجھا دیا گیا تھا پھر ان لوگوں کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کیا جائیگا آگ ان کے سینوں کو سمیٹے ہوگی اور ہر ایک کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کا فکر اعمال کے بدلے کا فکر اور اس دن کی ہولناکی اسلئے بیان کی جاتی ہے تا کہ لوگ سبق اور نصیحت حاصل کریں اور اپنے اعمال درست کریں اور پہچان لیں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے معبود ہے خالق و مالک ہے اور اسی کے سامنے حساب کے لئے پیش ہونا ہے۔

آج کی سورۃ حجر میں بھی انہی احکام کے ساتھ متصل اسی مضمون کو بیان کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ شیطان کی ایما پر ہی اس ہدایت کے باوجود اعمال کی درستگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ سے فرمایا کہ آپ غم نہ کریں ان کو چھوڑ دیں یہ دنیا میں عیش و عشرت کرلیں دنیا کا تھوڑا وقت ہے انکو ایسا حساب دینا پڑے گا کہ یہ افسوس کریں گے کہ کاش یہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی غلامی میں زندگیاں گذارتے اور ذلت سے بچ جاتے یہ لوگ اتنے باغی ہیں کہ ہدایت دینے والے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کے سامنے گستاخی کرتے ہیں اور مذاق کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ آپ کی تصدیق کیلئے فرشتے کیوں نہیں آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے آخری فیصلے کے وقت آتے ہیں اور پھر مہلت نہیں دی جاتی۔ آپ پہلی قوموں کے حالات دیکھ لیں کس طرح فرشتے آئے

اوران پر عذاب نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اور وہی اسکی حفاظت کریگا۔ یہ قیامت تک کیلئے ہدایت ہے اسکا مذاق کرنا یا بغاوت کرنا نئی بات نہیں ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح مذاق کرتے رہے ان کا انجام تباہی ہوا۔ اب یہ لوگ اتنے سیاہ دل ہو چکے ہیں کہ اگر انکے سامنے آسمان کے دروازے کھول دئے جائیں اور یہ آسمان پر چڑھ بھی لیں پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے بلکہ یہ کہیں گے کہ انکی نظر بندی کردی گئی ہے اور ان پر جادو ہو گیا ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں بدبختی اور بدنصیبی کی نشانی ہیں اپنے بداعمال پر آنسو نہ بہانا سختی اور بری خصلت اور امیدوں میں گم ہونا اور دنیا کی محبت یہ چار چیزیں انسان کو اس طرح غافل کر دیتی ہیں کہ وہ بد سے بدتر ہوتا چلا جاتا ہے اور اس کا انجام دونوں جہانوں میں تباہی ہے۔ حضرت ابو درداؓ دمشق (شام) کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پہ چڑھ کر فرمایا کہ لوگو تم سے پہلے بھی لوگ گذرے ہیں تم دیکھو انکی کوششوں کا کیا نتیجہ نکلا انکے محلات کدھر گئے۔ انکی دولت کدھر گئی اور اب وہ قبریں انکی عمارتیں تم میں سے کوئی درہم بھر میں خریدے گا لوگو بروقت عبرت حاصل کرو اپنے اعمال درست کرو سامعین کرام یہ بات سمجھنے والی ہے کہ لوگ کتابوں کو بھی پڑھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کو بھی پڑھتے ہیں اپنی آنکھوں سے دنیا کو دیکھتے ہیں اور پھر بھی سبق حاصل نہیں کرتے اس لئے کہ انکے دل و دماغ شیطان کی گرفت کی وجہ سے ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور انہیں کوئی چیز بجھائی نہیں دیتی۔ نبی پاک ﷺ ایک بار حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنے ساتھ باہر لے گئے۔ اور فرمایا آؤ میں تمہیں دنیا کی حقیقت بتاؤں۔ مدینہ پاک سے باہر لے گئے۔ راستے میں ایک انسان کی کھوپڑی پڑی تھی۔ جس میں صرف سوراخ تھے منہ آنکھوں اور کانوں کے فرمایا۔ یہ انسان کا انجام ہے ان لوگوں کو جو تکبر اور غرور سے اللہ تعالیٰ کے سامنے باغی تھے اب پاؤں کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پھر آگے جا کر دیکھا کہ گندگی کے ڈھیر ہیں جہاں اہل مدینہ پیشاب کرتے تھے۔ فرمایا یہ وہ چیز ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے دن رات لوگ کوشاں رہتے ہیں یہ اسکا انجام ہے۔

سامعین کرام حقیقت یہ ہے کہ صرف وہی لوگ کامیاب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اور حضور ﷺ کے فرمانوں سے اور تاریخ دنیا سے سبق حاصل کر کے اپنے اعمال کو درست کرتے ہیں جن کے دل و دماغ شیطان کے قبضہ سے آزاد ہوں اور روشن ہوں زندہ ہوں اور یہ زندگی صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اور یہی نسبت رسولی ﷺ کی دولت ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہو کر یادالٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اسلئے یہی مدعا سامنے رکھ کراب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۰ جون ۲۰۰۵ء

سورۃ الحجر [۱۶-۴۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ (۱۶) وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ (۱۷)
اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (۱۸) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ (۱۹) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ (۲۰)
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (۲۱) وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ (۲۲) وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ (۲۳)
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (۲۴) وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ
عَلِيْمٌ (۲۵) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۶) وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ
نَّارِ السَّمُوْمِ (۲۷) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۸) فَاِذَا
سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۲۹) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۳۰) اِلَّآ اِبْلِيْسَ
اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ (۳۱) قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ (۳۲) قَالَ لَمْ اَكُنْ
لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۳۳) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۳۴) وَّاِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (۳۵) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۳۶) قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (۳۷)
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (۳۸) قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ (۳۹) اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (۴۰) قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ (۴۱) اِنَّ عِبَادِيْ
لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (۴۲) (سورۃ الحجر: ۱۶ تا ۴۲)

اور بے شک ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور ہم نے آراستہ کیا ہے اس آسمان کو دیکھنے والوں کیلئے اور ہم نے اسے محفوظ کر دیا ہے ہر شیطان سے جو راندہ ہوا ہے۔ بجز اسکے جو وہ چوری چھپے سن لیں تو تعاقب کرتا ہے اس کا ایک روشن شعلہ اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور گاڑ دیئے اس میں محکم پہاڑ اور اگا دیں ہم نے اس میں ہر قسم کی چیزیں ایک اندازے کے مطابق اور ہم نے بنا دیئے تمہارے لئے بھی اس میں رزق کے سامان اور ان کیلئے بھی جن کو تم روزی دینے والے نہیں ہو اور نہیں کوئی چیز مگر ہمارے پاس اسکے خزائن ہیں اور ہم نہیں اتارتے مگر ایک اندازے کے مطابق پس بھیجتے ہیں ہم ہواؤں کو بوجھ دار بنا کر پھر اتارتے ہین ہم آسمان سے پانی پھر پلاتے ہیں ہم تمہیں اسی پانی کو اور تم اسکا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم وارث ہیں اور ہم جانتے ہیں ان کو بھی جو پہلے گذر چکے ہیں تم میں سے یقیناً ہم جانتے ہیں بعد میں آنے والوں کو بھی اور بے شک آپ کا پروردگار ان کو جمع کرے گا اور وہ بڑا دانا اور سب کچھ جاننے والا ہے اور بلاشبہ ہم نے پیدا کیا انسان کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے جو پہلے بدبودار گارا کیچڑ تھی اور جنوں کو پیدا کیا ہم نے آگ سے جس میں دھواں نہیں اور یاد کرو جب آپ کے رب نے کہا تھا فرشتوں کو کہ میں پیدا کرنیوالا ہوں بشر کو کھنکھناتی مٹی سے جو پہلے بدبودار اور سیاہ گارا تھی اور جب میں اسے درست کروں اور اس میں پھونک دوں خاص روح اپنی طرف سے تو گر جانا اسکے سامنے سجدہ کرتے ہوئے پس سربسجود ہو گئے سارے فرشتے سوا ابلیس کے اس نے انکار کیا اس بات سے کہ ہو وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ اسے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تو نے سجدہ کرنیوالوں کا ساتھ نہیں دیا وہ کہنے لگا کہ میں گوارا نہیں کرتا کہ سجدہ کروں اسے جس کو تو نے پیدا کیا بجنے والی مٹی سے جو پہلے بدبودار سیاہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا نکل جا تو یہاں سے تو مردود ہے اور بلاشبہ تم پر لعنت ہے روز جزا تک کہنے لگا کہ اے میرے رب تو پھر مجھے اس وقت تک مہلت دے جب سب اٹھائے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک ایک وقت مقررہ تک تجھے مہلت دی گئی ہے اس نے کہا کہ اے رب اس وجہ سے کہ تو نے مجھے بھٹکایا اور مردود کیا میں ضرور خوش نما بنا دوں گا ان کیلئے زمین میں اور میں ضرور گمراہ کرونگا ان سب کو سوا تیرے ان بندوں کے جن کو تو نے چن لیا ہے اور جو تیرے مخلص بندے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سیدھا راستہ ہے میری طرف آتا ہے بیشک میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلتا مگر وہ جو تیری پیروی کرینگے گمراہوں میں سے۔

پچھلے فرمان میں آپ نے سنا کہ جب وقت مقررہ یعنی روز محشر آ جائیگا اس وقت منکرین اپنا خوفناک انجام دیکھ کر اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کرنیوالوں پر انعامات دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ

اوراس کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کرتے آج اس عذاب سے بچتے اور انعام پاتے عیش وعشرت میں رہتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو گستاخ رسول ﷺ ہیں وہ دنیا میں تو کچھ وقت کیلئے عیش وعشرت کرتے ہیں مگر یہ بہت تھوڑا وقت ہے آخر اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کو پیش ہونا ہے سیاہ دل لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کے سامنے گستاخی بھی کرتے ہیں اور مذاق بھی کرتے ہیں لیکن یہ ہر برا عمل صرف ان کا نہیں بلکہ پہلے بھی گستاخ یہی عمل کرتے تھے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی بجائے مذاق کرتے تھے یہ لوگ گستاخ رسول نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے اتنے سیاہ دل ہوتے ہیں اور شیطان کے قبضہ کی وجہ سے اتنے ظلمت میں ڈوبے ہوئے گمراہ ہوتے ہیں کہ اگر ان کیلئے آسمان کے دروازے بھی کھول دیئے جائیں اور آسمان پر چڑھ بھی جائیں پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے اور کہہ دیں گے کہ انکی نظر بندی کردی گئی ہے اوران پر جادو کردیا گیا ہے۔ یہ اتنے بدبخت اور بدنصیب ہوگئے ہیں۔

آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے مخلوق کی تاریخ بیان فرمائی اور کائنات کے عجوبات کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان کو دیکھو ستاروں سے کس طرح سجایا گیا ہے کہ دیکھنے والے کی حیرت کا اندازہ ہی نہیں ہوسکتا اور زمین کو دیکھو کس طرح ہم نے اس کو بچھایا اور پھیلا دیا کہ تم اس میں رہتے ہو تمہارے لئے قسم قسم کی خوراک اس سے نکلتی ہے تمہارے لئے ہوائیں بنائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور بارش برستی ہے جس سے تمہارے لئے خوراک پیدا ہوتی ہے جس کو تم کھاتے ہو اور پانی پیتے ہو پھر اللہ تعالیٰ تاریخ بتارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ میں آدم بنانا چاہتا ہوں جس کا ماخذ سیاہ بدبودار کیچڑ ہوگا پھر اسے کھنکھناتی مٹی میں تبدیل کردیا جائیگا۔ پھر اس سے آدم کا بت بنایا جائیگا۔ اور اس میں روح اپنے حکم سے پھونکوں گا تو وہ انسان بنے گا جب وہ تیار ہوجائے تو تم سب اسکے سامنے سجدے میں گر جانا چنانچہ ایسا ہی ہوا سارے فرشتے سجدے میں گر گئے البتہ جو ابلیس تھا جس کو آگ کے شعلے سے بنایا گیا تھا وہ سجدے میں نہ گرا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے ابلیس تم نے سجدہ کیوں نہ کیا۔ تو اس نے کہا اس آدم کو آپ نے سیاہ بدبودار کیچڑ سے بنایا اور مجھے آگ سے بنایا ہے میں اس سے افضل ہوں اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اس گستاخی پر اور فرمایا جاؤ تم پر لعنت ہے قیامت تک اور پھر دائمی عذاب ہے اس نے کہا کہ پھر مجھے اس دن تک مہلت دیدیں۔ کہ میں جس انسان کی وجہ سے لعنتی اور مردود ہوا ہوں انہیں بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے جاؤں سوائے تیرے خاص بندوں کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاتم کو مہلت ہے تم لگالو اپنا زور تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہ نہیں کرسکو گے جو میرے سیدھے راستے پر چل کر

میرے ساتھ ملیں گے اور میری جنت کے وارث ہونگے تم اور تمہارے پیروکار جہنم کا ایندھن بنیں گے سامعین کرام اللہ تعالیٰ کے فرمان کو وہ نہیں مانتے جو نسبت رسولی ﷺ کا انکار کرتے ہیں اور نسبت رسولی ﷺ سے انکار ہی کی وجہ سے شیطان مردود ہوا اور وہ شیطان بدلہ لینے کیلئے انسان کو نسبت رسولی ﷺ سے محروم کرنے کا زور لگا رہا ہے کیونکہ نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور وہ شیطان کے داؤ و پیچ میں نہیں آتے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں صراط مستقیم پر قائم رہتے ہیں یہ محفل اسی غرض و غایت کیلئے ہے اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۷ جون ۲۰۰۵ء

سورۃ الحجر [۴۳۔۷۷]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (٤٣) لَهَا سَبۡعَةُ اَبۡوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ (٤٤)
اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ (٤٥) اُدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيۡنَ (٤٦) وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ
غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ (٤٧) لَا يَمَسُّهُمۡ فِيۡهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ (٤٨) نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ
اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ (٤٩) وَاَنَّ عَذَابِىۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ (٥٠) وَنَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ (٥١)
اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ (٥٢) قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ (٥٣)
قَالَ اَبَشَّرۡتُمُوۡنِىۡ عَلٰٓى اَنۡ مَّسَّنِىَ الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ (٥٤) قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ فَلَا تَكُنۡ
مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ (٥٥) قَالَ وَمَنۡ يَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ (٥٦) قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ اَيُّهَا
الۡمُرۡسَلُوۡنَ (٥٧) قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَ (٥٨) اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (٥٩) اِلَّا
امۡرَاَتَهٗ قَدَّرۡنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ (٦٠) فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ اۨلۡمُرۡسَلُوۡنَ (٦١) قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ
مُّنۡكَرُوۡنَ (٦٢) قَالُوۡا بَلۡ جِئۡنٰكَ بِمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ (٦٣) وَاَتَيۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ (٦٤) فَاَسۡرِ
بِاَهۡلِكَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ وَاتَّبِعۡ اَدۡبَارَهُمۡ وَلَا يَلۡتَفِتۡ مِنۡكُمۡ اَحَدٌ وَّامۡضُوۡا حَيۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ (٦٥)
وَقَضَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ ذٰلِكَ الۡاَمۡرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۤءِ مَقۡطُوۡعٌ مُّصۡبِحِيۡنَ (٦٦) وَجَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ (٦٧)
قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ ضَيۡفِىۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ (٦٨) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ (٦٩) قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ نَـنۡهَكَ عَنِ
الۡعٰلَمِيۡنَ (٧٠) قَالَ هٰٓؤُلَاۤءِ بَنٰتِىۡۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ (٧١) لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِىۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ (٧٢) فَاَخَذَتۡهُمُ
الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ (٧٣) فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ؕ (٧٤) اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾

(سورۃ الحجر: ۴۳ تا ۷۷)

اور بیشک جہنم ان سب کی جگہ ہے اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک خاص حصہ مخصوص ہے یقیناً اس دن پرہیز گار باغات اور چشموں میں ہونگے کہا جائیگا کہ داخل ہو جاؤ ان جنتوں میں خیر و عافیت کے ساتھ بے خوف ہو کر اور ہم نکال دینگے جو کچھ انکے سینوں میں کینہ تھا اور وہ بھائی بھائی بن جائیں گے اور تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے نہیں پہنچے گی ان کو اس میں کوئی تکلیف اور نہ انکو اس جنت میں سے نکالا جائیگا۔ بتا دو میرے بندوں کو کہ میں بہت بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہوں۔ اور میرا عذاب بھی بہت دردناک عذاب ہے اور ان کو بتا دو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ جب وہ اندر آئے انکے پاس تو انہوں نے کیا کہ آپ پر سلام ہو۔ تو آپ نے کہا کہ ہم تو آپ سے خائف ہیں مہمانوں نے کہا کہ آپ ہم سے مت ڈریں ہم تو آپ کو خوشخبری سنانے آئے ہیں ایک صاحب علم بچے کی پیدائش کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم مجھے خوشخبری سنانے آئے ہو اس وقت جب مجھے بڑھاپا لاحق ہو چکا ہے پس کیسی خوشخبری ہے وہ بولے ہم نے تو آپ کو سچی خوشخبری سنائی۔ آپ نہ ہو جائیں مایوس ہونے والوں میں سے تو آپ نے کہا کہ کون ناامید ہو سکتا ہے اپنے رب کی رحمت سے بجز گمراہوں کے آپ نے کہا کہ اے آنے والو کس اہم کام کیلئے تم آئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں مگر حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والے ہم ان سب کو بچا لیں گے بجز اسکی بیوی کے ہم نے یہ طے کیا ہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگی۔ پس جب آئے خاندان لوط علیہ السلام کے پاس یہ فرستادہ تو آپ (لوط) نے کیا کہ تم اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم لے آئے ہیں تمہارے پاس وہ چیز جس میں وہ شک کیا کرتے تھے۔ ہم لے آئے ہیں آپ کے پاس حق اور ہم بلاشبہ سچ بول رہے ہیں تو چلے جائیں آپ کسی وقت اپنے اہل خانہ کے ساتھ اور خود انکے پیچھے پیچھے تم میں پیچھے کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جائیے جہاں جہاں کا آپ کو حکم دیا گیا اور ہم نے آگاہ کر دیا تھا لوط علیہ السلام کو کہ یقیناً انکی جڑ کاٹ دی جائیگی جب وہ صبح کر رہے ہونگے اور آ گئے شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آپ (لوط علیہ السلام) نے کہا کہ یہ تو میرے مہمان ہیں انکے بارے میں تم مجھے شرمسار نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو مجھے رسوا نہ کرو وہ بولے کہ کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ دوسروں کے معاملہ میں دخل نہ دیا کرو۔ آپ نے کہا کہ یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو آپ کی زندگی کی قسم یہ اپنی طاقت کے نشے میں بہت ہی بھولے بھٹکے پھر رہے

تھے پس آلیا انکو ایک سخت کڑک نے جب وہ صبح کر رہے تھے پس ہم نے انکی بستی کو زیروزبر کردیا۔ اور ہم نے ان پر پتھر برسائے بیشک اس واقعہ میں نشانیاں ہیں عبرت حاصل کرنیوالوں کیلئے اور بے شک یہ بستی ایک آباد راستے پر واقع ہے اور یقیناً یہ نشانیاں ہیں اہل ایمان کیلئے۔

گذشتہ ہدایت الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مختصراً کائنات کے عجائبات کا ذکر فرمایا آسمان کی خوبصورتی اوراس کے فوائد زمین کے فوائد اور انسانوں کی خوراک ہواؤں سے بارش کر برسنا اور پھر زمین کو زندہ کرنا یہ سب انسانیت پر عظیم احسانات ہیں اللہ تعالیٰ نے ہی انسان کو بدبودار مٹی سے پیدا کیا جو کھنکھناتی تھی اور جب اس نے اپنی ہی روح اس میں پھونکی اور پھر فرشتوں کو اسکے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا تکبر اور غرور سے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اور ابلیس کو مردود کردیا اس پر لعنت کی اور پھر روز قیامت اس کے جہنم میں ٹھکانے کا اعلان فرمایا ابلیس اس وقت سے انسان کا دشمن ہوگیا۔ اسنے قیامت تک مہلت مانگی جو اسے وقت معلوم تک دے دی گئی اور پھر اسنے انسان کو گمراہ کرنے کا اعلان کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے صاف فیصلہ فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگیاں گذاریں گے ان پر شیطان کا تسلط نہیں ہوگا کیونکہ ان کے دل ودماغ روشن ہونگے اور نسبت رسولی ﷺ کے انوار وتجلیات سے منور ہونگے اور وہ شیطان کی چالوں میں نہیں آئیں گے اسکے برعکس جو نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہونگے اور وہ شیطان کی پیروی کرینگے ان سب کو جہنم میں داخل کیا جائیگا۔ جہاں بہت سخت عذاب ہوگا۔

جہنم کے سات دروازے ہونگے اسکے سات درجے ہونگے اور ان میں انسان اور جن اپنے اعمال کے حساب سے داخل ہونگے اور وہ لوگ جو نسبت رسولی ﷺ کی برکت اور اطاعت رسول ﷺ میں زندگیاں گزار کرآئے ہونگے ان کیلئے جنت کے باغات ہونگے جن میں مختلف نہریں بہہ رہی ہونگی اور وہ اس میں ہمیشہ بھائی بھائی بن کر رہیں گے ان کے سینے میں صاف نور ہوگا بغض اور گروہی غلاظت سے صاف کردیئے جائینگے اسکے بعد پھر منکرین کے اس سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ دیا گیا کہ جس میں ان لوگوں نے حضور نبی پاک ﷺ سے کہا کہ اگر آپ رسول ﷺ ہیں تو پھر آپ ﷺ کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں اترتے جو آپ ﷺ کی تصدیق کرتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتے جب آجاتے ہیں تو پھر مہلت نہیں ملتی بلکہ ایسے لوگ ہلاک کردیئے جاتے ہیں پھر ان لوگوں کا حال بیان فرمایا کہ جب قوم لوط نے بے حیائی اور فحاشی کی انتہا کردی تو پھر فرشتے آئے پہلے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سعادت مند بیٹے کی خوشخبری

سنائی اور پھر لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب کی خبر دی یہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے اس لئے وہ غلط قوم کی غلط کاروائی کو ملاحظہ کر کے عذاب دینے کیلئے لوط علیہ السلام کے گھر پہنچ گئے۔ لوط علیہ السلام نے قوم کو منع فرمایا اور مہمانوں کی عزت کیلئے کہا مگر انہوں نے نہ مانا فرشتوں نے پھر لوط علیہ السلام کو بتا دیا کہ ان پر عذاب صبح کے وقت نازل ہوگا۔ آپ رات کے وقت بستی سے نکل جائیں اپنے گھر والوں کے ساتھ لیکن آپ کی بیوی پیچھے رہے گی ان لوگوں کے ساتھ ہی عذاب میں ہوگی چنانچہ صبح کے وقت عذاب نازل ہوا پوری بستی کو اٹھا کر اوپر آسمان کی طرف لے جایا گیا اور پھر الٹا پھینکا گیا۔ ان پر پتھر برسائے گئے اور ان کو ریزہ ریزہ کر دیا گیا۔ گویا کہ یہ سبق دیا گیا کہ اطاعت رسول ﷺ جو نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اس سے محروم لوگوں کا انجام بھیانک ہوتا ہے اور اطاعت رسول ﷺ کرنیوالوں کیلئے دونوں جہانوں میں خوشیاں ہیں یہ محفل یاد الٰہی کیلئے منعقد ہے تا کہ یاد الٰہی سے سینوں کی صفائی ہو جائے اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہو جائیں اسی غرض و غایت کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۴ جون ۲۰۰۵ء

سورۃ الحجر [۷۸-۹۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾
وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾
اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ
اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ (سورۃ الحجر: ۷۸ تا ۹۹)

اور بیشک ایکہ کے باشندے بھی بڑے ظالم تھے پس ہم نے ان سے بھی انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں کھلی شاہراہ پہ واقع ہیں اور بے شک جھٹلایا اہل حجر نے رسولوں علیہم السلام کو اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں عطا کیں مگر وہ ان سے روگردانی ہی کرتے رہے اور وہ کھود کھود کر بنایا کرتے تھے پہاڑوں میں اپنے گھر اور بے خوف اور بے خطر رہا کرتے تھے پس پکڑ لیا ان کو ایک خوفناک چنگاڑ نے جب وہ صبح صبح اٹھ رہے تھے پھر نہ فائدہ پہنچایا انہیں اس مال نے جو وہ کمایا کرتے

تھے اور نہیں پیدا فرمایا ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور بیشک قیامت آنیوالی ہے پس آپ درگذر کریں ان سے عمدگی کے ساتھ یقیناً آپ کا رب ہی سب کا خالق اور سب کو جاننے والا ہے اور بیشک ہم نے عطا فرمائی ہیں آپ کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی آپ اپنی آنکھ بھی اٹھا کر نہ دیکھیں ان میں سے ان کی چیزوں کی طرف جن سے ہم نے لطف اندوز کیا ہے ان کے مختلف طبقوں کو اور رنجیدہ خاطر بھی نہ ہوں آپ ان پر اور نیچے کیجئے اپنے رحمت کے پروں کو مومنین کیلئے اور کہہ دیجئے کہ میں بے شک کھلا ڈرانیوالا ہوں اور جیسا کہ ہم نے اتارا ان بانٹنے والوں پر جنہوں نے کر دیا تھا قرآن پاک کو پارہ پارہ پس آپ کے رب کی قسم ہم ضرور پوچھیں گے ان سب سے ان کے اعمال کے متعلق جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ آپ کھلا اعلان کر دیں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور منہ پھیر لیں مشرکوں سے ہم کافی ہیں آپ کو مذاق کرنے والوں کے شر سے بچانے کیلئے جو بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک اور خدا یہ بھی جلد جان لیں گے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کا دل تنگ ہو رہا ہے ان باتوں سے جو وہ کرتے ہیں۔ آپ پاکی بیان کریں اپنے رب کی حمد و تعریف کے ساتھ اور ہو جائیں سجدہ کرنے والوں سے اور عبادت کریں اپنے رب کی یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین آجائے۔

پچھلی مرتبہ آپ کے سامنے میں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والوں پر مہربانی کا ذکر کیا تھا۔ یعنی جنت ان کا ٹھکانہ ہوگا۔ انکے دلوں سے حسد اور بغض صاف کر دیا جائیگا۔ ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ ہی عیش و عشرت میں رہیں گے۔ پھر مشرکین کے سوال کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کے ساتھ فرشتے تصدیق کیلئے کیوں نہ آئے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ آجائے تو فرشتے کی تصدیق کی کیا ضرورت ہے جب اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کا ہر قول اور ہر فعل معجزہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور رسول ﷺ کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دیتا ہے فرشتے تو اس وقت آتے ہیں جب مہلت کی میعاد ختم ہو جاتی ہے اور عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے اسی فرمان میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب الٰہی کا ذکر بیان کیا گیا ہے آج کے فرمان الٰہی میں اسی حقیقت کے ثبوت میں تاریخ بیان کی گئی ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کا جب انکی قوم نے انکار کیا تو فرشتے آئے اور عذاب نازل ہوا پھر حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کا ذکر فرمایا گیا جو بہت خوشحال تھے۔ پہاڑوں میں پتھر تراشی کر کے خوبصورت مکان بناتے تھے۔ جب انہیں اونٹنی کا معجزہ دکھایا گیا۔ یعنی سامنے پہاڑ سے اونٹنی بمع بچہ برآمد ہوئی اور اس اونٹنی کی خدمت کا حکم ہوا۔

مگر وہ بد بخت پھر بھی ایمان نہ لائے بلکہ اس اونٹنی کو ذبح کر دیا گیا۔ اور اس کی کونچیں کاٹ دی گئیں پھر ان پر پھر ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور وہ جل کر راکھ ہو گئے انکی بستی اب حجاز سے شام جانے والے راستہ پر ہے لیکن حکم ہوا کہ وہاں نہ ٹھہرا جائے نہ دیکھا جائے حضور پاک ﷺ تبوک جاتے ہوئے وہاں سے گذرے تو جلدی میں گذر جانے کا حکم فرمایا۔ ان مستند تاریخی واقعات سنانے سے یہ ہدایت دی گئی کہ فرشتے رسول ﷺ کی تصدیق کیلئے نہیں آتے بلکہ رسول ﷺ کے باغیوں پر عذاب الٰہی لے کر آتے ہیں حکم ہوا کہ آپ کی ہدایت کیلئے مالک و خالق اللہ تعالیٰ نے انے پیارے رسول ﷺ کو سورۃ فاتحہ عطا فرمائی۔ جو دنیا کی دولتوں سے بدرجہا قیمتی ہے اس لئے آپ کو حکم ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے جو عیش دی آپ اس طرف نہ اس طرف نہ دیکھیں اور نہ پرواہ کریں آپ اپنے غلاموں پر اپنی رحمت کا سایہ کئے رہیں۔ اور ان کو بتائیں آپ تو مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کتب سماوی سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اِن سے اپنا مطلب نکالا اور اس طرح ان کتابوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ آپ کو حکم ہوا کہ آپ کھل کر ہدایت دیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یہ لوگ جو مشرک ہیں گستاخ ہیں مذاق کرتے ہیں انکی پرواہ نہ کریں ان کو اللہ تعالیٰ خود جواب دے گا۔ جلدی ہی ان کو معلوم ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ان کی بیہودگی سے آپ کو تکلیف ہو رہی ہے مگر آپ اپنے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سجدہ ریز رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اتنی کریں کہ یقین سامنے آجائے یہاں یہ بات سمجھنے والی ہے کہ یقین کیا ہے اور عبادت سے کس طرح حاصل ہوگا۔ تو پھر کیا یقین آنے کے بعد عبادت چھوڑ دینی ہے عبادت الٰہی سے سینے صاف ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے دل و دماغ منور ہو جاتے ہیں اچھائی اور برائی میں تمیز حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر دیکھی ہوئی چیز کے متعلق عقیدہ بدل نہیں سکتا یہ یقین حق الیقین ہو جاتا ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے بھلا نہیں سکتی یقین کی تین قسمیں ہیں پہلا یقین تو علم الیقین ہوتا ہے جس طرح کہ آگ کے متعلق یہ معلوم ہے اور یقین ہے کہ جلاتی ہے یہ سب نے سنا ہوا ہے مگر جب انسان دیکھتا ہے کہ اسکے سامنے کسی نے انگلی آگ میں ڈالی اور اسکی انگلی جل گئی تو اس کو عین الیقین ہو جاتا ہے کہ آگ واقعی جلا دیتی ہے تیسرا یقین حق الیقین ہے کہ خود انسان کی اپنی انگلی اگر آگ میں گئی اور جل گئی۔ آگ کے جلانے کے متعلق علم تھا کہ آگ جالا دیتی ہے کسی کی انگلی کو جلتے دیکھا تو عین الیقین ہے اور تیسرا درجہ کہ جلنے کا درد بھی محسوس کیا تو اسے حق الیقین کہا جاتا ہے اب دنیا کی کوئی طاقت اس کو اس یقین سے محروم نہیں کر سکتی کہ آگ جلاتی ہے اسی طرح جب نسبت

رسول ﷺ سے دل ودماغ منور ہوتے ہیں تو اللہ کی ذات کے متعلق حق الیقین ہوجاتا ہے جس کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور پھر اسے یادالٰہی سے اتنا لطف آتا ہے سکون آتا ہے اور پھر یقین آجاتا ہے پھر وہ یادالٰہی کو اپنا سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ اور اس میں دن رات مصروف ومشغول رہتا ہے تو اسی لئے یہاں نسبت رسول ﷺ کی تعلیم دی جاتی ہے کہ یادالٰہی سے سینوں کو صاف کرو اور نسبت رسول ﷺ حاصل کرو اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم جولائی ۲۰۰۵ء

سورة النحل [١-١٨]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَتٰۤى اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ
اَمۡرِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٤﴾
وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمۡ فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ
وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ﴿٦﴾ وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ
لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ﴿٧﴾ وَّالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى
اللّٰهِ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ
مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ﴿١٠﴾ يُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ
وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ
وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۙ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ
مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا
طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ
لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿١٤﴾ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۙ﴿١٥﴾
وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿١٧﴾ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا
نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٨﴾ (سورۃ النحل: ١ تا ١٨)

قریب آ گیا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم پس اس کیلئے عجلت نہ کرو پاک ہے اللہ تعالیٰ اور برتر ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں اتارتا ہے فرشتوں کو روح کے ساتھ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے کہ خبردار کرو کہ نہیں کوئی معبود میرے سوا پس مجھ سے ہی ڈرو اس نے پیدا فرمایا ہے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ وہ بالاتر ہے اس شرک سے جو وہ کررہے ہیں اس نے پیدا فرمایا انسان کو نطفہ سے پس اب وہ برملا جھگڑالو بن گیا نیز اس نے جانورں کو پیدا فرمایا ہے تمہارے لئے ان میں گرم لباس اور دیگر فوائد ہیں اور انہیں تم کھاتے ہو اور تمہارے لئے ان میں زیب وزینت بھی ہے جب شام کو تم ان کو گھر لاتے ہو اور جب صبح تم ان کر چرانے کیلئے لے جاتے ہو اور اٹھا لے جاتے ہیں یہ جانور تمہارے بوجھ ان شہروں بستیوں تک جہاں تم نہیں پہنچ سکتے مگر سخت مشقت سے بیشک تمہارا رب بہت مہربان ہے اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے اور اس نے پیدا کئے گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ تم ان پر سواری کرو اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے اور پیدا فرمایا ایسی سواریوں کو جنہیں تم نہیں جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم پہ ہے راہ راست کو دلائل سے واضح کرنا اور ان میں غلط راہیں بھی ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا اور اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی تمہارے لئے اس میں کچھ پینے کے کام آتا ہے اور اس میں سے سبزے اگاتا ہے جس میں تم چراتے ہو (اپنے جانوروں کو) اور اللہ تعالیٰ اگاتا ہے تمہارے لئے اس سے کھیتی (غلہ)، زیتون، کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ یقیناً ان تمام چیزوں میں نشانی ہے اُس قوم کیلئے جو غور اور فکر کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مسخر فرمایا ہے تمہارے لئے رات دن سورج اور چاند اور ستارے یہ سب بھی اسی کے حکم کے پابند ہیں۔ بیشک ان تمام چیزوں میں قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں اُس قوم کیلئے جو عقل رکھتی ہے۔ اور پیدا فرماتا ہے تمہارے لئے زمین میں سے اور چیزیں الگ الگ ہے اُنکا رنگ وروپ۔ یقیناً ان میں نشانیاں ہیں اُس قوم کیلئے جو نصیحت کو قبول کرتے ہیں۔ اور وہ وہی ہے۔ جس نے پابند حکم کردیا ہے۔ سمندر کو تاکہ تم کھاؤ اُس سے تازہ گوشت اور نکالو اُس سے زیور جسے تم پہنتے ہو۔ اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو کہ موجوں کو پھاڑتے ہوئے چلتی ہیں سمندر میں تاکہ تم تلاش کرو اللہ تعالیٰ کا فضل اور تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے گاڑ دیئے ہیں زمین میں اونچے اونچے پہاڑ تاکہ زمین لرزتی نہ رہے تمہارے ساتھ اور نہریں جاری کردی ہیں اور راستے بنادیئے تاکہ تم راہ پاسکو اور علامتیں بنادیں اور ستاروں کے ذریعہ سے وہ راہ یاب ہوتے ہیں کیا وہ ذات جس نے سب کچھ پیدا فرمایا ہے اس کی مانند ہوسکتی ہے جس نے کچھ بھی نہیں بنایا کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے ہو اور اگر تم شمار کرنا چاہو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تو تم انہیں گن نہیں سکتے یقیناً اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔

پچھلی بار آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سنی جس میں مخلوق کی ہدایت کیلئے بتایا گیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ مخلوق کی ہدایت کیلئے آئے جنہوں نے انکی اطاعت اختیار کی وہ دونوں جہانوں میں سرخرو وسرفراز ہوئے اور جنہوں نے بغاوت کی ان پر فرشتے عذاب لائے ان کو خاک میں ملادیا گیا فرشتے عذاب الٰہی لے کر آتے ہیں رسولوں علیہم السلام کی تصدیق کیلئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کو فرشتوں کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوتی کائنات کا ذرہ ذرہ انکے اشارے کا محتاج رہتا ہے وہ جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ پورا اسی طرح فرماتا ہے حضور پاک ﷺ کے ذریعہ مخلوق کو ہدایت دی گئی کہ اپنے سینوں کو یاد الٰہی سے صاف کرو رسول پاک ﷺ سے نسبت قائم کرو تا کہ ان انوار وتجلیات سے تمہارے سینے منور ہو جائیں جو نبی پاک ﷺ کے سینہ پاک میں ہیں جب دل ود ماغ منور ہو جائیں گے تو پھر شیطان اورنفس کی چالاکیاں آشکارا ہو جائینگی شیطان بھی ان کو گمراہ نہیں کر سکے گا۔ اس طرح وہ دولت یقین سے مالا مال ہو جائینگے اور یاد الٰہی سے وہ سکون اور اطمینان حاصل ہوگا کہ ایسا شخص یاد الٰہی کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا جس طرح مچھلی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

آج کے فرمان میں مشرکین منکرین کو اعلان فرمایا گیا۔ کہ تمہارے اعمال کا بدلہ تمہیں ملنے ہی والا ہے۔ اس لئے اپنی تباہی کیلئے اتنی جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بجائے احسان فراموشی کے خود اپنی آفرینش کو دیکھو اور پھر ساری کائنات کو دیکھو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے سورج چاند ستارے ہیں ان میں تمہارے لئے بے شمار فائدے ہیں زمین کو دیکھو کہ تمہارے لئے کیا کچھ اگاتی ہیں پھل پھول اناج مختلف اقسام کے اور ہواؤں کو دیکھو۔ باران رحمت کو دیکھو تمہاری پیاس بجھاتی ہے زمین کو تمہارے لئے ذائقہ زندگانی بنایا ہے۔ اس میں تمہارے لئے کیا کیا پیدا ہوتا ہے۔ سمندر کو دیکھو تمہارے لئے کیا کیا اپنے سینے میں لئے ہوئے ہے جہاں قسم قسم کے تازہ گوشت وہاں قسم قسم کے جواہرات تمہارے لئے سمندر رکھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسمان سے بارش برساتا ہے دریاؤں میں کشتی چلا کر تم کہاں سے کہاں جاتے ہو اور اپنے سامانوں کو کس طرح لے جاتے ہو تم زمین پر قسم قسم کے جانور دیکھو جس سے تم دودھ نکالتے ہو۔ ان کا گوشت کھاتے ہو انکے بالوں سے اپنے کپڑے بناتے ہو اور اپنا سامان دور دراز لے جاتے ہو۔ جو ان کے بغیر ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے علاوہ بھی تمہارے لئے بہت کچھ پیدا کیا گیا ہے جسے تم نہیں جانتے ہو پھر آخر میں ہدایت فرمائی گئی کہ یہ سارے احسانات اور اسکی مہربانیاں ہیں ان کو وہی سمجھ سکتا ہے اور انکا شکر وہی ادا کرسکتا ہے اور شرمندہ احسان وہی ہو سکتا ہے جس کی عقل زندہ ہو۔ جس کو سمجھ ہو جس کو

سعادت حاصل ہو جس کی بصارت کام کر رہی ہو۔ لیکن جس کی عقل مردہ ہو جسکی بصارت پر پردہ ہو جس کی سمجھ سوگئی ہو۔ وہ تو جانور کی طرح فوائد حاصل کرتا ہے لیکن ان کے دینے والے سے غافل رہتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جس سے منع کیا گیا ہے اسکی وجہ صرف شیطان کا قبضہ ہے جس سے وہ ظلمت میں غرق ہونا ہے اس کا علاج صرف نسبت رسولی ﷺ ہے جس سے عقل زندہ ہو ظلمت دور ہو اور بصارت حاصل ہو نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ منور ہو جاتے ہیں اچھائی برائی میں تمیز حاصل ہو جاتی ہے اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ تا کہ یادالٰہی کریں اسلئے کہ یاد الٰہی سے سینے صاف ہوتے ہیں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہوتے ہیں یہی خیال سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ جولائی ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [١٩۔٢٩]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ
هُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ
قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ
عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ
وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ
وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ
سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ (سورۃ النحل:١٩تا٢٩)

اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جو لوگ پرستش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا وہ نہیں پیدا کر سکتے کوئی چیز بھی بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں وہ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ کب ان کو اٹھایا جائیگا۔ تمہارا خدا خدا واحد ہے پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے دل منکر ہیں اور وہ مغرور ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں مگر وہ پسند نہیں کرتا ہے تکبر اور غرور کرنے والوں کو

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا نازل فرمایا تمہارے رب نے تو کہتے ہیں کہ یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں اور قصے ہیں تا کہ وہ اس ہرزہ سرائی کے باعث اٹھالیں اپنا پورا بوجھ قیامت کے دن اور اٹھائیں ان لوگوں کے بھی بوجھ جن کو وہ گمراہ کرتے رہتے ہیں جہالت سے یہ کتنا برا بوجھ ہے جسے وہ اپنے اوپر لاد رہے ہیں بیشک مکروفریب کیا کرتے تھے وہ لوگ بھی جو ان منکرین سے پہلے گذرے تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی عمارات کو جڑوں سے اکھیڑ دیا پس گر پڑیں ان پر انکی چھتیں ان کے اوپر سے اور آ گیا ان پر عذاب جس کا ان کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اسکے بعد روز قیامت اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل ورسوا کرے گا۔ اور پوچھے گا ان سے کہ کہاں ہیں وہ تمہارے شریک جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے پھر کہیں گے وہ لوگ جن کو علم عطا کیا گیا ہے کہ بلاشبہ آج تو ہر قسم کی رسوائی اور بربادی کافروں کیلئے ہے وہ کافر کہ جن کی جانیں جب فرشتے قبض کرتے ہیں درآں حالانکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں وہ سب سر تسلیم خم کئے ہوئے چیختے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے تھے پس داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے تمہیں ہمیشہ وہاں رہنا ہوگا بیشک بہت برا ٹھکانہ ہے غرور اور تکبر کرنے والوں کیلئے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں مشرکین اور منکرین کا ذکر فرمایا گیا کہ عذاب الٰہی مانگنے والوں کو بتا دیں کہ وہ سمجھو کہ آ گیا۔

لیکن بدنصیب احسان فراموش لوگو اپنی حقیقت کو دیکھو کہ تم کیا ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا اور عزت بخشی پھر ساری کائنات سب کے سب عجائبات تمہارے لئے پیدا فرمائے۔ پھر زمین آسمان کو دیکھو اس پر سورج چاند ستارے تمہاری خدمت کیلئے بنائے سورج کی ایک ایک کرن چاندنی ایک ایک چمک ستاروں کی رہنائی بارش کا ایک ایک قطرہ سبزے کا ایک ایک پتہ پھول کی ایک ایک پتی پھلوں کی شیرینی، سب اس وحدہٗ لاشریک کی عنایات ہیں خود اپنے سانس کو دیکھو ایک ایک تمہاری سانس اس کی عنایت ہے پھر تم اسکے حکم کے سامنے بغاوت کرتے ہو وہ تمہاری ہدایت کیلئے اپنے رسول علیہم السلام بھیجتا رہا ہے ان رسولوں علیہم السلام کی نافرمانی کرتے تو حالانکہ تم پر اتنے اسکے احسانات ہیں کہ جنہیں تم شمار (گِن) نہیں کر سکتے۔ تماری اس ناشکری کے باوجود اس کا فضل تم پر جاری رہتا ہے کیونکہ وہ رحمٰن ورحیم ہے اور غفور الرحیم ہے اور یاد رکھو ان احسانوں کو یاد کرنیکی تم سمجھ اس لئے نہیں رکھتے کہ تمہارے دل ودماغ مردہ ہیں اور تمہاری بصارت پر پردہ ہے اپنی عقل کو زندہ کرو اپنی بصارت سے پردہ ہٹاؤ اور یہ صرف اسی صورت میں کر سکو گے۔ کہ روشن کرنے والے چراغ سے نسبت حاصل کرو تا کہ تمہارے دل ودماغ روشن ہو جائیں جب دل ودماغ روشن

ہوں گے تو تم اپنے رب کو پہنچان لوگے اسکی ربوبیت کے شکر ادا کرنے میں تمہارا وقت گذرے گا۔ اسکی یاد کے بغیر تمہارا رہنا اس طرح ناممکن ہوگا جس طرح مچھلی کا زندہ رہنا پانی کے بغیر۔

آج کا فرمان الٰہی ان بدنصیب لوگوں کو تنبیہ ہے جو اطاعت رسول ﷺ سے محروم ہوئے اور شیطان کے چنگل میں پھنس کر ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کیلئے حکم ہو رہا ہے کہ بدعملو یہ نہ سمجھو کہ تمہارے اعمال وحرکات سکنات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ ہیں وہ ہر چیز سے باخبر ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر چیز اسکے سامنے ہے اور وہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے کہ تم خالق کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے سر جھکانے کی بجائے شیطان کے ایما پر چلتے ہو اللہ تعالیٰ کی ہدایت والی کتاب کو پرانے قصے کہانیاں کہتے ہو اور اپنی حقیر تخلیق کے باوجود خالق کے سامنے تکبر وغرور کرتے ہو تو سن لو اللہ تعالیٰ غرور وتکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ تم نے اپنے انجام کو پہنچنا ہے۔ تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا تمہاری بستیاں الٹادی جائینگی تم پر عذاب آسمان سے نازل ہوگا۔ وہ ایسا عذاب نازل ہوگا۔ جس کا تمہیں علم ہی نہیں ہوگا اور پھر تمہاری موت آئے گی فرشتے تمہاری روح قبض کرنے کیلئے آئینگے اور تمہاری روح قبض کر کے جہنم میں لے جائیں گے قیامت تک اسی عذاب میں رہو گے اور پھر روز قیامت ذلیل ورسوا ہو گے تم پر اپنا بوجھ بھی ہوگا۔ اور ان کا بوجھ بھی ہوگا جنہیں تم گمراہ کر رہے ہو تمہارا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا سوا اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے۔

سامعین کرام!

اس فرمان الٰہی میں بھی نسبت رسولی ﷺ کی تعلیم دی جارہی ہے کہ تم میں سے نجات سرخروئی صرف اور صرف ان لوگوں کو نصیب ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے احسان کو سمجھ کر اسکی اطاعت اور غلامی میں زندگیاں گذاریں گے اللہ تعالیٰ کے احسان کو وہی پہچان سکتا ہے جس کا دل ودماغ زندہ ہو اور روشن ہو اور دل ودماغ صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ذات روشن کرنے والا چراغ ہے جو لوگ اس روشن کرنے والے چراغ اور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین کی اطاعت کو شرک سمجھتے ہیں وہ بالکل ہی الٹے راستے پر چل رہے ہیں جو جہنم کی طرف جاتا ہے وہ دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار ہونگے حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق آخرت میں وہ حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم ہونگے لیکن جو غلامانِ محمد ﷺ ہونگے وہ قیامت کے دن حاضر ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوجائینگے اور جب سر اٹھائیں گے تو قیامت گزر چکی ہوگی۔ وہ بے غم اور بے فکر جنت میں داخل ہونگے

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا نازل فرمایا تمہارے رب نے تو کہتے ہیں کہ یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں اور قصے ہیں تا کہ وہ اس ہرزہ سرائی کے باعث اٹھالیں اپنا پورا بوجھ قیامت کے دن اور اٹھائیں ان لوگوں کے بھی بوجھ جن کو وہ گمراہ کرتے رہتے ہیں جہالت سے یہ کتنا برا بوجھ ہے جسے وہ اپنے اوپر لاد رہے ہیں بیشک مکروفریب کیا کرتے تھے وہ لوگ بھی جو ان منکرین سے پہلے گذرے تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی عمارات کو جڑوں سے اکھیڑ دیا پس گر پڑیں ان پر انکی چھتیں ان کے اوپر سے اور آ گیا ان پر عذاب جس کا ان کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اسکے بعد روز قیامت اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل ورسوا کرے گا۔ اور پوچھے گا ان سے کہ کہاں ہیں وہ تمہارے شریک جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے پھر کہیں گے وہ لوگ جن کو علم عطا کیا گیا ہے کہ بلاشبہ آج تو ہر قسم کی رسوائی اور بربادی کافروں کیلئے ہے وہ کافر کہ جن کی جانیں جب فرشتے قبض کرتے ہیں درآں حالانکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں وہ سب سر تسلیم خم کئے ہوئے چیختے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے تھے پس داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے تمہیں ہمیشہ وہاں رہنا ہوگا بیشک بہت برا ٹھکانہ ہے غرور اور تکبر کرنے والوں کیلئے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں مشرکین اور منکرین کا ذکر فرمایا گیا کہ عذاب الٰہی مانگنے والوں کو بتادیں کہ وہ سمجھو کہ آ گیا۔ لیکن بدنصیب احسان فراموش لوگو اپنی حقیقت کو دیکھو کہ تم کیا ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا اور عزت بخشی پھر ساری کائنات سب کے سب عجائبات تمہارے لئے پیدا فرمائے۔ پھر زمین آسمان کو دیکھو اس پر سورج چاند ستارے تمہاری خدمت کیلئے بنائے سورج کی ایک ایک کرن چاندنی ایک ایک چمک ستاروں کی رہنائی بارش کا ایک ایک قطرہ سبزے کا ایک ایک پتہ پھول کی ایک ایک پتی پھلوں کی شیرینی، سب اس وحدہٗ لاشریک کی عنایات ہیں خود اپنے سانس کو دیکھو ایک ایک تمہاری سانس اس کی عنایت ہے پھر تم اسکے حکم کے سامنے بغاوت کرتے ہو وہ تمہاری ہدایت کیلئے اپنے رسول علیہم السلام بھیجتا رہا ہے ان رسولوں علیہم السلام کی نافرمانی کرتے تو حالانکہ تم پر اتنے اسکے احسانات ہیں کہ جنہیں تم شمار (گِن) نہیں کرسکتے۔ تماری اس ناشکری کے باوجود اس کا فضل تم پر جاری رہتا ہے کیونکہ وہ رحمٰن ورحیم ہے اور غفورالرحیم ہے اور یاد رکھو ان احسانوں کو یاد کرنیکی تم سمجھ اس لئے نہیں رکھتے کہ تمہارے دل ودماغ مردہ ہیں اور تمہاری بصارت پر پردہ ہے اپنی عقل کو زندہ کرو اپنی بصارت سے پردہ ہٹاؤ اور یہ صرف اُسی صورت میں کرسکو گے۔ کہ روشن کرنے والے چراغ سے نسبت حاصل کرو تا کہ تمہارے دل ودماغ روشن ہو جائیں جب دل ودماغ روشن

ہوں گے تو تم اپنے رب کو پہچان لوگے اسکی ربوبیت کے شکر ادا کرنے میں تمہارا وقت گذرے گا۔ اسکی یاد کے بغیر تمہارا رہنا اس طرح ناممکن ہوگا جس طرح مچھلی کا زندہ رہنا پانی کے بغیر۔

آج کا فرمان الٰہی ان بدنصیب لوگوں کو تنبیہ ہے جو اطاعت رسول ﷺ سے محروم ہوئے اور شیطان کے چنگل میں پھنس کر ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کیلئے حکم ہو رہا ہے کہ بدعملو یہ نہ سمجھو کہ تمہارے اعمال و حرکات سکنات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ ہیں وہ ہر چیز سے باخبر ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر چیز اسکے سامنے ہے اور وہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے کہ تم خالق کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے سر جھکانے کی بجائے شیطان کے ایما پر چلتے ہو اللہ تعالیٰ کی ہدایت والی کتاب کو پرانے قصے کہانیاں کہتے ہو اور اپنی حقیر تخلیق کے باوجود خالق کے سامنے تکبر و غرور کرتے ہو تو سن لو اللہ تعالیٰ غرور و تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ تم نے اپنے انجام کو پہنچنا ہے۔ تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا تمہاری بستیاں الٹا دی جائینگی تم پر عذاب آسمان سے نازل ہوگا۔ وہ ایسا عذاب نازل ہوگا۔ جس کا تمہیں علم ہی نہیں ہوگا اور پھر تمہاری موت آئے گی فرشتے تمہاری روح قبض کرنے کیلئے آئینگے اور تمہاری روح قبض کر کے جہنم میں لے جائیں گے قیامت تک اسی عذاب میں رہوگے اور پھر روز قیامت ذلیل و رسوا ہوگے تم پر اپنا بوجھ بھی ہوگا۔ اور ان کا بوجھ بھی ہوگا جنہیں تم گمراہ کر رہے ہو تمہارا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا سوا اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے۔

سامعین کرام!

اس فرمان الٰہی میں بھی نسبت رسولی ﷺ کی تعلیم دی جا رہی ہے کہ تم میں سے نجات سرخروئی صرف اور صرف ان لوگوں کو نصیب ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے احسان کو سمجھ کر اسکی اطاعت اور غلامی میں زندگیاں گذاریں گے اللہ تعالیٰ کے احسان کو وہی پہچان سکتا ہے جس کا دل و دماغ زندہ ہو اور روشن ہو اور دل و دماغ صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ذات روشن کرنے والا چراغ ہے جو لوگ اس روشن کرنے والے چراغ اور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین کی اطاعت کو شرک سمجھتے ہیں وہ بالکل ہی الٹے راستے پر چل رہے ہیں جو جہنم کی طرف جاتا ہے وہ دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار ہونگے حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق آخرت میں وہ حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم ہونگے لیکن جو غلامانِ محمد ﷺ ہونگے وہ قیامت کے دن حاضر ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو جائینگے اور جب سر اٹھائیں گے تو قیامت گزر چکی ہوگی۔ وہ بے غم اور بے فکر جنت میں داخل ہونگے

۔اور وہاں ان کو دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا جو سب سے بڑی نعمت ہے اسلئے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی یہاں تلقین کی جاتی ہے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۵ جولائی ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۳۰۔۴۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣١ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ
يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٣٢ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٣ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٤
وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٣٥
وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ
وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٦
اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٧
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٨ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝٣٩
اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٤٠ (سورۃ النحل: ۳۰ تا ۴۰)

اور پوچھا گیا ان سے جو متقی تھے کہ وہ کیا ہے جو اتارا تمہارے رب نے انہوں نے کہا خیر (نازل فرمائی) جنہوں

نے اچھے کام کیے اس دنیا میں بھی ان کیلئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر بھی بہتر ہے اور بہت ہی عمدہ ہے پرہیز گاروں کا گھر وہ ہمیشہ رہیں گے باغات میں وہ جنت میں داخل ہونگے بہتی ہونگی انکے نیچے نہریں ان کیلئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ خواہش کرینگے یوں ہی بدلہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو وہ متقی کہ جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں فرشتے کہتے ہیں سلام ہو تم پر داخل ہو جنت میں اس بدلہ میں کہ جو تم کیا کرتے تھے اور مشرکین نہیں انتظار کر رہے مگر اس بات کا کہ آجائیں ان کے پاس فرشتے یا آجائے ان کے رب کا حکم یوں ہی ان لوگوں نے کہا تھا جو ان کے پیش رو تھے اور نہیں کی تھی کوئی زیادتی ان پر اللہ تعالیٰ نے بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر زیادتی کیا کرتے تھے پس ملی ان کو سزا انکے برے اعمال کی اور گھیر لیا ان کو اس عذاب نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اور کہنے لگے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو ہم عبادت نہ کرتے اس کے سوا کسی کی نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم حرام کرتے اسکے حکم کے بغیر کسی چیز کو ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے ان کے پیش رو۔ کیا رسولوں علیہم السلام کے ذمہ اسکے سوا اور بھی کچھ ہے کہ وہ صاف طور پر پہنچا دیں اور ہم نے بھیجا ہے ہر امت میں ایک رسول علیہ السلام کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور دور رہو طاغوت سے پھر ان میں سے کچھ لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور انہی میں سے کچھ ایسے لوگ تھے جن پر گمراہی مسلط ہوگئی۔ پس پھرو زمین پر اور دیکھو کس قدر عبرتناک انجام تھا جھٹلانے والوں کا۔ آپ کتنا ہی چاہیں ان لوگوں کی ہدایت کیلئے مگر اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا جن کو وہ گمراہ کر دیتا ہے اور نہیں ان کیلئے کوئی مدد کرنے والا اور وہ بڑے شدومد سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں اٹھاتے ہیں کہ زندہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جو کہ مر جاتا ہے ہاں ضرور زندہ کرے گا۔ اس کا وعدہ ہے اس پر لازم ہے اس کا پورا کرنا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے وہ انکو دوبارہ زندہ کریگا۔ تاکہ واضح کر دے ان پر وہ بات جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ خوب جان لیں کافر کہ بلاشبہ وہ جھوٹے تھے ہمارا فرمان جب ہم کسی چیز کو پیدا کرنیکا ارادہ کرتے ہیں تو صرف اتنا ہوتا ہے کہ ہم اسے حکم دیتے ہیں کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

پچھلے فرمان میں آپ سن چکے کہ اللہ تعالیٰ نے منکرین سے فرمایا کہ کم عقلو تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارے اعمال اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ ہیں ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے لیکن تمہارے عقل مردہ ہو چکے ہیں تمہاری بصارت ختم ہو چکی ہے کہ خالق اور مالک وحدہٗ لاشریک کو چھوڑ کر اسکی مخلوق کو پوجتے ہو جنہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتے ہو اور جو عزت والی کتاب الٰہی تمہاری ہدایت کیلئے بھیجی گئی ہے اسے قصے کہانیاں کہتے ہو۔ اپنی

حقیر چیز سے تخلیق کو بھول کر اللہ تعالیٰ کے سامنے غرور اور تکبر کرتے ہو اور پھر عذاب بھی مانگتے ہو تو پھر عذاب کیلئے تیار ہو جاؤ تم پر اپنے اعمال کا بھی اور جن کو تم نے گمراہ کیا ان کے اعمال کا بھی عذاب آئے گا۔ جب فرشتے روح نکالیں گے اس وقت ڈر کر بہانے بناؤ گے مگر فرشتے بولیں گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایک ایک کرتوت سے واقف ہے چلو جہنم میں جس میں تم ہمیشہ رہو گے اور وہ بہت بری جگہ ہے رہنے کی۔ اس کیساتھ آپ کو بتایا تھا انسان کی اس قدر ناسمجھی اور بے یقینی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے اور انسان ظلمت میں ڈوب جاتا ہے اور اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اس بدبختی سے بچنے کیلئے نسبت رسولی ﷺ ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں انسان اپنے رب اور اسکی ربوبیت کو پہچان لیتا ہے۔ اسکا احسان مند ہو کر اس کی بندگی میں اس طرح زندگی گذارتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہدایت دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ﷺ کا غلام بننے کیلئے نسبت رسولی ﷺ ضروی ہے جس کے حصول کیلئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

آج کے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگی گذارتے ہیں فرمایا کہ ان لوگوں کیلئے دونوں جہانوں میں سرخروئی اور سرفرازی ہے ان کیلئے جنت کے باغات ہوں گے اور عیش و عشرت ہوگی ان کے روح قبض کرنے والے فرشتے نیک پاک ہوں گے جو ان کو سلام پیش کریں گے اور جنت میں داخل ہونیکی دعوت دیں گے جہاں وہ جو چاہیں گے ان کیلئے موجود ہوگا۔ پھر فرمایا کہ اس کے برعکس جو لوگ بغاوت اور انکار میں زندگیاں گذارتے ہیں ان کو ان کی بداعمالیوں کا بدلہ ملے گا۔ اور جو وہ دین کا مذاق اڑاتے ہیں وہی ان کی تباہی کا سبب بنے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا یہ بدانجام ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوگا اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا یہ لوگ ہدایت کا یہ جواب دیتے تھے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک سے منع فرماتا ہے اور وہ قادرِ مطلق ہے تو پھر اس نے ہمیں اور ہمارے آباؤ اجداد کو شرک سے کیوں نہ روکا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو روکنے کیلئے ہی ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کا رسول علیہ السلام ہدایت لے کر آتا رہا ہے۔ اور پھر نبی پاک ﷺ تو ساری مخلوق کیلئے ہادی بنا کر بھیجے گئے کچھ لوگوں نے امر الٰہی مانا اور کچھ نے نہ مانا تم دنیا میں پھر کر دیکھو کہ دونوں کا انجام کیا ہوا۔ حضور پاک ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ ﷺ بے شک ان کی ہدایت چاہتے ہیں لیکن باغیوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔ یہ لوگ آخرت کو بھی جھٹلاتے ہیں آخرت ہی میں تو فیصلہ ہونا ہے اعمال کا اس لئے وہ ضرور آئے گی تاکہ سچے اور جھوٹے کا فیصلہ ہو۔ آخر میں اللہ تعالیٰ اپنی شان بیان فرما رہا ہے کہ وہ مالک، قادرِ مطلق ہے ہر چیز پر قادر ہے جو حکم دے وہی ہوتا ہے اس کے سامنے کوئی مشکل

نہیں ہوتی۔

سامعین کرام! ساری مخلوق اس حقیقت کا مشاہدہ ہر روز ہر جگہ کرتی ہے لیکن عقل اور بصارت سے محروم سبق حاصل نہیں کرتے اگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور سراج منیر سے ان کی نسبت قائم ہو جائے تو کائنات کا ذرہ ذرہ اس حقیقت سے آگاہ کرتا ہے اس لئے صحیح انسان اور مسلمان بننے کیلئے اور صراط مستقیم پر چلنے کیلئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے۔ اور یہی مدعا ہے اس محفل کا ہے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۴۱۔۵۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ
الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ
اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ
تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ
يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ (سورۃ النحل: ۴۱ تا ۵۰)

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی اسکے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ تو ہم ضرور ان کو دنیا میں بھی اعلیٰ ٹھکانہ دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے کاش یہ جان لیتے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم نے نہیں بھیجا آپ سے پہلے مگر مردوں کو (رسول علیہ السلام بنا کر) ہم وحی بھیجتے رہے ہیں ان کے پاس پس دریافت کرلو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے روشن نشانیاں اور کتابیں دیکر بھیجا اور ہم نے نازل کیا آپ پر یہ ذکر (قرآن پاک) تا کہ آپ کھول کر بیان کریں لوگوں کیلئے جو نازل کیا گیا انکی طرف تا کہ وہ غور وفکر کریں کیا وہ لوگ بے خوف ہو گئے جنہوں نے برے مکر کیے۔ کہ انہیں گاڑھ دے اللہ تعالیٰ زمین میں یا آجائے ان پر عذاب اس طرح کہ انکو شعور ہی نہ ہو یا پکڑے انہیں جب وہ دوڑ دھوپ کر رہے ہوں۔ پس نہیں وہ عاجز کرنے والے ہمیں یا پکڑے ان کو

جب وہ خوف زدہ ہوں۔ بیشک تمہارا رب بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا ان چیزوں کی طرف جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے کہ بدلتے رہتے ہیں ان کے سائے دائیں اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوئے اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اظہار عجز کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے یعنی ہر قسم کے جاندار اور فرشتے اور وہ غرور و تکبر نہیں کرتے۔ وہ ڈرتے ہیں اپنے رب کی قدرت اعلیٰ سے اور کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

پچھلے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر گزار بندوں کی تعریف فرمائی اور ان پر نعمات الٰہیہ کا ذکر فرمایا۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں زندگی گذارتے ہیں ان کا انجام بہت ہی اچھا ہوتا ہے روح قبض کرنے والے فرشتے ان کو سلام پیش کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کیلئے ان کو دعوت دیتے ہیں جہاں ان کی رہائش عالیشان جگہ اور باغات میں ہوگی اور ان کیلئے وہاں سب کچھ ہوگا جو وہاں وہ چاہیں گے اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی ذکر کیا جنہوں نے بغاوت میں زندگی گذاری ان کی روح قبض کرنے کیلئے فرشتے انہیں سختی سے پیش آتے ہیں اس کے بعد جہنم میں داخل ہونیکی دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی یہ ذلت ان کی خود خریدی ہوئی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلم نہیں ہوتا۔ یہ لوگ ہمیشہ حجت بازی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک سے پاک رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہم السلام تمہاری ہدایت کیلئے بھیجے جو ان کی اطاعت کرتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے اور جو انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے اور اس کے لئے جہنم ہوتی ہے۔ یہ لوگ کم عقلی سے ایسی باتیں کرتے ہیں کہ آخرت نہیں آئے گی۔ کیا مر مٹ کر کوئی پھر زندہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ سب دوبارہ زندہ ہوں اور جزا و سزا ہو تا کہ سچ اور جھوٹ ظاہر ہو اور برائی اور نیکی کا بدلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے دوبارہ زندہ کرنا مشکل نہیں اس کا فرمانا ہوتا ہے کہ ہو جا تو ہر کام ہو جاتا ہے اس فرمان میں یہ بات واضح کی گئی کہ سزا ان کو ملے گی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت نہیں کی اور انعام انہیں ملے گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی۔ اطاعت وہی کر سکے جنہوں نے نسبت ﷺ رسولی حاصل کی۔

آج کا فرمان الٰہی نیک اعمال کرنیوالوں کے ذکر سے شروع ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے غلاموں کو ہمیشہ مصیبتیں اور تکلیفیں پیش آئیں یہاں تک کہ انہیں مجبور کیا گیا کہ ان کو اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا۔ جو بہت بڑی مشکل بات ہے۔ لیکن نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنیوالوں نے خوشی سے سب کچھ چھوڑ دیا۔ وطن گھر بار اور عزیز و اقارب بھی چھوڑ دیئے کوئی محبت کوئی خوف ان کو یاد نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے لوگوں کی بہت بڑی قدر ہے دونوں جہانوں میں اللہ

تعالیٰ ان کو خوشحال اور بامراد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہم السلام ہدایت کے لئے بھیجے کتابیں نازل کی گئیں لیکن جن لوگوں نے ہدایت کو نہ مانا ان کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہونے کی وجہ سے مردہ ہو جاتے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اتنی قدرت رکھتا ہے کہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسا عذاب نازل ہو کہ ان کو خبر ہی نہ ہو وہ بے خوف کاروبار میں مصروف ہوں کہ اچانک اللہ تعالیٰ کا عذاب ان کو پکڑے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو ڈھیل اس لئے مل رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا ہے ورنہ ہر چیز اس کے اختیار اور قدرت میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کو سجدہ کرتی ہے اور اس کے حکم کے ماتحت چل رہی ہے۔ کوئی شئے اس کے سامنے تکبر اور غرور نہیں کر سکتی اور ہر چیز اس کے ڈر اور خوف میں اپنا کام کرتی ہے لیکن یہ سعادت اور سمجھ انہیں ملتی ہے جن پر شیطان کا قبضہ نہیں ہوتا ان کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں ورنہ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نسبت سے محروم ہوتے ہیں وہ تکبر اور غرور اور غفلت میں زندگیاں گذار کر جہنمی بنتے ہیں۔ اسلئے یہاں نسبت رسولی ﷺ کی تبلیغ کی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی صحیح بندگی اور اس کے رسول پاک ﷺ کی صحیح غلامی حاصل ہو اور شیطان اور نفس گمراہ نہ کر سکیں۔ اس نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے سینے کی صفائی کی ضرورت ہے اور سینے صاف یاد الٰہی سے ہوتے ہیں جو اس محفل کی غرض ہے اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

نوٹ: آخری آیت سجدہ تلاوت واجب ہے اس لئے سب یہاں سے فارغ ہو کر سجدہ تلاوت کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۵۱-۶۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۵۱ وَلَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًاؕ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۵۲ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ
اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۵۳ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ
بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۵۴ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْؕ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵۵ وَیَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ
نَصِیْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۵۶ وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ
وَلَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ ۵۷ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۵۸ یَتَوَارٰى
مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِؕ اَلَا سَآءَ
مَا یَحْكُمُوْنَ ۵۹ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰىؕ وَهُوَ
الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۶۰ وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى
اَجَلٍ مُّسَمًّىۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۶۱ وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا
یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰىؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۶۲

(سورۃ النحل: ۵۱ تا ۶۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہ بناؤ دو (۲) خدا وہ تو صرف ایک ہی خدا ہے پس مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔ اور اس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسکی تابعداری اور اطاعت ضروری ہے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں سے ڈرتے ہو اور تمہارے پاس جتنی نعمتیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو

اسی کی طرف پناہ لینے کیلئے جاتے ہو وہ جب تم سے برائی کو دور کر دیتا ہے تو ایک گروہ تم ہی میں سے اپنے پروردگار کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں تا کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں پھر تم کچھ نفع اٹھالو عنقریب تم جان لوگے اور بناتے ہیں یہ لوگ اُن جانی چیزوں کے لئے حصہ اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم کہ تم سے ضرور پوچھا جائیگا جو کچھ تم جھوٹ باندھ رہے ہو اور ٹھہراتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں حالانکہ اس کی ذات پاک اور (بناتے ہیں) اپنے لئے جو وہ چاہتے ہیں اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس کا منہ کالا ہو جاتا ہے اور غصے سے بھر جاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بری خبر سے جو اس کو ملی ہے کیا وہ اسے ذلت سے رکھے گا یا اسے مٹی میں زندہ درگور کر دیگا خبر دار رہیں یہ بہت برا فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں سے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کا برا حال ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی شان بہت بلند ہے اور وہ غالب ہے اور حکمت والا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے ظلم ان کی وجہ سے ان کی گرفت کرتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) انکو ایک مقرر میعاد پر تک مہلت دیتا ہے جب ان کا وعدہ مقرر آ جائے گا۔ تو وہ نہ ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے وہ چیز ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے بھلائی ہے تو خواہ مخواہ ان کے لئے آگ جہنم ہے اور وہ حد سے گذرے ہوئے لوگ ہیں۔

پچھلی مرتبہ کے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگی گذارتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور ہر قسم کے ظلم کو سہتے ہوئے صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی خاطر سب کچھ قربان کر دیتے ہیں گھر بار اقارب ماں، باپ، اولاد جان و مال تو ان پر اللہ تعالیٰ اتنے راضی ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کا بدلہ بہت اعلیٰ عطا فرماتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والے پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ پاک کی طرف۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے دونوں جہانوں میں اس طرح نوازے گئے کہ ان کی تاریخ سنہری الفاظ میں لکھی گئی ہے ان لوگوں نے ہمیشہ خوشی ہو یا غم ہو اللہ تعالیٰ کی یاد میں زندگی گذاری اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کا حکم مانا اور یہ دولت ان کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کرنے سے ملی پس اس نسبت سے ان کے دل و دماغ روشن ہو گئے شیطان نفس اور کوئی دنیوی خواہشات یا خوف انہیں اپنے دین سے دور نہ کر سکے بلکہ دل و دماغ روشن ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول پاک ﷺ کی غلامی کے لحاظ سے ہمیشہ سے انہیں دین پر قائم رکھا۔

آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ ہی سب کا مالک سب کا خالق سب کا رازق ہے وہی مارتا وہی زندہ رکھتا ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں، اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں مشرکین کفار یہود اور نصاریٰ اور جو بھی ہو جب وہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی مددگار نظر نہیں آتا اور جب تکلیف دور ہو جاتی ہے وہ پھر اپنی خواہشات میں غرق ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور شریک بناتا ہے خواہ وہ بت ہوں یا اس کی دنیاوی خواہشات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں کے اتنے ظلم ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینا چاہے تو انکا نام ونشان مٹا دے لیکن اس نے ہر چیز کا وقت مقرر فرمایا ہوا ہے اور اس وقت کے آنے پر پھر ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ان کے دل ودماغ پر شیطان کا قبضہ ہے کہ ان کے دل ودماغ مردہ ہو چکے ہیں اسی لئے وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور جبکہ خود بیٹی کا نام سن کر اتنے غم زدہ ہو جاتے ہیں کہ کسی کو منہ نہیں لگاتے بقول ان کے اگر بیٹی اتنی بری چیز ہے تو اللہ تعالیٰ جو خالق ہے وہ اپنے لئے بیٹیاں کیوں رکھے گا بات یہی ہے کہ یہ ان کے خیالات اس وجہ سے ہیں کہ ان کی سمجھ ختم ہے عقل مردہ ہے اگر ان کے عقل زندہ ہوں دل ودماغ روشن ہوں تو پھر اتنی بیوقوفی کی باتیں نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں اب عقل کو زندہ کرنے کیلئے اور دل ودماغ کو روشن کرنے کیلئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے تاکید کی جاتی ہے چونکہ نسبت رسولی ﷺ پاک سینوں کو حاصل ہوتی ہے اور سینے یاد الٰہی سے پاک ہوتے ہیں اس لئے یہ یاد الٰہی کی محفل منعقد کی جاتی ہے اور اس مین شامل ہونے سے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۵ اگست ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۶۳-۶۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۶۴ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۶۵ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ
وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝۶۶ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ
سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۶۷ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝۶۸ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ
رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۶۹ (سورۃ النحل: ۶۳ تا ۶۹)

بخدا ہم نے بھیجا ہے رسولوں علیہم السلام کو آپ سے پہلے ان کی امتوں کی طرف پس آراستہ کر دیا ان کیلئے شیطان نے ان کے برے اعمال کو پس وہی ان کا دوست آج بھی ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور نہیں اتاری ہم نے آپ پر یہ کتاب مگر اس لئے کہ آپ صاف صاف بیان کریں ان کے لئے وہ بات جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ سراپا ہدایت ہے اور رحمت ہے اس قوم کیلئے جو ایمان لاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اتارا آسمان سے ان کیلئے پانی پھر زندہ کیا اس نے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو سنتے ہیں اور بیشک مویشیوں میں تمہارے لئے عبرت ہے دیکھو ہم تم کو پلاتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ہے گوبر اور خون کے درمیان سے

نکال کر خالص دودھ جو بہت خوش ذائقہ ہے پینے والوں کیلئے اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے کہ تم بناتے ہو اس سے رس (جوس) اور پاک رزق۔ بلاشبہ اس میں بھی نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو سمجھدار ہیں اور ڈال دی آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات کہ بناؤ۔ اپنے چھتے پہاڑوں پر اور درختوں میں اور ان چھپروں میں جو لوگ (اپنے گھروں میں) بناتے ہیں پھر کھایا کر ہر قسم کے پھلوں سے اور چلتی رہا کر اپنے رب کی آسان کئے ہوئے راستوں سے نکلتا ہے ان کے شکموں میں سے شہد (شربت) مختلف رنگوں والا۔ اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

پچھلی مرتبہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سنی کہ ساری مخلوق کا ایک ہی معبود برحق ہے جو سب کا خالق سب کا مالک اور سب کا رازق ہے جو پیدا کرتا ہے اور جو مارتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔ اس لئے جب بھی آخرت کی اور دنیا کی خواہشات دل میں پیدا ہوں ہمیشہ ان خواہشات کو اہمیت دینی چاہئے جو آخرت کو سنوارنے والی ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا حکم اور اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کا خوف اللہ رسول ﷺ کی محبت کو ہمیشہ ہمیشہ مقدم رکھنا چاہئے خواہ اس کے لئے کتنی قربانی دینی پڑے جو لوگ اس طرح عمل کرتے ہیں جیسے نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کئے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو عقل سمجھ رکھنے کے باوجود دنیاوی خوف اور محبت میں اتنے مستغرق ہو جاتے ہیں کہ آخرت کو بھول جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوتے ہیں اور ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں ان کے دل و دماغ کام نہیں کرتے ان کی آنکھوں کے سامنے پردہ پڑا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ انتہائی احمقانہ کی باتیں کرتے ہیں۔ جس طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور بے پرواہ ہے اور یہ لوگ بیٹیاں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہیں۔ ان کی پیدائش میں اس قدر شرمندگی محسوس کرتے ہیں کہ ان کو زندہ زمین میں گاڑھ دیتے ہیں یا بڑی شرمندگی سے ان کو رکھتے ہیں یہ ساری باتیں حماقت کی ہیں۔ بیٹی نہ ہو تو سارا جہاں نہ ہو بیٹی ہی تو ماں بنتی ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے اور حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی آخرت میں والدین کیلئے دوزخ کے خلاف ڈھال بن جائے گی۔ یہ لوگ بے سمجھی کی باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ شیطان ان کے دل و دماغ پر غالب ہوتا ہے اس لئے اس مصیبت سے بچنے کیلئے نسبت رسولی ﷺ از حد ضروری ہے۔

آج کا فرمان بھی مخلوق کے عقول کے جھنجھوڑنے کیلئے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی

ہدایت کیلئے اپنے رسول حضور نبی پاک ﷺ سے پہلے بھی رسول علیہم السلام بھیجے اور آخر میں حضور نبی پاک ﷺ کو بھیجا گیا اور ہدایت کی کتاب بھی دی گئی جو قرآن پاک ہے سب رسولوں علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا رب ہے اسی کی عبادت فرض ہے اور یہ حقیقت سمجھانے کیلئے کتب سماوی پڑھ کر سنائیں اور سمجھائیں۔ لیکن وہی لوگ ہدایت پا سکے جنہوں نے اطاعتِ رسول ﷺ اختیار کی اور اطاعت رسول ﷺ وہی اختیار کر سکے جنہوں نے نسبت رسولی ﷺ حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق و مالک ہونے کے ثبوت میں آج کے فرمان میں پہلی بات یہ فرمائی کہ دیکھو زمین مردہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین اس کی وجہ سے زندہ ہو کر پھل پھول اور اناج دیتی ہے جس کے بغیر زندگی ناممکن ہے دوسری دلیل مویشیوں کی دی کہ دیکھو یہ مویشی تمہارے لئے پیدا کئے گئے ہیں ان پر تم سواری کرتے ہو ان کا گوشت کھاتے ہو ان کی اون سے کپڑے بناتے ہو ان کے چمڑوں سے جوتے بناتے ہو اور حیران کن بات یہ دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا ثبوت پیش کرتی ہے کہ جانور گھاس کھاتے ہیں جس سے گوبر اور خون بنتا ہے اور اس کے درمیان سے ہی انتہائی لذیز پاک صاف سفید دودھ نکلتا ہے۔ جو بہت لذیذ ہونے کے علاوہ بہت توانائی اور طاقت دیتا ہے اور زندگی کا سبب بنتا ہے نہ اس میں گوبر کا اثر ہوتا ہے اور نہ خون کا رنگ یہ کیسا کارخانہ اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ تیسری دلیل اللہ تعالیٰ نے پھلوں کے متعلق فرمائی کہ دیکھو یہ لذیذ پھل تمہارے لئے لذت اور تمہاری افزائش کیلئے کتنے کام کرتے ہیں اب یہ تمہاری عقل اور سمجھ ہے کہ اس سے شراب نکال کر پیو اور بیہوش ہو کر بیہودہ حرکات کرو اور زندگی تباہ کر دیا اس کو کھا کر اس رزق پاک سے طاقت حاصل کرو۔ چوتھی دلیل شہد کی مکھی کی فرمائی کہ دیکھو ایک چھوٹی جیسی مکھی جس کو انسان حقیر بیکار سمجھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے کتنا شعور عطا فرمایا کہ وہ اپنے چھتے بناتی ہے پہاڑوں پر درختوں پر اور ان کے مکانات عجیب ہوتے ہیں محلات کی شکل میں مختلف سٹور ہوتے ہیں جن میں مختلف سامان رکھتی ہیں ان کی تنظیم عجیب ہے بعض نے تو پھلوں اور پھولوں سے رس نکال کر لانا ہوتی ہے بعض نے اس رس کو اپنی جگہ پہ رکھنا اور اس سے موم نکال کر دوسری جگہ رکھنا ہوتا ہے اور بعض نے پہرہ دینا ہوتا ہے تا کہ کوئی ڈاکو حملہ نہ کرے یہ فوجیں ہوتی ہیں جو اپنی ایک ملکہ بنا لیتی ہیں جس کے حکم کے تحت سارے کام انجام پذیر ہوتے ہیں ان کی اس ساری کوشش کے بعد شہد حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ انسان کیلئے عجیب نعمت ہے جو کھانے کیلئے لذیذ اور لوگوں کیلئے اس میں شفا ہے اور کئی دواؤں کا کام کرتا ہے اور کئی بیماریوں کا علاج ہے جس کی تفصیل کی یہاں جگہ اور گنجائش نہیں ہے۔ جتنا کوئی جانتا ہے اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاتا ہے ان

سارے دلائل کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سب چیزوں میں زندہ عقل رکھنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی موجودگی اور توحید کے بیشمار دلائل ہیں۔ لیکن اگر عقل مردہ ہو تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی عقل کس طرح کام کرے گی وہ صرف نسبت رسولی ﷺ سے اور اسی نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی یاد کر کے سینوں کو صاف کریں اس لئے کہ صاف سینوں میں ہی نسبت رسولی ﷺ حاصل ہوتی ہے اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۲ اگست ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [٧٠-٧٨]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ
شَيْـًٔا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا
بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۗ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۗ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا
لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ
عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۗ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۗ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ
وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۗ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ
وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ
الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾

(سورۃ النحل: ٧٠ تا ٧٨)

اور اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے تمہیں پھر جان بھی قبض کریگا تمہاری اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں لوٹایا جاتا

ہے ناکارہ عمر کی طرف تاکہ وہ کچھ نہ جانیں جان لینے کے بعد۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے برتری بخشی ہے تم میں سے بعض کو بعض پر دولت کے لحاظ سے پس کیا وہ لوگ جنہیں برتری بخشی گئی ہے وہ لوٹانے والے ہیں اپنی دولت کو ان پر جو مملوک ہیں تاکہ وہ سب برابر ہو جائیں۔ تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا فرمایا تمہاری ہی جنس سے عورتیں اور پیدا فرمایا تمہاری بیویوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے اور رزق عطا فرمایا تمہیں پاکیزہ تو کیا یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور یہ لوگ عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ان معبودوں کی جو کہ آسمانوں اور زمین سے ان کو رزق دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں پس نہ بیان کرو اللہ تعالیٰ کیلئے مثالیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کہ ایک بندہ ہے جو مملوک ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک وہ بندہ ہے جسے ہم نے رزق دیا ہے اپنی جناب پاک سے رزق حسن پس وہ خرچ کرتا رہتا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کیا وہ برابر ہیں آپس میں۔ الحمدللہ (اللہ تعالیٰ کیلئے ساری حمد ہے) بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے ایک اور مثال دو آدمیوں کی۔ ان میں سے ایک تو گونگا ہے کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا اور وہ بوجھ ہے اپنے آقا پر جہاں کہیں اسے وہ بھیجتا ہے تو وہ واپس نہیں آتا کسی بھلائی کے ساتھ کیا برابر ہو سکتا ہے یہ شخص اور وہ شخص جو حکم دیتا ہے عدل کے ساتھ اور وہ راہ راست پر گامزن ہے اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی مخفی باتوں کو اور نہیں قیامت برپا ہونے کا معاملہ مگر جیسے آنکھ تیزی سے جھپکتی ہے یا اس سے بھی زیادہ جلدی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکالا ہے تمہاری ماؤں کے شکموں سے اس حال میں کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور بنائے تمہارے کان آنکھیں اور دل تاکہ تم شکر ادا کرو پچھلی مرتبہ کا فرمان الٰہی آپ کو یاد ہو گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت تخلیق اور توحید کیلئے بڑے مضبوط وزنی دلائل دیئے۔ پہلی دلیل یہ کہ آسمانوں سے پانی کا برسنا اس سے مردہ زمین کا زندہ ہونا اور پھر پھل پھول اور اناج کا تیار ہونا اور اس کا انسانی زندگی کیلئے سامان ہونا دوسری دلیل مویشیوں کی پیدائش جن پر سواری کرنا۔ سامان ضرورت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ان کا گوشت کھانا اور ان کی اون سے کپڑے بنانا اور ان کے چمڑوں سے جوتے بنانا اور پھر کمال حکمت سے ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے میٹھا دودھ نکلنا جو انتہائی لذیذ صحت بخش فرحت بخش ہوتا ہے۔ تیسری دلیل اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کاملہ کی کہ جس طرح کھجور انگور اور دیگر مختلف اقسام کے پھل پیدا کرنا اور ان سے رس نکال کر نشہ آور بنا کر اپنی زندگی کو غرق اور

تباہ کرتا یا اس سے پاکیزہ رزق کھا کر اپنے لئے صحت مند ہونے کا سامان کرتا۔

چوتھی دلیل شہد کی مکھی کی دی جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور دیا کہ وہ پہاڑوں، درختوں اور مکانات پر اپنے محلات (گھر) بناتی ہے۔ اپنی تنظیم کرتی ہے اپنے سے ایک مکھی کو ملکہ بنا کر اس کے حکم پر چلا جاتا ہے ان کی تقسیم کی جاتی ہے کوئی رس لینے جاتی ہیں کوئی اس کو سٹور کرتی ہیں اور اس سے موم نکال کر الگ رکھتی ہیں اور کوئی اس مال کی حفاظت کیلئے مقرر کی جاتی ہیں بہر حال ان کی اس کوشش سے شہد نکلتا ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ لذیذ شفا بخش جو کئی بیماریوں کیلئے شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق توحید اور قدرت کے بیشمار دلائل ہیں جو کائنات کے ذرہ ذرہ سے عیاں ہیں۔ مگر ان کو وہی سمجھ سکتا ہے عمل کر سکتا ہے جس کے دل و دماغ زندہ ہوں اگر ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہوں تو وہ کچھ نہیں سمجھ سکتا بلکہ جانوروں کی طرح زندگی گذارتا رہتا ہے۔ یہ زندگی یہ روشنی صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے دل و دماغ زندہ اور روشن ہوجاتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی پہچان کیلئے اس کی ربوبیت کی پہچان کیلئے نسبت رسولی ﷺ از حد ضروری ہے۔

آج کا فرمان بھی سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات کے متعلق ہے۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ باہر کی دنیا کو چھوڑ کر اپنے آپ کو دیکھو کہ کس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ سے پیدا فرماتا ہے اس وقت وہ انسان کسی چیز کے قابل نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے سمجھ دے دیتا ہے اس کے رزق کا سامان اس کی ماں کے سینے میں پیدا فرماتا ہے پھر وہ توانا تندرست جوان بن جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ کمزور ہونا شروع ہوجاتا ہے پھر ایک وقت ایسا آتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں اور دماغ ناکارہ ہوجاتے ہیں۔ یہ سب اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہوجاتا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک اور خالق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان تمام دولتوں اور عزتوں سے نوازتا ہے۔ لیکن جن کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں ان کی کوئی ملکیت نہیں اس لئے وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ تو ایسے بے جان چیزوں اور بتوں سے عنایت کی توقع کرنا کتنی حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کا اور منکر کا یہ فرق ہے کہ مؤمن ایسے مالک کا غلام ہوتا ہے جس کے قبضہ میں سب کچھ ہے اور ہر چیز ہے اس لئے اس کی ہر چیز محفوظ اور مفید ہوتی ہے اس کے برعکس منکر کافر خود بھی ناکارہ اور جن سے وہ امید رکھتا ہے وہ بھی ناکارہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور اس میں سب کچھ پیدا فرمایا ہے انسان کیلئے مگر انسان ناشکرا ہے اللہ تعالیٰ کو بھول کر بتوں کی پرستش کرتا ہے جس کے نتیجے میں ایسے لوگوں کو ذلت اور رسوائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور روز قیامت یہ لوگ شرمندہ اور نامراد

ہو کر جہنم میں جائینگے قیامت کے آنے میں دیر یا مشکلات پیدا نہیں ہونگی۔ بلکہ یہ آناً فاناً آئیگی اور اسوقت پھر انسان کو مہلت نہیں ملے گی اس لئے وقت کے آنے سے پہلے اپنے مالک کو ماننا اور پہچاننا ضروری ہے لیکن یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرے اور اطاعت صرف نسبت رسولی ﷺ سے ہی حاصل ہوتی ہے اسی لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ کے حصول کی ہدایت کی جاتی ہے اور جس کو حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی کرائی جاتی ہے جو اس محفل کا مدعا ہے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۹ اگست ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۷۹۔۸۷]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَ
اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ
اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ
ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا
نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۣالسَّلَمَ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ (سورۃ النحل: ۷۹ تا ۸۷)

کیا انہوں نے کبھی نہیں دیکھا پرندوں کی طرف کہ وہ مطیع اور فرمانبردار بن کر اڑ رہے ہیں فضاء آسمانی میں کوئی چیز نہیں جو ان کو تھامے رکھے بجز اللہ تعالیٰ کے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کیلئے جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا تمہارے گھروں کو تمہارے لئے سکون اور آرام کی جگہ اور بنائے تمہارے لئے جانوروں کے چمڑوں سے گھر جن کو تم ہلکا پھلکا پاتے ہو سفر کے ایام میں اور اقامت کے دنوں میں بھی اور بھیڑوں کی اون صوف اور اونٹوں کی اون سے اور

بکریوں کے بالوں سے مختلف گھریلو سامان اور استعمال کی چیزیں بناتے ہو اور ان سے نفع اٹھاتے ہو ایک وقت مقرر تک اور اللہ تعالیٰ نے ہی بنائے ہیں تمہارے لئے ان کے سائے جن کو اسی نے بنایا ہے اور اسی نے بنائے ہیں تمہارے لئے پہاڑوں کی پناہ گاہیں (غاریں) اور اسی نے بنائے ہیں تمہارے لئے لباس ایسے جو بچاتے ہیں تمہیں گرمی سے اور کچھ ایسے لباس جو بچاتے ہیں تمہیں لڑائی کے وقت اسی طرح وہ پورا فرماتا ہے اپنا احسان تم پر تاکہ تم سر اطاعت خم کر دو۔ اور اگر وہ منہ پھیریں تو آپ کے ذمہ تو صرف وضاحت ہے اور پیغام الٰہی کو پہچانا ہے۔ وہ پہچانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پھر انکار کرتے ہیں اس کا اور ان میں زیادہ لوگ کافر ہیں اور قیامت کے دن ہم اٹھائیں گے ہر امت سے ایک گواہ ان پر تب ان لوگوں کو اجازت نہیں ہوگی جنہوں نے کفر کیا اور انہیں منایا جائیگا اور جب دیکھ لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عذاب کو تو اس وقت ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائیگا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ اور جب دیکھیں گے مشرک اپنے شریکوں کو تو بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے رب یہی ہمارے بنائے ہوئے شریک ہیں جن کو ہم پوجا کرتے تھے تجھے چھوڑ کر تو وہ شریک ان کو جواب دینگے کہ یقیناً تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو اور وہ پیش کر دینگے اس دن بارگاہ الٰہی میں اپنی عاجزی اور بے بسی اور فراموش ہو جائینگے ان کو وہ بہتان جو وہ باندھا کرتے تھے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی قدرت اور اپنی تخلیق کے متعلق کھول کھول کر بیان فرمایا تاکہ لوگ شیطان کی پیروی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کریں۔ نسبت رسولی ﷺ سے اپنے سینوں کو منور کریں اور ظلمت سے باہر نکل کر اپنے دل و دماغ کو روشن کریں نفس اور شیطان کی چالاکیوں سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ نے مثال دی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے اطاعت اختیار کر کے نسبت رسولی ﷺ سے اپنی سینوں کو منور کرتے ہیں اور ان کے دل و دماغ روشن اور زندہ ہوتے ہیں وہ ہرگز ان لوگوں کی طرح نہیں ہوتے جو نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہو کر ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں نسبت رسولی ﷺ سے محروم گمراہ گونگے اور اندھے منزل سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس نسبت رسولی ﷺ رکھنے والے روشن دل و دماغ والے صراط مستقیم پر چل کر منزل پر پہنچتے ہیں اور دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوتے ہیں اور قیامت جو اچانک آ جائیگی اس وقت وہ اس ہولناکی سے بچ جائینگے اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ جو انسان کو عقل بصارت سماعت عطا کرتا ہے اس کا ہمیشہ شکر گزار بندہ بن کر زندگی گذارنی چاہئے اور اس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بصارت سمجھ اور سماعت کو نسبت رسولی ﷺ سے روشن اور زندہ کرنا اور رکھنا چاہئے۔

آج کا فرمان بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت تخلیق اور عنایات کے متعلق ہے اللہ تعالیٰ انسان کو فکر کا حکم دیتا ہے کہ اپنے اوپر نیچے دائیں بائیں دیکھو کیا تمہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہو رہا ہے اگر پرندے ہوا میں اڑتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اگر تمہارے آرام کے مکانات میں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے سفر میں صحرا میں جو خیمے نصب کرتے ہو ساتھ لیکر چلتے ہو تو یہ اللہ تعالیٰ ہی کی عنایت ہے جانوروں سے جو تم فائدہ اٹھاتے ہو بھیڑوں کی اور اونٹوں کی اون بکریوں کے بالوں سے نفع اٹھاتے ہو اور جانوروں کا دودھ ان پر سواری یہ سب اللہ تعالیٰ کی دَین ہے۔ سردی گرمی کے دوران پہاڑوں کی غاروں میں جو پناہ لیتے ہو درختوں کے سائے میں جو آرام کرتے ہو ستاروں کی رہنمائی میں سفر کرتے ہو۔ چاند کی چاندنی سے اپنے کام اور سفر جاری رکھتے ہو اور سورج کی تمازت اور گرمی سے توانائی اور زندگی کا سامان حاصل کرتے ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کی دَین اور عطا ہے یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود پھر اللہ تعالیٰ کی عنایات اس کی قدرت اور احسانات کو بھول کر اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے بتوں کو معبود بناتے ہو۔ یہ سورج چاند شجر وحجر سب تمہاری خدمت کیلئے بنائے گئے ہیں اور تم ان کو اپنا معبود بنا لیتے ہو۔ جس نے یہ سب کچھ بنایا سب کچھ تمہیں دیا۔ اس کو بھول جاتے ہو پھر واقعی سزا کے حقدار بن جاتے ہو تو پھر اس دن کی انتظار کرو جب تمہارے ان اعمال کا بدلہ تمہیں دیا جائیگا اور پھر نبی پاک ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ اپنے دل مبارک کو خفا نہ کریں آپ نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا ہے اب ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا جب قیامت میں یہ پیش ہونگے بے آسرا بے سہارا تو اپنے ان باطل معبودوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کرینگے کہ اے اللہ یہ وہ معبودان باطلہ ہیں جن کو ہم پوجتے رہے ان کو ہم سے دگنی سزا دی جائے اور وہ ان کے معبودان باطلہ اعلان کرینگے کہ تم جھوٹے ہو ہم نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ ہماری پرستش کرو۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ تم ہماری پرستش کر رہے ہو بہر حال اس بداعمالی اور ظلم کا بدلہ جہنم ہے جہاں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

سامعین کرام یہ اللہ کی طرف سے نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جا رہی ہے کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود جو نہیں دیکھتے جو سب کچھ سننے کے باوجود نہیں سنتے اور نہ سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دل ودماغ ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شیطان کے قبضے میں ہیں اگر دل ودماغ زندہ ہوں اور روشن ہوں تو کائنات کے ذرے ذرے سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ سب کا مالک خالق معبود ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں اور نہ صفات میں ہر چیز اسی کی مخلوق ہے اور اسی کی محتاج ہے یہ حقیقت ہے کہ یہ دولت صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل

ہوتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ذات ہی روشن کرنے والا چراغ ہے تو سامعین کرام اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا صحیح غلام بننے کیلئے نسبت رسولی ﷺ از بس ضروری ہے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے سینوں کی صفائی کی ضرورت ہے اور سینے صاف یاد الٰہی سے ہوتے یہی اس محفل کی غرض اور مدعا ہے اسی کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۶ اگست ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [٨٨_٩٦]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
يُفْسِدُوْنَ (٨٨) وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (٨٩)
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (٩٠) وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (٩١) وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ
اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (٩٢)
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (٩٣) وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا
السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (٩٤) وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (٩٥) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٩٦) (سورۃ النحل: ٨٨ تا ٩٦)

جن لوگوں نے کفر کیا اور روکا اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہم نے بڑھا دیا ان کے عذاب پر اور عذاب اس وجہ سے کہ وہ فتنہ فساد برپا کرتے تھے وہ دن جب ہم اٹھائینگے ہر گروہ سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور ہم لے آئینگے آپ ﷺ

کو گواہ ان سب پر اور ہم نے اتاری ہے آپ پر کتاب جس میں تفصیل سے بیان ہے ہر چیز کا اور یہ سراپا ہدایت اور رحمت ہے اور یہ مژدہ ہے مسلمانوں کیلئے ۔ بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر معاملہ میں انصاف اور اچھائی کا اور حکم دیتا ہے اچھا سلوک کرنے کا رشتہ داروں کے ساتھ اور منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور برے کاموں سے اور سرکشی سے بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو اور پورا کرو اللہ تعالیٰ کے عہد کو جب تم نے اس کے ساتھ عہد کرلیا ہے اور نہ توڑو تم اپنی قسموں کو بعد پکا کرنے ان کے حالانکہ تم نے کرلیا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر گواہ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور نہ ہو جاؤ اس عورت کی طرح جس نے توڑ ڈالا اپنے سوت کو مضبوط کاتنے کے بعد اور پھر پارہ پارہ کرڈالا ۔ تم بناتے ہو اپنی قسموں کو ایک دوسرے کو فریب دینے کا ذریعہ تاکہ ہو جائے ایک گروہ زیادہ فائدہ اٹھانیوالا دوسرے گروہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزماتا ہے ان قسموں سے اور واضح فرمادیگا تمہارے لئے قیامت کے روز ان باتوں کو جن میں تم اختلاف کرتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بنادیتا تمہیں ایک امت لیکن وہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ضرور تم سے باز پرس کی جائے گی ان اعمال کے متعلق جو تم کرتے ہو اور نہ بناؤ اپنی قسموں کو فریب دینے کا ذریعہ ورنہ پھسل جائیگا تمہارا قدم جم جانے کے بعد اور تمہیں چکھنا پڑے گا عذاب اور برا نتیجہ اس لئے کہ تم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا تھا ۔ اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا اور مت بیچو اللہ تعالیٰ کے عہد کو تھوڑی سی قیمت کی بدلے بیشک جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو اور جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائیگا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس تھے وہ باقی رہے گا اور ہم ضرور عطا کرینگے انہیں جنہوں نے صبر کیا ان کا اجر ان کے اچھے کاموں کا جو وہ دنیا میں کرتے تھے ۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو نصیحت فرمائی کہ اپنے اردگرد دیکھو اور اوپر نیچے بائیں دائیں ہر طرف تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کارفرما نظر آئے گی کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری خدمت کیلئے کارفرما ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ ہی مالک قادر وحدہٗ لاشریک نظر آئے گا پرندوں کا فضا میں اڑنا یا تمہارے مکانوں میں تمہارا آرام کرنا تمہارے فوائد جانوروں سے لینا ان کے چمڑوں سے خیمے بنانا اور ان کی اون اور بالوں سے فائدہ اٹھانا ہر طرف درختوں کا سایہ انسان کی پوشاک خوراک پہاڑوں میں غاریں اور علاوہ ازیں ہر چیز دیکھائی دینے کے بعد پھر بھی ناشکرے لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ۔ یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہونگے عذاب کو دیکھ کر یہ ڈر جائینگے ۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر جھکائینگے مگر اس وقت ان کا عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کی عاجزی قبول ہوگی ۔ اس وقت

ان معبودان باطلہ کو دیکھ کر فریاد کرینگے کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا وہ بولیں گے تم جھوٹ بول رہے ہو ہم نے تمہیں نہیں کہا تھا اپنی عبادت کا نہ ہم کو علم تھا۔

آج کا فرمان بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کے احسانات کی یاد دلاتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق بروقت راہ راست پر آ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ خود کفر کرتے تھے اور دوسروں کو گمراہ کرتے تھے ان پر دگنا عذاب ہوگا قیامت کے دن ان سب سے پوچھا جائیگا اور پہلے رسولوں علیہم السلام کی امتوں سے بھی کہ تم نے کیوں ہدایت اختیار نہیں کی وہ انکار کریںگے کہ ہمیں ان انبیاء نے پیغام الٰہی نہیں پہنچایا۔ پھر رسولوں علیہم السلام سے پوچھا جائیگا وہ کہیں گے کہ ہم نے ان کو آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا پھر نبی پاک ﷺ سے پوچھا جائے گا آپ نبیوں کے حق میں گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور فیصلہ ہو جائے گا کہ انبیاء کرام علیہم السلام سچے ہیں اور امتیں جھوٹ کہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ سے فرماتا ہے کہ آپ کو یہ کتاب (قرآن پاک) جو آخری کتاب ہے لوگوں کی ہدایت کیلئے دی گئی ہے اس میں ہر چیز واضح اور کھول کر بیان کردی گئی ہے یہ ہدایت اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے جن تین چیزوں کا حکم دیا ہے وہ یہ کہ انصاف کرو۔ احسان کرو اور رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ کرو اور تین چیزوں سے منع فرمایا وہ فواحش اور بے حیائی اور بغاوت یہ آیت پاک اور یہ حکم اتنا جامع ہے کہ یہ دین اسلام کی روح ہے اور اگر اس حکم پر عمل کیا جائے تو دنیا میں کوئی فساد نہیں رہے گا ہر طرف دنیا میں ہی جنت بن جائیگی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فیضان حاصل ہوگا حضرت کشم ابن صیفی ؓ اپنے قبیلے کے سردار تھے جب انہوں نے نبی پاک ﷺ کی بعثت کے متعلق سنا تو قبیلہ والوں کو اکٹھا کر کے کہا کہ میں نبی پاک ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں لوگوں نے کہا کہ آپ نہ جائیں پہلے کسی دوسرے آدمی کو بھیجیں چنانچہ وہ آدمی حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس نے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور کیا ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں محمد ابن عبداللہ ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اور میرا پیغام یہ ہے یہ حکم سن کر وہ آدمی واپس آیا اور حضرت کشم ؓ کو وہ پیغام سنایا تو انہوں نے کہا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اور یہ ہدایت رحمت ہے اب سب چلو حضور ﷺ کی غلامی اختیار کرتے ہیں چنانچہ وہ سارے (قبیلہ) لوگ مسلمان ہو گئے اس فرمان کی اللہ تعالیٰ نے تشریح بھی فرمادی کہ انصاف اللہ تعالیٰ سے کرنا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اللہ تعالیٰ سے عہد اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے عہد توڑنے سے منع فرمایا اور یہی عدل ہے اللہ تعالیٰ سے عہد پختہ ایمان

ہے جس کو شیطان اور نفس گمراہ نہ کر سکیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح ایک بوڑھی جو بڑی محنت سے سوت بناتی تھی تو اسے پھر اپنے ہاتھوں سے ہی توڑ دیتی تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھ کر پھر دل میں وسوسے ڈال کر ایمان کو تباہ کرتا ہے حکم ہوا کہ دنیا کا کوئی خوف کوئی لالچ انسان کو اپنے ایمان سے متزلزل نہ کر سکے اگر ایسا ایمان ہو تو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا کریگا پھر بات یہی آئی کہ کس طرح انسان ایمان پر ثابت قدم رہ سکتا ہے اور حکم الٰہی پر قائم رہ سکتا ہے یہ صرف نسبت رسولی ﷺ سے ہی ہو سکتا ہے کیونکہ نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی غلامی ہی سب سے قیمتی معلوم ہوتی ہے یہ محفل اسی نسبت رسولی ﷺ کی دولت کو حاصل کرنے کیلئے قائم کی گی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کر کے سینوں کو صاف کریں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنائیں یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲ ستمبر ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۹۷۔۱۰۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ
لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ
يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا
يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ
بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ (سورۃ النحل: ۹۷ تا ۱۰۹)

جو بھی نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان دار ہو تو ہم اسے عطا کرینگے پاکیزہ زندگی اور ہم ضرور دینگے ان کو اجر ان کے اچھے کاموں کے عوض جو وہ کیا کرتے تھے۔ جب قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے اس

شیطان سے جو مردود ہے یقیناً اس کا زور نہیں چلتا ان لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کو دوسری آیت سے تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جسے وہ نازل کرتا ہے۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ افترا پرواز ہیں بلکہ ان میں سے اکثر لوگ آیت بدلنے کی حکمت کو نہیں جانتے۔ آپ کہہ دیں کہ اسے نازل کیا ہے روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تاکہ ثابت رکھے انہیں جو ایمان لائے ہیں اور یہ ہدایت اور خوش خبری ہے مسلمانوں کیلئے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں (نبی پاک ﷺ) یہ قرآن ایک انسان سکھاتا ہے حالانکہ اس شخص کی زبان جس کے متعلق یہ لوگ کہتے ہیں عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح اور بلیغ عربی زبان میں ہے۔ بیشک جو لوگ ایمان نہیں لائے اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا اور ان کیلئے درد ناک عذاب ہے وہی لوگ تراشا کرتے ہیں جھوٹ جو ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ کی آیات پر اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کے بعد بجز اس شخص کے جسے مجبور کیا گیا جبکہ اس کا دل مطمئن رہے ایمان کے ساتھ۔ لیکن وہ شخص کہ کھل جائے اس کا سینہ کفر کے ساتھ تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے پسند کر لیا دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر اور بیشک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو کافر ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ مہر لگا دی ہے اللہ تعالیٰ نے جن کے دلوں پر اور یہی لوگ غافل ہیں اور بیشک یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پچھلے فرمان میں یہ بات واضح فرمائی کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ان کیلئے دوہرا عذاب ہوگا اور قیامت کے دن ان سے جب پوچھا جائے گا۔ تو یہ انکار کرینگے کہ ان کو ہدایت نہیں دی گئی جس پر ان کی طرف بھیجے گئے پیغمبروں سے پوچھا جائے گا تو وہ عرض کریں گے کہ انہیں ہم نے پوری دیانتداری سے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا اس پر نبی پاک ﷺ سے پوچھا جائے گا۔ تو آپ پیغمبروں کی تصدیق فرمائینگے اور ان کے حق میں گواہی دینگے۔ پھر یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کو جو عطا کیا گیا ہے اس میں ہر چیز کھول کر بیان کر دی گئی ہے اور یہ ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی ہے۔ اس میں یہ خلاصہ ہدایت دیا گیا ہے کہ انصاف کرو۔ احسان کرو قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو۔ بے حیائی کی تمام باتوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سب سے باز رہو اور بغاوت نہ کرو۔ اور اگر ایسا عمل کرو گے تو دونوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہو گے۔ کیونکہ حقوق اللہ و حقوق العباد ادا کرنا یہی عدل و انصاف ہے اور اپنے حق کو

دوسروں کو دینا یہ احسان ہے۔ بے حیائی اور منکرات سے بچنا۔ بغاوت سے بچنا ہی ذلیل زندگی سے بچنا ہے جو مؤمن کی شان کے مطابق نہیں۔ اس عمل پر قائم رہنا بھی ضروری ہے۔ یعنی استقامت ضروری ہے یہ نہ ہو کہ کچھ عرصہ کیلئے تو عمل کیا جائے اور پھر پھسل جائے تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔ ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جن کو شیطان دنیاوی فائدہ دیکھاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سب دھوکا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس ہی دونوں جہانوں کے فائدے ہیں اس لئے اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھو۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صراط مستقیم پر استقامت رکھنا اور کسی لالچ اور خوف کی پرواہ نہ کرنا صرف ان لوگوں کیلئے ممکن ہوتا ہے جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں کیونکہ انہیں برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہوتی ہے اچھائی سے محبت اور برائی سے نفرت ہوتی ہے۔

آج کا فرمان الٰہی بھی اسی حقیقت کو واضح فرماتا ہے کہ دیکھو جو لوگ اطاعت رسول سے محروم ہوتے ہیں وہ سب نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں شیطان ان پر قابض ہوتا ہے۔ ان کے دل و دماغ کی سماعت کام نہیں کرتی اور وہ شیطان کے ایما پر اپنے خیالات اور عقائد بدلتے رہتے ہیں اور احمقانہ خیالات کا اظہار کرتے ہیں جس طرح کبھی تو وہ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں خالق و مالک کو چھوڑ کر مخلوق کو معبود بناتے ہیں کبھی قرآن پاک جو سراسر ہدایت ہے جس کا یہ معجزہ ہے آج تک کوئی دانشور اس کی ایک آیت کے مقابلے میں ایک آیت نہ بنا سکا اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ خود ساختہ اور من گھڑت ہے رحمۃ اللعالمین کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ دوسرے لوگوں سے پڑھ کر اور سیکھ کر آتے ہیں جس کے متعلق یہ کہتے ہیں وہ شخص عربی زبان سے واقف نہیں۔ وہ عجمی ہے یہ سب گمراہ لوگ ہیں جو لوگ عورت ہو یا مرد جب صدق دل سے ایمان لے آتے ہیں انہیں شیطان یا نفس خوف یا لالچ کبھی بدلا نہیں سکتا اللہ تعالیٰ کے راستے پر آئے ہوئے لوگوں کی زندگیاں اس بات کا ثبوت ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت یاسر رضی اللہ عنہ حضرت سمعیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں استقامت تاریخ اسلام میں اس طرح ہادی راہ ہیں جس طرح چاند اور ستارے اندھیری رات میں مسافر کیلئے ہادی راہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک کے حالات زندگی سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے حالات زندگی بیاں کرنے کیلئے کافی وقت کی ضرورت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ریت پر گھسیٹ کر کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت سمعیہ رضی اللہ عنہا کو ۲ اونٹوں سے باندھ کر مخالف سمت اونٹوں کو دوڑا کر شہید کیا گیا۔ یہ اسلام کی

پہلی خاتون شہید ہیں۔ حضرت خبیب ؓ اور حضرت زید ؓ کے وجودوں کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر شہید کیا گیا لیکن انہوں نے اپنے آقا ﷺ اور مولیٰ ﷺ کے غلامی سے انکار نہیں کیا۔ کیونکہ نسبت رسولی ﷺ سے ان کے سینے منور ہو چکے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیفات ان کیلئے سرور اور کیف کا سامان بن گئیں۔ لیکن جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوئے ان کے دل ودماغ اور آنکھوں پر ظلمت پڑ گئی جس کی وجہ سے وہ گمراہ سے گمراہ تر ہوئے اور آخرت میں بھی خسارے میں رہینگے اس لئے سامعین کرام دونوں جہانوں کی کامیابی کیلئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہو کر یاد الٰہی کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۹ ستمبر ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۱۱۰_۱۱۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ إِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ
هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾
ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ (سورۃ النحل: ۱۱۰ تا ۱۱۹)

پھر بیشک آپ کے رب کا معاملہ ان کے ساتھ جنہوں نے ہجرت کی بڑی آزمائش سے گذرنے کے بعد پھر جہاد بھی کیا اور صبر سے کام لیا بیشک آپ کا رب ان آزمائشوں کے بعد بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اس دن کو یاد کرو جب آئیگا ہر نفس جھگڑا کر رہا ہوگا اپنے متعلق اور پورا پورا بدلہ دیا جائیگا ہر نفس کو جو اس نے کیا ہوگا اور ان پر کوئی ظلم

نہیں کیا جائیگا اور بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک مثال یہ کہ ایک بستی تھی جو امن اور سکون میں تھی آتا تھا اس کے پاس ان کا رزق بکثرت ہر طرف سے پس انہوں نے ناشکری کی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پس چکھایا انہیں اللہ تعالیٰ نے بھوک اور خوف کا لباس ان کی اپنی کارستانیوں کے باعث جو وہ کیا کرتے تھے اور آیا ان کے پاس رسول ﷺ انہیں میں سے پس انہوں نے اسے جھٹلایا پھر پکڑ لیا انہیں عذاب نے اس حال میں کہ وہ ظلم و ستم کر رہے تھے پس کھاؤ تم اس سے جو رزق دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال اور طیب اور شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو تم پر اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے صرف مردار۔ خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر بلند کیا گیا ہو غیر اللہ کا نام ذبح کے وقت پس جو مجبور ہو جائے ان کے کھانے پر بشرطیکہ وہ لذت کا جویانہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ بولو جھوٹ جن کے متعلق تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں یہ کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح تم افترا باندھتے ہو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان تراشتے ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ تھوڑا سا فائدہ وہ اٹھالیں پھر ان کیلئے دردناک عذاب ہے اور یہودیوں پر ہم نے حرام کر دیں وہ چیزیں جن کا ذکر ہم آپ سے پہلے کر چکے ہیں اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں پھر بیشک آپ کا رب ان کے لئے جنہوں نے غلطی کی نادانی سے پھر انہوں نے توبہ کر لی اس کے بعد اور اپنے آپ کو سنوار لیا بیشک آپ کا پروردگار اس کے بعد بہت بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

پچھلے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی زندگیاں گذاریں گے اللہ تعالیٰ نے انہیں پاک زندگی عطا کرے گا اور ان کے نیک اعمال کے بدلے اعلیٰ اجر دیگا۔ اس کے ساتھ ہی یہ ہدایت دی گئی کہ یہ ہدایت تمہارے لئے قرآن پاک میں ہے لیکن جب اس قرآن پاک کو پڑھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ شیطان سے مانگو تا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو صحیح طور پر سمجھ سکو اور اس پر عمل کر سکو کیونکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔ ان پر شیطان قبضہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کو گمراہ کر سکتا ہے۔ شیطان ان کو گمراہ کرتا ہے جو شیطان کی ایما پر چلتے ہیں ایسے لوگوں کے دل و دماغ کو شیطان اپنے قبضے میں لیکر ان میں بیہودہ اور باطل خیالات پیدا کرتا ہے۔ کبھی یہ کہ قرآن پاک خود ساختہ اور من گھڑت ہے یہ اللہ تعالیٰ کی کلام نہیں حالانکہ قرآن پاک کا یہ دعویٰ ہے کہ ایک آیت کے مقابلہ میں کوئی آیت نہیں بنا سکتا۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) نبی پاک ﷺ کو کوئی سکھاتا اور پڑھاتا ہے حضور ﷺ جو کلام الٰہی فرماتے ہیں اسے تو ولید ابن مغیرہ جو کفار کا سردار تھا۔ اور زبردست عالم فاضل تھا اس

کلام الٰہی کو سن کر حیران ہو گیا اور بولا کہ یہ انسان کا کلام نہیں اور نہ یہ جادو ہے اور نہ شعر واشعار ہیں۔ یہ تو واقعی کوئی عجیب معجز نما کلام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جو اس طرح شیطان کے قبضے میں ہو کر اس کے ایما پر چلتے سوچتے اور سمجھتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ان کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر ایسی مہر لگ جاتی ہے کہ نہ وہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اسی غفلت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور آخرت میں تباہ حال ہو جائینگے تو معلوم ہوا کہ ایسی بڑی تباہی اور دردناک عذاب اور ذلت سے بچنے کیلئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے جس سے دل ودماغ روشن ہو جاتے ہیں اور شیطان اور نفس گمراہ نہیں کر سکتے۔

نسبت رسولی ﷺ والوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی عزیز رہتی ہے اور انسان اسی راستے پر چل کر دونوں جہانوں کی کامیابی اور سرخروئی حاصل کرتا ہے۔ آج کا فرمان الٰہی بھی اسی ہدایت کی وضاحت ہے اور نبی پاک ﷺ کے غلاموں کا حال بیان کیا گیا ہے فرمایا گیا کہ یہ لوگ جنہوں نے ایسے مشکل وقت میں نبی پاک ﷺ کی غلامی اختیار کی۔ ان کو انتہاء درجہ کی مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے بالآخر مجبور ہو کر وطن بھی چھوڑ دیا پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ پاک کی طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن آئیگا جب ان سب کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا جنہوں نے سب کچھ اللہ کے راستے میں قربان کر دیا اور جس نے ان کو ستایا یہاں اس قحط کے متعلق بھی بیان کیا گیا ہے جو مشرکین مکہ کو پیش آیا کہ وہ مردار کھانے پر مجبور ہو گئے اس وقت پھر انہوں نے حضرت ابوطالب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں ہمارے لئے دعا کیلئے عرض کریں۔ پھر حضور ﷺ کی دعا سے قحط دور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ان کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی بے ادبی کی سزا ہوئی حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق زندگیاں گذارو۔ اپنی طرف سے یہود کی طرح حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ حلال کیا ہے ااور حرام کیا ہے۔ اپنی طرف سے جو بھی احکام الٰہی میں ردوبدل کریگا۔ اس کو سخت سزا دی جائیگی اور فرمایا جن لوگوں سے غلطی ہو گئی پھر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحمٰن ورحیم ہے وہ معاف فرمادے گا۔

سامعین کرام! اس سارے فرمان کو سننے کے بعد نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ وہی گمراہ ہوتے ہیں اور ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور دونوں جہانوں میں عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑتے ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرتے ہیں اور ان پر ہر چیز جان ومال وطن اور اپنا آرام ماں باپ قربان کرتے

ہیں وہی دونوں جہانوں میں فلاح پانے والے ہیں یہ اطاعت رسول ﷺ انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کرتے ہیں کیونکہ اس نسبت سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔ اچھائی اور برائی میں تمیز حاصل ہوتی ہے اور یہ طاقت حاصل ہوجاتی ہے کہ انسان شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول ﷺ کی صحیح غلامی میں زندگی گذار سکے۔ اس لئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے اور یہ نسبت رسولی ﷺ صاف سینوں کو حاصل ہوتی ہے اور سینے صاف یادِ الٰہی سے ہوتے ہیں اور یہ محفل اسی غرض و غایت کیلئے ہے۔ اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۶ ستمبر ۲۰۰۵ء

سورۃ النحل [۱۲۰۔۱۲۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ
اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ
السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ (سورۃ النحل: ۱۲۰ تا ۱۲۸)

بلاشبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک مرد کامل اور اللہ تعالیٰ کے کامل بندے تھے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف مائل تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا تھا اور ان کو سیدھے راستے کی راہنمائی فرمائی تھی اور ہم نے اس کو نعمت سے نوازا دنیا میں بھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں سے ہونگے۔ پھر ہم نے وحی فرمائی آپ کی طرف کہ پیروی کر ملت ابراہیم کی جو خالص حق کی طرف مائل تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے صرف ان لوگوں پر سنیچر (ہفتہ کے دن) کی پابندی تھی۔ جنہوں نے اختلاف کیا تھا اس میں اور بلاشبہ آپ کا رب فیصلہ فرمائیگا ان کے درمیان روز قیامت ان امور کے متعلق جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ آپ

دعوت دیں اپنے رب کی طرف حکمت سے اور عمدہ نصیحت سے اور ان سے بحث اس انداز میں کریں۔ جو بہت پسندیدہ ہو بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے اسے جو بھٹک گیا ہے اس کے راستے سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو۔ اور اگر تم ان کو سزا دو تو اتنی دو جتنی انہوں نے آپ کو تکلیف دی ہے اور اگر آپ صبر کریں تو صبر کرنا بہتر ہے اور آپ صبر کریں اور نہیں ہے آپ کا صبر مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور رنجیدہ خاطر نہ ہوا کریں اور نہ غمزدہ ہوں ان کی فریب کاریوں پر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے اور جو نیک کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان الٰہی آپ نے سنا کہ نبی پاک ﷺ کے غلاموں کو انتہاء درجے کی اذیتیں دی گئیں صرف اسلام قبول کرنے کی وجہ سے لیکن جنہوں نے غلامی رسول کا مزا چکھ لیا تھا۔ انہیں کوئی دکھ کوئی تکلیف پھسلا نہ سکی نہ ماں باپ نہ جان اور مال اور نہ وطن ہر چیز خوشی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر قربان کر دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیان دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی کارستانیاں بھی دیکھ رہا ہے اور فیصلہ کا دن بھی مقرر ہے دونوں کو ان کے اعمال کا بدلہ اس دن مل جائیگا اور ذرہ بھر رائی کے برابر بھی کسی سے ناانصافی نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا گیا کہ یہ ظالم ظلم کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دلوں، آنکھوں اور دماغوں پر مہر لگ گئی تھی ان کی قوت تمیز ہی ختم ہوگئی تھی اور اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہوگئی تھی یہ ظلم وہ اطاعت رسول ﷺ سے محروم ہونے کی وجہ سے کرتے تھے کیونکہ وہ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوگئے تھے اور ان کے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے وہ شیطان کے ایماء پر سب کچھ کرتے تھے۔

آج کا فرمان بھی انہیں ظالموں کے ظلموں کے جواب میں ہے یہ لوگ منکرین خواہ وہ مشرکین مکہ تھے یا یہود ونصریٰ تھے۔ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کہتے تھے اور اپنے آپ کو برگزیدہ اور اللہ تعالیٰ کا قریبی خیال کرتے تھے۔ لیکن ان کا عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف تھا اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف کرایا اور فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے۔ وہ ہرگز مشرک نہیں تھے انہوں نے ہوش سنبھالتے ہی بتوں اور شرک کے خلاف جہاد شروع کیا سارے رشتہ دار اور ساری نمرودی حکومت ایک مردخدا کے مخالف ہوگئی آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور اس میں مرمٹنا پسند فرمایا یہاں تک کہ آپ کو آگ میں پھینکا گیا۔ آپ نے خوشی سے قبول کیا نمرود کو جواب دیا کہ تم اللہ تعالیٰ نہیں اللہ تعالیٰ تو وہ ہے۔ جس نے تجھے مجھے اور ہر چیز کو پیدا

فرمایا۔ جو مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور جب نمرود نے ایک سزا یافتہ کو رہا کر دیا اور ایک بیگناہ کو قتل کر دیا اور کہا کہ دیکھو میں نے بھی زندہ کر دیا اور مار بھی دیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو خدا ہے تو پھر سورج کو مغرب سے طلوع کرا اور مشرق میں غروب کر۔ کیونکہ میرا خدا سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ اس پر وہ لاجواب ہو گیا جس پر اس نے آپ کو آگ میں ڈالنے کی سزا سنائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر اس قدر بھروسہ رکھتے تھے کہ بھڑکتی دھکتی آگ کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام کی مدد لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ جلانا چاہتا ہے تو مجھے جل جانا منظور ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نہ جلائے تو مجھے کوئی نہیں جلا سکتا۔ چنانچہ وہی آگ آپ کیلئے گلزار بن گئی اس کی تفصیل پہلے بھی کئی بار آپ کو سنائی ہے اس لئے اب مختصراً بتلانا مقصود ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مشرکیں یہود و نصریٰ بنتے تھے حالانکہ وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہر چیز قربان کرتے تھے نوے سال کے بعد ملنے والے پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وادی غیر ذی ذرع میں صرف اکیلی ماں کے ساتھ سینکڑوں میل دور چھوڑ دیا اور پھر اسی پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کیلئے اس کے گلے پر چھری بھی پھیر دی مگر اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں قربان ہونیوالوں کی شان ان کے اخلاص اور ایثار کے مطابق بڑھا دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آج دنیا کے ہر حصے میں قابل احترام اور قابل عزت مانے جاتے ہیں نبی پاک ﷺ کو حکم ہوا کہ ان گمراہوں کو بتا دیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین کیا تھا مجھے اسی دین کا حکم ملا ہے اور وہ یہی دین ہے جس کی طرف میں تمہیں بلا رہا ہوں اور دعوت دے رہا ہوں۔ تم اگر مجھے تکلیف دیتے ہو تو مجھے پرواہ نہیں تمہارے جیسے لوگوں نے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تکلیفیں دی تھیں۔ وہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے۔ بلکہ خود ذلیل اور روسیاہ ہوئے۔ اسی طرح مجھے صبر کا حکم ہوا ہے اور صبر کا بدلا بھی اسی طرح ملے گا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کو شان عطا فرمائی۔ ان کی غلاموں کو بھی دنیا اور آخرت میں عظیم شانیں ملیں اور ان کے گستاخ دونوں جہانوں میں روسیاہ اور ذلیل ہوئے۔

سامعین کرام! یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن منکرین کے لئے عبرت کا سامان نہ بن سکی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ان کے دلوں دماغوں اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس پردے کو مٹانے کا ذریعہ صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ ہے جس کی تلقین یہاں کی جاتی ہے کہ نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن

ہوجاتے ہیں جن سے انسان راہ صراط مستقیم پر چل سکتا ہے۔ اس لئے یہاں یادالٰہی کر کے سینوں کو صاف کیا جاتا ہے تا کہ نسبت رسولی ﷺ حاصل ہو اب شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء

سورۃ بنی اسرائیل [۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① (سورۃ بنی اسرائیل: ۱)

بے عیب ہے وہ ذات پاک جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے قلیل حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک بابرکت بنادیا ہم نے جس کے گردونواح کو تاکہ ہم دکھائیں اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں بیشک وہی ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان الٰہی منکرین دین اسلام کو ہدایت تھی خواہ وہ مشرکین مکہ تھے یا یہود ونصاریٰ فرمایا گیا کہ تم اسلام سے انکار کررہے ہو اور ساتھ ہی اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہونے کے مدعی ہو ذرہ دیکھو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کون تھے ان کا دین کیا تھا ان کی شب وروز کی جدوجہد کیا تھی وہ اپنے اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت اور اس کی کس قدر عبادت کرنے والے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بچپن سے لے کر آخر وقت تک غیر اللہ کی عبادت کے خلاف ساری زندگی جہاد میں گذاری اس کی وجہ سے آپ نے گھر باہر چھوڑا رشتہ دار قوم وقت کی حکومت سے دشمنی لی۔ جس کی بناء پر نمرود نے آپ کو آگ میں پھینکوادیا لیکن آپ ﷺ نے نمرود کی اطاعت نہ کی اسے یہ کہہ کر لاجواب کردیا کہ اگر تم خدا بنتے ہو تو پھر سورج کو مغرب سے طلوع اور مشرق میں غروب کرکے دکھاؤ۔ کیونکہ میرا رب سورج کو مشرق سے طلوع اور مغرب میں غروب کرتا ہے تو نمرود مبہوت ہوگیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی جہاد میں بہت اذیتیں برداشت کیں لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہی ساری زندگی گذاری اللہ تعالیٰ کے حکم سے نوے سال کی عمر میں عطا کردہ بیٹے کو وادی غیر ذی ذرع میں صرف اس کی ایک ماں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پہ چھوڑ کر واپس آگئے

اور پھر جب سب سے عزیز ترین چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا حکم ملا تو اسی عزیز ترین بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے اس کے گلے پر چھری چلا دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا مگر اس نے اپنی طرف سے حکم الٰہی کی تعمیل کر دی حکم ہوا کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد بنتے ہو اور پرستش غیر اللہ کی کرتے ہو کہاں گئی تمہاری عقل اور کہاں گئی تمہاری سمجھ تم شیطان کے قبضے میں ہو۔ اور ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہو جس کی وجہ اطاعت رسول ﷺ سے محرومی ہے۔ اگر اطاعت حاصل کرتے تو نسبت رسولی ﷺ کی برکت سے تمہارے دل و دماغ روشن ہوتے اور برائی اور اچھائی میں تمہیں تمیز حاصل ہو جاتی۔

آج کا فرمان الٰہی بھی انہیں منکرین کی ہدایت کے لئے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے دین کی طرف تمہیں دعوت دے رہے ہیں اور یہ انہی کی دعا کا نتیجہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہی کیلئے ساری کائنات بنائی اور یہی اللہ تعالیٰ کے محبوب اور شافع محشر ہیں اور سارے انبیاء کرام علیہم السلام آپ ﷺ ہی کی شان کے قائل ہیں اس کے ثبوت میں آپ ﷺ کو جو سب سے بڑا معجزہ عطا کیا گیا ہے اس فرمان الٰہی میں اس کا ذکر فرمایا گیا ہے یعنی معراج شریف نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بعثت ہی سے مشرکین مکہ نے حد درجہ اور ہر قسم کی اذیتیں اور تکلیفیں حضور پاک ﷺ کو دینی شروع کیں لیکن اس سارے مصیبت والے وقت میں آپ ﷺ کے شفیق اور عجیب خیر خواہ چچا حضرت ابو طالب اور نہایت ہی عقلمند خیر خواہ رفیقہ حیات حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ساتھ بہت بڑی طمانیت اور دلجوئی کا سبب اور سامان تھا مگر دس سال کے بعد حضرت ابو طالب کی وفات اور ساتھ ہی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوگئی جو حضور نبی پاک ﷺ کیلئے عظیم صدمہ کا سبب بنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غمزدہ رہنے لگے اور یہ سال عام الحزن کے نام مشہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دلجوئی کے لئے آپ کو معراج اقدس کا تحفہ عطا فرمایا جس میں آپ ﷺ کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے سارے آسمانوں کی سیر کرائی گئی آپ کو ایسے ایسے عجائبات اور واقعات پیش آئے اور آپ نے ایسے عجائبات دیکھے جن کو دیکھنے کے بعد دنیا کے غم اور خوشی کی کوئی حقیقت ہی نہیں رہتی۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی پاک ﷺ کی دل جوئی کیلئے معراج عطا فرمائی گئی وہاں معراج شریف سے مخلوق خدا کو حضور ﷺ کی شان علیٰ سے آگاہی بھی ہوئی۔ قیامت تک کیلئے مخلوق خدا کیلئے یہ سبق ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ رسول ﷺ ایسی عظیم شان رکھنے والے ہیں جو کسی بشر کے لئے کیا فرشتوں کیلئے بھی ناممکن ہے نبی پاک ﷺ کعبہ شریف کے پاس آرام فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اوپر بلایا ہے سب سے پہلے آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام چاہ زمزم کے پاس لےگئے وہاں آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا اور نور کے طبق آپ کے سینہ پاک کے اندر انڈیل دیئے گئے پھر سینہ پاک کو درست کردیا گیا اور باہر براق سواری کے لئے کھڑا تھا۔ گھوڑے کی شکل تھی۔ خچر سے بڑا اور گھوڑے سے چھوٹا آپ ﷺ کو اس پر سوار کیا گیا اس براق کی رفتار اتنی تھی کہ اس کا ایک قدم حدنگاہ تک ہوتا تھا۔ آپ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا (جو سفر آنا جانا دو ماہ کی مسافت ہے) وہاں سے پہلے آسمان پھر دوسرے آسمان تیسرے چوتھے پانچویں چھٹے اور ساتویں آسمان تک لے جایا گیا ان سارے آسمانوں پر انبیاء کرام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جو بیت المعمور سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری ہوئی۔ جہاں صرف دو کمان یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور معبود اور عبد خاص کے درمیان گفتگو ہوئی جسے کوئی نہ جان سکا۔ البتہ وہاں سے ایک تحفہ پانچ نمازوں کا لایا گیا جس کا ثواب پچاس نمازوں کا ہے جو سب کیلئے فرض قرار دیا گیا جس کو ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اور انکار کفر ہے۔ نبی پاک ﷺ واپس بیت المقدس تشریف لائے جہاں سارے انبیاء علیہم السلام حاضر تھے۔ حضور ﷺ نے سب کی امامت فرمائی اور سید المرسلین اور امام المرسلین بن گئے۔ وہاں سے واپس مکہ مکرمہ پہنچے تو رات ابھی تک اسی طرح رات تھی۔ اور یہ سفر اٹھارہ ہزار سال کا طے ہوا۔ اس سفر اقدس میں مُحیّر العقول واقعات پیش آئے ایک خاص مقام پر جاکر جبرائیل علیہ السلام نے آگے جانے سے معذوری ظاہر کی کہ آگے میرے پر جل جائینگے۔ ایک مقام پر براق بھی معذور ہوگئی تو نبی پاک ﷺ کا نور ہی آگے جاسکا وہ نور جس سے ساری کائنات پیدا ہوئی جس نور کے ستارے کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ستر ہزار بار دیکھا۔ جو ستر ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا جو چودہ ہزار سال پہلے ملائکہ کو ذکر الٰہی کرایا کرتا تھا۔ نیز نبی پاک ﷺ نے اس سفر میں مخلوق خدا کو ان کے اعمال کے بدلے ان کے حال میں دیکھا جس کی تفصیل احادیث پاک میں موجود ہے۔ یہاں ان کا ذکر طوالت کا سبب بنے گا۔ ایک دو کا ذکر کرتا ہوں۔ جنت میں ایک جگہ حضور پاک ﷺ کو بند دروازے پر خوشی محسوس ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کس کی جگہ ہے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ فرعون کی بیٹی کی خادمہ اور اس کی اولاد کے محلات ہیں۔ فرعون کی لڑکی کی خادمہ اس کی کنگی کر رہی تھی کہ کنگی ہاتھ سے گر گئی تو اس خادمہ نے بسم اللہ کہا۔ لڑکی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو میرا باپ ہے اس خادمہ نے کہا کہ نہیں اللہ تعالیٰ وہ جو میرا تمہارا اور فرعون کا بھی رب ہے اور خالق و مالک ہے فرعون کی لڑکی ناراض ہوگئی اور فرعون سے شکایت کی۔ فرعون

Collection Of Adowcate Showkat

نے خادمہ سے بلا کر پوچھا کہ میرے بغیر کون ہے تمہارا اللہ تعالیٰ تو اس نے کہا جو تمہارا امیر اور سب کا خالق ہے تو فرعون نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اگر تم باز نہ آئی تو تمہیں زندہ جلا دیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑ سکتے فرعون نے تانبے کا گھڑا (برتن) منگوا کر اس میں تیل گرم کرایا جب تیل جوش سے گرم ہو چکا تھا تو اس کے بچوں کو اٹھا اٹھا کر اس کڑھا میں پھینکوایا جس کے نتیجے میں ہڈی اور گوشت ایک ہو جاتے تھے۔ آخری چھوٹا بیٹا ماں کے سینہ سے چمٹا ہوا تھا اس کو جب پولیس والوں نے زبردستی ماں کی چھاتی سے کھینچا ماں کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ گیا لیکن معصوم بچے کو جو ابھی صرف چند ماہ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے زبان دیدی اور اس نے ماں سے کہا کہ نہ گھبراؤ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونا سب سے بڑی نیکی ہے۔ ماں کو صبر آ گیا جب سب جل گئے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جنت الفردوس میں چلے گئے۔ نبی پاک ﷺ نے ان کے محلات سے گذرتے ہوئے خوشی محسوس کی تو جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کے پوچھنے پر بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بندی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے سب کچھ قربان کر دیا۔ کہتے ہیں کہ یہ چوتھا بچہ ہے جو اس عمر میں بول پڑا۔ ایک جگہ نبی پاک ﷺ نے دروازہ بند دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ جگہ کس کی ہے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ آپ کی امت کے جو غریب بہن اور بھائی آپ کی محبت اور غلامی میں رہے یہ جگہ ان کیلئے مختص ہے۔ وہ اتنا عالی شان مقام تھا کہ وہیں کھڑے ہو کر نبی پاک ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے غریبوں کے ساتھ اٹھانا۔ نبی پاک ﷺ یہ پاک سفر طے کر کے واپس اپنی جگہ پہنچ گئے اور رات ابھی باقی تھی صبح جب حضور ﷺ حرم شریف میں تشریف لے گئے وہاں کفار کا مجمع تھا۔ آپ نے سب کے سامنے اعلان فرمایا کہ آج اس طرح میں یہاں سے چھ سو میل دور بیت المقدس گیا سارے آسمانوں کی سیر کی جنت اور دوزخ کا ملاحظہ کیا اور اپنے رب کریم سے ملا اس پر کمزور ایمان مسلمان مرتد بھی ہو گئے مگر کفار مکہ نے مذاق اور شور شروع کر دیا۔ ابو جہل خوشی خوشی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ کیا تم نے سنا ہے کہ آج نبی پاک ﷺ کیا فرما رہے ہیں پھر معراج کا واقعہ سنایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے مولیٰ اور آقا ﷺ نے فرمایا ہے تو یہ سچ ہے اسی پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب ملا۔ کفار نے کئی سوال بیت المقدس کے متعلق کئے جو وہاں جا چکے تھے اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس آپ کے سامنے کر دیا اور آپ نے دیکھ کر سب جواب دیئے اور کفار کو لاجواب کر دیا راستے میں ایک قافلہ آ رہا تھا۔ اس کی ساری کیفیت بتائی اور وہ قافلہ جب واپس آیا تو اسی طرح تھا۔ جس طرح حضور ﷺ نے بتایا تھا جب نبی پاک ﷺ نے ہرقل شاہ روم کو دعوت اسلام دی تو اس نے خط مبارک کی عزت کی۔ تو اس نے عرب (مکہ)

کے تاجروں کو بلایا اور ان کو خط مبارک کے متعلق بتایا تاجروں میں ابوسفیان بھی تھا۔ اس نے حضور پاک ﷺ کے خلاف باتیں کرتے ہوئے معراج کے واقعہ کا بھی ذکر کیا کہ دیکھیں یہ کتنی ناممکن بات اور جھوٹ ہے۔ وہاں ایک لاٹ پادری تھا اس نے کہا کہ یہ واقعہ بالکل سچ ہے۔ میرا اصول ہے کہ میں رات کو سب سے آخر دروازے بند کر کے نکلتا ہوں اس دن جب دروازے بند کئے تو میرا دروازہ بند نہ ہوسکا ہم سب نے مل کر بڑا ہی زور لگایا لیکن نہ ہوسکا پھر جب صبح گئے تو آسانی سے دروازہ بند ہوا کوئی رکاوٹ نہ تھی دوسرا ساتھ پتھر تھا۔ اس میں ایک سوراخ تھا اور معلوم ہو رہا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز باندھی گئی ہے غرض منکروں کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے حقیقت نہ مان سکے اور روشن دل و دماغ والوں کے سامنے حقیقت عیاں تھی مسلمان ہو کر اور مان کر پکے مسلمان بنے جو لوگ اس وقت بھی نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہیں وہ اسی طرح بیہودہ اعتراضات کرتے ہیں بعض نے کہا کہ یہ ناممکن ہے اور بعض نے کہا کہ یہ خواب کا واقعہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ابتداہی میں اس کا جواب دیدیا جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت عنایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر کمزوری اور نقص سے پاک ہے ہر صفت کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے لئے کوئی چیز مشکل نہیں اس لئے یہ جسم مبارک اور روح مبارک کے ساتھ معراج ہوئی اور اس واقعہ کو سمجھنے اور اس پر ایمان لانے کے بعد یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ نبی پاک ﷺ ہماری طرح بشر نہیں بلکہ وہ بشر کی شکل میں بشر کی ہدایت کیلئے تھے ورنہ کون بشر ہے جو وہاں جاسکے جہاں جبرائیل علیہ السلام کے پر جلتے ہیں اور کون ہے جو رات کے مختصر حصہ میں چھ سو میل سفر کرنے کے بعد آسمانوں کا سفر بھی طے کرے یہ بشر درحقیقت اللہ تعالیٰ کے وہ نور تھے جن کیلئے سب کچھ بنایا گیا جن کو سب پر حکومت عطا کی گئی اور جن کو شافع محشر بنایا گیا جن کے حکم پر سورج چاند ستارے زمین و آسمان حرکت میں آسکتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت وہی سمجھتے ہیں جن کو نسبت رسولی ﷺ حاصل ہو اور اسی نسبت رسولی ﷺ کے حصول کیلئے ہم یہاں جمع ہو کر یادالٰہی کرتے ہیں کیونکہ یادالٰہی سے سینے صاف ہوتے ہیں۔ جو اس محفل کا مدعا ہے اب شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء

سورۃ بنی اسرائیل [۲۔۱۱]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ ② ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ③ وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىھُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤ ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْھِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ⑥ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَھَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْھَکُمْ وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْہُ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ⑦ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ⑧ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا ۙ ⑨ وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ⑩ وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ⑪ (سورۃ بنی اسرائیل: ۲ تا ۱۱)

اور دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور بنایا اس کو باعث ہدایت بنی اسرائیل کے لئے کہ نہ بنانا میرے بغیر کسی کو اپنا کارساز۔ اے ان لوگوں کی اولاد کہ جن کو ہم نے سوار کرایا نوح علیہ السلام کے ساتھ بے شک نوح ایک شکرگزار بندے تھے اور ہم نے آگاہ کر دیا تھا بنی اسرائیل کو کتاب میں کہ تم ضرور فساد کرو گے زمین میں دو مرتبہ اور تم بڑی سرکشی کرو گے۔ پس جب آ گیا پہلا وعدہ ان دونوں سے تو ہم نے بھیج دیئے اپنے چند بندے جو بڑے کرخت اور سخت لڑنے والے تھے پس وہ گھس گئے آبادیوں میں اور جو وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے وہ پورا ہونا تھا۔ پھر ہم نے پھیر دیا زمانے کی گردش کو تمہاری طرف جو دشمن کے خلاف تھی اور ہم نے قوت دی تمہیں قوت مال اور اولاد بیٹوں سے اور بنا دیا تمہیں کثیر التعداد۔ اگر تم

اچھے کام کرو گے تو ان کا فائدہ تمہیں کو پہنچے گا اور اگر تم برائی کرو گے تو اس کی سزا بھی تمہارے نفسوں کو ملے گی۔ پس جب آ گیا دوسرا وعدہ تا کہ غمناک بنا دیں تمہارے چہروں کو اور تا کہ وہ داخل ہو جائیں مسجد میں جیسے وہ داخل ہوئے تھے اس سے پہلی بار اور تا کہ وہ فنا اور برباد کر دیں جس پر قابو پائیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائیگا اور اگر تم دوبارہ شرارت کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کو لوٹیں گے اور ہم نے بنایا ہے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ۔ بلاشبہ یہ قرآن راہ دکھاتا ہے اور وہ راہ جو سب سے سیدھی راہ ہے اور مژدہ سناتا ہے ان ایمان والوں کو۔ جو نیک اعمال کرتے ہیں کہ بلاشبہ ان کیلئے بہت بڑا اجر ہے۔ اور بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے تیار کر دیا ہے ان کیلئے دردناک عذاب اور دعا مانگتا ہے انسان برائی کے لئے جیسے دعا مانگتا ہے بھلائی کیلئے اور انسان بہت جلد باز ہے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے معراج شریف کے واقع کے متعلق سنا جو واقعی اپنی نوعیت اور کیفیت کے لحاظ سے ایک عجیب واقعہ اور انسانی تاریخ کا بالکل منفرد واقعہ ہے یہ تھا تو حضور ﷺ کی دلجوئی کے لئے کیونکہ آپ اپنے شفیق مہربان چچا کی جدائی اور اپنی رفیقہ حیات ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی سے بہت مغموم تھے لیکن اس کا اصل مقصد نبی پاک ﷺ کی شان کا اظہار تھا ایک ہستی کامل کا رات کے مختصر حصہ میں چھ صد میل کا زمینی سفر اور سارے آسمانوں کی سیر جنت و دوزخ نیک اعمال اور بد اعمال لوگوں کا انجام دیکھنے کے علاوہ مالک الملک سے ملاقات تھا۔ اس وقت بھی لوگوں نے جو ناقص عقل و سمجھ اور ناقص ایمان والے تھے اعتراض کیا اور اب بھی ایسے ہی لوگ مختلف تعبیریں کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر عیب ہر کمزوری سے پاک قادر مطلق ہے جو چاہے کر سکتا ہے اس لئے منکرین کی بات تو الگ ہے آج جو ایمان لانے کے باوجود غلط عقیدہ رکھتے ہیں انہیں اپنے عقیدہ کو درست کرنا چاہئے۔ جو ہستی بجلی کی رفتار سے کئی گنا زیادہ تیز سفر کر سکتی ہے اور وہ اتنے تھوڑے عرصے میں آسمانوں کی سیر کر سکتی ہے چھ سو میل کا سفر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کر سکتی ہے اور جہاں جبرائیل علیہ السلام کے پر جلتے ہیں اور جلنے کا خطرہ ہے وہاں جا سکتی ہے اس کے سامنے زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہوتی اور اس کی طاقت سے کوئی چیز باہر نہیں ہوتی کیونکہ وہ دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ کے نور سے بولتی ہے اللہ تعالیٰ کے نور سے وہ سنتی ہے اللہ تعالیٰ کے نور سے اور وہ چلتی ہے اللہ تعالیٰ کے نور سے لیکن اس عیاں حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوں۔

یہ سارا فرمان اور اس سے پہلے فرمان الٰہی ساری مخلوق کی ہدایت کیلئے ہیں لیکن اس وقت مخاطب مشرکین مکہ یہود و نصاریٰ تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد تھے آج کے فرمان میں ان کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ اے بنی اسرائیل اپنی پرانی تاریخ کو دیکھ کر اپنا لائحہ عمل تیار کر و اپنی گذشتہ تاریخ کو دیکھو کہ جب تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی

اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکومت دی فرعون کے مظالم سے تمہیں نجات دی اور ہر طرح کی عطا سے تمہیں نوازا اور جب تم (بنی اسرائیل) نے اللہ تعالیٰ کو بھول کر فرمان الٰہی کو چھوڑا تو قوم غضب الٰہی میں گرفتار ہوئی اور خوار ہوئی۔ اس فرمان میں دو واقعات کا ذکر کیا گیا کہ اس طرح بنی اسرائیل گمراہ ہونے پر مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔ واقعات تو کئی ہیں لیکن یہ دو بڑے واقعات تھے۔ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو انہیں فلسطین میں جانے کا حکم ہوا وہاں لوگ گمراہ تھے۔ ان کو راہ ہدایت پر لانے کیلئے جنگ کا حکم ہوا لیکن ان کی سختی دیکھ کر یہ ڈر گئے اور لڑنے سے انکار کر دیا جس کے باعث وہ کئی سال جنگل میں بھٹکتے پھرتے رہے آخر انہیں معافی ملی جب یہ وہاں گئے تو وہاں کئی قبیلے الگ الگ مذاہب والے تھے۔ جو سب گمراہ اور مشرک تھے یہ لوگ انہیں صحیح راستے پر لگانے کی بجائے خود ان مذاہب میں گم ہو گئے اور اس طرح پھر ان کو عذاب کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر توبہ کرنے پر طالوت کی سرکردگی میں ۱۵۲۰ قبل مسیح اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت ۹۲۱ تا ۱۰۰۰ قبل مسیح ان کو آرام ملا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت میں ان کو بہت عزت اور آرام ملا آپ کا عہد مبارک ۹۲۲ تا ۹۴۱ قبل مسیح تک تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد پھر بنی اسرائیل کا شیرازہ منتشر ہو گیا پھر کئی انبیاء کرام آئے ان کو ہدایت کی طرف بلایا مگر یہ نصیحت نہ حاصل کر سکے۔ پھر عذاب الٰہی بابل کے سفاک اور جابر حکمرانوں/بادشاہوں کی صورت میں ان پر نازل ہوا۔ جس نے ان کو تہس نہس کر دیا۔ اگست ۵۸۷ قبل مسیح میں بخت نصر نے حملہ کیا تو اس نے یروشلم کو تباہ کر دیا ہیکل سلیمانی کو مسمار کر دیا۔ بیشمار لوگوں کو قتل کر دیا اور بہت لوگوں کو گرفتار کر کے ساتھ لے گیا۔ بنی اسرائیل کو یہ پرانی تاریخ یاد دلا کر یہ سمجھایا گیا کہ اگر اب باز نہ آئے تو اسی طرح تباہ و برباد ہو گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق پھر اسی طرح یہ ذلیل ہو کر مدینہ پاک اور پھر خیبر سے نکالے گئے جنگ عظیم تک بہ در بدر رہے۔ پھر مشرق وسطیٰ میں ریاست غیروں کی مدد اور سرپرستی میں بنائی۔ لیکن ان کا انجام بھی خراب ہے بار بار کے فرامین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی غلامی اور آخری کتاب قرآن پاک کے احکام کے مطابق چلنے کی ہدایت دی گئی۔ لیکن یہ ہدایت وہی قبول کریگا جس کے دل و دماغ روشن ہوں اور یہ روشنی نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جو اس محفل کے غرض و غایت ہے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء

سورۃ بنی اسرائیل [۱۲-۲۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ
اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ
كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ
اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾
وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ
كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا
مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ
سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۲ تا ۲۲)

اور ہم نے بنایا رات اور دن کو دو نشانیاں اور ہم نے مدھم کردیا رات کی نشانی کو اور بنادیا دن کی روشنی کو روشن تا کہ تم تلاش کرو رزق اپنے رب سے اور تا کہ تم جان لو سالوں کی تعداد اور حساب کو اور ہم نے ہر چیز کو وضاحت سے بیان کردیا ہے اور ہر انسان کا نوشتہ اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور ہم نکالیں گے اس کے لئے روز قیامت ایک کتاب جسے

وہ کھلا ہوا اس کو دینگے پڑھو اپنا دفتر تم خود ہی کافی ہو آج اپنی باز پرس کرنے اور حساب کرنے کیلئے۔ جو راہ ہدایت پر چلتا ہے وہ راہ ہدایت پہ چلتا ہے اپنے فائدے کیلئے اور جو گمراہ ہوتا ہے اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہوگا اور نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ۔ اور ہم عذاب نازل نہیں کرتے جب تک ہم نہ بھیجیں کسی رسول کو اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں کسی بستی کے ہلاک کرنے کا تو حکم کرتے ہیں اس کے خوشحال لوگوں کو پھر وہ اس میں نافرمانی کرتے تو اس پر پوری ہو جاتی پھر اس بستی کو ہم جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دیتے ہیں اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے نوح علیہ السلام کے بعد اور آپ کا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں سے اچھی طرح آگاہ اور خبر رکھنے والا ہے۔ جو لوگ طلبگار ہیں صرف دنیا کے ہم جلدی دے دیتے ہیں انہیں اس دنیا میں جتنا چاہتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں پھر ہم مقرر کر لیتے ہیں ان کے لئے جہنم داخل ہوگا وہ اس میں اس حال میں کہ وہ مذمت کیا ہوا اور ٹھکرایا ہوا ہوگا اور جو شخص طلبگار ہوتا ہے آخرت کا اور جدوجہد کرتا ہے اس کے لئے پوری طرح درآں حال کہ وہ مؤمن بھی ہو۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش قبول ہوتی ہے، ہم امداد کرتے ہیں اُن کی آپ کے رب کی بخششوں سے اور آپ کے رب کی بخشش کسی پہ بند نہیں۔ آپ دیکھیں کیسے ہم نے بزرگی دی بعض کو بعض پر اور آخرت بہ اعتبار درجوں کے سب سے بڑی اور بہ اعتبار فضل وکرم کے سب سے اعلیٰ ہے پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ورنہ تم بیٹھے رہو گے اس حال میں تمہاری مذمت کی جائے گی۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان الٰہی آپ نے سنا کہ مالک الملک نے بنی اسرائیل کو تنبیہ کی کہ تمہاری ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام آتے رہے جب تم نے اطاعت کی تو تمہیں نجات اور خوشحالی ملی۔ جب بھی سرکشی اور بغاوت کی تو تم پر سخت عذاب نازل ہوا تم اپنی تاریخ کو دیکھ لو بابل کے بادشاہ اور بخت نصر نے کتنی تمہاری تباہی مچائی۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری ناشکری کی سزا تھی۔ اب اگر تم اللہ تعالیٰ کے آخری محبوب رسول سید المرسلین ﷺ کی اطاعت اختیار نہیں کرو گے تو تمہیں پھر تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا مدینہ پاک سے ان کا نکلنا طے تیغ ہونا اور خیبر کی سرزمین سے ملک بدر ہونا یہی سزا تھی اطاعت رسول ﷺ سے روگردانی کی چنانچہ یہ ہدایت دی گئی کہ نجات خوشحالی اور دونوں جہانوں میں سرخروئی صرف اطاعت رسول ﷺ سے حاصل ہوتی ہے بغاوت اور سرکشی سے عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے جس سے تباہی اور بربادی ہوتی ہے۔

آج کے فرمان الٰہی میں بھی یہی ہدایت ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ ہی خالق مالک ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی معبود خلائق ہے اس نے سب کو پیدا کیا اور انسان کی ضرورت کیلئے ساری کائنات بنائی جس کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس قدر کارفرما ہے اور کسی کا اس میں دخل نہیں ہے اس سلسلہ میں بتایا گیا کہ رات دن کو دیکھو رات تمہارے آرام کیلئے اور دن اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کیلئے پھر زندگی کا حساب دن ماہ اور سال انہی کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے اور فرمایا کہ ایک دن حساب کا آنے والا ہے جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اور جو تمہارے لئے بنایا گیا ہے سب کا حساب ہوگا۔ تمہارے اعمال کے حساب کیلئے تمہارے ساتھ دائیں بائیں فرشتے مقرر ہیں جو لکھ رہے ہیں اور تمہارا اعمال نامہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا اور تمہیں حکم ہوگا کہ خود پڑھ لو۔ جس نے اچھے اعمال کئے اس کو اس کا فائدہ پہنچے گا اور جس نے برے اعمال کئے اس کا عذاب اسے پہنچے گا اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی کو عذاب ویسے نہیں دیا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے رسولوں علیہم السلام کے ذریعہ ہر ایک تک ہدایت پہنچا دی ہے اور سمجھ کیلئے عقل بھی دی ہے۔ اس کے باوجود انکار پر عذاب دیا جاتا ہے اب چونکہ رسولوں علیہم السلام کا سلسلہ ختم ہوا کیونکہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ ہیں اب حضور ﷺ کے غلاموں کے ذریعہ ہدایت پہنچتی رہے گی اور جن تک ہدایت نہیں پہنچی ان کو عذاب نہیں ہوگا اور فرمایا گیا کہ ہدایت سرداروں کو نبی پہنچاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ لوگوں کو زیادہ گمراہ کرتے ہیں پھر جو باز نہیں آئے وہ تباہ ہوئے اور برباد ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ خبیر وبصیر ہے ہر ایک کے عمل سے باخبر ہے اور واقف ہے جو دنیا کو چاہتے ہیں اور اس کے لئے کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں بدلہ دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے ذلت ہے اور جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت کیلئے کام کرتے ہیں انہیں ان کا حصہ دیا جاتا ہے۔ دنیا میں یہ ظاہر ہے جتنی کوئی محنت کرتا ہے۔ اتنا ہی اس کو صلہ ملتا ہے آخر میں پھر حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔ اس لئے اس کے بغیر کسی کی عبادت مت کرو۔ ورنہ آخرت میں ذلت کے بغیر اور کچھ نہیں ہوگا اس سارے فرمان میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اور اس کے بغیر کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﷺ کے ذریعہ اپنی مخلوق کو یہ ہدایت دی ہے۔ اب جو اس ہدایت کو قبول کرے گا۔ اس پر عمل کرے گا۔ نجات اس کی ہے لیکن یہ ہدایت وہی قبول کر سکتا ہے۔ جس کے دل ودماغ روشن ہوں اور شیطان کے قبضے سے آزاد ہوں یہ آزادی صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ

کو جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے وہاں روشن کرنے والا چراغ بھی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اسی لئے یہاں جمع ہو کر نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یادِ الٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ سینے نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہو جائیں۔ اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۵ء

سورۃ بنی اسرائیل [۲۳۔۳۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُہُمَآ اَوْ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلْ لَّہُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْہَرْہُمَا وَقُلْ لَّہُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ ؕ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ ؕ اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْہُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ تَرْجُوْہَا فَقُلْ لَّہُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْہَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُہُمْ وَاِیَّاکُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَہُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ (سورۃ بنی اسرائیل: ۲۳ تا ۳۱)

اور حکم فرمایا ہے آپ کے رب نے کہ نہ عبادت کرو بجز اس کے اور ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور اگر بڑھاپے کو پہنچ جائیں تمہاری زندگی میں ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں تو انہیں اف تک مت کہو اور ان کو مت جھڑکو اور جب ان سے بات کرو تو بڑی تعظیم اور عزت سے بات کرو اور جھکا دو ان کیلئے تواضع کے پر محبت سے انہیں راضی کرو اور کہو میرے پروردگار ان دونوں (ماں باپ) پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے پالا تھا جب میں بچہ تھا تمہارا رب بہتر جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے اگر تم نیک کردار ہو گے تو بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت توبہ کرنے والوں کیلئے بہت بخشش والا ہے اور دیا کرو رشتہ داروں کو ان کا حق اور مسکین اور مسافر کو بھی اور فضول خرچی مت کرو۔ بیشک فضول خرچی کرنے والے

Collection Of Advocate Shewkat

شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر گذار ہے اور اگر تجھے ان سے منہ پھیرنا پڑے اور تم اپنے رب کی رحمت کے متلاشی ہو جس کی تمہیں توقع اور امید ہے تو ان سے بات کرو تو بڑی نرمی سے بات کرو اور نہ بنالو اپنے ہاتھ کو بندھا ہوا اپنی گردن کے گرد اور نہ ہی اسے بالکل کشادہ کر دو تو پھر بیٹھ جاؤ ملامت کئے ہوئے درماندہ۔ بیشک آپ کا رب کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے پس وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ ہے اور دیکھنے والا ہے اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو تنگی کے اندیشہ سے ہم ہی رزق دیتے ہیں ان کو بھی اور تمہیں بھی۔ بلاشبہ اولاد کو قتل کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق مالک وحدہٗ لاشریک معبود ہونے کے ثبوت بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ساری کائنات اس کی ضرورت کیلئے پیدا فرمائی۔ اور سب سے بڑی ضرورت ہدایت کا انتظام بھی فرمایا اپنے رسولوں علیہم السلام کے ذریعہ، اس کو کتب سماوی اور صحائف کے ذریعہ حکم دیا گیا اس فرمان کو سمجھنے کے لئے آپ سب طرف نظر دوڑا کر دیکھو کیا ایک ذرہ بھی ایسا ہے جو انسان کی خدمت میں مصروف نہیں سورج چاند ستارے دن رات پہاڑ میدان نالے ندیاں دریا سمندر گرمی سردی سب انسان کیلئے جتنا جتنا جو عقل سے کام لیتا ہے۔ وہ اتنا ہی فائدہ اٹھاتا ہے اب اسے عقل بھی دیا گیا علم بھی دیا گیا ہے اس لئے انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق اور مالک کو پہچانے اور اس کے بغیر کسی کو معبود نہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرمان کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس عطا کے بعد بھی اگر انسان مالک اور خالق کو بھول کر شیطان دشمن کے ایما پر چل پڑے تو پھر اسے حساب دینا پڑے گا اور اس وقت ذلت اور رسوائی ہوگی اس ذلت اور رسوائی سے بچنے کیلئے شیطان سے چھٹکارہ ضروری ہے اور وہ صرف نسبت رسولی ﷺ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے اسلئے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔

آج کے فرمان میں یہ ہدایت دی گئی کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور اپنی اچھائی کیلئے کیا کرنا چاہئے۔ سب سے پہلے تو حکم ہوا کہ جس اللہ تعالیٰ نے سب کو دیا ہے اور دے رہا ہے جس کے ساتھ کوئی شریک نہیں نہ ذات میں اور نہ اس کی صفات میں نہ اس کی عطا میں اس وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے صرف اسی کی عبادت کی جائے عبادت سے مراد ہر عمل ہر خیال ظاہری اور باطنی سے یہی یقین رکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے دوسرا حکم ہوا کہ والدین کی خدمت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق کریں والدین کی اولاد کیلئے بہت بڑی خدمت ہے ماں کے پیٹ سے لیکر لحد تک والدین کے احسانات ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اپنی اولاد

کی اتنی محبت رکھ دی جس کی وجہ سے والدین جان مال، آرام ہر چیز اولاد پر قربان کر دیتے ہیں پیٹ میں ماں کا خون پینا اور ماں پر بوجھ تقریباً ایک سال تک بنے رہنا۔ پیدا ہو کر دو سال تک پھر اس کا خون (دودھ) پینا دن رات جگانا ہر وقت فکر مند رکھنا اور والد کا ہر مصیبت و تکلیف اولاد کیلئے اٹھانا۔ سردیوں گرمیوں میں ذہنی اور بدنی طور پر اولاد کے غم ہی میں رہنا اللہ تعالیٰ نے یہ محبت والدین میں رکھی اور ان کو اس تکلیف کیلئے محبت دی اور ہمسفر کر دیا اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کا احسان اولاد پر فرض کر دیا ہے حکم ہوا کہ ماں باپ کی عزت اتنی کرو کہ ان کے سامنے جھکے رہو۔ انکی ہر قسم کی خدمت کے علاوہ ان کے سامنے اف تک مت کہو اور یہ خدمت محبت صرف ظاہری نہیں۔ بلکہ دل و جان سے کرو۔ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ماں باپ کی خدمت کی بڑی سخت تاکید کی ہے ایک شخص نے عرض کی کہ میرا باپ مجھے حصہ نہیں دیتا۔ فرمایا کہ تو بھی اور تیرا مال کیا یہ سب تمہارے باپ کا ہے اور فرمایا کہ سب سے زیادہ دعا بد دعا اور دعا والدین کی ہوتی ہے اور فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کو زندہ پایا اور اس نے جنت نہ خریدی تو اس پر لعنت ہے اور فرمایا کہ ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے ماں کو کندھے پر اٹھا کر سات حج کرائے کیا میں نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا۔ فرمایا نہیں ایک رات جو تیری ماں نے تیری خدمت کی اس کا بدلہ بھی نہیں ادا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جب تک ماں باپ زندہ ہیں اس وقت تک ان کی خدمت دل و جان سے کرو اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہمیشہ ان کیلئے دعا مغفرت کرو۔ انکا قرض ادا کرو حج کرو صدقہ جاریہ کا بندوبست کرو۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے زندگی میں ماں کی خدمت نہیں کی اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ تو حضور نے ماں کیلئے دعا مغفرت کا حکم دیا اور ماں کی قبر کی زیارت کا حکم دیا اور وہاں اس کے لئے مغفرت کی دعا کا حکم دیا ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی میری بہت فرمانبردار ہے مجھے پسند ہے۔ میری ماں کہتی ہے کہ اسے طلاق دیدو فرمایا کہ ماں کا حکم مانو۔ صرف ایک بات میں ماں اور باپ کا حکم ماننا نہیں چاہئے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اس مالک کے حکم کے خلاف کہیں جس نے ماں باپ کے دل میں اولاد کی محبت عطا فرمائی یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ماں باپ کی خدمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کی تابعداری اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷺ راضی ہو اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جو کام بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی ہے اس کے بعد ماں باپ کی خدمت ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نیت رکھ کر محبت سے کرنی چاہئے۔ اس کے بعد قریبی رشتہ داروں مسکینوں، مسافروں سے بھی حسن سلوک کا حکم ہوا ہے اور پھر یہ فرمایا گیا کہ

اپنے سارے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھو۔ جو عمل بھی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ شیطان کی ایما پر نہ ہو۔ جیسے فضول خرچی یا بخیلی کنجوسی ہے۔ ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق رکھنا چاہئے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنا خیال ہی اس طرح چاہئے کہ جو خرچ ہو۔ عبادت ہو سب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔ اس کی کوئی پابندی نہیں۔ وہ جتنا ہو اتنا بہتر ہے۔ البتہ اپنے اوپر جو خرچ ہو اس میں ہر چیز کا اندازہ رکھنا ضروری امر ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے ضروری امر کے متعلق متوجہ کیا کہ رازق اللہ تعالیٰ ہے وہ رزق کو تنگ بھی کرتا ہے اور وسیع بھی کرتا ہے یہ انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے اس لئے اولاد کو قتل کرنا اور آج کی منصوبہ بندی سب شیطانی خیال ہے۔ اس وقت ہر طرف صحرا تھا پانی کی بھی قلت تھی ذرائع آمد و رفت بھی محدود تھے۔ اس لئے رزق کے معاملات کا خطرہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے خدشہ دور فرمایا یہ فرما کر کہ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ آج اگر کوئی اپنے آپ کو رازق سمجھتا ہے تو یہ شیطانی وسوسہ اور حملہ ہے۔ یہی وہ غلط خیالات ہیں جن سے بچنے کے لئے نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ کا روشن ہونا ضروری ہے اور یہی اُس محفل کا مدعا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء

سورۃ بنی اسرائیل [۳۲۔۳۹]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۝٣٢ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّہٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ مَنْصُوْرًا ۝٣٣ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ ۚ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝٣٤ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝٣٥ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْـُٔوْلًا ۝٣٦ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝٣٧ کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْھًا ۝٣٨ ذٰلِکَ مِمَّآ اَوْحٰٓی اِلَیْکَ رَبُّکَ مِنَ الْحِکْمَۃِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَھَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝٣٩ (سورۃ بنی اسرائیل ۳۲ تا ۳۹)

اور بدکاری کے قریب بھی مت جاؤ بیشک یہ بڑی بے حیائی اور بہت برا راستہ ہے اور نہ قتل کرو ایسے نفس کو جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو قتل کیا جائے ناحق تو ہم نے مقتول کے ورثاء کو حق دیدیا ہے پس اسے چاہئے کہ قتل میں اسراف نہ کرے ضرور اس کی مدد کی جائیگی اور نہ قریب جاؤ یتیم کے مال کے مگر ایسے طریقہ سے جو بہتر ہو۔ یہاں تک کہ وہ یتیم اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور پورا کیا کرو اپنے عہد کو۔ بیشک ان عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور پورا پورا ماپو جب تم کسی چیز کو ماپنے لگو اور تولو ایسے ترازو سے تولو جو بالکل درست ہو۔ یہی طریقہ بہتر ہے اور اسی کا انجام بہت اچھا ہے اور نہ پیروی کرو اس چیز کی جس کا تمہیں علم نہیں بیشک کان آنکھ اور دل ان سب کے متعلق پوچھا جائیگا اور نہ چلو زمین پر اکڑتے ہوئے نہ تم چیر پھاڑ سکتے ہو زمین کو اور نہ پہنچ سکتے ہو تم پہاڑوں کے برابر

بلندی میں یہ سب باتیں بری ہیں اور تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ یہ ہدایات جنہیں بذریعہ وحی آپ کی طرف آپ کے رب نے بھیجا ہے یہ سب دانائی کی باتیں ہیں اور نہ بناؤ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ورنہ تمہیں پھینک دیا جائیگا جہنم میں اس حال میں کہ تمہیں ملامت کیا جائے گا اور دھتکارہ جائے گا۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان انسان کیلئے بڑی ہدایت تھی سب سے پہلے حکم تو یہ ہوا کہ اپنے رب کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو عبادت سے مراد ظاہری باطنی اطاعت ہر قول ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہونا چاہئے۔ پھر والدین کی تابعداری اور حسن سلوک کا حکم دیا گیا کہ ان کے سامنے اف بھی مت کرو۔ ان کو مت جھڑکو ان سے نرمی سے بات کرنے کا حکم ہوا اور انکساری سے ان کے سامنے جھکنے کا اور اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ والدین کے متعلق اتنی ہدایات اس لئے دی گئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے دلوں میں اولاد کی ایسی محبت رکھی کہ وہ جان مال آرام خوشی الغرض ہر چیز اپنی اولاد پر قربان کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں اس لئے اولاد کو بھی ماں باپ کا تابعدار رہنے کا حکم دیا گیا ہے صرف ایک بات پر حکم عدولی کا حکم ہے کہ اگر والدین دین سے روکیں۔ تو پھر ان کا حکم نہیں ماننا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی حکم ہوا کہ فضول خرچی نہیں کرنی چاہئے اور یہ ایمان بھی رکھنا چاہئے کہ رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور سختی سے حکم ہوا کہ اولاد کو رزق کے ڈر سے مت قتل کرو۔ یہ حکم خاندانی منصوبہ بندی والوں کیلئے بڑی ہدایت ہے سارے فرمان میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول ﷺ کے غلام کو بہترین انسان بننے کیلئے ہدایت دے رہا ہے۔ آج کا فرمان بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول ﷺ کے غلام کی بہتری کیلئے ہدایت دے رہا ہے۔ سب سے پہلے بدکاری سے منع فرمایا گیا کہ یہ سب سے برا راستہ ہے۔ کیونکہ اس سے سارا معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ جہاں حیا نہ ہو پاکیزگی نہ ہو وہاں کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ صرف گندگی ہی گندگی ہوتی ہے۔ پھر حکم ہوا کہ کسی کو قتل مت کرو صرف جرم کے بدلے سنگساری کی صورت میں یا مرتد ہونے کی وجہ سے یا کسی کو قتل کے بدلے قتل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا کہ جس طرح قتل کیا اسی طرح قاتل کو قتل کیا جائے ظلم نہ کیا جائے حکم ہوا کہ یتیموں کا خاص خیال رکھو کبھی ان کے مال کو مت کھاؤ نہ نقصان پہنچاؤ بلکہ اس کی حفاظت کرو جب تک وہ عقل مند ہو جاتے ہیں حکم ہوا کہ جو وعدہ کرو اسے پورا کرو اور ناپ تول میں خبردار بددیانتی کرو اور آخر میں حکم ہوا کہ غرور تکبر مت کرو کیونکہ یہ ذلت کا سبب بنتے ہیں۔ انسان کو اپنی پیدائش پر غور کرنا چاہئے کہ وہ کیا چیز ہے اور اسے شرف کس نے بخشا ہے ہمیشہ اس کے سامنے سر جھکا رہنا چاہئے۔

سامعین کرام! یہ ساری ہدایات اس لئے دی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا غلام ہر

طرح سے خوبصورت پاک اور قابل تقلید ہونا چاہئے جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر شئی بیان کرے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ ساری خوبیاں صرف اسی وقت انسان کے اندر آ سکتی ہیں جب شیطان جو ہمیشہ انسان کو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی زور انسان پر نہ ہو اور یہ تسلط شیطانی صرف اسی وقت دور ہو سکتا ہے جب انسان کے دل و دماغ روشن ہوں اور دل و دماغ روشن نسبت رسولی ﷺ سے ہوتے ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینوں کو صاف کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے محبوب ﷺ کی نسبت کا سوال کیا جائے۔ اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء

سورۃ بنی اسرائیل [۴۰ـ۴۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝۴۰ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۱ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝۴۲ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴۳ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۴ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝۴۵ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝۴۶ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۴۷ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۴۸ (سورۃ بنی اسرائیل: ۴۰ تا ۴۸)

پس کیا چن لیا تمہارے رب نے تمہیں بیٹوں کیلئے اور بنالیا ہے اس نے فرشتوں کو اپنے لئے بیٹیاں۔ تم تو ایسی بات کر رہے ہو جو بہت بڑی اور سخت ہے اور بلاشبہ ہم نے مختلف طریقے سے بار بار بیان کیا ہے اس قرآن میں تاکہ وہ نصیحت قبول کرلیں اور سوائے نفرت کے ان میں کسی چیز کا اضافہ نہ ہوا۔ آپ کہہ دیں اگر ہوتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور خدا جس طرح یہ کہتے ہیں تو ان خداؤں نے تلاش کرلی ہوتی کوئی راہ عرش کے مالک تک وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے اور برتر اور بالا ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ پاکی بیان کرتے ہیں اس کی ساتوں آسمان اور زمین اور جو چیز ان میں موجود ہے اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اس کی حمد کرتے ہوئے۔ لیکن تم ان کی تسبیح اور پاکی کو نہیں سمجھ سکتے۔ بیشک وہ بہت بردبار اور بہت بخشنے والا ہے اور جب آپ پڑھتے ہیں قرآن کو تو ہم کر دیتے ہیں

آپ کے اور ان کے درمیان جو قیامت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ جو آنکھوں سے نہاں ہوتا ہے اور ہم ڈال دیتے ہیں ان کے دلوں پر پردہ تاکہ وہ اسے نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی اور جب آپ ذکر کرتے ہیں صرف اپنے رب کا قرآن میں تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں نفرت کرتے ہوئے ہم خوب جانتے ہیں جس غرض کیلئے یہ سنتے ہیں جب یہ کان لگاتے ہیں آپ کی طرف اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں اس وقت یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم نہیں پیروی کررہے ہو مگر ایک ایسے آدمی کی جس پر جادو کردیا گیا ہے دیکھئے کس طرح یہ آپ کے لئے مثالیں بیان کرتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں اور سیدھے راستے پر وہ نہیں چل سکتے۔

پچھلی مرتبہ آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند شان والا ہے اور اس نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو بھی اعلیٰ درجے اور مرتبے کی پاکیزہ زندگی نورٌ علیٰ نور عطا فرمائی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس کے حبیب پاک ﷺ کے غلام ایسی زندگیاں گذاریں جو ہر لحاظ سے پاکیزہ اور بلند مراتب والی ہوں اور ساری دنیا کیلئے مثال اور باعث رشک ہوں تاکہ وہ دنیا ہی میں جنت کی بہار دیکھیں اور مرنے کے بعد جنت کے باغات میں ٹھکانہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان قرآن پاک میں بطور ہدایت فرمایا کہ برائیوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ وہ انسان کو تباہ کردیتی ہیں وہ یہ ہے کہ جس مالک نے پیدا فرمایا ہے جو رازق ہے جو ہر طرح کی ربوبیت فرماتا ہے اور جو ہر چیز کا خالق ہے اور جس نے ہر چیز انسان کی خدمت کیلئے بنائی اور اسے انسان کی خدمت میں لگادیا۔ اس کو چھوڑ کر اپنے دشمن شیطان کی ایماء پر انسان باطل معبودوں کی پرستش کرے جو بالکل لاشئی ہیں اور جن کا کوئی حصہ تخلیق اور ربوبیت میں نہیں ہے بلکہ وہ خود محتاج اور مخلوق ہیں یہ بہت بڑا ظلم ہے اور دونوں جہانوں کی تباہی ہے پھر بدکاری بدعہدی خیانت اور تکبر غرور سے منع فرمایا یہ بری خصلتیں اور بداعمالیاں ہیں کہ جو انسان کو مقام انسانیت سے گرا کر حیوان سے بھی بدتر کردیتی ہیں اور دونوں جہانوں میں رسوا کردیتی ہیں اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ ان برائیوں سے وہی بچ سکتا ہے۔ جس کے دل و دماغ روشن ہوں اور جو شیطان کی چالاکیوں سے واقف ہو یہ روشنی نسبت رسولی ﷺ سے ملتی ہے۔ اس لئے اسے حاصل کرنے کیلئے یہ محفل منعقد کی جاتی ہے۔ آج کا فرمان الٰہی بھی مخلوق کی ہدایت کیلئے فرمایا گیا ہے کہ مشرک منکر اس قدر گمراہ ہوگئے ہیں ان کے دل و دماغ اس طرح ظلمت میں ڈوب کر بیکار ہوچکے ہیں کہ یہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں حالانکہ خود بیٹیوں سے نفرت کرتے ہیں اور انہیں بہت برا سمجھتے ہیں وہ خالق جو مالک اور قادر مطلق ہے کیا وہ اپنے لئے کم تر چیز لے گا اور انکو اعلیٰ دے گا یعنی بیٹے یہ معیار بھی انہوں نے مقرر کیا ہے کہ بیٹے اعلیٰ ہوتے ہیں اور بیٹیاں کم تر ہوتی ہیں بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہیں اور ان سے شفقت مہربانی اللہ تعالیٰ کی قربت اور آخرت میں دوزخ

سے نجات کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں علیہم السلام اور کتب سماوی کے ذریعہ سے واضح طور پر حقیقت حال بیان کی۔ لیکن یہ بد بخت بجائے سمجھنے کے ہدایت سے اور دور ہورہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارا ایک ہی مالک اور خالق ہے اور کائنات کی ہر چیز اسی کی پاکی اور تسبیح بیان کرتی ہے۔ جن کی زبان کو انسان نہیں سمجھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے اور دوری کی وجہ سے یہ کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ جب آپ ﷺ قرآن پاک پڑھتے ہو جو ہدایت کا ذریعہ ہے تو اس وقت آپ ﷺ اور ان کے درمیان قدرت الٰہی سے ان کی برائی کی وجہ سے پردہ ہوتا ہے اور وہ غلط سمجھتے ہیں اور راہ راست سے دور رہتے ہیں یہ فرمان اس وقت نازل ہوا جب کفار کے سردار چھپ کر قرآن پاک سنتے تھے کہ اس میں کیا ہے اور جب سنتے تو پھر بھاگ جاتے تو ان کا کفر اور زیادہ ہو جاتا۔ ابوسفیان، ابوجھل، اخنس بن شریک اور ولید ابن مغیرہ چھپ کر قرآن پاک سنتے جب واپس جاتے تو آپس میں مل جاتے اور ایک دوسرے سے پوچھتے کہ یہ کیا کلام ہے تو اتنی واضح عجیب حقیقت کے بیان کا ان پر کوئی اثر نہ ہوتا بلکہ یہ فیصلہ کرتے کہ حضور ﷺ پر جادو ہو گیا ہے، اس فرمان میں نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت بیان فرمائی گئی ہے کہ عقل رکھنے والے علم رکھنے والے تجربہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی نورانی کتاب سن کر اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نورانی کلام سننے کے باوجود ایمان نہیں لاتے اور ان کے کفر اور طغیانی میں اضافہ ہوتا ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ نسبت رسولی ﷺ سے محرومی جس کی وجہ سے وہ ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے ان کی سماعت بصارت اور عقل سب مردہ ہو چکے تھے جس طرح شیطان چاہتا ان کو چلاتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کلام سمجھنے اور رسول ﷺ کے فرمان سمجھنے کیلئے دل و دماغ کی روشنی ضروری ہے جو صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اور یہ وہ دولت ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں کیونکہ یہاں یاد الٰہی کر کے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنانے کیلئے کوشش کی جاتی ہے اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۶ جنوری ۲۰۰۶ء

سورۃ بنی اسرائیل [۴۹۔۵۷]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۴۹ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۵۰
اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۵۱ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ
فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۵۲ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۵۳ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ
يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۵۴ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۵۵ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۵۶ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى
رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۵۷

(سورۃ بنی اسرائیل: ۴۹ تا ۵۷)

اور انہوں نے کہا کہ جب ہم مر کر ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا ہمیں اٹھایا جائے گا از سر نو پیدا کر کے۔ آپ کہہ دیں کہ خواہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا بن جاؤ یا کوئی ایسی مخلوق بن جاؤ کہ جس کو از سر نو پیدا کرنا تمہارے خیال میں بہت مشکل ہے۔ وہ کہیں گے ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا آپ کہہ دیں وہی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا فرمایا تھا۔ پس وہ حسرت سے آپ کی طرف (سروں کو جنبش دینگے) اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا۔ آپ کہہ دیں کہ شاید اس کا وقت قریب ہو۔ اس دن کو یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ بلائے گا۔ تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے۔ اور یہ گمان کر رہے ہو گے کہ ہم نہیں ٹھہرے دنیا میں مگر تھوڑا عرصہ آپ حکم دیں میرے بندوں کو کہ وہ ایسی باتیں کیا کریں

جو بہت اچھی ہوں۔ بیشک شیطان فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے ان کے درمیان یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر اور آپ کا رب خوب جانتا ہے ہر چیز کو جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور بیشک ہم نے بزرگی دی بعض انبیاء کو بعض پر اور ہم نے عطا کی داؤد علیہ السلام کو زبور آپ کہیں کہ بلاؤ ان کو جنہیں تم گمان کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ تو قدرت نہیں رکھتے کہ دور کر سکیں تم سے تمہاری تکلیف اور نہ ہی وہ اسے بدل سکتے ہیں وہ لوگ جنہیں یہ مشرک پکارا کرتے ہیں وہ تو خود ڈھونڈتے ہیں اپنے رب کی طرف کسی وسیلہ کو کہ کون سا بندہ زیادہ قریب ہے اور امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ڈرتے رہتے ہیں اس کے عذاب سے بیشک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے محروم تھے خواہ وہ کتنے ہی عقل و دانش کے مالک تھے وہ جاہل اور ابوجہل بن گئے بڑے بڑے دانش مند اور عالم و فاضل جس طرح ابوجہل ابوسفیان ولید بن مغیرہ حضور کے منہ مبارک سے قرآن پاک سن کر یہ کہتے کہ یہ پرانے قصے کہانیاں ہیں اور نعوذ باللہ یہ کہتے کہ حضور پاک ﷺ پر جادو ہو گیا ہے ان کے دماغ اتنے ماؤف اور بیکار ہو گئے تھے کہ انتہاء درجہ کی لغو اور احمقانہ باتیں کرتے مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنایا ہے حالانکہ یہ خود بیٹیوں کو کمتر سمجھتے تھے وہ خود اپنے بنائے ہوئے بتوں کو خدا سمجھتے تھے اور ان کی پرستش کرتے ان میں سے کچھ فرشتوں کی جنوں کی آگ کی اور سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اتنا بھی نہ سمجھ سکے کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدا ہوں تو پھر یہ بھی عرش پر اپنی گذر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ سے دشمنی اور گستاخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہو گیا ہے ان کو ہدایت سے محروم کر دیا ہے یہ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے ہدایت سن کر بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے دلوں پر پردہ پڑ گیا ہے ان کے کانوں پر بھی پردہ پڑ گیا ہے ان کی سمجھ بوجھ ختم ہو چکی ہے اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صاف ہدایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سمجھنے کیلئے اور صحیح راستے پر چلنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی جس کا نام نسبت رسولی ﷺ ہے بہت ضروری ہے حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک سے جب تک روشنی حاصل نہ کی جائے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے رہتے ہیں۔ انسان شیطان کے ایما پر چلتا ہے۔ اسے کوئی چیز فائدہ نہیں دے سکتی اور نہ ہی وہ قرآن پاک سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ﷺ کا غلام بننے کیلئے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنا ضروری ہے۔ آج کے فرمان میں بھی اسی حقیقت کی وضاحت ہے کہ جو لوگ گستاخ ہو کر نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہو جاتے ہیں وہ کس طرح بے عقل بے سمجھ ہو جاتے ہیں جب ان کو اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا اپنی

نعمتوں سے نوازا ہے۔ زمین اور آسمان اور ان میں جو کچھ ہے سب کو تمہاری خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ان اپنے تراشے ہوئے بتوں کو یا اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو معبود نہ بناؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا۔ اس نے حساب کا ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جب تمہیں بلایا جائے گا اور اس وقت قبروں سے اٹھ کر دوڑو گے اور اتنے ڈرتے ہوئے خوفزدہ ہوگے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اور حمد بیان کر رہے ہوگے اور موت کے بعد کا سارا وقت تھوڑا سا خیال کرو گے یعنی تم یہ چاہتے ہوگے کہ کاش تم اسی طرح قبر میں عذاب میں ہی رہتے اور قیامت برپا نہ ہوتی اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ حقیقت میں یہ ہدایت سب کو دی جا رہی ہے لیکن عقل کے مارے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے۔ پھر ہم کس طرح دوبارہ بن جائینگے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جس نے پہلی بار بنایا جب یہ کچھ بھی نہ تھے۔ اب ان کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دینا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بوسیدہ ہڈیاں ہوں یا پتھر یا لوہا یا اور کوئی سخت سے سخت چیز بھی تم بن جاؤ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے لئے مشکل نہیں کہ تمہیں دوبارہ زندہ کر کے حاضر کر دے۔ اس لئے اس وقت سے ڈرو اور اپنے اعمال درست کرو۔ ان بتوں کی عبادت نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکیں گے یہ مشرک لوگ جنوں کو فرشتوں کو اور بعض اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو جو گذر چکے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے شریک کرتے تھے۔ جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا سمجھتے تھے اسی طرح دوسرے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہ اس دنیا سے چلے گئے پھر یہ گمراہ ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بے عقل اگر غلط بات پر جھگڑا کریں مگر تم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ﷺ کے غلام ہو۔ اس لئے ان شیطان کے بہکائے ہوئے لوگوں سے بھی بات خوبصورتی سے کرو اور انہیں سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت پانے اور نعمت حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی ضروری ہے۔ گویا ساری ہدایت نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی تعلیم ہے اسی نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کیلئے یہ محفل منعقد کی گئی ہے اس لئے یہی خیال دل میں رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۳ جنوری ۲۰۰۶ء

سورۃ بنی اسرائیل [۵۸_۶۹]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۵۸ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝۵۹ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝۶۳ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۶۴ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝۶۵ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۶۶ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝۶۷ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝۶۸ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝۶۹ (سورۃ بنی اسرائیل: ۵۸تا ۶۹)

اور کوئی ایسی بستی نہیں ہے مگر ہم اسے برباد کردینگے قیامت سے پہلے یا اسے عذاب دینگے سخت عذاب یہ فیصلہ

کتاب میں لکھا ہوا ہے اور نہیں روکا ہمیں اس امر سے کہ ہم بھیجیں نشانیاں مگر اس بات نے کہ جھٹلایا تھا ان نشانیوں کو ان سے پہلوں نے اور ہم نے دی تھی قوم ثمود کو ایک اونٹنی جو کھلی اور روشن نشانی تھی۔ پس انہوں نے زیادتی کی اس پر اور ہم نہیں بھیجتے ایسی نشانیاں مگر لوگوں کو خوف دلانے کیلئے اور یاد کرو جب ہم نے کہا تھا آپ کو کہ بیشک آپ کے پروردگار نے گھیرے میں لیا ہوا ہے لوگوں کو اور نہیں بنایا ہم نے اس نظارہ کو جو ہم نے دکھایا تھا آپ کو مگر ایک آزمائش لوگوں کیلئے نیز اس درخت کو جس پر لعنت بھیجی گئی ہے قرآن میں اور ہم انہیں ڈراتے رہتے ہیں پس نہ بڑھایا اس ڈر نے انہیں مگر یہ کہ وہ زیادہ سرکشی کرنے لگے اور یاد کرو کہ جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے کہا کہ کیا میں سجدہ کروں اس کو جسے تو نے کیچڑ سے پیدا کیا اس نے کہا کہ مجھے بتایئے کہ جس کو تو نے فضیلت دی مجھ پر اگر تو مجھے مہلت دے روز قیامت تک تو جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا اس کی اولاد کو سوائے چند افراد کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا چلا جا اب جو تیری پیروی کرے گا ان میں سے تو بے شک جہنم ہی تم سب کی پوری پوری سزا ہے اور تو گمراہ کرنے کی کوشش کر جن کو تو گمراہ کر سکتا ہے۔ ان میں سے اپنی آواز سے اور دھاوا بول دے ان پر اپنے گھوڑا سواروں اور پیادہ دستوں سے اور شریک ہو جا تو ان کے مال اور اولاد میں اور ان سے وعدے کر اور وعدہ نہیں کرتا ان سے شیطان مگر مکر و فریب کا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا غلبہ نہیں ہو سکتا اور کافی ہے تیرا رب اپنے بندوں کی کارسازی کیلئے تمہارا رب تو وہ ہے جو چلاتا ہے تمہارے لئے کشتیاں سمندروں میں تاکہ تم تلاش کرو اس کا فضل بیشک وہ تمہارے ساتھ ہمیشہ رحم فرمانیوالا ہے اور جب پہنچتی ہے تمہیں تکلیف سمندر میں تو گم ہو جاتے ہیں تم سے جن کو تم پکارتے ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے پس جب وہ خیر و عافیت سے تمہیں ساحل سمندر پر پہنچا دیتا ہے۔ تو تم پھر روگردانی کرنے لگتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔ کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس سے کہ اللہ تعالیٰ دھنسا دے تمہارے ساتھ خشکی کے کنارہ کو یا بھیج دے تم پر اولے برسانے والا بادل پھر اس وقت تم نہیں پاؤ گے اپنے لئے کوئی کارساز کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تعالیٰ لے جائے تمہیں دوسری بار سمندر میں اور بھیج دے تم پر سخت آندھی جو کشتیوں کو توڑنے والی ہو اور پھر غرق کر دے تمہیں بوجہ سفر کے جو تم نے کیا پھر تم نہیں پاؤ گے اپنے لئے ہم سے اس ڈبونے (غرق کرنے) پر کوئی جو ہمارا پیچھا کرے۔

پچھلی ہدایت میں آپ نے سنا کہ یہ اعلان فرمایا گیا کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت نہیں رکھتے وہ ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں ان کے دل و دماغ کام نہیں کرتے وہ اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کر سکتے پھر ان کی

مثال بھی دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر شک کرتے ہیں کہ ہڈیاں مٹی بننے کے بعد پھر وہ کس طرح زندہ ہونگی اور کون ان کو زندہ کرے گا۔ حالانکہ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے کچھ نہ ہونے کے باوجود انہیں پہلی بار بنادیا وہ ان چکنا چور ہڈیوں سے کیوں دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا اور وہی ہے پیدا کرنے والا اور مارنے والا اور یہ اس کے علم میں ہے کہ کب یہ وقت آئے گا اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ مالک و خالق ہے جب اور جس کو چاہتا ہے فضیلت عطا فرماتا ہے اور وہی ہے جو مصیبت کے وقت سب کے کام آتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود پھر ایسے لوگ شیطان کی ایماء پر مختلف چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں بعض خود بتوں کو بنا کر اپنا معبود بناتے ہیں بعض فرشتوں اور جنوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں اور نبیوں کی پوجا شروع کردیتے ہیں جس طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کی پرستش کرتے ہیں اور یہ ساری حماقتیں اور بدبختیاں نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

آج کا فرمان بھی اس حقیقت کو اور واضح کرنے کیلئے فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ ہدایت قبول نہیں کرتے اور بغاوت کرتے ہیں ان کو ضرور عذاب دیا جائے گا ان کو غرق کیا جائے گا اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کو ان کے مطالبے کے مطابق معجزات دکھائے جس طرح قوم ثمود کو اونٹنی دی گئی لیکن انہوں اسے قتل کیا جس کی وجہ سے وہ سخت عذاب میں آگئے کفار مشرکین نے جب نبی پاک ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ اگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں تو جس طرح پہلے رسولوں علیہم السلام نے اپنی رسالت کے ثبوت میں مختلف معجزات دیکھائے آپ بھی اپنا معجزہ دیکھائیں مکہ کے پہاڑوں کو سونا اور چاندی کردیں یا ان پہاڑوں کو دور ہٹا کر اس زمین کو زرخیز بنادیں اور پانی کی نہریں بہادیں۔ تاکہ ہم زراعت کریں حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو ایسا ہی کردیا جائیگا اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ ان کو مہلت دیتے ہیں کہ یہ سوچ لیں شاید ایمان لے آئیں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کو مہلت دی جاوے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ شیطان کے ایما پر ایسی حرکات کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ شیطان تو ان کا ازلی دشمن ہے جب آدم علیہ السلام کو بنایا گیا فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کردیا اور کہا کہ میں آگ سے بنا ہوں اور یہ مٹی سے بنایا گیا ہے اس سے میں افضل ہوں میں اس کو کس طرح سجدہ کروں اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا اور اسے مردود بارگاہ کردیا۔ شیطان نے مہلت مانگی کہ اگر مجھے قیامت تک مہلت دی جائے۔ اس آدم کی اولاد کو میں گمراہ کرکے برباد کردونگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا تو پورا زور لگا

تمہیں ایک وقت متعین تک مہلت ہے تو میرے بندوں پر کوئی تسلط حاصل نہیں کر سکتا اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ کون ہے وہی جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کر کے اپنے دل ودماغ کو روشن کرے ایسے انسان پر شیطان کا زور نہیں چل سکتا۔ وہ آدمی ان انوار وتجلیات کی وجہ سے اچھائی اور برائی میں تمیز حاصل کر لیتا ہے اور ان کی برکت سے وہ شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے زندگی کے جہاد اکبر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق زندگی گذار سکتا ہے اس لئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہیں۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳ فروری ۲۰۰۶ء

سورۃ بنی اسرائیل [۷۰-۸۴]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى
كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝۷۰ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۷۱ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۷۲ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا
لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝۷۳ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْــًٔا قَلِيْلًا ۝۷۴ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ
الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝۷۵ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ
لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۷۶ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا
وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝۷۷ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ
قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝۷۸ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا ۝۷۹ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۸۰ وَقُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝۸۲ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَــُٔوْسًا ۝۸۳ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ
اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝۸۴ (سورۃ بنی اسرائیل: ۷۰ تا ۸۴)

اور بیشک ہم نے بڑی عزت بخشی اولاد آدم کو اور ہم نے انہیں سوار کیا خشکی اور سمندر میں اور ہم نے رزق دیا انہیں

پاکیزہ چیزوں سے اور ہم نے انہیں فضیلت دی بہت سی چیزوں پر جن کو ہم نے پیدا فرمایا نمایاں فضیلت، اس دن جب ہم بلائینگے تمام انسانوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ پس وہ شخص جس کو دیا گیا اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں تو یہ لوگ پڑھیں گے اپنا نامہ اعمال اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائیگا اور جو شخص بنا رہا اس دنیا میں اندھا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور بڑا گم کردہ راہ ہوگا اور انہوں پختہ ارادہ کیا کہ وہ آپ کو برگشتہ کر دیں اس سے جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے تاکہ تو افترا کرے ہم پر اس کے سوا اس صورت میں وہ آپ کو اپنا دوست بنا لیتے اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو آپ ضرور مائل ہو جاتے ان کی طرف کچھ نہ کچھ تو اس صورت میں ہم آپ چکھا دیتے دگنا عذاب دنیا میں اور دگنا ہی موت کے بعد پھر آپ نہ پاتے اپنے لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار اور انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کو پریشان اور مضطرب کر دیں یا نکال دیں آپ کو یہاں سے اور اس صورت میں وہ نہیں ٹھہریں گے آپ کے بعد مگر بہت تھوڑا عرصہ۔ یہ دستور ہے ان کا جو ہم نے آپ ﷺ سے پہلے رسول بھیجے اور آپ نہیں پائینگے ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی۔ نماز قائم کریں سورج ڈھلنے کے بعد رات کی اندھیرے تک اور صبح کا قرآن بیشک صبح کے قرآن پڑھنے میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات کے کچھ حصے میں تہجد ادا کریں یہ خاص ہے تمہارے لئے قریب ہے کہ کھڑا کریگا اور فائز کریگا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کا رب مقام محمود پر اور کہہ دیں اے میرے رب داخل کر مجھے سچائی کے ساتھ اور نکال مجھے سچائی کے ساتھ اور عطا فرما مجھے اپنی جناب سے وہ قوت جو مددگار ہو اور آپ ﷺ فرما دیجئے کہ آ گیا ہے حق اور مٹ گیا باطل بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن میں وہ چیزیں جو شفا ہیں اور رحمت ہیں اہل ایمان کیلئے اور قرآن نہیں بڑھاتا ظالموں کو مگر خسارے اور نقصان اور جب ہم انعام فرماتے ہیں انسان پر تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اپنی طرف اور جب اسے کوئی برائی یا تکلیف پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے آپ فرما دیں کہ ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کرے تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ سیدھی راہ پر ہے پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ جب کفار مشرکین نے آپ ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ تو حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی خواہش پر جو آپ چاہیں گے وہ اسی طرح کر دیا جائیگا۔ لیکن گذشتہ تاریخ کو دیکھ لیں جن امتوں نے اپنے رسولوں علیہم السلام سے معجزے مانگے تھے پھر جب وہ معجزات دیکھنے کے بعد ایمان نہ لائے تو پھر انہیں سخت عذاب میں گرفتار کر دیا گیا تھا یہ لوگ بھی ایمان نہیں لائینگے تو پھر ان کو بھی اسی طرح نیست و نابود کر دیا جائیگا تو حضور ﷺ نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ پھر ان کو کچھ مہلت دی جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایمان نہیں لائینگے کیونکہ ان کے دل سیاہ

ہو چکے ہیں اور دل سیاہ اس لئے ہوئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرنے کی بجائے شیطان کی غلامی اختیار کی جو ان کا ازلی دشمن ہے۔ اور وہ دن رات بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے میں لگا رہتا ہے اور اسی غرض کیلئے اس نے قیامت تک کیلئے مہلت لی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جو اس کے بندے ہیں ان پر شیطان کا کوئی زور نہیں چلے گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندے کون ہیں جو اس کے رسول ﷺ کے غلام ہیں اور رسول ﷺ کے غلام کون ہیں وہ جنہوں نے نسبت رسولی ﷺ حاصل کر لی ہے اور اختیار کر لی ہے۔

آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہدایت عطا فرمائی ہے کہ دیکھو تم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو سب سے زیادہ عزت بخشی سب سے پہلے اعلیٰ صورت دی دوسری بات یہ ہے کہ عقل اعلیٰ خوراک اعلیٰ اور اعلیٰ پوشاک اور اعلیٰ رہائش جو سب سے بڑی فضیلت ہے کہ سارے رسول بنی آدم ہی سے بھیجے اپنے محبوب پاک ﷺ کو بھی بنی نوع انسان سے ہی پیدا فرمایا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ سے فرمایا کہ یہ مشرکین منکرین آپ کے دشمن ہیں ہر طرح سے آپ کو نقصان دینے کے درپے ہیں کبھی یہ کہہ کر کہ ہم آپ کے خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ آپ بھی ہمارے بتوں کو پوجیں۔ مدینہ پاک کو چھوڑ کر شام کو اپنا مسکن بنائیں وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا محافظ ہے۔ جس نے آپ ﷺ کو عزت بخشی ہے۔ معصوم بنایا ہے اور راہ راست پر قائم رکھا۔ آپ ﷺ پر کسی کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا حامی و ناصر ہے پھر حضور ﷺ کے ذریعہ سے آپ ﷺ کی امت کو ہدایت دی گئی ہے کہ دیکھو دنیا میں ہی راہ راست پر چلو۔ یعنی غلامی رسول ﷺ اختیار کرو ورنہ اگر یہاں گمراہی میں زندگیاں گذارو گے تو آخرت میں بھی گمراہ ہی اٹھو گے اور آخرت میں جب سب کو حاضر کیا جائیگا اور سب اپنے اپنے پیشواؤں کے ساتھ حاضر ہوئے ہونگے اور جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اور راہنمائی میں ان کے سامنے حاضر ہونگے اور حضور کی غلامی میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونگے۔ ان کیلئے تو نجات اور رحمت ہوگی اور جو شیطان کی پیروکاروں میں زندگیاں گذار رہے ہیں وہ انہی کے ساتھ حاضر ہونگے اور دونوں کو سوال و جواب کے بعد جہنم میں بھیج دیا جائیگا۔ کوئی شخص جھوٹ نہیں بول سکے گا۔ کیونکہ ان کے اعمال نامے ان کے ہاتھوں میں دے دیئے جائیں گے۔ اس لئے حکم ہوا کہ دنیا میں نبی پاک ﷺ کی غلامی میں زندگیاں گذارو اور جو ہدایت حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دے رہے ہیں اس پر عمل کرو دن میں پانچ وقت نماز ادا کرو۔ جو شخص نماز ادا کرتا ہے اس کا تعلق اپنے اللہ تعالیٰ سے مربوط رہتا ہے وہ دن میں پانچ مرتبہ اپنے رب سے ملاقات اور اس سے گفتگو

کرتا ہے کائنات کی ہر چیز اسے سلام دیتی ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور استعانت اس کے ساتھ ہوتی ہے اور جو نماز نہیں ادا کرتا کائنات کی ہر چیز اس پر لعنت بھیجتی ہے نماز ہر برائی سے بچاتی ہے فجر کی نماز کے بعد انسان نورٌ علی نور ہو کر اپنے کاموں میں مصروف ہوتا ہے ایسی حالت میں وہ جس سے بھی ملتا ہے وہ فاتح اور کامران ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر برس رہی ہوتی ہے نبی پاک ﷺ کو تہجد کی نماز کا بھی حکم دیا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ قیامت کے دن آپ کو مقام محمود پر متمکن کیا جائیگا۔ مقام محمود شفاعت کا تاج ہے جو حضور پاک ﷺ کو پہنایا جائیگا روز محشر جب ساری مخلوق پریشاں ہوگی تو لوگ حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے کہ آپ ہماری شفاعت کریں تو حضرت آدم علیہ السلام معذرت ظاہر کریں گے اور اشارہ کریں گے کہ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ آپ خلیل اللہ ہیں آپ ہماری شفاعت کریں حضرت ابراہیم علیہ السلام معذوری ظاہر فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے لوگ ان سے کہیں گے کہ آپ کلیم اللہ ہیں ہماری شفاعت فرمائیں وہ بھی معذوری ظاہر فرما کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمائینگے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے کہ آپ ہماری شفاعت فرمادیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اگر تم شفاعت چاہتے ہو تو حضرت محمد عربی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ چنانچہ سارے لوگ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے شفاعت کیلئے تو حضور پاک ﷺ فرمائیں گے کہ ہاں میں تمہاری شفاعت کرونگا۔ چنانچہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمہید کرینگے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ ﷺ سر مبارک اٹھائیں جو سوال کریں گے عطا کیا جائے گا۔ اور جو شفاعت کریں گے قبول فرمائی جائے گی تو حضور مخلوق کی شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ ﷺ شفاعت کرتے جائیں میں منظور کرتا جاؤنگا۔ اس وقت آپ ﷺ کو مقام محمود پر متمکن کر دیا جائیگا۔ نبی پاک ﷺ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرتے وقت حکم ہوا کہ آپ ﷺ یہ دعا کریں کہ اے اللہ تعالیٰ جہاں کہیں تو مجھے لے جائے سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں کہیں سے مجھے لائے سچائی کے ساتھ واپس لے آ۔ اور اپنی جناب سے مدد کرنیوالی قوت عطا فرما اس کے ساتھ فرمان الٰہی ہوا کہ آپ اعلان فرمادیں کہ حق آ گیا ہے اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے والا ہی ہے اور اس کے ساتھ بڑی اہم ہدایت دی گئی کہ قرآن پاک جس میں یہ ساری ہدایت ہے اس میں شفا بھی ہے اور رحمت و راحت ہے مؤمنین کیلئے اور جو مؤمن نہیں اس کیلئے تو عذاب ہوگا مؤمن کون ہے جو نسبت رسولی ﷺ رکھتا ہو اور غیر مؤمن کیلئے عذاب زیادہ ہوگا اس لئے کہ وہ ہدایت

حاصل کرنے کی بجائے اور زیادہ گمراہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حق دار ہو گئے۔ پھر عام انسانوں کے حالات بتا دیئے گئے کہ انسان ناشکرا ہے جب مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور جب بچ جاتا ہے تو پھر گمراہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کا حساب ہوگا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی تابعداری پر استقامت رکھتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا زندگی گذارنا بہتر سمجھتا ہے ہر ایک کو اس کا بدلہ مل جائیگا۔

تو سامعین کرام! اس ساری ہدایت میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان پر بہت مہربان ہے اس نے ہر نعمت سے نوازا۔ لیکن انسان ناشکرا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بھول کر اپنے ازلی دشمن شیطان کے ایماء پر چلتا ہے صرف وہی لوگ صراط مستقیم پر چلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کر کے اپنے دل و دماغ کو روشن کر لیتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے حضور ﷺ کے فرمان اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی ہدایت رحمت اور شفا ہوتی ہے اور جو لوگ نسبت رسولی ﷺ حاصل نہیں کرتے وہ ظلمت میں ڈوبے ہر رحمت سے دور اور محروم رہ کر خسارہ ہی خسارہ دونوں جہانوں میں حاصل کرتے ہیں۔ نسبت رسولی ﷺ ان لوگوں کو حاصل ہوتی جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینوں کو منور کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کیلئے پانچ وقت کی نماز اور تہجد سے فیضان حاصل ہوتا ہے اس لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور تہجد کی نماز دلوں کو پاک اور صاف کرنے والی نعمت ہے یہ محفل بھی اسی غرض کیلئے منعقد کی جاتی ہے۔ یہی مدعا سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۷ فروری ۲۰۰۶ء

سورة بنی اسرائیل [۸۵۔۹۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ
شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ
فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا
يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؗ
فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ
لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ
عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ
وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا
مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی
الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًۢا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ (سورة بنی اسرائیل: ۸۵تا۹۷)

یہ دریافت کرتے ہیں آپ سے روح کی حقیقت کے متعلق آپ بتائیں کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور نہیں دیا گیا تمہیں علم مگر بہت تھوڑا سا اور اگر ہم چاہتے تو سلب کر لیتے وہ وحی جو ہم نے آپ کی طرف کی ہے پھر آپ

اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاتے جو آپ کی طرف سے ہمارے ساتھ وکالت کرتا۔ مگر تمہارے رب کی رحمت ہے۔ بیشک اس کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے آپ فرمادیں کہ اگر سب آدمی اور جن اس بات پر متفق ہو جائیں کہ لے آئیں اس قرآن کی مثل تو نہیں لاسکیں گے اس کی مثل اگرچہ یہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہوں اور بیشک ہم نے لوگوں کیلئے بیاں کی ہیں طرح طرح کی مثالیں پس انکار کردیا اکثر لوگوں نے سوائے ناشکری کے اور کفار نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے آپ پر جب تک آپ جاری نہ کردیں ہمارے لئے زمین سے چشمے، یا تمہارے لئے ہو کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ پھر آپ جاری کردیں ندیاں جو اس باغ میں بہہ رہی ہوں یا گرادیں آپ آسمان کو ہم پر جیسا کہ آپ کا خیال ہے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یا آپ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیں یا ہو جائے آپ کیلئے گھر سونے کا یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں ہم تمہارے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائینگے جب تک آپ ہم پر ایک کتاب نہ اتاریں جو ہم پڑھیں آپ کہہ دیں کہ میرا رب پاک ہے میں کون ہوں مگر ایک آدمی بھیجا ہوا اور نہیں روکا لوگوں کو ایمان لانے سے جب آئی ان کے پاس ہدایت مگر اس چیز نے کہ انہوں نے کہا کہ کیا بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو رسول بنا کر آپ فرمادیں کہ اگر ہوتے زمین پر فرشتے جو اس پر چلتے سکونت اختیار کرتے تو پھر اتارتے ان پر کوئی فرشتہ رسول بنا کر۔ کہہ دیں کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے درمیان بیشک وہ اپنے بندوں کو خوب جاننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے (ان کے اعمال کو) اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو آپ ہرگز نہیں پائیں گے اس کے لئے کوئی مددگار اس کے سوا۔ اور ہم اٹھائیں گے ان کو روز قیامت منہ کے بل اس حال میں کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہونگے۔ انکا ٹھکانہ جہنم ہے اور جب وہ سرد ہونے پر آئے گی تو ہم مزید اس کی تپش بڑھادینگے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے مقام کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت بخشی اس کو اپنی مہربانی سے اعلیٰ سواری بخشی خشکی اور سمندر میں اور اپنی تخلیق میں سے اکثر پر اسے فضیلت بخشی اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ یہ عزت اس لئے بخشی گئی کہ انسان کو سوچ اور سمجھ دی گئی اور انسانوں سے ہی سارے رسول علیہم السلام پیدا فرمائے اور سید المرسلین ﷺ بھی انسانوں میں سے ہی ہوئے انسان کو عقل دیا گیا اعلیٰ سواری اعلیٰ خوراک اعلیٰ رہائش اور اعلیٰ لباس پوشاک عطا فرمائی گئی جو اور کسی مخلوق کو نہ دی گئی۔ لیکن انسان ناشکرا ہے اس نے اپنے اتنے مہربان خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کی بجائے اس کے ساتھ شریک بنائے وہ اشیاء جو اللہ تعالیٰ نے بنائیں انسان کی خدمت کیلئے انہیں خدا

کا شریک ٹھہرایا جب اسے ہدایت دینے کیلئے رسول علیہم السلام بھیجے تو ان کی اطاعت کی بجائے ان کی مخالفت شروع کی اور انہیں اذیتیں دیں جس طرح مکہ کے رہنے والوں نے نبی پاک حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو تکلیفیں دیں اور ہر طرح سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹانے کی کوششیں کیں لالچ دے کر ڈر اور خوف بڑھا کر مگر چونکہ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اس لئے ان کی ان حماقتوں کا حضور پر اثر نہ ہوا اور جب آپ کو نکالا گیا مکہ سے تو وہ خود ذلیل و رسوا ہوئے قحط سے پھر بدر و احد خندق کی جنگوں سے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فاتح اور کامران بنا کر مکہ مکرمہ لایا اور وہی لوگ آپ کے سامنے دست بستہ حاضر ہوئے۔ لیکن آپ نے ان سب کو معاف فرمادیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہدایت دی کہ وہ اتنے رحم و کرم والے مالک کی یاد اور بندگی کریں اور بندگی کی بہترین صورت نماز ادا کریں نمازیں آپ کو معراج پر عطا ہوئیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام دو مرتبہ آئے اور ساری نمازیں پڑھا کر نمازوں کا اوّل وقت اور آخر وقت بتادیا اس فرمان میں بھی ظہر عصر مغرب عشاء اور پھر فجر کی نمازوں کی تاکید کی گئی اور نماز تہجد کے فوائد بتائے اور پھر حضور ﷺ کی شان بھی بتائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو مقام محمود عطا فرمائے گا قیامت کے دن یعنی جب لوگ پریشان ہو کر آدم علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں شفاعت کے واسطے حاضر ہونگے یہ سب انکار کرینگے پھر عیسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی کے مطابق نبی پاک حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونگے اور آپ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور حکم سے شفاعت فرمائیں گے اور آپ کو مقام محمود عطا فرمایا جائیگا جس مقام پر آپ ﷺ کی ہر طرف سے تعریف ہوگی اس کے ساتھ ہی فرمایا گیا کہ لوگ بڑے ناشکرے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوتی ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب تکلیف ہوتی ہے تو بہت مایوس ہوجاتے ہیں لیکن ہر ایک کو اپنے اعمال کا نتیجہ قیامت کے دن مل جائیگا۔ یہ ساری مہربانیاں نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرنیوالوں کو ملتی ہیں اسی مدعا کی خاطر یہ محفل ذکر منعقد کی گئی ہے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳ مارچ ۲۰۰۶ء

سورۃ بنی اسرائیل [۹۸_۱۱۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۹۸ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۹۹ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۱۰۰ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۱۰۱ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۱۰۲ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۱۰۳ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۱۰۴ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۱۰۵ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۱۰۶ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۱۰۷ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۱۰۸ وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۱۰۹ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۱۱۰ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۱۱۱

(سورۃ بنی اسرائیل: ۹۸ تا ۱۱۱)

یہ سزا ان کی اس لئے ہے کہ انہوں نے انکار کیا ہماری آیات کا اور کہا کہ جب ہم بوسیدہ، ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائینگے تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے از سر نو پیدا کر کے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بیشک وہ اللہ تعالیٰ جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو وہ اس پر قادر ہے کہ پیدا فرمادے ان کی مثل اور کیا اس نے ایک میعاد اجل ان کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ پس انکار کیا ظالموں نے سوائے اس کے کہ وہ ناشکری کریں۔ آپ کہہ دیں کہ اگر تم مالک ہوتے میرے رب کے خزانوں کے تو اس وقت تم ضرور روک لیتے اس خوف سے کہ کہیں ختم ہی نہ ہو جائیں۔ واقعی انسان بڑا تنگ دل ہے اور ہم نے عطا فرمائی تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں روشن، آپ خود بنی اسرائیل سے پوچھ لیں کہ جب (موسیٰ علیہ السلام) آئے تھے ان کے پاس پس فرعون نے کہ اے موسی میں تمہارے متعلق خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کر دیا گیا ہے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے جواباً فرمایا کہ تو خوب جانتا ہے کہ نہیں اتارا ان نشانیوں مگر آسمانوں اور زمین کے رب نے یہ بصیرت افروز ہیں اور اے فرعون میں تمہارے متعلق خیال کرتا ہوں کہ تو ہلاک کر دیا جائیگا پس اس نے ارادہ کر لیا کہ بنی اسرائیل کو ملک سے اکھاڑ کر باہر پھینک دے تو ہم نے فرعون کو غرق کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو کہا کہ تم آباد ہو جاؤ اس سرزمین میں پس جب آئے گا آخرت کا دن (موعود) تو ہم لے آئینگے تمہیں سمیٹ کر اور حق کے ساتھ ہم نے اسے اتارا ہے اور حق کے ساتھ ہی وہ اترا اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر مژدہ سنانے والا اور ڈرانیوالا اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے نازل کیا تا کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے آپ کہہ دیں خواہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن کو دیا گیا ہے علم اس سے پہلے جب اسے پڑھا جاتا ہے ان کے سامنے تو وہ منہ کے بل گر پڑتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے ہیں زبان سے پاک ہے ہمارا رب بلاشبہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے اور گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل گریہ وزاری کرتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے خشوع کو بڑھا دیتا ہے آپ کہہ دیں کہ یا اللہ تعالیٰ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکاریں۔ جس نام سے بھی اسے پکارو اس کے سارے نام بہت اچھے ہیں نہ بہت بلند آواز سے نماز پڑھو نہ بہت آہستہ آواز سے اور تلاش کرو ان دونوں کے درمیان راستہ آپ کہہ دیں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہیں جس نے نہیں بنایا کسی کو بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے حکومت اور خدائی میں اور نہ ہی اس کا کوئی حمایتی ہے کمزوری سے اور اس کی شان کبریائی کیلئے اس کی بڑائی بیان کرو اس سے پہلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ کفار نے کہا کہ روح کی کیا حقیقت ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اس کی حقیقت تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی یہ بڑی شان کی بات ہے۔ بس تم اتنا ہی سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے حد

سے آگے نہ بڑھو۔ یہ ہدایت جو دی گئی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اگر اس ہدایت کو بھی وہ واپس لے لے تو تم کیا کر سکتے ہو پھر کہاں سے ہدایت لے آؤ گے۔ یہ اس کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کو تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے یہ معمولی ہدایت نہیں سارے انسان اور جن جمع ہو کر بھی اس کی ایک آیت نہیں بنا سکتے اس کی عظمت کو پہچانو اور اس کے حکم کے مطابق چلو۔ اس میں ہر چیز کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہے مگر بدبختوں نے جواب دیا کہ ہم تو ایمان نہیں لائینگے یہاں تک کہ آپ ﷺ یہاں کوئی چشمہ نکالیں نہریں بہائیں یا جس عذاب کا ذکر کرتے ہیں وہ لے آئیں۔ آسمان کا ٹکڑا ہم پر گرا دیں یا اپنے لئے سونے کا گھر بنا لیں۔ یا پھر ہمارے سامنے آپ ﷺ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں تو حکم ہوا کہ آپ ﷺ کہہ دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اپنی مرضی سے یا تمہاری مرضی سے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں جو اللہ تعالیٰ کا حکم دیتا ہے وہی کرتا ہوں۔ تو بدبختوں نے کہا کیا ایک انسان ہماری ہدایت کیلئے آیا ہے حکم ہوا انسانوں کے پاس ان کی ہدایت کیلئے انسان ہی نے آنا تھا زمین پر فرشتے آباد نہیں کہ ان کیلئے آسمان سے فرشتہ آتا۔ آپ ﷺ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے وہی فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے اسے ہدایت ملتی ہے اور جسے وہ ہدایت نہ دے وہ ہدایت نہیں پاتا۔ یہ لوگ جب قیامت کے دن آئینگے تو یہ اندھے گونگے اور بہرے ہونگے جس طرح یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے اندھے گونگے اور بہرے ہوئے۔ ان کو جہنم میں بھیجا جائیگا مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں انسان کو ہدایت کی طرف سے اندھا گونگا اور بہرہ نہیں بننا چاہئے یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت حاصل کر کے دل و دماغ کو روشن کر لینا چاہئے اور اس شیطان سے اس طرح چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے جو انسان کو ہدایت سے اندھا گونگا اور بہرہ کر دیتا ہے اور ظلمت میں ڈبو دیتا ہے۔

تم پچھلی تاریخ کو دیکھ لو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم ہوا فرعون کے پاس جانے کا۔ تو آپ نے نو معجزات اسے دکھائے لیکن اس کا جواب بھی تمہاری ہی طرح تھا یہ کہ تم جادوگر ہو اس لئے تم بہکی ہوئی باتیں کرتے ہو اور اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے بتایا کہ میں تمہارے متعلق خیال کرتا ہوں کہ تم تباہ اور برباد ہو جاؤ گے پھر اس نے بھی تمہاری طرح اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کو مصر سے نکالا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلاموں کو سرزمین مصر عطا فرما دی۔ اب جو تم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کو مکہ سے نکالنا چاہتے ہو۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور ان کے غلاموں کی ملکیت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہی ہدایت قرآن مجید کے متعلق

فرمایا کہ اسے تمہارے کہنے کے مطابق بہ یکبار آسمان سے نہیں لایا گیا۔ بلکہ یہ ٹھہر ٹھہر کر تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق بذریعہ وحی نازل ہو رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اس کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سمجھائیں اللہ تعالیٰ کے بندے تو ہدایت سن کر سجدہ میں پڑ جاتے ہیں تم یہ ابھی سوال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تو ہے جس کا نام لیتے ہو اب یہ دوسرا خدا رحمٰن کس طرح بناتے ہو اور اسے پکارتے ہو پھر حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے یہ سب اچھے نام ہیں جس نام سے مرضی ہے پکارو۔ سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں جو وحدہٗ لاشریک ہے تم سیاہ باطن ہو۔ اس لئے نہیں سمجھتے ہو کتاب (قرآن) میں ساری ہدایت کو واضح کر دیا گیا سیاہ دل لوگوں کو ہدایت سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔ فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوتے ہیں۔ نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے دل کی صفائی ضروری ہے اور دل صاف یاد الٰہی سے ہوتے ہیں جس کیلئے یہ محفل منعقد کی گئی ہے اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء

17/17

سورۃ الکہف [۱-۱۶]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ① قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا
مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ② مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ
اَبَدًا ③ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ④ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً
تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑤ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ⑥ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ⑦ وَاِنَّا
لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ⑧ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ⑨ اِذْ اَوَی الْفِتْيَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑩
فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ⑪ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰی لِمَا
لَبِثُوْٓا اَمَدًا ⑫ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ⑬ وَّرَبَطْنَا
عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ
اِذًا شَطَطًا ⑭ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ⑮ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ
يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ⑯ (سورۃ الکہف: ۱ تا ۱۶)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے نازل فرمائی اپنے بندے پر یہ کتاب اور نہیں پیدا ہونے دی اس میں ذرہ بھر کجی یہ عدل والی کتاب ہے تاکہ ڈرائے سخت گرفت سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور مژدہ سنائے ان

اہل ایمان کو جو نیک اعمال کرتے ہیں۔ بیشک ان کے لئے بہت اعلیٰ جزا ہے وہ ٹھہریں گے ہمیشہ اس میں اور تا کہ ڈرائے ان کو جو کہتے ہیں کہ بنالیا ہے اللہ تعالیٰ نے بیٹا۔ نہ انہیں کوئی علم ہے اور نہ ان کے آباؤ اجداد کو۔ کتنی بڑی بات ہے جو وہ منہ سے نکالتے ہیں وہ نہیں کہتے مگر جھوٹ تو کیا آپ ختم کردیں گے اپنی جان کو ان کے پیچھے اگر وہ ایمان نہ لائیں اس قرآن کریم پر افسوس کرتے ہوئے بیشک ہم نے بنایا ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں ان کیلئے باعث زینت تا کہ ہم ان کو آزمائیں کہ ان میں سے کون عمل میں بہتر ہے اور ہم ہی بنانے والے ہیں (ایک دن) ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں چٹیل میدان۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے ہیں جو تعجب خیز ہیں جب پناہ لی ان نوجوانوں نے غار میں پھر انہوں نے دعا مانگی کہ اے ہمارے رب ہم پر رحمت فرما اپنی جناب سے اور مہیا فرما ہمارے لئے اس ہمارے معاملے میں ہدایت۔ پس ہم نے بند کردیئے ان کے کان اس غار میں کئی سالوں تک جو گنتی کئے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو بیدار کردیا تا کہ ہم دیکھیں کہ ان دو گروہوں میں سے کون صحیح شمار کرسکتا ہے اس مدت کو جتنے وہ ٹھہرے تھے۔ ہم بیان کرتے ہیں آپ سے ان کی خبریں ٹھیک حق کے ساتھ بلاشبہ وہ چند نوجوان تھے۔ جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے پھر ان کی ہدایت میں اضافہ کردیا اور ہم نے مضبوط کردیا تھا ان کے دلوں کو جب وہ حق پر کھڑے رہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار زمین و آسمان کا پروردگار ہے اس لئے ہم ہرگز نہیں پکاریں گے اس کے سوا کسی اور کو معبود اور اگر ہم ایسا کریں گے تو گویا اس وقت ایسی بات کہیں گے جو حق سے بہت دور ہے یہ ہماری قوم ہے جنہوں نے بنالیا ہے اس کے سوا اس کے غیروں کو خدا۔ وہ کیوں کوئی دلیل پیش نہیں کرتے جو واضح اور روشن ہو۔ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتا ہے اور جب تم الگ ہوگئے ان سے اور ان کے معبودوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا تو اب پناہ لیں غار میں پھیلا دے گا تمہارے اوپر تمہارا رب اپنی رحمت سے اور مہیا کردے گا تمہارے لئے تمہارے کام میں آسانیاں۔

آپ اس سے پہلے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات بینات میں اللہ تعالیٰ کے احکام سن چکے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت نہ کی اور بغاوت کی ان کا انجام جہنم دھکتی ہوئی آگ ہے مشرکین مکہ کو بتایا گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے معجزات طلب کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو مکہ سے نکالنا چاہتے ہو۔ تم گذشتہ تاریخ اور حالات کو دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات دیئے گئے مگر جو بد بخت تھے وہ پھر بھی ایمان نہ لائے اور موسیٰ علیہ السلام کو سرزمین مصر سے نکالنا کیا۔ مگر جو مالک اور خالق ہے وہ دیکھ رہا تھا جس کی قدرت میں سب کچھ

ہے اس نے ان سب کو غرق کر دیا اور اپنے کلیم علیہ السلام کے غلاموں کو مصر کا مالک بنا دیا تم جو معجزات طلب کرتے ہو۔ تم ایمان پھر بھی نہ لاؤ گے تو تمہارا انجام بھی تباہی ہوگا تم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو مکہ سے نکالنا چاہتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے وہ تمہیں ذلیل وخوار کر کے نکالے گا اور اسی سرزمین عرب پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حکومت ہو گی۔ تمہارے اعتراضات بالکل بیہودہ ہیں اور وہ اس لئے کہ تم ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہو۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کرتے ہیں وہ تو اعتراض نہیں کرتے نہ وہ معجزات مانگتے ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سن کر سجدہ میں گر جاتے ہیں گریہ وزاری کرتے ہیں اور ان کا ایمان اور زیادہ قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے انہی مشرکین مکہ نے اپنے میں سے دو آدمی نضر ابن حارث اور عقبہ ابن ابی لیث کو یہودی علماء کے پاس بھیجا کہ یہ کون ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تم علماء ہو بتاؤ تو یہودی علماء نے ان کو بتایا کہ تم ان سے تین سوال کرو اگر وہ صحیح جواب دیدیں تو یہ سچے رسول ﷺ ہیں اور اگر یہ جواب نہ دے سکیں تو پھر یہ اپنی طرف سے دعویٰ نبوت کرتے ہیں پہلی بات تو یہ کہ ''روح'' کیا ہے دوسری بات یہ پوچھیں اصحاب کہف کون لوگ ہیں تیسری یہ کہ ذوالقرنین کون تھا۔ یہ فرستادہ لوگ خوشی خوشی واپس آئے اور مشرکین مکہ کو کہا کہ ہم یہ سوالات لائے ہیں چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ سے یہی سوالات کئے اور یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس کا نام سورۃ کہف رکھا گیا۔ نبی پاک ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ یہ کتاب قرآن مجید یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس نے اپنے بندۂ خاص پر نازل فرمائی ہے اس میں کوئی نقص یا کمی بیشی نہیں ہوسکتی یہ منکرین کو ڈرانے والی ہے اور مؤمنین کو خوشخبری سنانے والی ہے کہ ان کیلئے اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں اس میں ہر چیز موجود ہے۔ اس میں تمہیں ہدایت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو خالق ارض وسما ہے۔ جس کے سامنے سب نے جواب دہ ہونا ہے باقی اصحاب کہف چند نوجوان تھے جو دقیانوس بادشاہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا اور نور ہدایت سے منور فرمایا اور وہ اس ظالم بادشاہ کے مظالم سے بچنے کیلئے اور اپنا ایمان بچانے کیلئے ایک غار میں چلے گئے اور وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرما اور رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس غار میں سلا دیا۔ کئی سو سال سوئے رہے یہاں تک کہ زمانہ بدلا لوگ ایماندار ہو گئے بادشاہ بھی مؤمن آ گیا تو پھر وہ اصحاب کہف بیدار ہوئے قرآن پاک میں واضح فرمایا کہ وہ تین سو نو سال سوئے رہے۔ وہ کس جگہ میں تھے اور کس طرح غار میں داخل ہوئے۔ ہمارے لئے جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کو بتائی گئی وہ سمجھنی ضروری ہے وہ یہ ہدایت اس وقت کے مسلمانوں کے لئے اور آج کے مسلمانوں کیلئے ہے کہ کبھی کسی سے

ڈر کر دین نہیں چھوڑنا چاہئے اور اگر حالات بدتر ہو جائیں۔ تو پھر ہجرت کر لینی چاہئے اور جو لوگ اس طرح دین کیلئے باغی ہو جاتے ہیں اور ہجرت کرتے ہیں اپنا گھر باہر چھوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اسی طرح مدد کرتا ہے جس طرح اصحاب کہف کی گئی اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بلند تر مرتبہ عطا فرماتا ہے یہ سورۃ پاک جس میں اصحاب کہف کا ذکر آیا ہے۔ اس کے متعلق نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ جو اس کو پڑھیگا۔ اس کے پاؤں سے لیکر آسمان تک نور پھیل جائیگا اور اگر بروز جمعہ پڑھے تو دوسرے جمعے تک کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس آدمی کے مخالفین ذلیل ہو جاتے ہیں اور اگر ان اصحاب کہف کے نام لکھ کر درختوں پر لٹکا دیئے جاتیں تو بارش برسنی شروع ہو جاتی ہے ان کے نام لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں تو وہ آفات سے محفوظ ہو جاتا ہے ان کے ناموں کو پانی میں ملا کر پینے سے صحت نصیب ہوتی ہے یہ سب برکتیں ان کو اس لئے ملیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لا کر سب کچھ قربان کر دیا ہمیں یہ ہدایت ملی کے اللہ تعالیٰ کا ہو جانا گویا کہ دونوں جہانوں میں باعزت ہو جانا ہے اور یہ مقام ان کو ملتا ہے جنہیں نسبت رسولی ﷺ حاصل ہوتی ہے جس کے حصول کیلئے یہ محفل ذکر قائم کی گئی ہے اسی غرض و مدعا کر پیش نظر رکھ کر اب شروع کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۷ مارچ ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف [۱۷۔۲۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ
الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝١٧ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ
الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا ۝١٨ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ
بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ
اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝١٩ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا
عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝٢٠ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ڗ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا
ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝٢١

(سورۃ کہف: ۱۷ تا ۲۱)

اور تو دیکھے گا سورج کو جب طلوع ہوتا ہے تو ہٹ گذرتا ہے ان کی غار سے دائیں جانب اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کتراتا ہوا گذرتا ہے اور ڈوبتا ہے اور وہ ایک کشادہ جگہ غار میں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو نہیں پائے گا اس کے لئے کوئی مددگار اور نہ کوئی رہنما اور تو انہیں بیدار خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم ان کی کروٹ بدلتے رہتے ہیں دائیں جانب اور بائیں جانب

۔ اور ان کا کتا پھیلائے بیٹھا ہے۔ اپنے دونوں اگلے بازو ان کی غار کی دہلیز پر اور اگر تو ان کو جھانک کر دیکھے تو تو ان سے منہ پھیر کر بھاگ نکلے گا اور تو بھر جائے گا ہیبت سے ان کو دیکھ کر اور اسی طرح ہم نے ان کو بیدار کر دیا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں۔ کہنے لگا ایک ان میں کہنے والا کہ تم یہاں کتنی مدت ٹھہرے ہو بعض نے کہا کہ ہم یہاں ٹھہرے ہونگے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ دوسروں نے کہا کہ تمہارا رب بہتر جانتا ہے کہ جتنی مدت تم یہاں ٹھہرے ہو پس بھیجو اپنے میں سے ایک کو سکہ دیکر شہر کی طرف پس وہ دیکھے کہ کس کے ہاں عمدہ پاکیزہ کھانا ملتا ہے پس لے آئے وہ تمہارے پاس وہاں سے کھانا اسے چاہیے کہ خوش خلقی سے کام لے اور کسی کو ہماری خبر نہ ہونے دے۔ وہ لوگ اگر مطلع ہو گئے تم پر تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹائیں گے وہ اپنے مذہب پر اور پھر تم کبھی فلاح نہیں پا سکو گے اور اسی طرح ہم نے ان لوگوں کو آگاہ کر دیا ان پر تاکہ وہ جان لیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور بلاشبہ قیامت برپا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جب وہ بستی والے جھگڑ رہے تھے۔ آپس میں انکے معاملے میں تو کچھ نے کہا کہ تعمیر کرو ان کی غار کے اوپر کوئی عمارت ان کا رب ان کے احوال سے خوب واقف ہے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو خوب غالب اور واقف تھے اپنے کام پر کہ بخدا ہم تو ضرور بنائیں گے ان پر ایک مسجد۔

آپ نے پچھلی مرتبہ سورۃ کہف کا ابتدائی فرمان سنا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اصحاب کہف کے متعلق جواب دیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے سوالوں کا جواب دیں گے اور فرمایا کہ تمہیں بتاتا ہوں کہ ایک بت پرست بادشاہ دقیانوس ظالم فاسق تھا جس کو چند جوانوں نے جواب دے دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی پرستش نہیں کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پرستش کی کوئی دلیل نہیں۔ جب ان پر زبردستی ہوئی تو یہ نوجوان شہر سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلے گئے اور ایک غار میں بیٹھ گئے وہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند غالب کر دی وہ کئی سو سال (۳۰۹ سال) وہاں سوئے رہے۔ پھر جب حکومت بدل گئی۔ لوگ صحیح دین پر آ گئے تو وہ جاگے۔ اس سے ہمیں ہدایت ملی کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو کسی مجبوری پر نہیں چھوڑنا چاہئے اگرچہ ہجرت کرنی پڑے۔ اصحاب کہف نے اللہ تعالیٰ کے دین کیلئے سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دونوں جہانوں میں عزت بخشی اور خطرناک وقت نیند میں گذار دیا۔

پچھلے فرمان میں آپ سن آئے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ اصحاب کہف کون تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں ان کا صحیح حال اور واقعہ بتاتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ان کا حال بیان فرمایا کہ وہ نکل کر قریب پہاڑ کی غار میں چلے گئے اور ان پر نیند غالب آ گئی۔ آج کے فرمان میں بتایا گیا کہ غار میں روشنی کا انتظام بھی تھا۔ کسی طرف سے

آتی تھی اور ہوا بھی آتی تھی اور دھوپ جو گرمی سے جلد کو خراب کر دیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا کہ سورج کے طلوع وقت دھوپ ان سے دائیں جانب سے گذر جاتی اور غروب آفتاب کے وقت دھوپ ان کے بائیں طرف سے گذر جاتی اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ نے گلنے سڑنے سے بچایا اور ہمارے لئے سبق ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے۔ کائنات کی ہر چیز اس کا لحاظ اور ادب کرتی ہے غار کے دروازے کے اوپر کتا بھی بیٹھا تھا اور انکی کروٹیں بھی قدرت الٰہی سے بدلتی تھیں یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ دینے کی وجہ سے کتا جو پلید چیز ہے جس کی موجودگی سے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس کتے کا ذکر بھی قرآن پاک میں آ گیا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے بن گیا۔ پھر تین سو نو سال بعد ان کو جگا دیا گیا۔ پھر آپس میں وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ ہم یہاں کتنا عرصہ سوئے کوئی کہتا ایک دن اور کوئی کہتا اس سے بھی کچھ کم۔ گویا قیامت تک یہ ثبوت دیا گیا کہ اسی طرح جو لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو وہ اسی طرح باہمی ایک دوسرے سے پوچھیں گے پھر انہوں نے کھانا لانے کیلئے اپنے میں سے ایک ساتھی کو بھیجا اور تاکید کی کہ کھانا دیکھ کر پاک لانا۔ کیونکہ جس وقت وہ غار میں گئے تھے اس وقت کفر اور شرک کی وجہ سے نجس اور ناپاک چیزیں کھائی جاتی تھیں پاکیزگی اور صفائی کا تو تصور ہی نہ تھا۔ اور ساتھ ہی اس کو یہ بھی بتایا گیا کہ دیکھو شہر میں کسی سے بحث میں نہ الجھنا تاکہ ہمارا کسی کو پتہ نہ چل جائے۔ اسی صورت میں تمہیں سنگ سار کر دیا جائیگا۔ یا پھر دین سے پھیر کر گمراہ کر لیا جائیگا۔ جب اس فرستادہ شخص نے پرانا سکہ پیش کیا تو دوکاندار حیران ہو گیا کہ یہ تو تین سو نو سال کا پرانا سکہ ہے اس نے اسے پکڑ لیا۔ لوگ کافی جمع ہو گئے اور پوچھا کہ یہ سکہ کہاں سے لائے ہو شاید کہ تمہیں کوئی پرانا دفینہ خزینہ مل گیا ہے پھر اسے بادشاہ کے پاس لے گئے اس نے سارا حال بادشاہ کو بتا دیا پھر بادشاہ اور سارے لوگ غار پر گئے اس نے ان کو باہر کھڑا کیا اور خود اندر غار میں گیا اور پھر بادشاہ کے ساتھ سلام کلام کے بعد ان پر جب موت طاری ہو گئی ان سب نے دیکھا اور پھر مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے غار کے دروازے پر تو دیوار چن دی گئی اب یہ مشورہ کیا گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ ان کی یاد کس طرح تازہ رہے گی کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ان کے اوپر کوئی یادگار بنا دی جائے لیکن ارباب حکومت نے مشورہ دیا اور فیصلہ کیا کہ یہاں ایک مسجد بنا دی جائے اور ان اصحاب کہف کی عزت کا سبب ہو گی۔ جو لوگ ادھر سے گذرینگے وہ نماز پڑھیں گے ان کو ثواب ہو گا یہ قرآن پاک کی اطلاع ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا لیکن جو لوگ پہلے سے گمراہ ہیں اور اولیاء کرام کی زیارتوں کے مخالف ہیں انہوں نے کہا کہ مسجد تعمیر کرنے کی تجویز ہی غلط تجویز تھی اور ان لوگوں کی تھی جو خود گمراہ تھے وہ یہ بھول گئے کہ یہ قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ حکومت بدل گئی

تھی اور مؤمنین کی حکومت آ گئی تھی اور صاحب اقتدار کا فیصلہ تھا کہ مسجد بنائی جائے اس لئے یہ مؤمنین کا فیصلہ تھا جس کے متعلق اس کے آگے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مسجد نہ بناؤ کہ یہ غلطی ہے جو لوگ حدیث پاک پیش کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قبروں کو مسجدیں نہ بناؤ۔ اس ارشاد سے یہ مطلب ہے کہ قبر کو سجدہ نہ کرو یعنی قبر کو سامنے رکھ کر مسجد نہ بنائی جائے قبر کے ساتھ مسجد بنائی جائے یہ نمازیوں کی سہولت کے لئے ہے اور صاحب قبر کے ثواب کیلئے ہے تو درست ہے۔

سامعین کرام! اصحاب کہف کی تاریخ یہود علماء کے مشورہ سے اور مشرکین مکہ کے پوچھنے پر بتائی گئی اس میں یہ ہدایت دی گئی کہ اگر تین سو نو سال کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ جگا سکتا ہے۔ تو قیامت کو سب کو بھی جگا اور زندہ کرسکتا ہے دوسری یہ بات کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے وہ دونوں جہانوں میں باعزت اور سرخرو ہو جاتے ہیں ان کی عزت قیامت تک قائم ہو جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں جو مؤمن ہوتے ہیں اور نیک اعمال کرنے سے جن کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور یہ روشنی نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے یہی اس محفل کا مدعا ہے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اوراد نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۴ مارچ ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف [۲۲_۳۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ
ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڛ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا
تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝۲۲ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝۲۳ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝۲۴ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ
وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ڝ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ڟ
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۷ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ
ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ
بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۰ۚ
اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ
ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ۧ

(سورۃ الکہف: ۲۲ تا ۳۱)

عنقریب کچھ لوگ کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے چھٹا ان کا

Collection Of Adevcate Showkat

کتا یہ سب اندازے ہیں بن دیکھے اور کچھ اور کہیں گے کہ وہ سات تھے آٹھواں ان کا کتا تھا آپ کہہ دیں کہ تمہارا رب زیادہ بہتر جانتا ہے ان کی تعداد کے متعلق نہیں جانتے ان کی تعداد ان میں مگر تھوڑے اور نہ جھگڑا کرو ان سے ان کے بارے میں مگر سرسری گفتگو اور نہ ان کے متعلق دریافت کرو ان میں سے کسی سے اور یہ ہرگز نہ کہو کہ میں کل یہ کام کرونگا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اگر چاہا اور یاد کرو اپنے رب کو جب تو بھول جائے اور کہو کہ مجھے امید ہے کہ دکھادے گا میرا رب مجھے اس سے بھی قریب تر ہدایت کی راہ۔ اور وہ ٹھہرے رہے غار میں تین سو سال اور زیادہ کئے انہوں نے نو سال (۳۰۹ سال) آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنا ٹھہرے۔ اسی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کا علم اور وہ دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔ نہیں ہے ان کیلئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور وہ نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو۔ اور پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے آپ کے رب کی طرف سے کوئی بدلنے والا نہیں اس کے ارشاد کو اور نہیں پائیں گے آپ اس کے سوا کسی کو پناہ دینے والا اور آپ روکے رکھیں اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام اور وہ طلبگار ہیں اس کی رضا کے اور نہ ہٹائیں اپنی نگاہیں ان سے۔ کیا آپ چاہتے ہیں دنیوی زندگی کی زینت اور نہ پیروی کریں ان کی جن کے دلوں کو ہم نے غافل کردیا ہے اور وہ اتباع کررہے ہیں اپنی خواہش کی اور ان کا معاملہ حد سے گذر گیا ہے اور آپ فرمادیں کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر کرے بے شک ہم نے تیار کررکھی ہے ظالموں کیلئے آگ گھیر لیا ہے۔ جس نے انہیں آگ کی دیوار سے اور اگر وہ فریاد کریں تاکہ فریاد رسی کی جائے ان کی تو ان کی فریاد رسی کی جائیگی اس پانی سے جو پیپ کی طرح ہے اتنا گرم کے بھون ڈالتا ہے چہروں کو یہ پینا بہت ناگوار ہے اور یہ ٹھہرنے کی بہت بری جگہ ہے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو ہمارا یہ دستور ہے کہ ہم ضائع نہیں کرتے کسی کا اجر۔ جو اچھا عمل کرتا ہے ایسے وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے رواں دواں ہیں جن میں ندیاں اور پہنائے جائیں گے ان کو جنت میں کنگن سونے کے اور وہ پہنیں گے سبز رنگ کا لباس جو باریک ریشمی کپڑے کا بناء ہوا ہوگا وہ جنتی تکیے لگائے بیٹھے ہونگے وہاں مربع پلنگوں پر۔ کتنا اچھا اجر ہے یہ اور کتنی عمدہ آرام گاہ ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا اصحاب کہف کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ نے ہمیں بتایا کہ وہ دین کیلئے سب کچھ قربان کرکے پہاڑ میں گئے جہاں انہیں غار ملی جس میں انہوں نے آرام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند غالب کردی۔ وہ وہاں تین سو نو سال قمری اور تین سو سال شمسی حساب سے سوئے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں جگایا ان

میں سے ایک آدمی بازار بھیجا گیا کھانا لانے کیلئے لیکن اس کے پاس جو سکہ تھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے کہا کہ یہ تین سو سال پہلے کا سکہ ہے لوگوں نے اسے پکڑ لیا بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اس نے سارے حالات سنائے بادشاہ جو مسلمان تھا اور وہ رعایہ جو اس وقت مؤمن تھی انہیں ساتھ لے کر غار کیطرف گئے جہاں اصحاب کہف سے اور ان کے حالات سے باخبر ہوئے اس کے بعد اصحاب کہف کو موت طاری ہوگئی اب سب نے باہمی مشورہ کیا کہ اس عجیب واقعہ اور ان صاحب کمال لوگوں کی کوئی یادگار بنائی جائے کچھ نے کہا کہ یہاں ایک مکان بنا دیا جاوے ارباب حکومت نے مسجد بنانے کا فیصلہ کیا۔ یہاں آپ کو بتایا تھا کہ اس طرح یہ بات ثابت ہوگئی اللہ تعالیٰ کے بندوں اور ان کے مزارات کے پاس مسجدیں بنانا ثواب ہے اور جائز ہے لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی زیارت سے منکر ہیں یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر کو پہلی امتوں کی طرح مسجد نہ بنانا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اصحاب کہف کی زیارت کے ساتھ مسجد بنانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ یہ لوگ چونکہ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوتے ہیں اور ان کے دل و دماغ روشنی سے محروم ہوتے ہیں اس لئے یہ بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ یہاں مسجد کا ذکر کیا ہے یہ نہیں فرمایا گیا کہ یہ غلط کام ہے بلکہ یہ بتایا گیا کہ یہ ان لوگوں کی خواہش تھی جو مؤمن تھے اور مسجد ضرور بنائی گئی تھی کیونکہ مؤمن ناجائز چیز کی تجویز نہیں دیتے۔ دوسری یہ بات کہ حضور ﷺ کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنایا جائے جس طرح اہل کتاب نے کیا اور نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی اولاد بھی بتایا جس سے منع فرمایا گیا ہے۔ مزارات کے ساتھ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد کیلئے بنانا تو بہت بڑا ثواب ہے جہاں لوگ زیارت کیلئے جائیں اور بزرگوں کی زندگیوں سے آگاہ ہوں۔ بزرگوں کی قبروں پر جو رحمت دن رات نازل ہوتی ہے اس سے مستفیض ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کریں آج کا فرمان یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ یہ اہل کتاب جو حضور ﷺ کی معرفت سے اصحاب کہف کے متعلق معلوم کرنے کیلئے سوال لائے تھے کیا وہ خود بے خبر اور بے علم تھے۔ کبھی کہتے تھے کہ تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا کبھی کیا اور کبھی کیا۔ تو حکم ہوا کہ آپ ﷺ نہ ان سے سوال کریں نہ بحث کریں۔ آپ کا ان سے کیا مطلب ہے یہ تو صرف ہدایت تھی کہ جو اللہ تعالیٰ (۳۰۹) تین سو نو سال سلانے کے بعد جگا سکتا ہے وہ قیامت کے دن انسان کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلانے کیلئے ہدایت دیتے ہیں آپ اپنا کام جاری رکھیں مزید ہدایت دی گئی کہ آپ ہمیشہ جو بات وعدہ کی کریں اس کے ساتھ انشاء اللہ ضرور کہا کریں کہ کلی اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس طرح گناہ بھی نہیں ہوتا۔ جب بھی یاد آئے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لینا چاہئے اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے آپ ان کو بتا دیں اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور سب اختیار اسی کا ہے اور علم بھی اسی کا ہے حضور پاک ﷺ کی طرف سے مسلسل ہدایت اور

سوالوں کے مثبت کامل جواب کے بعد مشرکین کے پاس کہنے کے لئے جب کچھ نہ رہا تو انہوں نے پھر یہ سوال اٹھایا کہ نبی پاک ﷺ کے پاس محفل میں غلام آزاد شدہ اور پھٹے پرانے کپڑوں والے بیٹھے ہوتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنا ہم اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں اگر حضور ان کو اٹھادیں اور ہمارے لئے علیحدہ خاص وقت مقرر کریں تو ہم محفل میں بیٹھ کر ضرور حضور کی بات سنیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے عشاق کا مقام ظاہر فرمایا اور حکم دیا کہ آپ ﷺ ہرگز ان لوگوں کو نہ نکالیں جو دن رات اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی چاہتے ہیں ان سے آپ منہ نہ موڑیں۔ آپ ایسے لوگوں کو جو دنیا کی زینت چاہتے ہیں جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دیا ہے جو اپنی خواہش کے بندے بنے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہیں آپ اعلان کردیں کہ حق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جس کی مرضی ہے ایمان لائے اور جس کی مرضی ہے ایمان نہ لائے ظالموں کیلئے اللہ تعالیٰ نے آگ جہنم تیار کر رکھی ہے جہاں چاروں اطراف آگ کی دیواریں ہونگی پینے کیلئے ابلتا ہوا پانی پیپ کی طرح جس کے پینے سے پیٹ کی کھالیں اتر جائیں گی اور وہ بہت بری جگہ ہوگی اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کریں گے۔ ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہوگا ایسے لوگوں کیلئے آخرت میں باغات ہونگے جن میں نہریں بہتی ہونگی اور ان کے زیورات اور لباس انتہائی خوبصورت ہوگا جس کی تمنا دنیا میں ہر انسان کرتا ہے اور ان کا بہت ہی عمدہ ٹھکانہ ہوگا۔

سامعین کرام! آخر بات یہی ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کر کے اپنے دل و دماغ کو روشن کرلیا اور شیطان اور نفس کے بہکانے سے بچ گئے ایسے لوگ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہونگے اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہوگی تو گویا نسبت رسولی ﷺ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد کا حقدار بناتی ہے اور وہی نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں تا کہ یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنائیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ اپریل ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف: [۳۲_۴۶]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ
جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا (۳۲) كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا (۳۳) وَّكَانَ
لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا (۳۴) وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا (۳۵) وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا
مِّنْهَا مُنْقَلَبًا (۳۶) قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ
رَجُلًا (۳۷) لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا (۳۸) وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا (۳۹) فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا
حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا (۴۰) اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا (۴۱) وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ
فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ
اَحَدًا (۴۲) وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا (۴۳) هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا (۴۴) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (۴۵) اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا (۴۶) (سورۃ الکہف: ۳۲ تا ۴۶)

اور بیان کیجئے ان کیلئے دو آدمیوں کا حال اور مثال ان دونوں میں سے ایک کے دو باغ انگوروں کے تھے اور ہم نے باڑ بنادی ان دونوں کے اردگرد کھجور کے درختوں کی اور اگا دی ان دونوں کے درمیان کھیتی یہ دونوں باغ اپنا پھل

Collection Of Adovocate Showkat

دیتے اور نہ کم ہوتی ان سے کوئی چیز اور ہم نے جاری کردیں ان دونوں کے درمیان نہریں اور ان باغوں میں وہ پھل بھی رکھتا تھا تو ایک روز اس نے اپنے ساتھی سے جھگڑا کرتے ہوئے کہا کہ میں زیادہ ہوں تجھ سے مال میں اور زیادہ عزت والا ہوں کنبہ کے لحاظ سے بھی زیادہ طاقتور ہوں اور وہ داخل ہوا اپنے باغ میں اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا اور بولا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو جائے گا اور نہیں گمان کرتا ہیں کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر میں لوٹایا گیا اپنے رب کی طرف تو ضرور پاؤں گا میں اس سے اچھی جگہ پلٹنے کی تو کہا اس کے ساتھی نے اور وہ اس سے بحث مباحثہ کررہا تھا کہ کیا تو کفر کرتا ہے اس کے ساتھ جس نے تجھے پیدا کیا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر بنایا تجھے پورا مرد۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ ہے وہ میرا رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اور کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب تو داخل ہوا تھا اپنے باغ میں تو کہتا ماشاء الله لاقوة الا بالله جو اللہ تعالیٰ چاہے میری کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے تم نے مجھے دیکھا کہ میں مالی طاقت میں تم سے کم ہوں اور اولاد میں بھی کم ہوں تجھ سے پس عجب نہیں کہ میرا رب مجھے بہتر چیز عطا کردے تیرے باغ سے اور اتارے اس تمہارے باغ پر کوئی آسمانی آفت تو ہو جائے یہ سرسبز باغ چٹیل میدان یا دھنس جائے اس کا پانی زمین کی گہرائی میں اور پھر تو تلاش کے باوجود اسے نہ پاسکے پس اس باغ کا پھل برباد ہو گیا پھر وہ کف افسوس ملنے لگا دولت پر جو اس نے خرچ کی تھی اور وہ کہہ رہا تھا کہ اے کاش میں نے کبھی اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور نہ ہی کوئی اس کی جماعت تھی جو اس کی مدد کرتی اللہ تعالیٰ کے سوا اور نہ وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا یہاں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سارا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے جو حق ہے اور وہی بہتر ثواب اور بدلہ دینے والا ہے اور اس کے ہاتھ ہی بہتر انجام ہے آپ ﷺ بیان کیجئے ان سے دنیا کی زندگی کی مثال یہ پانی کی طرح ہے جسے ہم نے اتارا آسمان سے (اوپر سے) تو مل گئی اس کے ساتھ سبزی زمین کی جو اگی تو پھر ہوگئی خشک گھاس جسے اڑا دیا ہواؤں نے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ مال اور اولاد یہ زینت ہیں دنیوی زندگی کی اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں جو بہت بہتر ہیں تیرے رب کے پاس ان کا ثواب ہے اور بہتر ہیں جن سے امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ نبی پاک ﷺ کو فرمایا گیا کہ سوال کرنیوالے مشرکین یہود و نصاریٰ خود نہیں جانتے کہ اصحاب کہف کتنے تھے اور ان کو بھی اس سے مطلع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ جو کہتے تھے کہ ہم ہڈیاں ہوکر اور خاک میں مل کر دوبارہ کس طرح زندہ ہونگے۔ ان کیلئے یہ جواب ہے کہ دیکھ لو اصحاب کہف تین سو نو سال سونے کے بعد صحیح سلامت زندہ ہوگئے جب مشرکین کفار کے پاس کوئی جواب نہ رہا تو انہوں نے

پیغام بھیجا کہ آپ کی باتیں بڑی وزنی ہیں ہم سننا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس اکثر آزاد کردہ غلام اور غریب لوگ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ہمارا بیٹھنا ہماری بے عزتی ہے تو آپ ہمارے لئے ایک وقت الگ مقرر کریں اس وقت ان کو اٹھادیں تو ہم آپ کی باتیں سننے کیلئے تیار ہیں نبی پاک ﷺ کے غلاموں نے عرض کی کہ ہم غلام ہیں ہر وقت حاضر ہیں اگر حضور پسند فرمائیں تو بیشک ان کو الگ وقت دیں شاید کہ وہ ایمان لے آئیں۔ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمایا تو حکم ہوا کہ خبردار ان لوگوں کو اپنی محفل سے ہرگز نہ اٹھائیں اور انہیں اپنی نظروں سے نہ ہٹائیں۔ یہ لوگ صدق دل سے آپ کی غلامی میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ لوگ دن رات اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ انکو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب بنالیا ہے نبی پاک ﷺ یہ حکم سن کر ان میں آکر بیٹھے اور حضور ﷺ نے فرمایا الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے بہت عزیز ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے اٹھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی کرنیوالا منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں اور انکے کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیا ہے اسکے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ یہ شان ان کو اس لئے ملی کہ انہوں نے حضور ﷺ سے نسبت قائم کی اس نسبتِ رسولی ﷺ کی بدولت انکے دل ودماغ روشن ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور حضور ﷺ کی غلامی کی قیمت معلوم ہوئی جس کیلئے انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کردیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دونوں جہانوں میں سرخرو کردیا۔ عزت وعظمت سے مالا مال کردیا۔ اب جس کی مرضی ہے اس شان کو حاصل کرلے یا دوزخ کی ذلت اور تکلیف میں غرق ہوجائے۔

آج کا فرمان بھی مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے نازل ہوا۔ اور حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ جو لوگ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خوشحالی میں برکت ڈالتا ہے انکی تکلیفوں کو دور فرمادیتا ہے۔ اور جو لوگ غرور وتکبر سے کام لیتے ہیں جس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح واپس لے لی جاتی ہیں اسکی وضاحت کیلئے اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا حال بیان فرمایا۔ کہ دو دوست تھے ایک امیر کبیر جس کے پھلدار دو باغ تھے عزت تھی۔ روزی کشادہ تھی۔ وہ اپنے دوست کو ساتھ لے کر باغ میں گیا اور اس نے کہا۔ کہ یہ میری شان کبھی کم نہیں ہوسکتی اور قیامت بھی قائم نہیں ہوگی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہی ہوا تو وہاں بھی مجھے اس سے بھی اعلیٰ عزت ملے گی۔ پھر اسکے ساتھی نے اس سے کہا کہ تم اپنی تخلیق کو بھول گئے ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بھی بھول گئے اور اپنے آپ پر ظلم کررہے ہو۔ تمہیں

باغ میں داخل ہوتے وقت یہ کہنا چاہیے تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اسی کیلئے ساری تعریفیں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ تو مجھے کمتر سمجھے لیکن یہ سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی اعلیٰ مجھے عطا فرمادے اور اس سب کو برباد کردے پھر ایسا ہی ہوا۔ اسکا باغ تباہ ہوگیا۔ اور کف دست افسوس سے ملنے لگا کہ کاش اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دوسروں کو ہدایت دینے کیلئے حکم دیا کہ یہ دنیا کی زندگی پانی کی طرح ہے جس کو ہم اوپر سے برساتے ہیں تو پانی مٹی میں مخلوط ہو کر اس سے سبزہ اگتا ہے زمین سے تو پھر وہ خشک ہو جاتا ہے چورا چورا اڑاتی ہیں اسے ہوائیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں ثواب کے اعتبار سے اور ان سے امید رکھنا بہتر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ باقیات اصالحات کیا ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا نماز روزہ حج اور اللہ تعالیٰ کی یاد جو ظہر کی نماز پڑھے اور پھر عصر کی نماز پڑھے تو درمیان کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اسی طرح عصر سے شام تک کے گناہ مغرب کی نماز ادا کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں نماز فجر کے ادا کرنے سے شام سے فجر تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اب اندازہ کرلیں کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ کتنی بڑی دولت سے محروم ہو جاتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے تم مالا مال ہو جاؤ۔ جو شخص کسی اعلیٰ اور خوبصورت چیز کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہہ دے اسکو نظر نہیں لگتی جو سبحان الله والحمدلله ولااله الا الله والله اكبر پڑھتا ہے اسکے ننانوے غم دور ہو جاتے ہیں حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ لاحول ولا قوة الا بالله جنت کا خزانہ ہے شب معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ **سبحان الله والحمد الله الاالله والله اكبر ولاحولا ولاقوة الابالله العلی العظیم** درخت جنت کے باغ میں لگانا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وضاحت سے فرمایا کہ آخرت نے ضرور آنا ہے اور وہاں ذلت اور رسوائی سے وہی بچیں گے جو اس دنیا میں اس کیلئے تیاری کرتے ہیں اور وہ تیاری نماز روزہ حج زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے۔ لیکن وہی لوگ آخرت کے خوف سے بھرے ہوتے ہیں جو اس دنیا کی نعمتیں اور انکی فناپذیری کا یقین رکھتے ہیں اور آخرت کی کامیابی اور سرخروئی کیلئے عمل کرتے ہیں اور یہ تیاری وہی کرتے ہیں جن کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور جنہیں یہ طاقت روحانی حاصل ہوتی ہے کہ وہ شیطان اور نفس کو مغلوب کرکے زندگی گذاریں اور یہ سعادت نسبت رسولی ﷺ رکھنے والوں کو نصیب ہوتی ہے اور اسی نسبت رسولی ﷺ کو

18/18

حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینوں کو صاف کرتے ہیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۴ اپریل ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف [۴۷-۵۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا
عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ
صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۤئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِىْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ
اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا
مَصْرِفًا ۚ ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا
مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ
الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِىْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِىَ مَا
قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى
فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ
لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ

مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ع (سورۃ الکہف: ۴۷ تا ۵۹)

اور ہم اس دن پہاڑوں کو چلائینگے اور تم دیکھو گے زمین کو ایک کھلا میدان اور ہم جمع کریں گے انہیں اور نہیں چھوڑیں گے پیچھے ان میں کسی کو اور پیش کئے جائینگے اپنے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے ہوئے پھر ہم انہیں کہیں گے کہ آج تم آگئے ہو ہمارے پاس جیسے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی بار بلکہ تمہارا خیال و گمان تھا کہ ہم نہیں مقرر کریں گے تمہارے لئے وعدہ کا وقت ان کا نامہ اعمال رکھ دیا جائیگا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ ڈرے ہوئے ہونگے اس سے جو اس میں ہوگا اور کہیں گے کہ افسوس اس نوشتہ کو کیا ہوگیا کہ نہیں چھوڑا اس نے کسی چھوٹے گناہ کو اور نہ کسی بڑے کو مگر اس نے اسے شمار کرلیا ہے اور وہ پالیں گے وہ عمل جو انہوں نے کئے تھے اپنے سامنے اور آپ کا رب تو کسی پر زیادتی نہیں کرتا اور یاد کرو جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ وہ قوم جن میں سے تھا پس اسی نے نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی۔ کیا تم بناتے ہو اسے اور اس کی اولاد کو دوست مجھے چھوڑ کر حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کیلئے بہت برا بدلا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے ان سے کوئی مدد نہیں لی تھی اور نہ ان کو حاضر کیا تھا جب میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اور نہ اس وقت جب خود اُن کو پیدا کیا تھا اور میں نہیں بناتا گمراہ کرنیوالے کو اپنا دوست اور دست بازو اور اس روز اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ بلاؤ میرے شریکوں کو جن کو تم خیال کرتے تھے تو وہ مجرم پکاریں گے انہیں پس وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور ہم حائل کردیں گے ان کے درمیان ایک آڑ۔ اور دیکھیں گے مجرم آگ کو اور وہ خیال کریں گے کہ وہ اس میں گرنے ہی والے ہیں اور نہ پائیں گے وہ اس سے کوئی جائے نجات اور بے شک ہم نے بار بار اور طرح طرح سے بیان کی ہیں اس قرآن پاک میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثالیں اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے اور کس نے روکا ہے لوگوں کو اس بات سے کہ وہ ایمان لے آئیں جب آچکی ہے انکے پاس ہدایت اور مغفرت طلب کریں اپنے رب تعالیٰ سے مگر یہ کہ وہ منتظر ہیں اس کے کہ آئے ان کے پاس اگلوں کا دستور یا آئے ان کے پاس طرح طرح کا عذاب اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں مگر مژدہ سنانے والے اور ڈرانے والے۔ اور جھگڑتے ہیں کفار بے سروپا دلیلیں دے کرتا کہ وہ مٹادیں اس سے حق کو اور بنایا انہوں نے میری آیتوں کو اور ان کو جن سے وہ ڈرائے گئے مذاق اور اس شخص سے زیادہ بڑا ظالم کون ہے جسے نصیحت کی گئی اسکے رب کی آیتوں سے پس اسنے روگردانی کرلی ان سے جن سے اسے نصیحت کی گئی اور فراموش کردیا اس نے ان اعمال بد کو جو اسنے آگے بھیجے تھے۔ اسکے دونوں ہاتھوں نے ہم نے دال دیئے انکے دلوں پر پڑدے تا کہ وہ

قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور انکے کانوں پر گرانی پیدا کردی اور اگر تم انہیں بلاؤ ہدایت کی طرف تو وہ ہدایت قبول نہیں کریں گے کبھی بھی اور ان کا پروردگار بہت بخشنے والا بڑا ہی رحمت والا ہے اور اگر وہ پکڑ لیتا انہیں انکے کئے ہوئے اعمال پر تو جلدی بھیج دیتا ان پر عذاب بلکہ ان کیلئے ایک وقت مقرر ہے کہ نہیں پائیں گے اس وقت اپنے لئے اسکے بغیر کوئی پناہ گاہ اور یہ بستیاں ہیں ہم نے تباہ کردیا انکے رہنے والوں کو جب وہ ظالم بن گئے اور ہم نے مقرر کردی تھی انکی ہلاکت کیلئے ایک میعاد

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے جسے چاہے دے اور جسے چاہے اس سے واپس لے لے۔ جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور انہیں دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز فرماتا ہے۔ اور جو تکبر کرتے ہیں اور اسکی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں اور اسکے ساتھ شرک کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم ہوجاتے ہیں اور اسکے عذاب میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں کو بتادیا جائے کہ یہ دنیا عارضی ہے اس میں مشغول ہوکر اصلی اور ابدی زندگی کو برباد نہ کریں یہ زندگی بارش کے پانی کی طرح ہے جب زمین سے نباتات اگتی ہے خوب سرسبز و شاداب ہوجاتی ہے لیکن یہ سب ختم ہوکر پھر صاف میدان بن جاتا ہے اسی طرح بچپن جوانی اور پھر بڑھاپا اور پھر دنیا سے ہمیشہ کیلئے آدمی رخصت ہوجاتا ہے پھر یہ ساری زندگی محض ایک لمحہ نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے جس پر یقین کرنا چاہیے اور اسکی امید رکھنی چاہیے اور تیاری کرنی چاہیے عبادت سے اور تسبیح و تحمید سے نماز فجر سے عشاء تک جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور تسبیح و تحمید کے کلمہ تمجید کی تعریف فرمائی۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمہ پاک ننانویں تکلیفوں اور بیماریوں کا علاج ہے جس مے ادنیٰ تکلیف غم ہے۔ اور یہ جنت کا خزانہ ہے۔

آج کا فرمان الٰہی بھی اسی کی وضاحت ہے کہ یقین کرلو کہ قیامت ضرور آئے گی۔ پہاڑ اڑ جائینگے۔ روئی کے گولوں کی طرح اور یہ زمین سب چٹیل میدان بن جائیگی اور ساری مخلوق اللہ تعالیٰ جل و اعلیٰ شانہٗ کی بارگاہ اقدس میں دست بستہ حاضر ہوگی۔ کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔ ہر ایک کا اعمالنامہ اس کے حوالے ہوگا اور گنہگار اپنے اعمالنامے کو دیکھ کر پریشان ہوجائیں گے کہ کوئی عمل ایسا نہیں جو اس اعمال نامے میں لکھا ہوا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عجیب بات ہے اور یہ حقیقت جو بار بار بتائی جاتی ہے قرآن پاک میں کئی طریقوں سے تمہیں بتایا گیا۔ پھر بھی تم شیطان اور اسکے پیروکاروں کی بات مان کر اللہ تعالیٰ کے فرمان کو بھول جاتے ہو۔ یہ شیطان تو وہ ہے جس نے تمہارے دادا حضرت آدم

علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اور تمہاری ہی وجہ سے مردود ہوا۔ وہ تمہارا دشمن ہے اور تم اس سے دوستی بناتے ہو اپنے خالق اور مالک مہربان کو چھوڑ کر۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تمہاری ہدایت کیلئے آئے انکی ہدایت پر چل کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرو۔ ورنہ گذشتہ امتوں کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ تو سامعین کرام یہ بات واضح ہوگئی کہ ساری گمراہی شیطان کے غلبے کی وجہ سے ہے اور یہ شیطانی غلبہ صرف نسبت رسولی ﷺ سے دوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب دل ودماغ روشن ہو جائیں۔ تو آدمی شیطان کی چالاکیوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے نسبت رسولی ﷺ کیلئے سینوں کی صفائی کی ضرورت ہے اور سینے صاف یادالٰہی سے ہوتے ہیں جس کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۱ اپریل ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف [۶۰-۷۴]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا
نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ
سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝۶۲ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ
اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖۗ عَجَبًا ۝۶۳ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ ۝۶۴
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝۶۵ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ
عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝۶۶ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝۶۷ وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ خُبْرًا ۝۶۸ قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ۝۶۹ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ
عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۷۰ فَانْطَلَقَا ٝ حَتّٰٓی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ۝۷۱ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝۷۲ قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ۝۷۳ فَانْطَلَقَا ٝ حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ۝۷۴ (سورہ الکہف: ۶۰ تا ۷۴)

اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنے جوان کو میں چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ پہنچ جاؤں میں جہاں دو دریا جمع ہوتے ہیں یا گذار دونگا مدت دراز۔ پھر جب وہ پہنچے اس جگہ جہاں دونوں دریا ملتے تھے تو وہ بھول گئے اپنی مچھلی کو جس نے بنایا تھا دریا میں اپنا راستہ سرنگ کی طرح۔ پس جب وہ دونوں وہاں سے آگے بڑھ گئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے جوان ساتھی سے کہا لے آؤ ہمارا صبح کا کھانا۔ بے شک آج ہمیں برداشت کرنی پڑی ہے اس سفر میں سخت مشقت تو اس

وقت نوجوان ساتھی نے کہا۔ آپ نے دیکھا کہ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے تھے۔ تو میں بھول گیا مچھلی کو اور نہیں بھلایا مجھے اس مچھلی کی بات کو مگر شیطان نے کہ میں ذکر کرتا آپ سے جبکہ اس نے بنالیا تھا اپنا راستہ دریا میں عجیب طرح سے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہی جگہ تو ہے۔ جسکی ہمیں تلاش تھی۔ پھر وہ دونوں لوٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے۔ پس پایا انہوں نے ایک بندے کو ہمارے بندوں میں سے عطا کی ہوئی تھی ہم نے اس کو رحمت اپنی جناب سے اور ہم نے سکھایا تھا اسے علم اپنی بارگاہ سے کہا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بندہ خدا سے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں بشرطیکہ آپ سکھائیں مجھے رشد و ہدایت کا وہ علم خصوصی جو آپ کو سکھایا گیا ہے اس بندے نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر کی طاقت نہیں رکھتے اور آپ صبر کیسے کر سکتے ہیں اس پر جس کی آپ کو پوری طرح آگاہی نہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے کہا مجھے آپ پائیں گے اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالا اور میں نافرمانی نہیں کروں گا آپ کے کسی حکم کی پھر اس بندے نے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق پوچھنا نہیں یہاں تک میں خود آپ سے اس کا ذکر نہ کروں۔ پس وہ دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اس بندے نے کشتی میں شگاف کر دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کہ آپ نے اس میں شگاف کیا ہے تا کہ اسکی سواریوں کو غرق کر دیں۔ یقیناً آپ نے بہت برا کام کیا ہے۔ اس بندے نے کیا کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میں صبر کی طاقت نہیں میری سنگت پر آپ نے کہا کہ مجھے گرفت نہ کریں میری اس بھول پر اور نہ سختی کریں مجھ پر اس معاملہ میں بہت زیادہ پھر وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ وہ ملے ایک لڑکے کو تو اس بندے نے اس کو قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے مار ڈالا ہے ایک معصوم جان کسی جان کے بدلے کے بغیر بے شک آپ نے ایک ایسا کام کیا ہے جو بہت زیادہ برا ہے اور منکر کام ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ عطا کیا ہے لیکن اس سب کا وہ حساب بھی لے گا۔ ایک دن مقرر پر جس میں سب کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جس دن لوگون کے اعمال نامے انکے حوالے کر دیئے جائینگے۔ تو اس وقت مجرم افسوس کرینگے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ ہمارا ہر ہر عمل اس دفتر عمل میں موجود ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں نے تمہاری ہدایت کے لئے انبیاء و رسل بھیجے تا کہ تم لوگ ہدایت حاصل کر سکو۔ مگر تم نے اس شیطان کے ایما پر جس نے تمہارے جدِ امجد (آدم علیہ السلام) کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے تمہاری خاطر اسکو مردود بارگاہ کر دیا تھا اسی تمہارے دشمن نے تمہیں گمراہ کرنے کے لئے اپنی چالاکیوں اور مکاریوں سے تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے اور نسبتِ رسولی ﷺ سے محروم کیا اور تمہارے دلوں اور دماغوں کو مردہ کر دیا اس شیطان سے

چھٹکارا حاصل کرو۔ اپنی نسبت اس روشن کرنے والے چراغ سے قائم کرو تا کہ تمہارے دل و دماغ روشن ہو جائیں اور شیطان کی گمراہی سے بچ سکو ورنہ سابقہ امتوں کی طرح تباہی اور بربادی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ آج کے فرمان میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام قوم میں وعظ فرما رہے تھے ایک آدمی نے مجلس وعظ سے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ اس وقت سب سے بڑا عالم کون ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہوں یہ بات تو ٹھیک تھی اس لئے کہ آپ اولوالعزم پیغمبر تھے یقیناً آپ کا اپنے وقت کا سب سے بڑا عالم ہونیکا دعویٰ صحیح تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات جو سب کو علم دینے والی ہے وہ ہمہ وقت ہر جگہ موجود ہے۔ اس لئے اسے کسی وقت بھی نہیں بھولنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ناپسند فرمائی اور فرمایہ جاؤ جہاں دو دریا آپس میں ملیں وہیں تمہیں میرا ایک بندہ ملے گا۔ جس کو ہم نے اپنا خاص علم عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا گیا اور اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ آپ مچھلی پکا کر اپنے ساتھ رکھ لیں۔ جہاں یہ مچھلی زندہ ہوگی وہاں وہ آدمی آپ کو ملے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنے بھانجے یوشع ابن نون علیہ السلام کو لیا۔ اور اس سفر پر چل پڑے یوشع بن نون کافی سفر کے بعد ایک جگہ آپ نے آرام کیا اور پھر چل پڑے آگے جا کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ناشتہ لاؤ کہ یہ بہت تکلیف دہ سفر ہو گیا ہے تو خادم بولا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا۔ جس جگہ ہم ٹھہرے تھے تو وہاں مچھلی زندہ ہو کر چھلانگ لگا کر دریا میں چلی گئی تھی اور دریا میں ایک سرنگ سی بن گئی تھی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہی تو ہماری جگہ تھی۔ پھر واپس اپنے نشانات پر آئے اور دیکھا کہ وہاں ایک آدمی چادر لپیٹ کر آرام کر رہا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا وہ اٹھا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر اس علم کو حاصل کرنا چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے تو اس بندۂ خدا نے کہا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو صبر کروں گا۔ چنانچہ چل پڑے اور آگے ایک کشتی میں بیٹھے کشتی والوں نے عزت کی کرایہ بھی نہیں لیا۔ جب کشتی چل پڑی تو اس بندہ خدا نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس پر کہا کہ آپ نے غلط اور برا کیا ہے کشتی والوں نے مہربانی کی اور آپ نے ان کی کشتی کو خراب کر دیا۔ اس پر اس بندے نے کہا کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میری کسی بات پر اعتراض نہیں کرنا اور بولنا نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کی اور پھر آگے چل پڑے آگے دیکھا کہ ایک لڑکا کھیل رہا تھا اسے اس بندۂ خدا نے قتل کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ کیا ناجائز اور بہت برا کام کیا کہ بغیر قصور کے بیگناہ کو قتل کر دیا ہے اس نے کہا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں اعتراض نہیں کروں گا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے پھر معذرت کی اور پھر آگے چل پڑے اور یہ سفر جاری رکھا یہ آئندہ محفل میں اس کے بعد کا قصہ انشاء اللہ بتایا جائیگا یہ

بات سمجھ لینی چاہئے کہ اولوالعزم پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کا خاص علم سیکھنے کیلئے سفر اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کا خاص علم جس کو حاصل ہو جاتا ہے اس کے سامنے پھر کوئی پردہ نہیں رہتا۔ ہر چیز اس کے سامنے آشکار ہو جاتی ہے جو دوسرے لوگ نہیں جانتے یہ علم یہ روشنی موسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھی۔ لیکن صرف مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے یہ تعلیم دی گئی کہ موسیٰ علیہ السلام اگر خاص علم کو حاصل کرنے کیلئے سفر کی تکلیف کرتے ہیں تو پھر ہر انسان کو باکمال بننے کیلئے تکلیف ضرور کرنی چاہئے اور یہ کمال اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ہی حاصل ہوتا ہے ان کی تابعداری کرنے سے۔ جس طرح مردہ بدست زندہ۔ اب ساری تابعداری اور منزل اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کی غلامی میں ہے اگر یہ صحیح حاصل ہو جائے تو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے اسی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں اب شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۸ اپریل ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف [۷۵۔۸۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝۷۵ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا
تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ۝۷۶ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ٍۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا
فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ
عَلَیْهِ اَجْرًا ۝۷۷ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ۝۷۸ اَمَّا
السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ
سَفِیْنَةٍ غَصْبًا ۝۷۹ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۝۸۰ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ
یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ۝۸۱ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ
وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ یَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ۝۸۲ؕ

(سورۃ الکہف: ۷۵ تا ۸۲)

اس نے کہا کہ کیا پہلے ہی میں نے نہیں کہا تھا آپ کو کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ اگر میں پوچھوں آپ سے کسی چیز کے بارے میں اسکے بعد تو پھر مجھے آپ اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ آپ میری طرف سے معذور ہیں پھر وہ چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ آئے ایک گاؤں میں تو انہوں نے ان گاؤں والوں سے کھانا طلب کیا تو ان گاؤں والوں نے انکار کر دیا ان کی ضیافت سے پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی۔ تو اس بندے نے اسے درست کر دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس محنت پر معاوضہ

(مزدوری) لے لیتے تو اس نے کہا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ میں آپ کو آ گاہ کرتا ہوں ان باتوں کی حقیقت پر جن کے متعلق آپ صبر نہ کر سکے۔ وہ جو کشتی تھی وہ چند مسکین لوگوں کی تھی جو کام کرتے تھے دریا میں میں نے ارادہ کیا کہ میں کشتی کو عیب دار کر دوں اور آگے بادشاہ تھا جو پکڑ لیتا تھا ہر کشتی کو زبردستی سے اور وہ جو لڑکا تھا اسکے والدین مؤمن تھے۔ پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ مجبور کرے گا ان کو سرکشی پر اور کفر پر پس ہم نے چاہا کہ بدل دے انہیں ان کا رب جو بہتر ہو اس سے پاکیزگی اور مہربانی میں (وہ مہربان ہو ماں باپ پر) باقی رہی دیوار تو وہ اس بستی کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے انکا خزانہ تھا اور ان کا باپ بہت نیک شخص تھا۔ پس آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں بچے اپنی جوانی کو پہنچیں اور نکال لیں زمین سے اپنا دفینہ یہ آپ کے رب کی خاص رحمت تھی اور میں نے نہیں کیا یہ سب اپنی مرضی سے یہ حقیقت ہے ان امور کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

پچھلے فرمان میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنا تھا جو آج کے فرمان میں ختم ہوا۔ یہ قصہ شروع اس طرح ہوا کہ ایک مجمع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے تو کسی نے پوچھ لیا کہ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمادیا کہ میں یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کے سفر کرو اس طرف جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں وہاں آپ کو میرا بندہ ملے گا۔ جسے ہم نے رحمت سے نوازا اور علم خاص دیا ہے ایک مچھلی پکا کر اپنے ساتھ لے لو جہاں مچھلی زندہ ہو جائیگی وہاں ہی آپ کو وہ بندۂ خدا ملے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھانجے یوشع ابن نون کو ساتھ لیا اور سفر شروع کیا یہ سارا واقعہ پہلے آپ سن چکے ہیں بات اس طرح ہے کہ قرآن پاک ہدایت ہے اور سب مخلوق کیلئے آخری ہدایت ہے اور اس ہدایت کا طریقہ یہ ہے کہ ترغیب ترہیب سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا گیا ہے۔ ترہیب و ترغیب کیلئے تاریخ ضروری ہے تا کہ لوگ عبرت حاصل کریں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء ورسل علیہم السلام کی آمد انکی جدوجہد ان کے طریقۂ تبلیغ بیان کئے گئے اور جن لوگوں نے یہ تبلیغ قبول نہ کی وقت کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع اختیار نہ کی وہ گمراہ سے گمراہ تر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب میں غرق اور تباہ ہوئے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی وہ روشن ضمیر ہوئے ان کا ہر عمل اور ہر قول اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوا اور زندگی اور زندگی کا سارا سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا انہوں نے اپنی سعادت سمجھا اور وہ دونوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہوئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اپنی بعثت کا اعلان فرمایا۔ تو مشرکین مکہ نے یہود و نصاریٰ سے مشورہ کے بعد کچھ سوال

کیے۔ پہلا روح کے متعلق دوسرا اصحاب کہف کے متعلق اور تیسرا ذوالقرنین کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ نے سب جواب مفصل دیئے تو منکرین کے پاس کوئی حجت نہ رہی تو انہوں نے پھر شیطان کے ایما پر یہ مطالبہ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اپنے ان غلاموں کو اپنی مجلس سے ہٹائیں جنہوں نے اپنی جان و مال اولاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیئے اور دن رات اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے قدموں میں بیٹھ کر اس کی یاد اور رضا کے طالب رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے وہ محبوب بندے ہیں جن کے گناہ معاف کر دئے گئے اور جو جنت کے مالک بنا دیئے گئے ہیں ان کو ان گمراہ لوگوں کیلئے ہر گز نہیں اٹھایا جائے گا۔ آپ نے دیکھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے اصول کے مطابق اصحاب کہف کی تاریخ سنائی وہاں ساتھ ساتھ مخلوق کو ہدایت بھی دی جو قرآن پاک کا اصلی مقصد ہے۔

آج کے فرمان میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مکمل کیا گیا۔ یہ ایک تاریخی واقعہ سنایا گیا اور مراد اس سے مخلوق خدا کی ہدایت ہے پہلی ہدایت یہ کہ جو اللہ تعالیٰ یا اسکا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتا ہے اس میں صداقت اور اس میں مخلوق کی بہتری ہوتی ہے بظاہر کچھ معلوم ہو لیکن حقیقت میں بہتری ہوتی ہے۔ شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ایسا کیوں کیا، لیکن جو نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں انہیں شیطان کے عمل کا علم ہوتا ہے اور وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہی وہ زندگیاں گذارتے ہیں دوسری یہ ہدایت کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اللہ تعالیٰ کا علم لدنی حاصل کرنے کیلئے ضرور تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تیسری یہ ہدایت کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کی عزت اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتی ہے اور ان کی اولاد کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ کرتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے تین سوال اللہ تعالیٰ کے بندے سے پوچھے۔ اور جواب سب کا ہماری ہدایت کیلئے ملا چوتھی یہ بات واضح ہوگئی۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اس کے سامنے زمان و مکان کے پردے نہیں رہتے۔ حدیث قدسی میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ مخلوق میں سے مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے دیکھے اس کے سامنے کون سے منزل دور ہوتی ہے اب یہ سارے واقعہ کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ کون تھا۔ اس میں مختلف آرائیں ہیں بعض نے کہا کہ یہ خضر علیہ السلام تھے جو قیامت تک زندہ ہے لیکن عقل یہ کہتی ہے اگر وہ زندہ ہوتا تو اللہ

تعالیٰ کے رسول ﷺ سے ضرور ملاقات کرتا حضور ﷺ پر بڑی مصیبتیں اور تکلیفیں آئیں آسمان سے فرشتے خدمت کیلئے آئے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اگر خضر تھا اور زندہ تھا تو کیوں نہ حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ جب تشریف لاتے ہیں تو گذشتہ امتوں کے لوگ بھی اس اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی بیعت کرتے ہیں تو وہ مسلمان ہوتے ہیں یہ شخص نہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت ہوا نہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اور نہ رسول پاک ﷺ کے ہاتھ پر ہوا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر کا استاد کس طرح بنا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نبی پاک ﷺ کا نور تھا۔ جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ہدایت دی۔ جو نور ساری مخلوق کے پیدا ہونے سے پہلے فرشتوں کو عرش الٰہی چودہ ہزار سال ذکر الٰہی کراتا رہا۔

اس سارے فرمان الٰہی میں نسبت رسولی ﷺ کی تعلیم دی گئی ہے۔ جس کیلئے ہم یہاں جمع ہیں اب یہ مدعا سامنے رکھ شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۵ مئی ۲۰۰٦ء

سورۃ الکھف [۸۳-۱۰۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳ۭ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۴ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝۸۵ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ
حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝۸۶
قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸۷ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝۸۸ۭ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝۸۹ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝۹۰ۙ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا
لَدَيْهِ خُبْرًا ۝۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝۹۲ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝۹۳ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓي اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝۹۴ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ
بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝۹۵ۙ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝۹۶ۭ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ
مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝۹۷ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّيْ حَقًّا ۝۹۸ۭ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝۹۹ۙ
وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝۱۰۰ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ
كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝۱۰۱ (سورۃ الکھف: ۸۳ تا ۱۰۱)

اور وہ آپ سے سوال کرتے ہیں ذوالقرنین کے متعلق آپ کہہ دیں میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال ہم نے اقتدار بخشا تھا اسے زمین پر اور ہم نے دیا تھا اس کو ہر قسم کا ساز و سامان پس وہ روانہ ہوا ایک راہ پر یہاں تک کہ جب وہ غروب آفتاب کی جگہ پہنچا تو اسنے اسے یوں پایا کہ گویا ڈوب رہا ہے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمہ میں اور اس نے وہاں ایک قوم پائی ہم نے اسے کہا اے ذوالقرنین خواہ تم سزا دو ان کو خواہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ تو ذوالقرنین نے کہا جس نے ظلم کیا ہوگا تو ہم اس کو سزا دینگے پھر اسے لوٹا دیا جائیگا۔ اسکے رب کی طرف تو وہ اسے عذاب دے گا۔ برا عذاب اور جو شخص ان میں سے ایمان لایا اور اچھے اعمال کئے تو اس کے لئے اچھا بدلہ ہے اور ہم اسے حکم دینگے ایسے احکام بجالانے کا جو آسان ہوں گے پھر وہ روانہ ہوا دوسرے راستے پر یہاں تک کہ جب وہ پہنچا طلوع آفتاب کے مقام پر تو اس نے پایا وہاں ایک قوم کو کہ یہیں کی تھی ہم نے ان کے لئے سورج سے بچنے کی کوئی آڑ۔ بات یوں ہی ہے ہم نے احاطہ کر رکھا ہے ہر اس چیز کا جو اس کے پاس تھی اپنے علم سے پھر وہ روانہ ہوا ایک اور راہ پر یہاں تک کہ وہ پہنچا دو پہاڑوں کے درمیان تو پایا اسنے ان دو پہاڑوں کے ادھر ایک قوم کو جو نہیں سمجھتی تھی کوئی بات انہوں نے کہا بیشک یاجوج ماجوج فساد مچاتے ہیں زمین میں تو کیا ہم کچھ اخراج آپ کیلئے مقرر کر دیں تا کہ بنا دیں آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک بلند و بالا دیوار اس نے کہا کہ وہ دولت اور جو میرے رب نے مجھے اختیار و اقتدار دیا ہے وہ بہت بہتر ہے پس تم میری مدد کرو جسمانی مشقت اور محنت سے میں بنا دوں گا۔ تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ تم لے آؤ میرے پاس لوہے کی چادریں یہاں تک کہ جب ہموار (برابر) کر دیا گیا خلا جو دو پہاڑوں کے درمیان تھا۔ تو اسنے حکم دیا کہ ڈھنکو یہاں تک جب وہ لوہا آگ بن گیا تو اس نے کہا لے آؤ میرے پاس پگلا ہوا تانبا تا کہ میں اسے پگلے ہوئے لوہے پر انڈیلوں۔ پھر یاجوج ماجوج بڑی کوشش کے باوجود اسے عبور نہ کر سکیں گے اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکیں گے ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے رب کی رحمت ہے اور جب میرے رب کا وعدہ آ جائیگا تو وہ اس دیوار کو ریزہ ریزہ کر دیگا۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہوتا ہے اور ہم درگزر کر دیں گے اس دن بعض کو اس دن کہ وہ کود کر گھس جائینگے دوسروں میں اور صور میں پھونکا جائیگا تو ہم پھر سب کو اکٹھا کر دینگے اور ہم ظاہر کر دینگے جہنم کو اس دن کفار کیلئے بالکل سامنے لا کر وہ جنکی آنکھیں تھیں پردے میں میری یاد سے اور نہیں طاقت رکھتے تھے بات کو سننے کی۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پورا قصہ سنا کہ کس طرح وہ اس ہستی سے ملنے گئے جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت تھی اور جس کو خاص علم حاصل تھا جس کی نظر کے سامنے کوئی پردہ نہ تھا۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ

مجھے ان لوگوں سے اختلاف ہے جو اس بندۂ خدا کو خضر کہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ خضر قیامت تک زندہ رہے گا۔ اس اختلاف کی وجہ یہ بتائی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ زندہ ہوتا تو نبی پاک ﷺ پر بڑی بڑی مصیبتیں اور مشکل اوقات آئے آسمان سے فرشتے خدمت کیلئے آئے۔ بعثت کا ابتدائی زمانہ شعب ابی طالب میں محصور ہونا پیش ہوتا اور اپنی خدمات پیش کرتا۔ لیکن وہ شخص کسی جگہ حاضر نہ ہوا اور نہ اس شخص نے موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام اور نہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین اسلام قبول کیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کی تربیت وہ کس طرح کرسکتا ہے جو خود نبی نہیں تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی رفاقت سے ہٹاتا ہے یہ وہی شخص ہوسکتا ہے جو موسیٰ علیہ السلام سے اونچا درجہ رکھنے والا ہو۔ جو سب سے پہلے اور سب سے آخر آنے والا ہے جس کیلئے ساری کائنات بنائی گئی ہے اور جس نے کائنات کی تخلیق سے پہلے چودہ ہزار سال اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کراتا رہا۔ جس کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ستر بار آسمان پر طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہو اور ہر بار ستر ہزار سال کے وقفے کے بعد دیکھا ہو جو سید المرسلین ہے اور جس کی تصدیق اور اطاعت کیلئے سارے انبیاء والرسل سے روز ازل اور روز میثاق عہد لیا گیا ہے اور جس کی نسبت حاصل کرنے کیلئے ہم یہ محفل منعقد کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن کا امتی بننے کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواہش ظاہر کی۔ جن کے طفیل حضرت آدم علیہ السلام کو معافی ملی۔ جس کی موجودگی اور برکت سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگی جس کی موجودگی کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے آگ کو گلزار کیا۔

آج کا فرمان الٰہی ذوالقرنین کے قصہ سے شروع ہوا اور انہی پر اختتام پذیر ہوا آپ کو یاد ہوگا۔ کہ مشرکین مکہ یہود ونصاریٰ سے مشورہ کر کے تین سوال نبی پاک ﷺ سے کئے تھے پہلا سوال کہ روح کیا ہے دوسرا یہ کہ اصحاب کہف کون تھے اور تیسرا سوال کہ ذوالقرنین کون تھا۔ نبی پاک ﷺ نے تینوں سوالوں کے مفصل جوابات دیئے اور مشرکین مکہ لاجواب ہوگئے۔ اسکے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ ہمیں اصحاب کہف یا ذوالقرنین یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تاریخ سے مطلب نہیں۔ یہ جو تمہیں ہدایت مل رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک کے ذریعہ سے ترہیب اور ترغیب ہے اس کیلئے تاریخ کی ضرورت ہے۔ جس وجہ سے اصحاب کہف کا ذکر کیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کا ذکر پاک ہوا اور اس کے ساتھ ضروری ہدایات دی گئیں جو آپ کو سنائی گئیں۔ انکے دہرانے کا وقت نہیں۔

آج کے فرمان میں ذوالقرنین کا قصہ سنایا گیا جس کا جواب ملا کہ یہ ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی

دین اور دنیا میں دنیا میں وہ مشرق سے مغرب کا بادشاہ بنا اور دین میں وہ اللہ تعالیٰ کا خاص مقرب بندہ تھا۔ اس نے سفر کیا مغرب کی طرف وہاں سورج غروب ہوتا نظر آتا تھا۔ اسی طرح مشرق میں وہاں تک حکومت بخشی جہاں سورج طلوع ہوتے نظر آتا تھا راستے پہاڑوں کی وجہ سے بند تھے۔ آگے جانا ممکن نہ تھا۔ اسکے ساتھ ہی یاجوج اور ماجوج کا بھی ذکر ہوا۔ یہ وحشی قبائل تھے جن کے راستے ذوالقرنین نے لوہے کی چادروں سے بند کر کے تابنا پگلا کر ڈالا۔ اور ایک مضبوط آہنی دیوار بنادی۔ لیکن جب قیامت کا وقت قریب آئے گا تو نہ یہ پہاڑ رہیں گے اور نہ دیواریں یاجوج ماجوج باہر آجائیں گے۔ ذوالقرنین کی تاریخ سے بھی ہماری ہدایت مقصود ہے جو اگلے فرمان الٰہی میں آپ کو کو سنائی جائے گی جو ساری سورۃ کہف کا نچوڑ ہے یہاں اتنا کہنا کافی ہے کہ ہر جگہ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی سے حاصل ہوتی ہے اور یہ غلامی نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ جس سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔ انسان اپنے ازلی دشمن شیطان کو مغلوب کر کے زندگی گذار سکتا ہے اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں محفل میں جمع ہوئے ہیں۔ اس مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۲ مئی ۲۰۰۶ء

سورۃ الکہف [١٠٢_١١٠]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَہَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا ۝١٠٢ قُلْ ہَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۝١٠٣ؕ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَہُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝١٠٤ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ وَلِقَآئِہٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا ۝١٠٥ ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمْ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ ہُزُوًا ۝١٠٦ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَہُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝١٠٧ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْہَا حِوَلًا ۝١٠٨ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا ۝١٠٩ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا ۝١١٠ (سورۃ الکہف: ١٠٢ تا ١١٠)

کیا گمان کرلیا ہے کفار نے کہ وہ بنالیں گے میرے بندوں کو میرے سوا اپنا کارساز اور حمایتی بے شک ہم نے تیار کر رکھا ہے کفار کی رہائش کیلئے جہنم کو آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم مطلع کریں تمہیں ان لوگوں کا حال جو کہ لحاظ سے خسارے میں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد صرف دنیاوی زندگی کی آراستگی کیلئے رہ گئی اور وہ خیال کررہے ہیں کہ وہ کوئی عمدہ کام کررہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکار کردیا ہے اپنے رب تعالیٰ کی آیتوں کا اور اس سے ملاقات کا تو ضائع ہوگئے ان کے سارے اعمال اور روز قیامت کوئی ترازو نہیں نصب کریں گے ان کیلئے یہ ہے ان کی جزا جہنم اس وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں علیہم السلام کا مذاق اڑایا۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے فردوس کے باغات میں ان کی رہائش گاہیں ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ نہیں چاہیں گے

کہ وہ اس جگہ کو کہ بدلیں۔ آپ کہہ دیں کہ اگر ہو جائے سمندر سارا روشنائی میرے رب کے کلمات کے لکھنے کیلئے تو ختم ہو جائیگا سمندر اس سے پہلے کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات اگرچہ لے آئیں اتنی ہی اور روشنائی اس کی مدد کو آپ کہہ دیں میں بشر ہوں تمہاری طرح جبکہ وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا خدا صرف ایک اللہ وحدہٗ لاشریک ہے پس جو شخص امید رکھتا ہے اپنے رب سے ملنے کی تو اسے چاہیے کہ وہ نیک اعمال کرے اور نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو۔

پچھلے فرمان الٰہی میں ذوالقرنین کا قصہ ذکر فرمایا گیا۔ اسکے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ یہ قصے تو منکرین کے سوالوں کے جواب تھے انکے ساتھ ہدایت بھی دی گئیں جو آپ سن چکے ہیں ذوالقرنین کے قصہ میں بھی ہدایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور مالک ہے جو چاہے عطا کر دے اور جو چاہے واپس لے لے۔ ذوالقرنین سے مراد دین اور دنیا میں اعلیٰ مقام رکھنے والا وہ شخص ہے جو (یعنی دو سینگوں والا دین اور دنیا) اللہ نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا جو مغرب سے مشرق تک کا علاقہ فتح کرتا چلا گیا اور سلطنت عظیم حاصل کی۔ اتنی شوکت تھی کہ دو پہاڑوں کو لوہے سے تانبے کو ملا کر بند کر کے وحشی قبائل کو بھی روک دیا۔ ایسے شخص نے بالآخر یہی کہا کہ یہ سب جو کچھ میں نے کیا یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور قیامت ضرور آئے گی اور اس وقت جب صور میں پھونکا جائیگا۔ تو سب پہاڑ اور دیواریں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی اور ایک چٹیل میدان بن جائیگا۔ سب مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کا جواب دے گی کفار جہنم کو دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے لیکن یہ ان کی غفلت اور بغاوت کا نتیجہ ہوگا۔ دراصل یہ جواب ان لوگوں کو تھا۔ جو اپنے آپ کو سردار سمجھتے تھے اور غرور و تکبر کا شکار تھے۔ ان کو بتایا گیا کہ تمہاری کیا حیثیت ہے ذوالقرنین جیسے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق اور مالک مانا اور اقرار کیا۔ اسلئے اپنی بساط کو سمجھو غرور و تکبر سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرو۔

آج کا فرمان الٰہی بھی انہی ہدایتوں کا خلاصہ ہے جو سورۃ کہف میں فرمائی گئیں کہ دنیا میں دو جماعتیں ہیں ایک وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے سر جھکا دیئے حضور ﷺ کی اطاعت اختیار کی اور نسبت رسولی ﷺ سے اپنے قلوب کو منور کیا اور دونوں جہانوں میں سرخرو سرفراز ہوئے اور اپنے خالق و مالک کی نعمتوں کے حقدار ہوئے دوسری وہ جماعت جس نے اپنے ازلی دشمن شیطان کو دوست بنایا۔ اس کی ایما پر اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کے سامنے باغی ہوئے۔ قیامت کا انکار کیا کفر کی تاریکی میں ڈوبے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر دیا۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ کے بندوں فرشتوں سورج آگ و ہوا کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا اور انکے سامنے سجدہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاد رکھو

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ دنیا کو ہی اصلی زندگی سمجھا اور اسی میں لگے رہے اور اللہ تعالیٰ سے غافل ہو گئے۔ ایسے لوگ قیامت میں تہی دست ہونگے۔ انکا ٹھکانہ جہنم ہوگا دنیا کا کوئی عمل جس کو وہ بہت وزنی سمجھتے تھے وہ آخرت میں بے معنی اور بے قیمت ہوگا اور جن لوگوں نے شیطان کو اپنا دشمن جان لیا اور شیطان اور نفس سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کر لی ان کے دل و دماغ روشن ہو گئے انہوں نے زندگیاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں گذاریں دنوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہو گئے۔ حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ ان لوگوں کو بتا دیں کہ قیامت ضرور آئیگی۔ اور اسکی تیاری کیلئے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اپنے اعمال درست رکھیں اور یہی ہدایت اور حکم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ لائے کہ ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراطٌ مستقم یعنی اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے وہ حدہٗ لاشریک ہے وہی زندہ کرنے والا ہے اور وہی مارنے والا ہے وہی عطا کرنے والا ہے اور وہی واپس لینے والا ہے جب تمہارے سامنے دو کام ہوں ایک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور دوسرا دنیاوی زینت اور جاہ و جلال والا۔ تو حق یہ ہے کہ اہمیت دو اللہ تعالیٰ کی رضا کے کام کو اور اس طرح کر کے جہاد اکبر کرو کہ اس میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہوگی۔ اور اگر دل میں دنیاوی خواہش کو اہمیت دو گے تو یہ شرک خفی ہے جو تباہی اور بربادی کا سبب ہوگا اور نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کا سبب ہوگا اور شیطان کے غالب ہونے کا سبب بنے گا۔ دیکھو بلب میں اس وقت پاور ہاؤس کی روشنی آتی ہے جب اسکی نسبت میں بال برابر بھی کوئی دوسری چیز نہ ہو۔ ورنہ روشنی نہیں آئے گی اور پیوستگی ناقص ہوگی۔ بعینہٖ اسی طرح نبی پاک ﷺ سے نسبت میں کوئی دنیاوی خواہش موجود نہیں ہونی چاہیے تب جا کر نسبتِ رسولی ﷺ سے دل و دماغ منور ہونگے اور اس طرح شیطان سے انسان بچ سکتا ہے۔ اسی لئے نسبتِ رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں اور یادِ الٰہی کرتے ہیں۔ کیونکہ یادِ الٰہی سے سینے صاف ہوتے ہیں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنتے ہیں۔ اسی مدعا کو پیش نظر رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ١٩ مئی ٢٠٠٦ء

سورۃ مریم [۱-۱۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝٢ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝٥ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ ۙ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥

(سورۃ مریم: ۱ تا ۱۵)

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١ ذکر ہے آپ کے رب کی رحمت کا جو اسنے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر فرمائی۔ جب اس نے پکارا اپنے رب کو چپکے چپکے عرض کی۔ اے میرے رب میری حالت یہ ہوگئی کہ میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر کے بال بالکل سفید ہوگئے ہیں بڑھاپے کی وجہ سے اور اب تک ایسا نہیں ہوا کہ میں نے تجھے پکارا ہو اے میرے رب اور میں نامراد رہا ہوں۔ اور میں ڈرتا ہوں ورثاء سے میرے بعد اور میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس بخش دے مجھے اپنی طرف سے ایک وارث جو وارث ہو میرا اور وارث ہو یعقوب علیہ السلام کی آل کا اور اسے تو اپنا پسندیدہ بنا اے زکریا ہم

Collection Of Adevcate Showkat

خوشخبری دیتے ہیں تجھے ایک بچے کی اس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے نہیں بنایا اس کا کوئی اور ہم نام اس سے پہلے حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کی میرے رب کیسے ہوسکتا ہے میرے ہاں لڑکا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں خود پہنچ گیا ہوں بڑھاپے کی انتھا کو۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوں ہی ہوگا جیسا کہ تیرے رب نے فرمایا کہ اس کبرسنی میں تجھے بچہ دینا آسان بات ہے میرے لئے۔ میں نے تمہیں بھی تو پیدا کیا تھا اس سے پیشتر حالانکہ اس وقت تم کچھ بھی نہ تھے۔ زکریا علیہ السلام نے عرض کی۔ کہ اے میرے رب کردے میرے لئے اس کی کوئی علامت جواب ملا کہ علامت یہ ہوگی کہ تو بات نہیں کرسکے گا لوگوں سے تین رات تک حالانکہ تو بالکل تندرست ہوگا پھر آئے اپنی قوم کے پاس عبادت خانہ سے نکل کر تو اشارہ سے انہیں سمجھایا کہ تم سب تسبیح پڑھو اپنے رب کی صبح اور شام اے یحییٰ پکڑلو اس کتاب کو مضبوطی سے اور ہم نے عطا کی انہیں دانائی جبکہ وہ بچے تھے نیز عطا فرمادی دل کی نرمی اپنی ذات سے اور نفس کی پاکیزگی اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔ اور وہ خدمت گذار تھا اپنے والدین کا اور جابر اور سرکش نہ تھا اور سلامتی ہو اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ انتقال کرے گا اور جس دن وہ اٹھایا جائے گا دوبارہ زندہ کرکے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں سورۃ کہف پوری ہوئی سورۃ کہف بڑی عظمت اور برکت والی سورۃ ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو اُس کی پہلی دس آیات دن کو پڑھے گا۔ اور دس آیات آخری رات کو پڑھے گا تو اس کو سراپا نور بنادیگی جو ساری سورۃ کہف کو پڑھے گا۔ تو اس کے منہ سے لے کر آسمان تک نور ہوگا اور جو جمعہ کے دن اس سورۃ مبارکہ کو پڑھے گا تو قیامت کے دن اس پر نور ہوگا۔ اور اس کے دشمن ذلیل وخوار ہونگے۔ اسی طرح اصحاب کہف کے نام اگر لکھ کر درخت کے پتوں پہ پھیلا دیئے جائیں تو بارش ہوجائے گی اور اگر ان کے نام لکھ کر آگ کے قریب کئے جائیں تو بارش بند ہوجاتی ہے سورۃ کہف نازل تو اس وقت ہوئی جب مشرکین مکہ نے یہود ونصاریٰ کے ایما پر حضور پاک ﷺ کے سامنے تین سوالات پیش کئے کہ روح کیا ہے اصحاب کہف کون تھے اور ذوالقرنین کون تھا۔ تینوں سوالوں کے جوابات حضور ﷺ نے مفصل دیئے۔ لیکن اس میں پڑھنے والوں کیلیئے بہت ہدایت بھی بیان کی گئی ہے اور ہر سوال کا جواب بھی موجود ہے پہلی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی کلام میں کوئی کمی یا نقص نہیں ہوتا۔ دوسری یہ بات کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہوجائے اس کیلیئے دونوں جہانوں کی خوشخبری ہے اور جو اللہ تعالیٰ کیلیئے اپنی خواہشات اور آرام قربان کردے وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں عزت والا ہوجاتا ہے اور مخلوق کیلیے قابل احترام ہوجاتا ہے اس کی یادگار بنانا ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ہدایت سکھانے کیلیئے اپنے بندوں کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ہوجاتا ہے اس کے سامنے زمان ومکان

کے پردے نہیں رہتے۔ وہ جو کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے۔ اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات ہیں ساری دنیا کے سمندر اگر سیاہی بن جائیں اور جنگلات کے درخت قلم بن جائیں تو اللہ تعالیٰ کی صفات اور تعریفیں لکھ کر ختم نہیں کر سکتے یہ ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی تعریفیں اور صفات ختم نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ بظاہر بشر تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ یہ اس لئے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کے سامنے بغاوت کر کے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان سے یہی کہلوایا کہ آپ ہمیں کیا ہدایت دیتے ہیں آپ تو ہماری طرح بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام سے ہدایت معجزات صادر ہوئے جو مافوق الفطرت تھے تو شیطان نے لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ ہیں یا اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کیا۔ اندھوں کو بینا کیا۔ کوڑھ کے بیماروں کو تندرست کیا۔ نبی پاک ﷺ نے امت کو شیطان کی اس طرح کی چالوں سے بچانے کیلئے فرمایا کہ وہ بشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں کیونکہ حضور پاک ﷺ کے اشارے پر ساری کائنات رقص کرتی تھی۔ سورج کی گردش رک گئی اندھے درست ہوئے آپ نے ازل سے ابد تک کی تمام خبریں سنا دیں اور اسی طرح محیّر العقول معجزات ظاہر ہونے پر خطرہ تھا۔ کہ کہیں شیطان گمراہ نہ کر دے اس لئے فرمایا کہ سب کا مالک و خالق اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا محبوب ﷺ بنایا۔ اور ساری مخلوق کو آپ کے ادب اور احترام کا پابند کیا۔ اس لئے آخر یہ حکم سنایا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی ہے اور اس کی عبادت اس طرح کرنی چاہیے کہ اس میں کوئی اور چیز شامل نہ ہو۔ جب بھی دل میں دنیا کی خواہش اللہ تعالیٰ کے حکم اور رضا سے ٹکرائے۔ تو دنیاوی خواہش کو ترک کر دینا اسلام اور عبادت ہے۔

آج کے فرمان الٰہی سورہ مریم میں فرمایا گیا بعثت نبوی ﷺ پر مشرکین مکہ نے حضور ﷺ کو اور حضور ﷺ کے غلاموں کو تکلیفیں اور اذیتیں دینے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہر قسم کی تکلیف اور اذیت دی مذاق اڑائے خاص طور پر غریبوں پر ظلم کی انتہاء کر دی۔ اس حال میں حضور ﷺ نے اپنے غلاموں کو ہجرت کا حکم دیا کہ ملک حبشہ میں ہجرت کر جاؤ اس لئے کہ وہاں کا بادشاہ نجاشی بہت نرم دل عقلمند اور انصاف پسند ہے وہ ضرور مسلمانوں کی دلداری کرے گا۔

چنانچہ تھوڑے تھوڑے ہو کر تقریباً ستر کے قریب مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے جب مشرکین مکہ کو پتہ چلا تو انہوں نے اپنے بڑے اور پڑھے لکھے لوگوں کو اپنا سفیر بنا کر تحائف کے ساتھ شہنشاہ حبشہ کے پاس بھیجا۔ اور اسے کہا گیا کہ یہ

لوگ (مسلمان) اپنے دین سے منحرف ہو کر گمراہ ہو گئے ہیں اور عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں اس لئے ان کو واپس مکہ مکرمہ بھیجا جائے۔ اس پر شاہ حبشہ نجاشی نے مسلمانوں کو بھی اپنے دربار میں بلالیا اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا دین ہے مسلمانوں کی طرف سے حضرت جعفر ؓ بولے اور فرمایا کہ ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہمیں ہدایت دی ہم اپنے ہاتھوں سے پتھر لوہے اور لکڑی کے بت بنا کر ان کو پوجتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ نے ہمیں بچیوں پر رحم کی تعلیم دی ہے اور بتایا کہ بچی قیامت کے دن دوزخ اور باپ کے درمیان ڈھال بنے گی ہم اتنے گمراہ تھے کہ سوتیلی ماں کو باپ کی جائیداد سمجھ کر اسے اپنی ملکیت میں لیتے تھے ہمیں سوتیلی ماں کو ماں سمجھایا گیا ہمیں جوئے قتل شراب چوری اور بے حیائی سے منع فرمایا گیا۔ اس پر کفار مکہ کے سفیروں نے کہا کہ یہ مسلمان تو حضرت عیسیٰ ؑ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بندے سمجھتے ہیں اس پر شاہ نجاشی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ ؑ کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے حضرت جعفر ؓ نے سورۃ مریم کی آیات بینات کی تلاوت فرمائی سب پر سناٹا چھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی کلام اور حضرت جعفر ؓ کی پاک زبان سے تلاوت ہو۔ نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی تر ہو گئی جب سورۃ مریم کی تلاوت حضرت جعفر ؓ نے مکمل کی تو بادشاہ نجاشی نے ہاتھ میں ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے اور جو حضرت عیسیٰ ؑ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ وہ اس تنکے کے برابر نہ اس سے کم اور نہ زیادہ تھے مشرکین مکہ کے بھیجے ہوئے تحائف واپس کر دیئے اور مسلمانوں کو کہا کہ یہ تمہارا گھر ہے جتنا عرصہ تمہاری مرضی ہے یہاں ٹھہرو بالکل بے غم اور بے فکر ہو کر یہاں پر رہیں اس سورۃ کو شروع حضرت زکریا ؑ کے ذکر سے کیا گیا جو عمر رسیدہ ہو گئے تھے۔ انہیں کسی چیز کا غم نہ تھا۔ غم صرف یہ تھا کہ انکا کوئی وارث نہیں جو اس دین کی میرے بعد خدمت کریگا۔ جو اللہ کے پیغمبر حضرت یعقوب ؑ کا وارث ہو سکے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے دل سے فریاد کی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی الدُّعا یدد القضآء دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اس بڑھاپے کی عمر میں بانجھ بیوی سے بچے کا پیدا ہونا جو بظاہر ناممکن تھا وہ ممکن ہوا اور ایسا بیٹا عطا فرمایا جس کو بچپن سے ہی بزرگی عطا فرمائی گئی جس کی ولادت کا دن بھی عزت والا اور وفات کا دن بھی عزت والا بنا دیا۔ یعنی ایسے لوگوں کی یادگار اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ فعل ہے۔ جس طرح اصحاب کہف پر یادگار بنانا پسندیدہ فعل ہے۔ ہمارے لئے ہر واقعہ سے یہی بات نکلتی ہے کہ ہم جس رسول پاک ﷺ کے امتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ ہیں جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات پیدا فرمائی جن کی یاد اور جن کی غلامی واطاعت ہمارے لئے مشعل راہ ہے ان کی نسبت سے ہی اللہ تعالیٰ کے فیوض

وبرکات حاصل ہوسکتے ہیں اور گمراہ کرنے والے شیطان سے انسان بچ سکتا ہے اسلئے اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں اکٹھے ہوکر یادالٰہی سے اپنے سینے صاف کرتے ہیں۔ اسی مدعا کو پیش نظر رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۰۶ء

سورۃ مریم [۱۶-۳۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا (١٦) فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫
فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (١٧) قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا (١٨)
قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا (١٩) قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ
بَغِيًّا (٢٠) قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا
مَّقْضِيًّا (٢١) فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا (٢٢) فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ
يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا (٢٣) فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ
سَرِيًّا (٢٤) وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (٢٥) فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا
تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا (٢٦) فَاَتَتْ بِهٖ
قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا (٢٧) يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ
اُمُّكِ بَغِيًّا (٢٨) فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا (٢٩) قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ
الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا (٣٠) وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (٣١)
وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا (٣٢) وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ
حَيًّا (٣٣) ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ (٣٤) (سورۃ مریم: ۱۶ تا ۳۴)

اور بیان کیجئے کتاب میں مریم کا حال جب وہ الگ ہوگئی اپنے مکان اور گھر والوں سے جو مشرق کی جانب تھا۔ پس بنایا اس نے لوگوں سے ایک پردہ پھر ہم نے بھیجا اسکی طرف جبرائیل کو پس وہ ظاہر ہوا اسکے سامنے ایک

تندرست انسان کی شکل میں تو حضرت مریم علیہا السلام بولی کہ میں پناہ مانگتی ہوں رحمٰن کی تجھ سے اگر تو پرہیزگار ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں تمہارے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے عطا کروں ایک پاکیزہ فرزند تو مریم نے کہا کہ میرے ہاں کس طرح بچہ ہو سکتا ہے حالانکہ نہیں چھوا مجھے کسی آدمی نے اور نہ ہی میں بدچلن ہوں جبرائیل نے کہا یہ درست ہے مگر رب نے فرمایا کہ بچہ دینا میرے لئے بالکل آسان بات ہے، ہم بنائیں گے اسے لوگوں کیلئے ایک نشانی اور سراپا رحمت اپنی طرف سے اور یہ ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ پس وہ حاملہ ہو گئیں پھر وہ چلی گئیں ایک کنارے اور دور کی جگہ پر پس آیا انہیں دردزہ ایک کھجور کے درخت کے پاس اور کہنے لگیں کہ کاش میں مرگئی ہوتی اس سے پہلے اور فراموش کر دی گئی ہوتی۔ پس پکارا اسے فرشتہ نے اس کے نیچے کی طرف سے کہ غم زدہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جاری کر دی ہے تیرے لئے نیچے کی طرف ایک ندی اور ہلاؤ اپنی طرف کھجور کے تنے کو گرنے لگیں گی تم پر کھجوریں انہیں کھاؤ اور پیو پانی ندی سے اور اپنے فرزند کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو اور اگر دیکھو کسی آدمی کو تو کہو کہ میں نے نذر مانی ہے رحمٰن کیلئے خاموشی کا روزہ پس آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ اس کے بعد لے آئیں وہ بچے کو اپنی قوم کے پاس اسے اٹھائے ہوئے۔ تو انہوں نے کہا کہ اے مریم تم نے بہت برا کام کیا ہے اے ہارون کی بہن نہ ہی تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تمہاری ماں بدچلن تھی۔ اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا تو لوگ کہنے لگے۔ اس بچے سے ہم کیسے بات کریں جو ابھی گہوارہ میں ہے۔ وہ بچہ بولا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے اور اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور اس نے مجھے حکم دیا ہے نماز ادا کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا جب تک زندہ ہوں اور مجھے خدمت گذار بنایا ہے اپنی والدہ کا اور اس نے نہیں بنایا مجھے جابر بدبخت اور سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں مروں گا اور جس دن مجھے اٹھایا جائیگا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں سورۃ مریم کے متعلق آپ کو بتایا تھا اور اس کی پہلی آیات مبارکہ آپ کو سنائی تھیں جن میں حضرت ذکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر تھا کہ حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور ایک سو بیس سال کی عمر میں بانجھ عورت جس کی عمر اٹھانوے سال تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے بچہ دیا اور اس بچے کا نام اللہ تعالیٰ نے ہی یحییٰ رکھا۔ انہیں بچپن میں نبوت اور حکمت دی گئی ساری خوبیوں کا مالک بنایا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ساری صفات تو اس لئے تھیں کہ وہ نبی تھے۔ نور نبوت سے منور تھے۔ لیکن اب

اگر کوئی شخص ایسی صفات حاصل کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہئے تو اسے نور نبوت والے سے نسبت قائم کرنی پڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نبی پاک ﷺ سے نسبت حاصل کرنے کیلئے یہاں یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے التجا کرتے ہیں۔ آج کا فرمان حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق ہے آپ حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی کی بہن کی صاحبزادی تھیں۔ آپ اپنی والدہ کی دعا سے پیدا ہوئی تھیں جنھوں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا لڑکا ہو تو میں اسے اللہ تعالیٰ کے گھر کا خادم بناؤں گی چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں اب اپنی نذر کا کیا کروں میرے ہاں تو بچی پیدا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بچی بچے سے بہتر ثابت ہوسکتی ہے اس طرح حضرت مریم علیہا السلام عبادت خانے کی خدمت گذار بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے حضرت مریم علیہا السلام اکیلے ان کو آدمی کی شکل میں دیکھ کر گھبرا گئیں اور ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تجھ سے اگر تم خدا کا ڈر رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ فرشتہ ہوں اور آپ کو ایک بچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کرنے کیلئے آیا ہوں اور اس کی خوشخبری دیتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا میرا بچہ کس طرح ہوگا۔ مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کے گلے (منہ) میں پھونک ماری تو وہ حاملہ ہوگئیں پھر آپ علیحدگی میں چلی گئیں جب بچہ ہونے والا تھا۔ تو فرشتے نے ان کو کہا آپ کھجور کے تنے کو ہلائیں تازہ کھجوریں گریں گی آپ کھائیں اور آپ کے نیچے کی طرف ندی بہہ رہی ہے اس کا پانی پیئیں چنانچہ جب بچہ پیدا ہوگیا تو فرشتے نے اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا کہ آپ اسے اپنی قوم کی طرف لے چلیں اور کسی سے بات نہ کریں اور ان کو کہہ دیں۔ کہ میں کلام نہ کرنے کے روزے میں ہوں چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر قوم کے پاس آئی۔ ساری قوم مخالف ہوگئی اور انہوں نے کہا آپ پاکیزہ تھیں آپ کا باپ اور ماں پاکیزہ لوگ تھے یہ بچہ کہاں سے لائی ہو تو حضرت مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو تو لوگوں نے کہا کہ بچہ گہوارہ میں کیسے بول سکتا ہے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام بول اٹھے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں مجھے نبوت عطا کی گئی ہے اور کتاب عطا کی گئی ہے میری ولادت میری موت اور میرے قیامت کے دن اٹھنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام جن کے متعلق یہودی کئی قسم کے الزام لگاتے ہیں اور غلط بیانی کرتے ہیں وہ سب باطل پر ست ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں گذشتہ فرمان کی طرح یہ بات واضح کردی کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کی ولادت وصال اور قیامت کے دن اٹھنا عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتا اور نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر برستی ہے اس

لئے لوگ ان کی ولادت اور موت کا دن مناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے تا کہ آخرت میں وہ اس اللہ تعالیٰ کے بندے پر برستی رحمت۔ کے حقدار ہو جائیں۔ ہمارے آقا تو سید المرسلین اور رحمۃ اللعالمین ہیں۔ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہو سکیں۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲ جون ۲۰۰۶ء

سورۃ مریم [۳۵_۴۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَہٗ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝۳۵ وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۳۶ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِہِمْ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ مَّشْھَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۳۷ اَسْمِعْ بِہِمْ وَاَبْصِرْ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰکِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۸ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ وَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۹ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْہَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝۴۰ (سورۃ مریم: ۳۵ تا ۴۰)

یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ اس سے پاک ہے۔ جب وہ فیصلہ فرما دیتا ہے کسی کام کا تو بس اتنا حکم دیتا ہے اس کیلئے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے پھر کئی گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے پس ہلاکت ہے کفار کیلئے اس دن کی حاضری کے وقت جو بہت بڑا ہے وہ خوب سننے لگیں گے اور دیکھنے لگیں گے جس دن یہ آئیں گے ہمارے پاس۔ لیکن یہ ظالم آج تو کھلی گمراہی میں ہیں اور اے محبوب ﷺ آپ ڈرائیں ان کو حسرت کے دن سے جب ہر معاملے کا فیصلہ کر دیا جائیگا اور ابھی یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے یقیناً ہم ہی وارث ہونگے زمین کے اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اور ہماری طرف ہی سب لوٹائے جائیں گے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے جو فرمان الٰہی سنا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں پر بہت مہربان ہوتا ہے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر برستی ہیں جب وہ پیدا ہوں اور جب اس دنیا سے انتقال کر کے اللہ تعالیٰ سے ملیں اور جب وہ قیامت کے روز اٹھیں گے جب ہر شخص حیران اور پریشان ہوگا۔ اس لئے ایسے لوگوں کے راہ

پر چلنا اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو اس کی دینی اور دنیاوی حیرانگی اور پریشانگی دور ہو جاتی ہے اسے گناہوں سے پاک ہر قسم کی مرضوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اتنی رحمت والے دن کی یاد اور اس کی خوشی انسان پر فرض ہو جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بندے کی پیدائش اور وصال کے دن کو منانا اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم حضور سید المرسلین ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب سے نسبت کے طالب رہتے ہیں اور حضور ﷺ کے ولادت اور وصال کے دن کو مناتے ہیں ایک طرف اس نسبت سے ہمارے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں دوسری طرف ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرتے ہیں۔ آج کا فرمان مخلوق خدا کو ان سب گمرائیوں سے پاک کرنے کیلئے ہے۔ جو شیطان نے مخلوق کے دلوں میں پیدا کیں کہ بغیر باپ کے بیٹا بچپن میں بولنے والا اتنے عظیم الشان معجزات رکھنے والا انسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے پھر ایسے گمراہ لوگوں کے کئی فرقے بن گئے ایک فرقہ یہ یقین کرنے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ دوسرے فرقے نے یہ عقیدہ بنالیا کہ اللہ تعالیٰ تین کا مجموعہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم اور تیسرا فرقہ صحیح عقیدہ رکھنے والا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول علیہ السلام ہیں مخلوق کی ہدایت کیلئے تشریف لائے اور یہود نے تو بالکل ہی کفر اور بیہودہ بکواس بکنا شروع کر دیا جو ان پر بہتان عظیم ہے دونوں طبقوں گروہوں کی گمراہی نسبت رسولی ﷺ کے محرومی کی وجہ سے ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی ان سے نسبت قائم کرتے تو انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم یاد رہتی اور شیطان انہیں گمراہ نہ کر سکتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو صاف اور اعلانیہ فرما دیا تھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب ہے پس سب اسی کی بندگی کرو۔ اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو سارے انبیاء علیہم السلام لوگوں کو دیتے رہے مگر جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوئے شیطان ان کے قلوب پر قبضہ کر کے ان کے دلوں میں گمراہ کن خیالات پیدا کرتا رہا ہے۔ اب بھی کچھ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہیں وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ نہیں مانتے اور یوسف نجار کا بیٹا مانتے ہیں۔ حالانکہ اگر سورۃ مریم کی تلاوت نسبت رسولی ﷺ کی روشنی میں کی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانی بنایا اور یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ہم اسی نسبتِ رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے یہاں اس محفل ذکر میں حاضر ہیں تا کہ یاد الٰہی سے سینوں کو صاف

کر کے نسبتِ رسولی ﷺ کے قابل بنائیں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۹ جون ۲۰۰٦ء

سورۃ مریم [۴۱۔۵۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ (سورۃ مریم: ۴۱ تا ۵۰)

اور ذکر کیجئے آپ کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا وہ بڑا راست باز نبی تھا جب اس نے کہا اپنے باپ سے کہ اے میرے باپ تو کیوں عبادت کرتا ہے اس کی جو نہ کچھ سنتا ہے اور نہ کچھ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے اے میرے باپ بے شک آیا ہے میرے پاس وہ علم جو تیرے پاس نہیں آیا اس لئے تو میری پیروی کر میں دکھاؤں گا تجھے سیدھا راستہ اے باپ شیطان کی پوجا نہ کر وہ تو رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اے باپ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تجھے پہنچے عذاب (خدائے) رحمٰن کی طرف سے تو تو بن جائے شیطان کا ساتھی باپ نے کہا کیا روگردانی کرنے والا ہے تو میرے خداسے اے ابراہیم اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کردونگا اور تو دور ہو جا میرے سامنے سے کچھ عرصہ تک تو ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا سلام ہو تم پر مغفرت طلب کرونگا تیرے لئے اپنے رب سے بیشک وہ مجھ پر بے حد مہربان ہے اور میں

الگ ہو جاؤں گا تم سے اور ان سے بھی جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور میں اپنے رب کی عبادت کرونگا مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کی برکت سے نامراد نہیں رہوں گا۔ پس جب وہ جدا ہو گیا ان سے اور جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو عطا فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور سب کو ہم نے نبی بنایا اور ہم نے عطا فرمائیں انہیں اپنی رحمت سے (طرح طرح کی نعمتیں) اور ہم نے ان کے لئے سچی اور دائمی تعریف کی آواز بلند کردی۔

پچھلے فرمان الٰہی میں یہود و نصاریٰ کو فرمایا گیا کہ وہ نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے گمراہ ہو گئے اور تینوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا اللہ تعالیٰ یا خدائی کا حصے دار بنا دیا اور یہود نے کفر بک کر بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا آج کے فرمان میں بھی انہیں منکرین کا ذکر فرمایا گیا کہ مشرکین مکہ اپنے آپ کو معزز اور اللہ تعالیٰ کے قریب بتاتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں آج کے فرمان میں ان کو بتایا گیا ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد بن کر معزز بنتے ہیں پہلے وہ یہ تو معلوم کریں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کون تھے ان کی تعلیم کیا تھی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو کس طرح مخلوق خدا تک پہنچایا اور کیا کیا مصیبتیں برداشت کیں آپ کی اولاد بننے سے پہلے آپ کے اطاعت ضروری ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کے خلاف بغاوت کی باپ نے جب بیچنے کے لئے بت دیئے تو آپ علیہ السلام نے ان کو ٹخنوں سے باندھ کر گلیوں میں گھسیٹا اور ساتھ ہی یہ اعلان فرمایا کہ ہے کوئی بے وقوف جوان بے فائدہ چیزوں کو خرید کر اپنا خدا بنائے اور آپ علیہ السلام نے اپنے باپ کو صاف کہا کہ ان بتوں کو کیوں پوجتے ہو یہ نہ سنتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے نور نبوت سے نوازا ہے میری بات سنیں ورنہ اللہ تعالیٰ جو رحمٰن ورحیم ہے تم پر اس کا عذاب آئیگا اور تم شیطان کے ساتھی بن جاؤ گے مگر باپ نے کہا کہ میں تمہیں سنگسار کروں گا اگر تم باز نہ آئے اور آپ علیہ السلام کو گھر سے نکال دیا آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں جن کو تم نے خدا کے بغیر پوجنے کا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے البتہ آپ کی ہدایت کیلئے میں دعا ضرور کرتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب دنیا یعنی بادشاہ اس کی رعایا باپ سب دشمن ہو گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکے کیونکہ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبیوں کا باپ بنایا تھا آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور پھر نبی پاک ﷺ پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی عزت سے نوازا یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہا کہ میری اطاعت کرو یعنی میرے ساتھ نسبت قائم کرو تا کہ جو علم اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے اس سے آپ کے دل و دماغ کی ظلمت دور ہو اور آپ کھلی حماقت سے بچیں کہ آپ ان کو خدا بناتے ہو جو نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت ہی انسان کو شیطان سے آزاد کر سکتی ہے اور دل و دماغ روشن ہو کر اس قابل ہو جاتے ہیں کہ انسان برائی اور اچھائی میں تمیز کر سکے یہی وجہ ہے کہ ہم نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کو حاصل کرنے کیلئے یادالٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرتے ہیں اور یہی اس محفل کا مدعا ہے۔ یہی خیال کر کے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۶ جون ۲۰۰۶ء

سورة مریم [۵۱_۶۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى إِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝۵۱ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝۵۲ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝۵۳ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيْلَ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝۵۴ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝۵۵ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝۵۶ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝۵۷ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝۵۸ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝۵۹ إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝۶۰ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ إِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَأْتِيًّا ۝۶۱ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا إِلَّا سَلٰمًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝۶۲ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝۶۳ (سورة مریم: ۵۱ تا ۶۳)

اور ذکر فرمایئے کتاب میں موسیٰ کا بے شک وہ (اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے تھے) مخلص اور رسول و نبی تھے اور ہم نے انہیں پکارا طور کی دائیں جانب سے اور ہم نے انہیں قریب کیا راز کی باتیں کرنے کیلئے اور ہم نے بخشا انہیں اپنی خاص رحمت سے ان کا بھائی ہارون جو نبی تھا اور ذکر کیجئے آپ کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا بے شک وہ وعدہ کے سچے تھے اور رسول (اور) نبی تھے اور وہ حکم دیا کرتے تھے اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور وہ اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے اور ذکر فرمایئے کتاب میں ادریس علیہ السلام کا بے شک وہ بڑے راستباز تھے اور نبی تھے اور

ہم نے بلند کیا تھا انہیں بڑے اونچے مقام تک یہ وہ (مقدس ہستیاں) وہ لوگ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے (زمرہ) سے یہ آدم کی اولاد سے تھے اور بعض ان کی اولاد جن کو ہم نے سوار کیا تھا (کشتی میں) نوح علیہ السلام کے ساتھ اور بعض ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھے اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سامنے رحمٰن کی آیتیں تو وہ گر پڑتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے اور (زار و قطار) روتے ہوئے پس جانشین بنے ان کے بعد وہ ناخلف جنہوں نے ضائع کیا نمازوں کو اور پیروی کی خواہشات (نفسانی) کی سو وہ دوچار ہونگے اپنی نافرمانی (کی سزا) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر ذرا ظلم نہیں کیا جائے گا سدا بہار چمن جن کا وعدہ (خداوند) رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب میں کیا ہے یقیناً اس کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے نہیں سنیں گے جنت میں کوئی لغو بات بجز سلامتی کی دعائیں اور صدا کے اور انہیں ان کا رزق ملے گا وہاں پر صبح و شام یہ وہ جنت ہے جس کا ہم وارث بنائیں گے اپنے بندوں میں سے (صرف) اس کو جو متقی ہوگا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا غرور اور تکبر کرتے ہیں اور کام وہ کرتے ہیں جن کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عمر بھر مخالفت کی آپ توبت شکن تھے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل تھے اور حکومت باپ اور سب نے آپ سے مخالفت کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور دونوں جہانوں میں بیشمار عزت عطا فرمائی اس کے ساتھ یہ بھی آپ کو بتایا تھا کہ نسبت رسولی ﷺ اتنی ضروری ہے کہ باپ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت نہ رکھ کر شیطان کے چنگل میں پھنس کر بت فروش بنا اور جہنمی بنا اگر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت حاصل کرتا تو عظیم الشان عزت کا مالک ہوتا اور دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوتا آج کا فرمان بھی دوسرے سارے نافرمانوں کو نصیحت ہے سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کے متعلق فرمان ہوا کہ یہودیو! حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فخر کرتے ہو یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول نبی اور راز کے مالک تھے آپ اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب تھے کہ آپ کی دعا سے آپ کے بھائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑی عظمت عطا فرمائی گئی اور وہ نبوت کی نعمت تھی۔ لیکن دیکھو موسیٰ علیہ السلام نے ساری زندگی حکم الٰہی کے ملنے پر بتوں کے خلاف گزار دی پہلے فرعون کی خدائی سے انکار کیا پھر بت پرستی کے خلاف جہاد جاری رکھا آپ جب شعیب علیہ السلام کے پاس گئے اور شعیب علیہ السلام کے پاس دس سال گزارنے کے بعد اور آپ کی شہزادی سے

شادی کے بعد واپس گھر کو روانہ ہوئے تو وادی سینا میں آپ کو حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جاؤ تمہیں رسالت سے نوازا جاتا ہے اور اسے کہو کے خدائی کا دعویٰ چھوڑ کر بندگی کا دعویٰ کرو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر میں تھے کہ ان کی بیوی کو سردی لگی بیوی کو راستے میں بٹھا کر دور آگ کی روشنی دیکھ کر اس کی طرف چل پڑے کہ آگ لا کر بیوی کو گرم کیا جائے وہاں سے آواز آئی کہ موسیٰ علیہ السلام جوتے اتار دو تم وادی مقدس میں ہو پھر رسالت کا فرمان اترا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ میری بیوی کمزور ہے اور حاملہ ہے اس کی خوراک کا کیا انتظام ہوگا حکم ہوا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو پتھر پھٹ گیا اندر سے دوسرا پتھر نکلا پھر حکم ہوا کہ عصا مارو پھر عصا مارا تو تیسرا پتھر نکلا پھر حکم ہوا کہ عصا مارو جب عصا مارا تو اس پتھر میں سے ایک کیڑا نکلا جس کے منہ میں سبز گھاس تھی حکم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ اس پتھر کے اندر کیڑے کو خوراک دیتا ہے وہ تمہاری بیوی کو کیوں نہیں دے سکتا موسیٰ علیہ السلام فوراً چل پڑے اور اس طرح فرعون سے مقابلہ ہوا صرف ایک سوکھی لکڑی عصا کو لیکر دنیا کے سخت ترین اور طاقتور بادشاہ سے مقابلہ کیا اسے شکست دی یہ ساری کہانی آپ سن چکے ہیں اپنی ساری قوم کو آزاد کروایا اور فرعون اور اس کے سارے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے دریا میں غرق کر دیا اور آپ کو مصر کا مالک اور بادشاہ بنا دیا گیا یہودیوں کو حکم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے سبق حاصل کرو وہ بت پرستی نہیں کرتے تھے بلکہ ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کے بندے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔

پھر مشرکین مکہ کی طرف رجوع فرمایا حضور پاک ﷺ کو فرمایا کہ ان مشرکین کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تاریخ سناؤ جن کی اولاد سے یہ مشرکین ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رضا پر کس طرح راضی تھے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ اپنے بیٹے کو قربان کریں تو آپ علیہ السلام نے فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کی اور اپنی گردن رکھ دی اور کوئی چون و چرا نہیں کیا بس اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بنے اللہ تعالیٰ کے اسی پسندیدہ بندے کی اولاد کو حکم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگیوں کو دیکھ لو سارے بتوں کے خلاف جہاد کرتے رہے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کا حکم دیتے رہے اور نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے رہے ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے جس میں ہر چیز اور ہر نعمت اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا اور کوئی لغوبات وہاں نہیں ہوگی یہ اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ پورا فرمائے گا کیونکہ انہوں نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو سنا تو فوراً عاجزی سے روتے ہوئے سجدے میں گر گئے اور اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہا اور حکم کے مطابق زندگی گزاری اس سارے فرمان الٰہی میں مشرکین مکہ یہود اور دوسرے منکرین کیلئے حکم صادر ہوا اور یہ بات واضح فرمائی

کہ اللہ تعالیٰ کی جنت کے وہی وارث ہونگے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی خواہ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے یا نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہونے والوں میں سے تھے یا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یا اپنے وطن کو چھوڑ کر ہجرت کرنے والوں میں سے تھے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کعبہ کی تعمیر کرنے والے تھے اور جو وطن چھوڑ کر وادی غیر ذی زرع میں قیام کرنے والے تھے اس لئے اے لوگو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ پر ایمان لاکر اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب پر عمل کر کے زندگی بسر کرو اور اس سے یہ سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً اس کے سامنے سر جھکا دو اور ان کی نسبت سے سینوں کو صاف کر کے نور معرفت سے منور کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول کریم ﷺ کے صحیح غلام بن جاؤ یہ محفل بھی اسی حکم کی تعمیل میں ہے اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ جولائی ۲۰۰۶ء

سورۃ مریم [۶۴_۷۶]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ﴿۶۴﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ
ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذۡكُرُ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ يَكُ شَيۡـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ
لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَالشَّيٰطِيۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ حَوۡلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۚ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ
عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۚ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ
عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا
قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ﴿۷۴﴾ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى
اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾
وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾

(سورۃ مریم: ۶۴ تا ۷۶)

(اور اے جبرائیل! میرے نبی سے کہو) ہم نہیں اترتے مگر آپ کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اور نہیں ہے آپ کا رب بھولنے والا وہ پروردگار ہے زمینوں اور آسمانوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سو اس کی عبادت کرو اور ثابت قدم رہو اس کی عبادت پر کیا تم جانتے ہو کہ اس کا کوئی ہم مثل ہے اور انسان (از راہ انکار) کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو کیا مجھے پھر زندہ کر کے نکالا جائے گا کیا

یاد نہ رہا انسان کو کہ ہم نے ہی پیدا کیا اس کو اس سے پہلے حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا سو (اے محبوب!) تیرے رب کی قسم ہم جمع کریں گے انہیں بھی اور شیطانوں کو بھی پھر حاضر کریں گے ان سب کو جہنم کے اردگرد یہ سب گھٹنوں کے بل گرے ہونگے پھر ہم چن چن کر الگ کرلیں گئے ہر گروہ سے ان لوگوں کو جو خداوند رحمٰن کے سخت نافرمان تھے۔

پھر ہم ہی خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو زیادہ مستحق ہیں اس آگ میں تپائے جانے کے اور تم سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا گزر دوزخ پر ہوگا یہ آپ کے رب پر لازم ہے اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ پھر ہم نجات دینگے پرہیزگاروں کو اور رہنے دینگے ظالموں کو دوزخ میں کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہونگے اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری آیتیں وضاحت سے (تو) کافر کہتے ہیں ایمان والوں سے کہ (یہ تو بتاؤ) ہم دونوں گروہوں میں سے کس کی رہائش گاہ آرام دہ ہے اور کس کی نشست گاہ خوبصورت (ان احمقوں نے یہ نہ سوچا) کہ کتنی قومیں ان سے پہلے تھیں جن کو ہم نے برباد کردیا جو ساز وسامان اور جو بظاہری سج دھج میں ان سے بہتر تھیں۔ آپ فرمائیے جو گمراہی میں مگن ہو تو ڈھیل دیئے رکھتا ہے اسے رحمٰن لمبی ڈھیل یہاں تک کہ جب دیکھیں گے وہ چیز جس کا وعدہ کیا گیا ہے یعنی عذاب یا قیامت تو اس وقت انہیں پتہ چلے گا کہ کون مکان کے لحاظ سے برا اور لشکر کے اعتبار سے کمزور ہے اور زیادہ کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ لوگوں کے (نور) ہدایت کو اور باقی رہنے والیاں نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے اور انہیں کا انجام اچھا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ جو لوگ نبی پاک ﷺ کی بعثت کے وقت تھے مشرکین مکہ یہود ونصاریٰ ان سب کو یہ علم تھا کہ حضور ﷺ کی ذات والا صفات سچی امین اور صادق ہے اور آپ ﷺ کا پیغام سچا صحیح اور وہی ہے جو سارے رسول لاتے رہے مگر کوئی حسد کی بناء پر کوئی اپنی سرداری کے خطرے کی وجہ سے اور کچھ اپنی حماقتوں کی وجہ سے حضور پاک ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے رہے معجزات بھی دیکھتے تھے مگر ان پر اثر نہ ہوتا تھا وجہ صاف ظاہر ہے کہ شیطان نے ان کے دل ودماغ کو اپنے قبضے میں لے رکھا تھا اور وہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے انکار پر انکار اور احمقانہ طور پر مقابلہ کرتے تھے کبھی تو مکہ کے پہاڑوں کو سونے اور چاندی کا بنانے کا مطالبہ کرتے کبھی مکہ کی خشک زمین کو نہروں سے سیراب کرنے کا مطالبہ کرتے پہلے تو ان کو یہی جواب دیا گیا کہ یہ کون ہیں کہ ان کو ان کے مطالبے کا جواب دیا جائے نہ ان کی زمین ہے اور نہ ان کی اہمیت اور دوسرا جواب یہ تھا کہ یہ سب کچھ ماننے کے باوجود بھی اگر یہ ایمان نہ

لائے تو باقی امتوں کی طرح ان کو بھی نیست ونابود کر دیا جائے گا۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ آخری نبی تھے اور ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا جو ان کو راہ راست پر لا سکے ان منکرین کا جواب یہ تھا کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اس لئے ہم جہنم میں نہیں جائیں گے یہود و نصاریٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی بن کر اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اس لئے ان کو جواب دیا گیا کہ یہ سارے نبی تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے تھے بتوں سے بیزار تھے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان پر سر جھکانے والے تھے تم تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کے منکر ہو اور اسے قصہ کہانی کہہ کر اس کتاب کی توہین کرتے ہو آج کے فرمان میں ان کو صاف بتایا جا رہا ہے کہ تمہارے لئے دوزخ تیار ہے جو تمہارا ٹھکانہ ہے ایک مرتبہ چالیس روز تک حضرت جبرائیل اللہ تعالیٰ کا پیغام نہ لائے جس پر نبی پاک ﷺ اداس ہو گئے اور آپ ﷺ کے غلام ہدایت کے نزول کے لئے بے تاب ہو گئے اور مخالفین ہنسی مذاق کرنے لگے تو جبرائیل فرمان الٰہی لائے آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ آپ نے آنے میں کیوں دیر کی۔ جبرائیل نے عرض کیا کہ ہم خود آپ ﷺ کی زیارت کیلئے بے تاب تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ مالک ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اس نے ایک دن سب کو جمع کرنا ہے اور سب کو جنت اور دوزخ دکھانا ہے دوزخ اس لئے کہ دوزخی خوف زدہ ہوں اور جنتیوں کو جنت اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ وہ اس عذاب سے بچ گئے اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ یہ لوگ جو ایمان داروں کو طعنہ دیتے ہیں کہ یہ غریب ہیں اور خود اپنی امارت پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر شیطان کو مسلط کر دیا تا کہ وہ اور زیادہ غرور کریں اور زیادہ سے زیادہ عذاب کے حقدار بنیں حکم ہوا سب اچھائی خیرات ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو اپنے بندوں پر رحمٰن و رحیم ہے اور ان کو اس سے نوازے گا اس لئے سب کو حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم رہیں اور کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی طنز کی پرواہ نہ کریں نبی پاک ﷺ کی غلامی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی یاد پر استقامت رکھیں ایک بار نبی پاک ﷺ نے ایک سوکھی ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا اور اس سے پتے گرے فرمایا جو کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کا ورد کرتا ہے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس ٹہنی سے پتے گرتے ہیں یہ محفل بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور اسی کے فرمان کے تحت ہے کہ ہم اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بیشمار نعمتوں کو یاد کریں اور

اللہ تعالیٰ کی یاد کر کے گناہوں کی معافی مانگیں تا کہ ہمارے دلوں کی سیاہی دور ہو جائے اور ہمارے سینے نسبت رسولی ﷺ سے منور ہو کر نورٌ علی نور ہو جائیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول کریم ﷺ کے غلام بن جائیں یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۴ جولائی ۲۰۰۶ء

سورۃ مریم [۷۷۔۹۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝٧٧ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٧٨ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝٧٩ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨٠ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝٨١ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝٨٢ اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝٨٣ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝٨٤ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝٨٥ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝٨٦ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٨٧ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝٨٨ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝٨٩ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝٩٠ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝٩١ وَمَا يَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝٩٢ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝٩٣ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝٩٤ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝٩٥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝٩٦ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝٩٧ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝٩٨ (سورۃ مریم: ۷۷ تا ۹۸)

کیا آپ نے دیکھا اس شخص کو جو ہماری آیتوں کا منکر ہوا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے رحمٰن کے پاس کوئی عہد کر رکھا ہے ہرگز نہیں۔ ہم لکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور لمبا کریں گے ہم اس کیلئے عذاب خوب لمبا اور ہم وارث ہوں گے اس کے جو وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تا کہ ہوں وہ ان کے لئے عزت اور زور دینے والے۔ ہرگز نہیں وہ عنقریب انکار کر

دینگے ان کی بندگی سے اور وہ ان کے خلاف ہو جائینگے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے بھیجے شیطان کافروں پر تو وہ انہیں خوب اچھالتے ہیں اور برانگیختہ کرتے ہیں تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کر رہے ہیں۔ جس دن ہم اکٹھا کریں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر اور مجرموں کو ہم جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسا۔ نہیں مالک شفاعت کا کوئی مگر وہ جنہوں نے رحمٰن سے عہد کر رکھا ہے اور کہا کافروں نے کہ رحمٰن نے اولاد بنالی ہے بیشک تم لائے ہو بہت بھاری بات قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھل کر۔ اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کی اولاد کا دعویٰ کیا ہے اور رحمٰن کیلئے لائق نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے نہیں ہے کوئی آسمانوں اور زمین میں مگر وہ آئیں گے رحمٰن کی بارگاہ میں بندے بن کر بیشک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور اس نے ان کو گن رکھا ہے ایک ایک کر کے اور ہر ایک ان میں سے آئے گا اس کے حضور اکیلا۔ بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب رحمٰن ان کیلئے محبت پیدا کر دیگا ہم نے قرآن پاک آپ کی زبان پر ہی آسان کیا تا کہ آپ خوشخبری دیں اس سے پرہیزگاروں کو اور تا کہ ڈرائیں آپ اسی سے جھگڑالوؤں کو۔ اور کتنے ہی ہم نے ہلاک کئے ان سے پہلے زمانے والے۔ کیا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی کوئی بھنک سنتے ہو۔

پچھلے فرمان میں آپ نے سنا کہ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام ۴۰ روز تک حکم الٰہی نہ لائے نبی پاک ﷺ اداس ہو گئے اور غلامان رسول ﷺ بھی بے تاب ہو گئے منکرین نے ہنسی مذاق شروع کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام حکم الٰہی لائے حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیوں دیر کی۔ ہم اداس ہو گئے تھے تو انہوں نے عرض کی ہم بھی آپ ﷺ کی زیارت کیلئے بے تاب تھے لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر پھر یہ حکم سنایا کہ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جہاں کہیں بھی زمین میں یا آسمانوں میں سب کا مالک اور خالق وہی ہے اسی لئے ہر انسان کیلئے فرض ہے کہ صرف اسی اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے یہ کیسے لوگ ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرمٹنے کے بعد زندہ کیسے ہونگے کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ تبارک تعالیٰ جس نے انسان کو پیدا کیا جب وہ کچھ بھی نہ تھا اللہ تعالیٰ تو سب کو جمع کرے گا اور شیطانوں کو اور پھر ساتھ ہی تمام کفار کو جہنم میں داخل کرے گا اہل جنت کو بھی جہنم کے پاس سے گزارا جائے گا تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کہ اس مصیبت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا اور مجرمین کو اس لئے تا کہ وہ اپنا انجام دیکھ لیں تمام مجرمین جو کفار تھے سب کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور نیکوں کو نجات ملے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تم اپنی حالت بھی دیکھو اور ہماری حالت بھی دیکھو ہم تم سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں حالانکہ ان سے

پہلے لوگ جوان سے بھی بہتر حالت میں تھے ان کو بھی ہلاک کر دیا گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو گمراہ ہوئے ان کی گمراہی کو اور زیادہ کر دیا جاتا ہے تا کہ اس کا عذاب زیادہ ہو اور جو ہدایت حاصل کرے اس کی ہدایت کو اور زیادہ کر دیا جاتا ہے قیامت کے دن سب کو اپنے اپنے عمل کی جزا ملے گی یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنا اسے نیکی کہا جاتا ہے وہی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس کا بڑا بدلہ بھی وہی دیتا ہے وہی ہدایت ہے جو کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری اور ان کی ہدایت پر عمل کرنے سے نصیب ہوتی ہے لیکن اگر اس میں خلوص ہو تو دونوں جہانوں کی بہتری ورنہ دونوں جہانوں میں رسوائی آج کا فرمان بھی اسی ہدایت کے متعلق ہے کہ وہ لوگ جو مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین نہیں رکھتے اور بہت سے خداؤں پر یقین رکھتے تھے ایک خدا وحدہٗ لاشریک کا سن کر تعجب کرتے تھے ہر بات پر یہ سوال جواب کرتے تھے حضرت خباب بن الارث سے روایت ہے کہ وہ لوہے کا کام کرتے تھے انہوں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا تھا اس کے ذمہ رقم بنتی تھی انہوں نے جا کر اس سے مطالبہ کیا اس نے کہا کہ میں تم کو رقم نہیں دیتا جب تک تم نبی پاک ﷺ کی غلامی نہیں چھوڑ دیتے انہوں نے کہا کہ میں یہ غلامی نہیں چھوڑتا تو اس نے کہا کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر میرے پاس بہت مال ہوگا اس وقت لے لینا کیونکہ کفار یہ کہا کرتے تھے کہ اس دنیا میں ہم بہت مال دار باعزت ہیں اس لئے اُس جہان میں بھی ہم مالدار اور باعزت ہونگے اس پر یہ فرمان الٰہی نازل ہوا کہ یہ لوگ کتنے گمراہ ہیں ہر بات غلط کرتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے نہ ان کو غائب کا علم ہے کس بناء پر یہ ایسی باتیں کرتے ہیں یہ لوگ جانوروں کی طرح جہنم میں ہانکے جائیں گے یہ محشر میں اپنے کیے پر پریشان ہو کر حاضر ہونگے وہاں ان کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے وہ جو یہ بیہودہ بات کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں یہ اتنا بڑا ظلم ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بے مثال ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے اللہ تعالیٰ بہشتیوں کے دل میں محبت اور جہنمیوں کے دل میں نفرت پیدا کرے گا اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ اگر چہ باعزت تھے لیکن تباہ و برباد ہوئے ان کا کوئی نشان نہیں کوئی کھنڈرات نہیں اور ان کو اس دنیا میں عارضی مہلت ملی ہوئی ہے آپ جلدی نہ کریں یہ اپنے انجام کو جلدی پہنچ جائیں گے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں جنتیوں اور جہنمیوں کا انجام بیان کیا گیا اور ساتھ ہی یہ بھی بیان ہوا کہ یہ کامیاب لوگ جو رسول ﷺ سے محبت رکھنے والے ہیں ان کے دل و دماغ روشن ہیں اور دوزخی لوگ ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اس لئے کہ وہ نسبتِ رسولی ﷺ سے محروم ہیں اور ان کا انجام دوزخ ہے نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دلوں کو صاف کیا جائے اور دل صاف یاد الٰہی سے

ہوتے ہیں اور اسی مقصد کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۴ اگست ۲۰۰۶ء

سورۃ طٰہٰ [۱۔۳۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفی ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰهٰ ① مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ② اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ③ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ
الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ④ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ⑤ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑥ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ⑦ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ⑧ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑨ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا
لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ يٰمُوْسٰى ⑪ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ
نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑫ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ⑬ اِنَّنِىْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا فَاعْبُدْنِىْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ ⑭ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ⑮
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ⑯ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ⑰ قَالَ هِىَ
عَصَاىَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىْ وَلِىَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑱ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ⑲
فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ⑳ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ㉑ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى
جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ㉒ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ㉓ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ㉔ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ㉕ وَيَسِّرْ لِىْٓ اَمْرِىْ ㉖ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ ㉗ يَفْقَهُوْا
قَوْلِىْ ㉘ وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِىْ ㉙ هٰرُوْنَ اَخِى ㉚ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِىْ ㉛ وَاَشْرِكْهُ فِىْٓ اَمْرِىْ ㉜ كَىْ
نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ㉝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ㉞ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ㉟ (سورۃ طٰہٰ: ۱ تا ۳۵)

طٰهٰ ① نہیں اتارا ہم نے آپ پر یہ قرآن کہ آپ مشقت میں پڑھیں بلکہ یہ نصیحت ہے اس کے واسطے جو (اپنے

رب سے) ڈرتا ہے، یہ اتارا گیا ہے اس ذات کے طرف سے جس نے پیدا فرمایا زمین کو اور بلند آسمانوں کو، وہ بے حد مہربان (کائنات کا فرمانروا) تخت پر متمکن ہوا، اسی کی ملک میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے اور اگر تو بلند آواز سے بات کرے (تو تیری مرضی) وہ تو بلاشبہ جانتا ہے رازوں کو بھی اور دل کے بھیدوں کو بھی، اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں بغیر اس کے اس کیلئے بڑے خوبصورت نام ہیں اور (اے حبیب ﷺ) کیا پہنچی ہے آپ ﷺ کو اطلاع موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی جب (مدین سے واپسی پر تاریک رات میں) آپ نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں کو کہا تم (ذرا یہاں ٹھہرو) میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں لے آؤں تمہارے لیے اس سے کوئی چنگاری یا مجھے مل جائے آگ کے پاس کوئی راہ دکھانے والا، پس جب آپ وہاں پہنچے تو ندا کی گئے اے موسیٰ علیہ السلام بلاشبہ میں تیرا پروردگار ہوں پس تو اتار دے اپنے جوتے بے شک تو طویٰ کی مقدس وادی میں ہے اور میں نے پسند کرلیا ہے تجھے (رسالت کیلئے) سو خوب کان لگا کر سن اس کو جو وحی کیا جاتا ہے۔ یقیناً میں ہی اللہ تعالیٰ ہوں نہیں ہے کوئی معبود میرے سوا تو میری عبادت کیا کر اور ادا کر نماز مجھے یاد کرنے کے لئے بیشک وہ گھڑی (قیامت) آنے والی ہے میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ بدلہ دیا جائے ہر شخص کو اس کے کام کا جس کیلئے وہ کوشاں ہو پس ہرگز نہ روکے تجھے اس (کو ماننے) سے وہ شخص جو نہیں ایمان رکھتا اس پر اور پیروی کرتا ہے اپنے خواہش کی ورنہ تم بھی ہلاک ہو جاؤ گئے (اور ندا آئی) یہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ عرض کی (میرے رب) یہ میرا عصا ہے پس ٹیک لگاتا ہوں اس پر اور میں پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کے لئے اور میرے لیے اس میں کئی اور فائدے بھی ہیں حکم ہوا ڈال دے اسے زمین پر اے موسیٰ تو آپ نے اسے زمین پر ڈال دیا پس وہ اچانک سانپ بن کر ادھر ادھر دوڑنے لگا حکم ہوا اسے پکڑلو اور مت ڈرو ہم لوٹا دیں گے اسے اپنے پہلی حالت پر اور (حکم ملا) رکھیں اپنے ہاتھ کو اپنے بازو کے نیچے یہ نکلے گا خوب سفید ہو کر بغیر کسی بیماری کے یہ دوسرا معجزہ ہے (ہم نے تمہیں دیا) تا کہ ہم دکھائیں تمہیں اپنی بڑی بڑی نشانیاں اب جایئے فرعون کے پاس وہ سرکش بن گیا ہے۔ آپ نے دعا مانگی اے میرے پروردگار کشادہ فرمادے میرے لئے میرا سینہ اور آسان فرمادے میرے لئے یہ کھٹن کام اور کھول دے گرہ میری زبان کی تا کہ اچھی طرح سمجھ سکیں وہ لوگ میری بات اور مقرر فرما میرا وزیر میرے خاندان سے یعنی ہارون کو تا کہ میری کمر مضبوط ہو اسے میری اس مہم میں تا کہ ہم دونوں کثرت سے تیری پا کی بیان کریں اور ہم کثرت سے تیرا ذکر کریں بیشک تو ہمارے ظاہر اور باطن کو خوب دیکھنے والا ہے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سورہ مریم کی آخری آیات سنی اس سورۃ میں حضرت مریم علیہا السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی تاریخ اور مرتبہ اور اللہ تعالیٰ سے محبت خلوص سے اللہ تعالیٰ کی بندگی بیان کی گئی ان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کیا گیا قرآن پاک کسی کی تاریخ بیان کرنے کیلئے نہیں یہ تو ہدایت ہے مخلوق کیلئے لیکن ہدایت کیلئے تاریخ کی ضرورت ہوتی ہے ہدایت کون لایا کس پر اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل تھا اس نے کس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا مخلوق سے عمل کرایا اور کتنی جان فشانی سے اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو شیطان سے بچا کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا مخلوق اور خالق کا ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑا اس سورۃ مریم میں بس اس ایک ہی ہدایت کا بیان ہوا اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ اور یہ بیان کیا گیا کہ جنہوں نے اس ہدایت پر عمل کیا وہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوئے اور جنہوں نے عمل نہیں کیا وہ دونوں جہانوں میں رسوا ہوئے۔ ہدایت لانے والوں کے ساتھ جس نے مقابلہ کیا وہ ذلیل خوار اور نیست و نابود ہوئے۔

آج کا فرمان سورۃ طٰہٰ سے شروع ہوا یہ بیسویں سورۃ ہے۔ اس سے پہلے تو یہ فرمان ہوا کہ یہ ہدایت ہے جس کو آپ (نبی پاک ﷺ) نے مخلوق تک پہنچانا ہے۔ ہدایت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے آپ ﷺ اپنے آپ کو مشرکین اور دیگر منکرین کی بدسلوکی سے پریشان نہ کریں یہ ہدایت اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے خالق ہے جس کے قبضہ و قدرت میں ہر چیز ہے جو چاہئے کرے وہ ظاہر و باطن سے واقف ہے آپ ﷺ فکر نہ کریں۔

اس سے پہلے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا کہ کس طرح موسیٰ علیہ السلام دس سال بعد حضرت شعیب علیہ السلام کی شہزادی سے شادی کر کے واپس اپنے وطن مصر جا رہے تھے راستے میں رات آ گئی بیوی حاملہ تھی اور سردی تھی راستہ نا معلوم تھا دور سے آگ نظر آئی بیوی سے کہا تم یہاں بیٹھو میں آگ لے کر آ رہا ہوں یا کوئی آدمی مل جائے تو اس سے راستہ کی خبر لے آؤں تھوڑے ہی دور گئے تھے کہ آواز آئی اے موسیٰ میں تیرا پروردگار ہوں تو وادی طویٰ میں ہے جوتیاں اتار دے میں نے تم کو اپنا رسول منتخب کیا ہے تو جا اور جا کر فرعون کو بتا کہ وہ رب نہیں بلکہ رب کی مخلوق ہے اور اپنی رسالت کے ثبوت کیلئے یہ دو معجزے لے جا ایک یہ عصا جو تیرے ہاتھ میں ہے یہ اژدھا بن جائے گا اور جب تو پکڑے گا پھر عصا بن جائے گا چنانچہ حکم ہوا اسے زمین پر پھینکو زمین پر پھنکا تو پھنکارتا ہوا اژدھا بن کر دوڑنے لگا حکم ہوا پکڑ پکڑا تو عصا بن گیا۔

پھر حکم ہوا اپنا ہاتھ بغل میں لے جاؤ پھر باہر نکالو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ باہر نکالا تو چمکنے لگا پھر بغل میں ڈالا تو اسی طرح بن گیا فرمایا یہ دوسرا معجزہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے یارب میری زبان میں لکنت ہے اس گرہ کو کھول دے میرے سینے کو وسعت عطا فرما اور میرے لئے یہ مشکل کام آسان کر دے اور میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسے بھی نبوت عطا فرما تا کہ ہم دونوں مل کر تیرا پیغام بھی پہنچائیں اور تیرے دین کی اشاعت بھی کریں اور تیری تسبیح بھی کریں آپ پہلے سن چکے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نجومیوں نے فرعون کو بتایا تھا کہ ایک ایسا بچہ

پیدا ہونے والا ہے جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا اس طرح اس نے سارے نوزائیدہ بچوں کو قتل کرادیا تھا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو حکم ہوا کہ اسے صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈال دو ہم اس کو تمہارے ساتھ پھر ملائیں گے۔

صندوق دریا میں ڈال دیا گیا موسیٰ علیہ السلام کی بہن پیچھے پیچھے چلتی رہی یہاں تک کہ فرعون کے محل کے اندر نہر میں صندوق چلا گیا وہاں کسی نے پکڑا کھولا تو اندر سے ایک خوبصورت بچہ نکلا وہ فرعون کے سامنے لے گئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام نے کہا ہماری اولاد نہیں ہے ہم اس کو اپنا بچہ بنائیں گے اس کو قتل نہ کرو جب دودھ پلانے کی باری آئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا سب پریشان ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو کسی عورت کو تلاش کرکے لاؤں شاید اس کا دودھ پی لے وہ اپنی ماں کو لائی تو موسیٰ علیہ السلام نے دودھ پی لیا پھر وہ دودھ پلانے پر مقرر ہوگئی اس طرح موسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کو دوبارہ باعزت مل گئے فرعون نے جب ان کو اپنی گود میں اٹھایا تو انہوں نے فرعون کی داڑھی پکڑ لی فرعون ڈر گیا کہ یہ ہی میرا دشمن معلوم ہوتا ہے بیوی نے کہا یہ بچہ ہے اس کو کیا معلوم ہے آپ ایک تھال جوہرات کا اور ایک انگاروں کا اس کے سامنے رکھیں اگر یہ ناسمجھ ہوا تو انگاروں کو ہاتھ لگائے گا جب دونوں تھال سامنے لائے گئے تو موسیٰ علیہ السلام جواہرات کی طرف ہاتھ بڑھانے لگے تو جبرائیل علیہ السلام نے ہاتھ پکڑ کر انگاروں پر رکھا تو آپ نے انگارا منہ میں ڈال دیا جس کی وجہ سے زبان پر لکنت آگئی تھی جس کیلئے آپ نے دعا کی تو وہ لکنت دور ہوگئی۔

سامعین کرام! ابھی یہ ہدایت جاری ہے آپ انشاء اللہ آئندہ باقی حصہ سنیں گے اس وقت یہ بات واضح کردی گئی کہ سورۃ مریم میں جو ہدایت بیان ہوئی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق تھی اب یہ ہدایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تاریخ سے وابستہ ہے دونوں ہدایات ہم کو اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ ملیں، گویا ہر ہدایت اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ذریعہ سے ہے اور وہ ہی ہدایت پاسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت رکھتا ہے ورنہ انکار کرکے گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ اسی نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں یاد الٰہی کے لئے جمع ہیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۱ اگست ۲۰۰۶ء

سورۃ طٰہٰ [٣٦-٥٥]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝٣٦ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۝٣٧ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ
مَا يُوْحٰٓى ۝٣٨ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ
لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ۝٣٩ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى
مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ
فُتُوْنًا ۬ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝٤٠ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ۚ ۝٤١
اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ۚ ۝٤٢ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚۖ ۝٤٣ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا
لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝٤٥ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ
اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝٤٦ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝٤٧ اِنَّا قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ
وَتَوَلّٰى ۝٤٨ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝٤٩ قَالَ رَبُّنَا الَّذِىْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝٥٠ قَالَ فَمَا بَالُ
الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝٥١ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسَى ۝٥٢ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝٥٣ كُلُوْا
وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۝٥٤ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً اُخْرٰى ۝٥٥ (سورۃ طٰہٰ: ٣٦ تا ٥٥)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ منظور کرلی گئے ہے آپ کی درخواست اے موسیٰ اور ہم نے احسان کیا تھا تم پر

ایک بار پہلے بھی جب ہم نے وہ بات الہام کی تھی تمہاری ماں کو جو الہام ہی کئے جانے کے قابل تھی یہ کہ رکھ دو اس معصوم بچے کو صندوق میں پھر ڈال دو اس صندوق کو دریا میں پھینک دے گا اسے دریا ساحل پر پھر پکڑے گا اسے وہ شخص جو میرا بھی دشمن ہے اور اس بچے کا بھی دشمن ہے اور (اے موسیٰ) میں نے پرتو ڈالا تجھ پر محبت کا اپنی جناب سے (تا کہ جو دیکھے فریفتہ ہو جائے) اور اس تدبیر کا منشاء یہ تھا کہ آپ کی پرورش کی جائے میری چشم کرم کے سامنے یاد کرو جب چلتے چلتے آئی آپ کی بہن اور کہنے لگی (فرعون کے اہل خانہ سے) کیا میں بتاؤں تمہیں وہ آدمی جو اس کی پرورش کر سکے پس یوں ہم نے آپ کو لوٹا دیا ماں کے طرف تا کہ آپ کو دیکھ کر اپنی آنکھ ٹھنڈی کرے اُور غمناک نہ ہو (اور تمہیں یاد ہے) تو نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پس ہم نے نجات دی تھی تمہیں غم واندوہ سے اور ہم نے تمہیں اچھی طرح جانچ لیا تھا پھر تم ٹھہرے رہے کئی سال اہل مدین میں پھر تم آ گئے مقررہ وعدہ پر اے موسیٰ، اور میں نے مخصوص کر لیا ہے تمہیں اپنی ذات کے لئے اب جائیں آپ اور آپ کا بھائی میری نشانیاں لے کر اور نہ سستی کرنا میری یاد میں، آپ دونوں جائیں فرعون کے پاس وہ سرکش بنا بیٹھا ہے اور گفتگو کریں اس کے ساتھ نرم انداز سے شاید کے وہ نصیحت قبول کر لے یا (میرے غضب سے) ڈرنے لگے دونوں نے عرض کی اے ہمارے رب ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ دست درازی کرے گا ہم پر یا سرکشی سے پیش آئے گا ارشاد ہوا ڈرو نہیں میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں ہر بات سن رہا ہوں اور ہر چیز دیکھ رہا ہوں پس بے خوف وخطر اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ ہم دونوں تیرے رب کے فرستادہ ہیں پس بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو اور انہیں اب مزید عذاب نہ دے ہم لے آئے ہیں تیرے پاس ایک نشانی تیرے رب کی طرف سے اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے، بیشک وحی کی گئی ہے ہماری طرف کہ عذاب (خداوندی) اس پر آئے گا جو جھٹلاتا ہے (کلام الٰہی کو) اور روگردانی کرتا ہے۔ فرعون نے پوچھا اے موسیٰ تم دونوں کا رب کون ہے فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے عطا کی ہر چیز کو (موزوں) صورت پھر (مقصد تخلیق کی طرف) رہنمائی کی اس نے کہا اچھا یہ بتاؤ کیا حال ہوا تھا پہلی قوموں کا فرمایا ان کا علم میرے رب کے پاس ہے جو کتاب میں (مرقوم) ہے نہ بھٹکتا ہے میرا رب اور نہ کسی چیز کو بھولتا ہے۔ وہ ذات جس نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا اور بنا دیئے تمہارے فائدے کیلئے اس میں راستے اور اتارا آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالے پانی کے ذریعے (شکم زمین سے) جوڑے گونا گوں نباتات کے خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ، بیشک اس میں (ہماری قدر وحکمت) کی نشانیاں ہیں دانشوروں کیلئے اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور (روز حشر) اسی سے ہم تمہیں نکالیں گئے ایک بار پھر۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جاؤ اسے بتاؤ وہ رب نہیں رب

کی مخلوق ہے اور بنی اسرائیل پر ظلم کرنا چھوڑ دے تو آپ نے درخواست کی کہ میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہے اسے بھی نبوت عطا فرما تا کہ میری مدد ہو جائے میری زبان کی لکنت دور فرما میرے سینہ کو وسعت عطا فرما اور اس مشکل ترین کام کو میرے لئے آسان فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے ساری دعائیں قبول کر لیں اور آج کے فرمان میں خوشخبری سنائی کہ تمہاری ساری التجائیں سنی گئی ہیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب منتخب کیا ہے اور اپنا رسول بنایا ہے اور دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس لئے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی اور آپ کو اپنی نگاہ داشت میں پروان چڑھایا سب سے پہلے تو آپ کو فرعون کے قتل سے بچایا پھر اپنی ماں کے پاس باعزت پہنچایا اور ماں کے دودھ سے پرورش فرمائی آپ پر اپنی محبت کا ایسا عکس ڈالا کہ جو دیکھتا آپ پر فدا ہو جاتا۔ فرعون کی بیوی محبت میں آپ پر فریفتہ ہو گئی اور اپنا بچہ بنایا فرعون سے بچایا پھر جب آپ نے فرعون کی گود میں بیٹھ کر اس کی داڑھی پکڑی تب بھی آپ کے ہاتھ کو انگاروں میں ڈال کر آپ کو بچایا اور جب جوان ہو گئے اور قبطی کو مکا مار کر قتل کر دیا اور اسرائیلی نے آپ کی شکایت کی تو آپ بھاگ کر مدین چلے گئے، اور حضرت شعب کی خدمت میں وقت گزارا اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام جا رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک اسرائیلی اور قبطی آپس میں لڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے دونوں کو چھڑایا اور قبطی کے بکواس پر اسے مکا مارا وہ مر گیا پھر کچھ دن بعد وہی اسرائیلی کس اور سے لڑ رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام خفا ہوئے کہ تم شرارتی ہو آج پھر لڑ رہے ہو اس پر وہ ڈر کر بھاگا تا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھے قتل نہ کر دیں اور حکومت کو بتایا کہ وہ آدمی موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا تھا موسیٰ علیہ السلام مدین میں چلے گئے ایک پانی کے کنویں کے پاس آدمیوں کا ہجوم دیکھا وہاں گئے دیکھا کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے ہیں دو لڑکیاں ایک طرف شرم وحیا کا پیکر بنی کھڑی ہیں آپ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ لوگ فارغ ہوں گے تو ہم اپنی بکریوں کو پانی پلائیں گی آپ نے کہا اگر اجازت دو تو میں پلا دوں تو اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کو پانی پلا کر لڑکیوں کو جلدی فارغ کر دیا لڑکیاں شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں تھی۔ وہ واپس جلدی پہنچیں، تو حضرت شعیب علیہ السلام نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس طرح ایک بہت ہی شریف نوجوان آگیا جس نے ہماری بکریوں کو پانی پلا دیا ایک لڑکی نے کہا کہ یہ نوجوان بہت شریف اور طاقت ور ہے آپ اسے ملازم رکھ لیں شعیب علیہ السلام نے بلوا بھیجا اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس رکھ لیا دس سال کے بعد اپنی بچی سے شادی کر کے واپس مصر بھیجا آپ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے آپ پر یہ بات روشن تھی کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی خدمت انجام دے دی ہے موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی اس کا ذکر پچھلے فرمان الٰہی میں ہو چکا ہے آپ کی دعا قبول ہوئی اور پھر دونوں بھائیوں کو فرعون

کے پاس بھیجا گیا معجزات دے کر اور حکم ہوا کہ فرعون سے بات بڑی نرمی سے کرنا تا کہ وہ سمجھ جائے اور ڈر جائے اور حقیقت قبول کرے اور ان معجزات کو دکھانا اور اسے بتانا کہ ہم اپنے رب کی طرف سے رسول ﷺ اور نبی ﷺ بن کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لا اور بنی اسرائیل پر ظلم بند کر موسیٰ علیہ السلام نے بھائی کو لے کر فرعون کے پاس پیغام پہنچایا معجزات دیکھائے اور فرمایا اگر حکم نہ مانو گے تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگے فرعون نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے جس پر ایمان لانے کا تم کہہ رہے ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے بڑی خوبصورتی سے اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمائی۔ اللہ تعالیٰ خالق ارض وسما ہے ہر چیز کا خالق ہے اور اس نے ہر چیز کو ضرورت کے مطابق ہدایت دی ہے اور وہ ہر چیز کی ضرورت پوری کرتا ہے اور ربوبیت فرماتا ہے پس اس پر ایمان لاؤ اس نے تم کو زمین سے پیدا فرمایا اور اسی میں تم کو دوبارہ لوٹائے گا اور پھر قیامت کے دن اسی سے تم کو دوبارہ اٹھائے گا سامعین کرام یہاں تک کے اس فرمان پر پہنچنے کے بعد باقی آئندہ کیلئے رکھتے ہیں اور اس میں جو ہدایتیں ہیں وہ سمجھنے کے قابل ہیں پہلی بات کہ جس کو اللہ تعالیٰ رکھے اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ بڑی تدبیر کرنے والا ہے موسیٰ علیہ السلام کو ان کے قتل کے درپئے دشمن کی گود میں پالا پھر آپ کو کس طرح ماں کے پاس باعزت لوٹایا اور دعا ایسی زبردست چیز ہے کہ نبوت تو نہ نسب سے نہ اکتساب سے ملتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب سے ملتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دعا سے مل گئی اللہ تعالیٰ اگر ساتھ ہو تو کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ فرعون کی ساری سپاہ پر آپ صرف ایک سوکھی لکڑی سے غالب آگئے اور سب لرزہ براندام ہوگئے اور سب سے بڑی ہدایت یہ ملی کہ اگر فتح کی ضرورت ہے تو ہر مقابلہ میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

سامعین کرام! یہ قیمتی ہدایت اس وقت سمجھ میں آسکتی ہے اس پر عمل اسی وقت ہوسکتا ہے جب دل ودماغ روشن ہوں، شیطان کے قبضے سے آزاد ہوں اور یہ روشنی یہ آزادی صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوسکتی ہے اور یہی وہ دولت ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہو کر یاد الٰہی کرتے ہیں یہ مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۸ اگست ۲۰۰۶ء

سورۃ طٰہٰ [۵٦۔۷٦]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ
مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا
اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ
يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ
لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ
النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ
فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ
اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰی ﴿٧٦﴾ (سورۃ طٰهٰ: ٥٦ تا ٧٦)

اور بیشک ہم نے اس کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں۔ پس اس نے جھٹلایا اور انکار کیا بولا کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو تاکہ ہمیں اپنے جادو کی زور سے ہماری زمین سے نکال دو اے موسیٰ تو ضرور ہم بھی تمہارے پاس ایسا ہی جادو لائیں گے۔ پس کر دے ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ کی جگہ جس کی نہ ہم مخالفت کریں گے اور نہ تم جو ہموار جگہ ہو۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے وعدہ کا دن تمہارے میلے کا دن ہے یہ کہ دن چڑھے لوگ جمع کیے جائیں پس لوٹا فرعون پس اکٹھے کئے اس نے مکر وفریب اور پھر آگیا تو ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمہاری خرابی ہو مت افترا باندھو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا پھر وہ تمہیں ہلاک کر دیگا اپنے عذاب سے، بیشک نامراد ہوا جس نے جھوٹ گھڑا پھر وہ (فرعونی) اپنے معاملہ میں باہم اختلاف میں پڑ گئے اور چھپ کر سرگوشیاں کیں بولے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں۔ چاہتے ہیں کہ تمہیں نکال دیں تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے اور تمہارا عمدہ طریقہ بدل دیں۔ پس تم اپنا گھر (یعنی اپنے آپ کو) مضبوط رکھو اور آؤ اکٹھے ہو کر اور تحقیق آج وہ بامراد ہوگا جو غالب ہوگا بولے (جادوگر) اے موسیٰ علیہ السلام یا تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ڈالو۔ تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑنے لگیں اس کی طرف ان کے جادو کے زور سے وہ دوڑتی معلوم ہوتی تھیں تو پایا اپنے جی میں موسیٰ علیہ السلام نے خوف۔ ہم نے فرمایا مت ڈریں بیشک تم ہی غالب ہو اور ڈال دے اس کو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے تو یہ نگل جائیگا اس کو جو انہوں نے (جادو) کیا ہو بیشک جو کچھ بنا لائے ہیں وہ جادوگروں کا فریب ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جیسے بھی آئے تو سب جادوگر سجدہ میں گرا دیئے گئے اور بولے ہم نے ایمان لایا حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ کے رب پر۔ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس سے کہ میں تمہیں اجازت دیتا بیشک وہ تمہارا بڑا ہے۔ جس نے تمہیں جادو سکھایا پس میں ضرور کاٹوں گا تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں اور میں تمہیں ضرور کھجور کے ڈھنڈ پر سولی چڑھاؤنگا اور تم ضرور جان لوگے ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دینگے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آ گئی ہیں۔ قسم ہے اس کی جس نے ہمیں پیدا کیا پس تو کر لے جو کچھ تجھے کرنا ہے تو صرف اس دنیا کی زندگی میں ہی کچھ کر سکے گا بیشک ہم ایمان لائے اپنے پروردگار پر تاکہ وہ بخش دے ہماری خطاؤں کو اور اس کو جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا جادو اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ بیشک جو اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا تو ضرور اس کے لئے جہنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئیگا کہ اس نے اچھے اعمال

کیئے ہوں گے پس ان کے بلند درجے ہونگے جنت عدن میں جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی جس میں وہ ہمیشہ رہینگے یہ صلہ ہے اس کا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ سن چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ساری التجائیں قبول فرمائیں آپ کی زبان کی لکنت دور فرمادی گئی آپ کے سینہ کو وسعت عطا فرمادی گئی۔ آپ کے لئے مشکل ترین کام کو آسان فرمادیا گیا اور سب سے بڑی یہ نعمت عطا فرمائی کہ آپ کی دعا سے آپ کے بھائی کو نبوت عطا فرمادی گئی موسیٰ علیہ السلام فرعون کے سامنے گئے اسے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ تم رب کی مخلوق ہو اسی مٹی سے تم پیدا ہوئے ہو اسی میں پھر داخل کئے جاؤ گے اور ایک دن حساب کا مقرر ہے۔ جس دن اسی مٹی سے اٹھ کر تم نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اس نے کہا تمہارے پاس نبوت کی کیا نشانی ہے آپ نے اپنا عصا زمین پر پھینکا وہ اژدھا بن گیا پھر ہاتھ اپنے پہلو میں دبایا نکالا تو چاند کی طرح چمکنا شروع ہو گیا فرعون جو اس قدر سرکش طاقتور بادشاہ تھا وہ اور اسکی ساری سپاہ عصا کو اژدھا بنا دیکھ کر لرزہ براندام ہو گئی آپ نے اسے پکڑا وہ اسی طرح عصا بن گیا۔ خلاصہ یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ تعالیٰ کا بندہ منوانا تھا نہ کہ اسے مارنا تھا۔

آج کے فرمان میں یہاں سے قصہ شروع ہوا فرعون سمجھ گیا کہ لوگ ڈر گئے ہیں کہیں موسیٰ علیہ السلام کا دین قبول نہ کرلیں اس لئے اس نے اپنی چالاکی سے لوگوں کی توجہ دوسری طرف کردی اور کہا کہ موسیٰ جادوگر ہیں اپنے جادو کے زور سے تمہارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اسی لئے سارے جادوگر جمع کرو اور مقابلہ کا وقت مقرر کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمہاری عید (میلہ) کا دن مقرر کرو چاشت کا وقت ہوتا کہ لوگ سب جمع ہوں اور دیکھ سکیں چنانچہ دن مقرر ہوا۔ سارے جادوگر آئے فرعون نے ان کو لالچ دیا کہ آج تمہارے انعام کا دن ہے اس لئے اپنے کمالات دیکھاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کو شکست دو۔ چنانچہ جادوں گروں نے موسیٰ علیہ السلام کو دعوت دی کہ آپ پہلے اپنا معجزہ دیکھائیں گے یا ہم موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پہل کرو چنانچہ جادوگروں نے اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو زمین پر پھینکا تو سب سانپ بن کر چلنے لگے موسیٰ علیہ السلام دیکھ کر گھبرائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت گھبراؤ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے پھینکو اپنا عصا زمین پر موسیٰ علیہ السلام نے عصا پھینکا وہ خوف ناک اژدھا بن گیا اور اس نے سارے سانپ جادوں گروں کے کھالیے جادوگر پہچان گئے کہ یہ جادو نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے جس کا اثر سارے جادوں گروں پر غالب آ گیا وہ سارے سجدے میں گرے اور اعلان کیا کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئے ہیں فرعون سیخ پا ہو گیا کہ میری اجازت کے بغیر تم

نے موسیٰ علیہ السلام کا دین کیوں قبول کرلیا۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹوں گا پھر کھجور کے تنے کے ساتھ تم کو سولی پر چڑھادوں گا جادوگروں کی تو دنیا بدل گئی تھی جوں ہی وہ ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کے ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کا ہو گیا ان کے دلوں سے خوف ڈر دور ہو گیا انہوں نے کہا کہ کوئی فکر نہیں تم کرو جو کر سکتے ہو تمہارا کرنا اس دنیا تک محدود ہے اس کے بعد کی زندگی صحیح زندگی ہے جو اس دنیا سے محبت کرتا ہے۔ اس کیلئے جہنم ہے اور ہمیشہ کا عذاب ہے نہ اس میں مرے گا نہ زندہ ہو گا۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بن کر اس دنیا سے رخصت ہوں گے ان کے لئے جنت ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عیش آرام میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہیں گے۔

یہاں تک تو اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا باقی انشاء اللہ آئندہ محفل میں ہو گا اس فرمان میں چند باتوں کو سمجھیں ان پر غور کریں پہلی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ایسی چیز ہے کہ صرف ایک خدا کے بندے کی سوکھی لکڑی فرعون اور اس کی ساری سپاہ پر غالب آگئی اس لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی خواہش رکھنی چاہیئے اور اسے حاصل کرنا چاہیئے دوسری یہ بات کہ جس وقت انسان اللہ کا ہو جاتا ہے اس کی حیثیت بدل جاتی ہے بلکہ بجلی کی تار کی طرح بجلی کی تار کو آپ کاٹ کر جیسے چاہئیں اس کو بنائیں اسکو نیچے بچھائیں اس سے لکڑیاں باندھیں یا بکریاں باندھیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن اگر اسکو پاور ہاؤس سے مربوط کردیں آنا فانا اس میں بجلی آجاتی ہے اس کی حیثیت ہی بدل جاتی ہے۔ اس کے نزدیک اگر ہاتھی جائے وہ بھی فنا ہو جلئے گا بلب لگائیں تو سارے ماحول کو روشن کرے گا اس طرح جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیتا ہے جو تعلق نسبت رسولی ﷺ کے ذریعے حاصل ہوتا ہے ایسے لوگوں کا سینہ دل و دماغ ان انوار و تجلیات سے منور ہو جاتا ہے جو نبی پاک ﷺ کے سینے میں ہیں کائنات کی جتنی موجودات ہیں نباتات ہیں یا حیوانات ہیں سب اس کے تابع فرمان اور سرنگوں ہو جاتے ہیں اس کی بات اللہ تعالیٰ کی بات بن جاتی ہے اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بن جاتا ہے یہی حالت جادوگروں کی ہو گئی تھی اس لئے اسی دولت کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اور یہی خیال رکھ کے آپ شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۵ اگست ۲۰۰۸ء

سورۃ طٰہٰ [٧٧-٨٩]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ؕ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِىْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِىْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِىُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِىَ ؕ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾

(سورۃ طٰہٰ: ٧٧تا٨٩)

اور بیشک ہم نے وحی بھیجی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف کہ راتوں رات لے جاؤ میرے بندوں کو اور نکالو ان کے لئے دریا میں خشک راستہ نہ ڈرو فرعون کے آلینے کا اور نہ کوئی خطرہ ہوگا پھر ان کا پیچھا کیا فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ پھر انہیں ڈھانپ لیا دریا نے جب ڈھانپ لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ دی اے بنی اسرائیل بیشک

ہم نے تمہیں نجات دی تمہارے دشمن سے اور تمہیں کوہ طور کے دائیں طرف وعدہ دیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا۔ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں روزی کیلئے اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ تم پر میری ناراضگی اور میرا غضب نازل ہوگا بیشک جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ تباہ ہوگیا اور بیشک میں بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے اعمال کرے اور پھر ہدایت پر قائم رہے اور تو نے اے موسیٰ اپنی قوم سے کیوں جلدی کی کہا موسیٰ نے کہ وہ میرے پیچھے ہیں اور میں نے جلدی اس لئے کی اے رب تیری طرف تا کہ تو راضی ہو جائے فرمایا کہ ہم نے تیری قوم کو ابتلا میں ڈالا تمہارے بعد اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا ہے اس کے بعد لوٹے موسیٰ قوم کی طرف غصے سے بھرے ہوئے افسوس کے ساتھ اور کہا کہ اے قوم کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کیا تم پر یہ مدت لمبی ہوگئی تھی یا تم نے ارادہ کر لیا تھا کہ اترے تم پر غضب تمہارے رب کے طرف سے کہ تم نے میرے ساتھ کئے گئے وعدہ کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے نہیں مخالفت کی تیرے وعدے کی اپنے اختیار سے۔ لیکن ہم سے کچھ اس قوم کے زیورات اٹھائے گئے پھر ہم نے ڈالا انہیں پھر اسی طرح سامری نے بھی ڈالا پھر اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان گائے کی طرح بولتا ہوا پس کہا انہوں نے کہ یہ تمہارا معبود ہے اور یہ معبود ہے موسیٰ کا اور موسیٰ بھول گئے ہیں کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیتا کسی بات کا اور نہ ہی وہ کسی نفع نقصان کا مالک ہے۔

پہلے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ آپ سن چکے ہیں کہ فرعون نے اپنی چالاکی سے قوم کی توجہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے ہٹا کر جادوگری کا الزام لگا دیا اور سارے جادوگروں کو بلا کر ان سے انعامات کا وعدہ کیا کہ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کو ہار دیں گے تو ان کو انعامات دیئے جائیں گے اور مقرب بنایا جائے گا۔ جب کھلے میدان میں مقابلہ ہوا تو جادوگروں کے سانپ جو رسیوں اور لاٹھیوں سے بنے تھے ان سب کو موسیٰ علیہ السلام کا وہ سانپ جو عصا سے بنا تھا ہڑپ کر گیا۔ جادوگر سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت ثابت کرنے کے لئے آپ کو دیا ہے وہ سجدہ میں گر گئے اور اعلان کیا کہ ہم ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے رب پر ایمان لائے۔ اس پر فرعون غضب ناک ہوگیا اور ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ کر سولی پر لٹکانے کا اعلان کیا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے بندے جو چند لمحے پہلے جسم فروش ذلیل انسان تھے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مضبوط ترین مومن بن گئے جن کے سامنے متاع حیات کی کوئی قیمت نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سے دونوں جہانوں میں اعلیٰ درجہ حاصل کیا اور اس کے طالب بن کر ہر مصیبت کو خوشی سے گلے لگانے کے لئے تیار ہو گئے اس کے ساتھ ہی آپ کو بتایا تھا کہ اس عظیم واقعہ سے ہمیں دو بڑی ہدائتیں ملی ہیں پہلی یہ کہ جو اللہ

تعالیٰ کا بندہ ہو وہ کائنات اور کائنات کی ہر موجودات پر واجب احترام ہوتا ہے اور ہر چیز پر غالب ہوتا ہے اکیلے موسیٰ علیہ السلام ایک سوکھی ہوئی لکڑی کے ذریعہ وقت کے سب سے بڑے حاکم اور اس کی ساری سپاہ پر غالب آگئے دوسری ہدایت کہ جو اللہ تعالیٰ کا بن جائے انا فانا اس کی حیثیت بدل جاتی ہے اور وہ عظمت کا مالک ہو جاتا ہے۔ جس طرح بجلی کی تار پاور ہاؤس سے کنکٹ ہوتے ہی اعلیٰ ترین طاقت کی مالک ہو جاتی ہے آج کا فرمان اسی فرعون کی شکست سے شروع ہوتا ہے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم پر ظلم کو اور بڑھا دیا اور خود ساری نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا موسیٰ علیہ السلام کے مطالبہ پر ان کی قوم کو بھیجنے سے انکار کر دیا کیونکہ ان لوگوں سے وہ ذلیل ترین سخت ترین مشققیں لیتے تھے۔

آج کا فرمان یہاں سے شروع ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ رات کو اپنی ساری قوم کو لے کر سینا کی طرف نکل جائیں راستے میں جب سمندر آئے تو اسی عصا کی ضرب لگانے سے فوراً خشک راستہ بن جائے گا فرعون اور اس کی سپاہ آپ کا تعاقب کرے گی سمندر آپس میں مل کر ان کو غرق کر دے گا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اپنی ساری قوم کو لے کر رات کو نکل پڑے۔ فرعون کو جب پتہ چلا وہ بھی اپنی ساری سپاہ کے ساتھ تعاقب میں دوڑ پڑا اور سمندر کے قریب آ گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم گھبرا گئی لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا تو سمندر کے درمیان راستہ خشک بن گیا دونوں طرف پانی کے پہاڑ کھڑے ہو گئے۔ جب سب پار نکل گئے تو فرعون بھی پہنچ گیا اور اس نے بھی اس راستہ پر چلنا شروع کر دیا مگر جب اس کی سپاہ اندر داخل ہو گئی تو سمندر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مل گیا اب وہ سب غرق ہو گئے، فرعون جب غرق ہونے لگا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں مگر موت کو دیکھ کر ایمان لانا قبول نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام جب خشکی پر پہنچے تو ان کی قوم نے کچھ لوگ دیکھے کہ بتوں کی پرستش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ ہمیں بھی اس طرح کا خدا بنا دو تا کہ ہم اس کی پرستش کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ظالمو! ابھی تم نے بت پرستوں کا انجام دیکھا وحدہٗ لاشریک کی مہربانی کو دیکھا ہے اور ابھی گمراہ ہو گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ کوہ طور پر دہنی طرف سے آؤ اور ان بنی اسرائیل کے آدمیوں کو ساتھ لاؤ آپ کو کتاب الٰہی دی جائے گی یعنی تورات جس میں مکمل ہدایت ہو گی حضرت موسیٰ علیہ السلام چل پڑے پیچھے اپنے بھائی کو اپنی قوم میں چھوڑ گئے موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک شخص سامری جو بنی اسرائیل کے ساتھ تھا اس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کر دیا اس سامری کے متعلق مفسرین نے کئی اقوال لکھے ہیں بعض نے لکھا کہ یہ

ایرانی تھا بعض نے لکھا کہ یہ قبطی تھا اور بعض نے لکھا کہ یہ بنی اسرائیل میں سے تھا ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ کون تھا اتنا کافی ہے کہ شیطان کا دوست تھا۔ جس نے ساری قوم کو گمراہ کر دیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر مصر سے بھاگے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی گھوڑی پر سوار تھے۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ جہاں جہاں گھوڑی کا قدم پڑتا تھا وہ مٹی سبز ہو جاتی تھی اس نے وہ مٹی لے کر جیب میں ڈال لی کہ یہ حیات بخش مٹی ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام آگے چلے گئے تو لوگوں نے باہمی مشورہ سے جو زیوران کے پاس تھا ایک گھڑے میں ڈال دیا کہ اب یہ بوجھ خواہ مخواہ کہاں لے جائیں گے۔ سامری نے بھی اپنا زیور اسی میں ڈال دیا اب اس زیور کے متعلق بھی مفسرین نے کئی اقوال لکھے ہیں بعض نے لکھا ہے یہ زیور بنی اسرائیل کی عورتوں نے قبطی عورتوں سے قرض لیا تھا یہ کہہ کر کہ ہم شادی پر جا رہی ہیں واپس آ کر آپ کو لوٹا دیں گی۔

بعض نے لکھا ہے کہ سمندر نے قبطیوں کی لاشوں کو سمندر سے باہر پھینک دیا تھا اس زمانے میں مرد بھی زیور پہنتے تھے تو ان کے زیورات اتار لئے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسرائیلیوں کا اپنا زیور تھا جس کو لے کر پھرتے پھرتے تھک گئے تھے۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ زیور کس کا تھا جب زیور کو گھڑے میں ڈالا گیا تو سامری نے آگ جلائی وہ سونا پگل گیا سامری سونار تھا اس نے اس سے ایک بچھڑا بنایا اور اس میں وہ مٹی جیب سے نکال کر رکھ دی۔ جس وجہ سے اس نے بولنا شروع کر دیا سامری نے لوگوں کو کہا یہ تمہارا معبود ہے موسیٰ علیہ السلام بھول گئے ہیں اس کی پرستش کرو جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہنچے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ قوم کو کیوں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں میں تو آپ کے دیدار کے شوق سے جلدی آیا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کو سامری نے گمراہ کر دیا ہے موسیٰ علیہ السلام فوراً واپس آئے غصہ اور پریشانی سے بھرے ہوئے تھے قوم سے پوچھا کہ ظالمو! تم نے یہ کیا ظلم کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہ جواب دے سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ سامری نے ہمیں غلط راستہ دکھایا۔

یہاں تک تو فرمان الٰہی آپ کو سنایا اس کے بعد پھر دوسرے فرمان میں انشاء اللہ آپ کو سنایا جائے گا یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ نسبت میں کتنی طاقت ہے حضرت جبرائیل نوری مخلوق کی نسبت گھوڑی سے ہوئی تو گھوڑی کی نسبت مٹی سے قائم ہوئی۔ تو وہ مٹی حیات بخش بن گئی ہم جس نسبت کے خواہاں بن کر یاد الٰہی کر رہے ہیں وہ سارے رسولوں

علیہم السلام کے سردار سارے نبیوں کے سردار نُوْرٌ مِن نُّورِ اللہ ہیں ہماری نسبت اگر صحیح قائم ہو جائے تو ہمارے مردہ دل و دماغ یقیناً زندہ ہو جائیں اور ظلمت دور جائے گی اور نورٌ علیٰ نور ہو کر روشن ہو جائیں گے اور اس طرح ہم شیطان اور نفس کے قبضے سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول کے غلام بن جائیں گے، اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم ستمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ طٰہٰ [۹۰-۱۰۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ قَالَ لَہُمْ ہٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِہٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّکُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْہِ عٰکِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰہٰرُوْنُ مَا مَنَعَکَ اِذْ رَاَیْتَہُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾ قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُکَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِہٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُہَا وَکَذٰلِکَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْہَبْ فَاِنَّ لَکَ فِی الْحَیٰوۃِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَکَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَہٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰہِکَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْہِ عَاکِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّہٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّہٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰہُکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ کَذٰلِکَ نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا ۚۖ ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْہُ فَاِنَّہٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وِزْرًا ۙ ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْہِ ؕ وَسَآءَ لَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِمْلًا ۙ ﴿۱۰۱﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚۖ ﴿۱۰۲﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَہُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُہُمْ طَرِیْقَۃً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ع ﴿۱۰۴﴾

(سورۃ طٰہٰ: ۹۰ تا ۱۰۴)

اور بیشک ہارون نے فرمادیا تھا اس سے قبل انہیں کہ اے میری قوم تم فتنے میں پڑ گئے ہو اس کے سبب اور بیشک تمہارا پروردگار رحمٰن ہے پس تم میری پیروی کرو اور اطاعت کرو میرے ہر حکم کی وہ بولے ہم اسی حال میں رہیں گے ہمیشہ جب تک لوٹ کر آئیں ہمارے پاس موسیٰ فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے ہارون کس چیز نے تمہیں روکا تھا جب تم

نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ تم میرے پیچھے آتے تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی۔ کہا ہارون علیہ السلام نے کہ اے میری ماں جائے نہ پکڑ میری داڑھی اور میرے سر کے بال مجھے ڈر ہوا کہ تم کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور نہ انتظار کیا میرے حکم کا فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے پس کیا حال ہے تمہارا اے سامری وہ بولا میں نے وہ کچھ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو میں نے ایک مٹھی (مٹی) فرشتہ کے نشان سے پکڑی اور اسے ڈال دیا میں نے اور اس طرح اس کو خوبصورت بنا کے دکھایا مجھے میرے نفس نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے چلا جا اب تمہارے لئے دنیا کی زندگی میں یہ ہے کہ تو کہے کہ مجھے چھوا نہ جائے اور بیشک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے جو ہرگز خلاف نہ ہوگا اور دیکھ تو اپنے اس معبود (بچھڑے) کو جس پر تو جما بیٹھا رہا ہم ضرور اسے جلائینگے اور پھر اسے ریزہ ریزہ کر کے دریا میں ڈالیں گے بیشک تمہارا معبود اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اس کا علم ہر شئی پر وسیع ہے ایسے ہی ہم بیان فرماتے ہیں آپ پر گذشتہ خبریں اور تحقیق دیا ہم نے آپ کو اپنی طرف سے ذکر (قرآن) جس نے انحراف کیا اس سے تو بیشک وہ اٹھالائیگا اپنا بوجھ وہ ہمیشہ رہیں گے اس میں اور وہ کیا برا ہوگا قیامت کے دن ان کا بوجھ جس دن پھونکا جائیگا صور اور اٹھائینگے ہم مجرموں کو اس دن کہ وہ نیلی آنکھوں والے ہونگے، وہ خفیہ آپس میں کہیں گے کہ ہم تو نہ رہے (دنیا میں) مگر دس (رات دن) ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جب کہے گا ان میں بہتر رائے والا کہ تم نہ ٹھہرے مگر ایک دن۔

پچھلا فرمان الٰہی یہاں ختم ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے واپس اپنی قوم میں آئے۔ جہاں سامری نے لوگوں کو بچھڑے کی پرستش پر لگا دیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت غصہ میں تھے قوم سے پوچھا حضرت ہارون علیہ السلام سے پوچھا سامری سے پوچھا اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ نسبت کی طاقت کتنی زبردست ہے کہ نوری مخلوق یعنی جبرائیل علیہ السلام کی نسبت سے مٹی میں زندگی پیدا ہوگئی جس سے بچھڑا آواز نکالنے لگا تم تو اس اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی نسبت کے طالب ہو جو نور من نور اللہ نورٌ علیٰ نور ساری نوری مخلوق کے سردار ہیں ایسی نسبت ہمارے دل و دماغ کو زندہ کر دیتی ہے سینوں کو روشن کر دیتی ہے اور ظلمت کو مٹا دیتی ہے۔

آج کا فرمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت ہارون علیہ السلام سے ناراضگی سے شروع ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو فرمایا کہ جب قوم گمراہ ہوئی تو آپ نے ان کو کیوں نہ روکا اور اگر یہ نہ مانتی تو انکو چھوڑ کر آپ میرے (موسیٰ علیہ السلام کے) پیچھے کیوں نہ آگئے۔ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے بتایا کہ میں نے اسی وقت ان لوگوں کو بتایا تھا کہ تم گمراہ ہو گئے ہو تمہارا رب یہ بچھڑا نہیں ہوسکتا تمہارا رب مالک خالق ارض و سما ہے لیکن ان لوگوں نے میری بات نہ

مانی اور صاف انکار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام واپس آتے ہیں ہم اسی کی پرستش کرتے رہیں گے اور میں خود ان کو چھوڑ کر آپ کے پیچھے اس لئے نہ آیا خطرہ تھا کہ اس سے قوم کے کئی فرقے بن جائیں گے اور آپ خفا ہوں گے کہ قوم کو تو نے فرقہ بندی میں مبتلا کر دیا اور میری انتظار نہ کی پھر سامری سے پوچھا کہ تم نے یہ ظلم کیوں کیا اس نے کہا کہ میں نے جب جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کی سم کے نیچے حیات بخش مٹی کو دیکھا تو مٹھی بھر اٹھالی پھر اس بچھڑے میں ڈالی تو اس نے بولنا شروع کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے ظلم کیا جس کی سزا دنیا میں تمہارے لئے یہ ہے کہ چلے جاؤ اور کہتے رہو کہ مجھے ہاتھ نہ لگاؤ کیونکہ جو تم کو ہاتھ لگائے گا تو اس کو آگ لگے گی آخرت میں تمہیں اس ظلم کا بدلہ بھی ملے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ سب کا معبود اللہ وحدہٗ لاشریک ہے جو اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کرے گا اس کیلئے خوشی ہے اور جو نہ قبول کرے گا تو حساب کا ایک دن مقرر ہے جب صور اسرافیل علیہ السلام کی آواز سن کر لوگ جمع ہوں گے ایسا خوف ناک وقت ہوگا لوگ اتنے لمبے عرصہ کو دس دن یا ایک دن شمار کریں گے یعنی ان کی خواہش ہوگی کہ کاش وہ اس طرح دنیا میں رہتے اور اس ہولناک اور خوفناک وقت سے بچ جاتے۔

سامعین کرام! یہاں اس فرمان کو ختم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ضروری ہدایت ساری مخلوق کے لئے ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب تک قوم اور ملت میں ہادی نہ ہو ضرور شیطان انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ قرآنی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے رسول دنیا سے رخصت ہوئے مخلوق ساری ہدایت بھول کر شیطان کے ایماء پر چل پڑی تو رسول اور نبی آتے رہے اب رسالت ختم ہے اس لئے ہدایت کے لئے اب ضروری ہے کہ رسول پاک ﷺ کے غلام ہوں جو امت رسول ﷺ کو ہدایت پر قائم رکھیں۔ لیکن ہدایت وہی حاصل کرتے ہیں جو ان کے غلاموں سے نسبت حاصل کرتے ہیں اسلئے اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ ستمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ طٰہٰ [١٠٥۔١١٧]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ (سورۃ طٰہٰ: ١٠٥ تا ١١٧)

اور آپ سے سوال کرتے ہیں پہاڑوں کے متعلق پس آپ فرما دیں کہ ریزہ ریزہ کر کے میرا رب ان کو اڑا دیگا تو زمین کو ہموار کر دے گا صاف کہ تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے گا اس دن پیچھے دوڑیں گے (لوگ) پکارنے والے کے کہ اس میں کجی نہ ہوگی اور خوف زدہ ہوں گی آوازیں اس دن رحمٰن کے حضور تو تو نہ سنے گا مگر بھنبھناہٹ (آہستہ آواز) اس دن نہ فائدہ دے گی کسی کی سفارش مگر اس کی جسے رحمٰن نے اجازت دی ہوگی اور اس کی بات کو پسند فرمایا ہوگا وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے اور ان کا علم اس پر محیط نہیں ہوسکتا اور جھک جائینگے سب منہ اس زندہ قائم

رکھنے والے کے حضور اور بیشک نامراد ہوا وہ جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا اور جو نیک عمل کریگا اور وہ مومن ہے تو نہ خوف ہوگا اسے زیادتی کا اور نہ نقصان کا اور ایسے ہی ہم نے اتارا قرآن عربی (زبان) میں اور اس میں ہم نے طرح طرح کے عذاب کے وعدے دیئے تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں، یا پیدا ہو ان کے دلوں میں سوچ تو سب سے بلند ہے اللہ تعالیٰ جو سچا بادشاہ ہے اور جلدی نہ کی جائے قرآن میں اس سے قبل کہ پوری ہو جائے اس کی وحی اور کہیں کہ میرے رب زیادہ کر میرا علم اور بیشک ہم نے آدم کو ایک تاکیدی حکم دیا تھا اس سے پہلے تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا تو ہم نے فرمایا کہ اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے پس وہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے سو تم مشقت میں پڑو۔

پچھلے فرمان میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ جاری تھا کہ وہ واپس آکر حضرت ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے کہ تم نے ان کو بت پرستی سے منع کیوں نہ کیا اور ان کو چھوڑ کر میرے پیچھے کیوں نہ آئے مگر حضرت ہارون علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نے پورا زور لگایا لیکن شیطان نے ان پر ایسا غلبہ کیا کہ وہ نہ مانے اور کہنے لگے جب تک موسیٰ علیہ السلام واپس نہیں آئیں گے ہم اسی طرح بت پرستی کرتے رہیں گے میں آپ کے پیچھے اس لئے نہ آیا کہ قوم اکیلے رہ جائے گی اور شیطان ان کو گمراہ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا پھر موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے پوچھا کہ تم نے کیوں یہ ظلم کیا تو اس نے کہا میں نے جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے پاؤں کے نیچے مٹی کو زندہ ہوتے دیکھ کر اس کی ایک مٹھی اپنے پاس رکھ لی اور بچھڑے میں ڈال دی یہ بولنے لگا اسی طرح میں نے اس کو معبود پرستش کیلئے بنا دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے بد دعا دی کہ جاؤ تمہیں جو ہاتھ لگائے گا اس کو بھی بخار ہوگا اور تم کو بھی اور تم یہ فریاد کرتے پھرو گے کہ مجھے مت ہاتھ لگاؤ پھر قیامت میں تم کو سخت عذاب ہوگا چنانچہ وہ اسی طرح دربدر فریاد کرتا پھرتا رہا اس سارے فرمان سے جو ہدایت سامنے آئی وہ یہ ہے کہ قوم کو اور امت کو جتنا بھی سمجھایا جائے جب تک ان میں ہادی نہ ہو شیطان پھر ان کو گمراہ کر لیتا ہے موسیٰ علیہ السلام کا نکلنا تھا تو پھر شیطان نے اس امت کو گمراہ کر دیا سوائے چند کے یہی حقیقت ہے جس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے سمجھ لیا اور جب کعبہ شریف تعمیر کر چکے پھر آپ نے حج کے سارے مناسک عبادت کے طریقے سیکھ لئے اور سکھا دیئے تو آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿١٢٩﴾

ترجمہ: اے میرے رب ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کو تیری آیات سنائے تیری کتاب پڑھائے اور حکمت سیکھائے اور ان کو پاک کرے بیشک تو دانا حکمت والا اور غالب ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد آپ کی اولاد ہی نے کعبہ شریف میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بت رکھ دیئے اور انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ سے بتوں کے لئے مقابلہ کیا اور آپ کو تکلیفات دی ساری قرآنی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بھیجتا رہا جب رسول کا وصال ہوتا تھا تو لوگ پھر گمراہ ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ان ہی رسولوں علیہم السلام کے بت بنا کر پوچنا شروع کر دیتے آخر میں نبی پاک ﷺ نے سب کو ہدایت دے کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا پھر آپ کا وصال ہوا اور آپ کے بعد اب رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا چونکہ اور کسی رسول علیہ السلام نے نہیں آنا اس لئے آپ ﷺ کی وہ نسبت جس کو حاصل کرنے سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اس کی ضرورت ہے اس نسبت کو حاصل کرنے کے لئے آپ کے غلام آتے رہے اور قیامت تک آتے رہیں گے اور یہ فریضہ ادا کرتے رہیں گے گویا نسبت رسولی ﷺ ہی ہے جو انسان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ سکتی ہے۔

آج کے فرمان میں تاریخ انبیاء سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی صراط مستقیم پر قائم رہنے کے لئے حضور ﷺ جب مشرکین مکہ کو ڈراتے قیامت کے آمد سے تو اس پر وہ اس طرح سوال کرتے کہ ان پہاڑوں کا کیا ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کے جواب میں یہ ہدایت فرمائی کہ یہ پہاڑ صور پھونکتے ہی ریزہ ریزہ ہو جائیں گئے اور تمام زمین ایک ہموار میدان بن جائے گی جہاں اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہو گا اور ساری مخلوق الٰہی سے حساب لیا جائے گا اور لوگ اس وقت اتنے ڈر رہے ہونگے کہ خواہش کریں گے کہ کاش ہم زمین کے اندر ہی رہتے اور اسی عذاب قبر کو بھگتے رہتے مگر اس وقت کفار کو جہنم میں جانا پڑے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ قرآن پاک اسی ہولناک سخت دن سے بچنے کے لیے نازل فرمایا گیا ہے جو اس ہدایت کو قبول کریں گے ان کے لئے کوئی خوف ڈر نہیں ہو گا اور جو انکار کریں گے ان کے لئے عذاب عظیم ہو گا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے حالات سے واقف فرما دیا اور حکم دیا کہ آپ اس علم کو ہی سب کچھ نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے اپنے علم کے زیادتی کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں تو ثابت ہوا کہ حضور کو اتنا علم دیا گیا جس کی کوئی انتہاء نہیں کوئی حد نہیں جس کا کوئی حساب نہیں لگا سکتا نبی کریم ﷺ کو اپنے فرض کے ادائیگی کا سخت فکر رہتا تھا اس لئے جب بھی وحی نازل ہوتی آپ کو فکر ہوتا کہ کوئی حکم رہ نہ جائے اس لئے ساتھ ساتھ دوہراتے جاتے مگر اللہ تعالیٰ کو حضور ﷺ کا یہ فکر بھی گوارا نہ ہوا اور آپ کو قرآن کریم کا یاد کرانا اپنے ذمے کر لیا فرمایا

رکھنے والے کے حضور اور بیشک نامراد ہوا وہ جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا اور جو نیک عمل کریگا اور وہ مومن ہے تو نہ خوف ہوگا اسے زیادتی کا اور نہ نقصان کا اور ایسے ہی ہم نے اتارا قرآن عربی (زبان) میں اور اس میں ہم نے طرح طرح کے عذاب کے وعدے دیئے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں، یا پیدا ہو ان کے دلوں میں سوچ تو سب سے بلند ہے اللہ تعالیٰ جو سچا بادشاہ ہے اور جلدی نہ کی جائے قرآن میں اس سے قبل کہ پوری ہو جائے اس کی وحی اور کہیں کہ میرے رب زیادہ کر میرا علم اور بیشک ہم نے آدم کو ایک تاکیدی حکم دیا تھا اس سے پہلے تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا تو ہم نے فرمایا کہ اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے پس وہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے سو تم مشقت میں پڑو۔

پچھلے فرمان میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ جاری تھا کہ وہ واپس آکر حضرت ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے کہ تم نے ان کو بت پرستی سے منع کیوں نہ کیا اور ان کو چھوڑ کر میرے پیچھے کیوں نہ آئے مگر حضرت ہارون علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نے پورا زور لگایا لیکن شیطان نے ان پر ایسا غلبہ کیا کہ وہ نہ مانے اور کہنے لگے جب تک موسیٰ علیہ السلام واپس نہیں آئیں گے ہم اسی طرح بت پرستی کرتے رہیں گے میں آپ کے پیچھے اس لئے نہ آیا کہ قوم اکیلے رہ جائے گی اور شیطان ان کو گمراہ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا پھر موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے پوچھا کہ تم نے کیوں یہ ظلم کیا تو اس نے کہا میں نے جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے پاؤں کے نیچے مٹی کو زندہ ہوتے دیکھ کر اس کی ایک مٹھی اپنے پاس رکھ لی اور بچھڑے میں ڈال دی یہ بولنے لگا اسی طرح میں نے اس کو معبود پرستش کیلئے بنا دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے بددعا دی کہ جاؤ تمہیں جو ہاتھ لگائے گا اس کو بھی بخار ہوگا اور تم کو بھی اور تم یہ فریاد کرتے پھرو گے کہ مجھے مت ہاتھ لگاؤ پھر قیامت میں تم کو سخت عذاب ہوگا چنانچہ وہ اسی طرح دربدر فریاد کرتا پھرتا رہا اس سارے فرمان سے جو ہدایت سامنے آئی وہ یہ ہے کہ قوم کو اور امت کو جتنا بھی سمجھایا جائے جب تک ان میں ہادی نہ ہو شیطان پھر ان کو گمراہ کر لیتا ہے موسیٰ علیہ السلام کا نکلنا تھا تو پھر شیطان نے اس امت کو گمراہ کر دیا سوائے چند کے یہی حقیقت ہے جس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے سمجھ لیا اور جب کعبہ شریف تعمیر کر چکے پھر آپ نے حج کے سارے مناسک عبادت کے طریقے سیکھ لئے اور سکھا دیئے تو آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱۲۹

Collection Of Adovocate Showkat

ترجمہ: اے میرے رب ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کو تیری آیات سنائے تیری کتاب پڑھائے اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے بیشک تو دانا حکمت والا اور غالب ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد آپ کی اولاد ہی نے کعبہ شریف میں تین سو ساٹھ ٣٦٠ بت رکھ دیئے اور انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ سے بتوں کے لئے مقابلہ کیا اور آپ کو تکلیفات دی ساری قرآنی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بھیجتا رہا جب رسول کا وصال ہوتا تھا تو لوگ پھر گمراہ ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ان ہی رسولوں علیہم السلام کے بت بنا کر پوجنا شروع کر دیتے آخر میں نبی پاک ﷺ نے سب کو ہدایت دے کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا پھر آپ کا وصال ہوا اور آپ کے بعد اب رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا چونکہ اور کسی رسول علیہ السلام نے نہیں آنا اس لئے آپ ﷺ کی وہ نسبت جس کو حاصل کرنے سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اس کی ضرورت ہے اس نسبت کو حاصل کرنے کے لئے آپ کے غلام آتے رہے اور قیامت تک آتے رہیں گے اور یہ فریضہ ادا کرتے رہیں گے گویا نسبت رسولی ﷺ ہی ہے جو انسان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ سکتی ہے۔

آج کے فرمان میں تاریخ انبیاء سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی صراط مستقیم پر قائم رہنے کے لئے حضور ﷺ جب مشرکین مکہ کو ڈراتے قیامت کے آمد سے تو اس پر وہ اس طرح سوال کرتے کہ ان پہاڑوں کا کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کے جواب میں یہ ہدایت فرمائی کہ یہ پہاڑ صور پھونکتے ہی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور تمام زمین ایک ہموار میدان بن جائے گی جہاں اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہوگا اور ساری مخلوق الٰہی سے حساب لیا جائے گا اور لوگ اس وقت اتنے ڈر رہے ہونگے کہ خواہش کریں گے کہ کاش ہم زمین کے اندر ہی رہتے اور اسی عذاب قبر کو بھگتے رہتے مگر اس وقت کفار کو جہنم میں جانا پڑے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ قرآن پاک اسی ہولناک سخت دن سے بچنے کے لیے نازل فرمایا گیا ہے جو اس ہدایت کو قبول کریں گے ان کے لئے کوئی خوف ڈر نہیں ہوگا اور جو انکار کریں گے ان کے لئے عذاب عظیم ہوگا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے حالات سے واقف فرمادیا اور حکم دیا کہ آپ اس علم کو ہی سب کچھ نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے اپنے علم کے زیادتی کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں تو ثابت ہوا کہ حضور کو اتنا علم دیا گیا جس کی کوئی انتہاء نہیں کوئی حد نہیں جس کا کوئی حساب نہیں لگا سکتا نبی کریم ﷺ کو اپنے فرض کے ادائیگی کا سخت فکر رہتا تھا اس لئے جب بھی وحی نازل ہوتی آپ کو فکر ہوتا کہ کوئی حکم رہ نہ جائے اس لئے ساتھ ساتھ دوہراتے جاتے مگر اللہ تعالیٰ کو حضور ﷺ کا یہ فکر بھی گوارا نہ ہوا اور آپ کو قرآن کریم کا یاد کرانا اپنے ذمے کر لیا فرمایا

آپ سنتے آئیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں اپنے علم کے اضافہ کے لئے اس نے آپ کو جو دیا ہے وہ یاد بھی کرائے گا اور آپ کے علم میں دن بدن اضافہ بھی فرمائے گا۔ اس فرمان الٰہی میں نسبت رسولی ﷺ کی تعلیم دی گئی ہے اسی نسبت کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں بیٹھ کر یادِ الٰہی کرتے ہیں اسلئے یہ خیال رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ١٥ ستمبر ٢٠٠٦ء

سورۃ طٰہٰ [۱۱۸۔۱۲۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْھَا وَلَا تَعْرٰی ۱۱۸ وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْھَا وَلَا تَضْحٰی ۱۱۹ فَوَسْوَسَ اِلَیْہِ
الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰٓاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی ۱۲۰ فَاَکَلَا مِنْھَا فَبَدَتْ لَھُمَا سَوْاٰتُھُمَا وَ
طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ۱۲۱ ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ
عَلَیْہِ وَھَدٰی ۱۲۲ قَالَ اھْبِطَا مِنْھَا جَمِیْعًا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ
ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ۱۲۳ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَعْمٰی ۱۲۴ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا ۱۲۵ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَھَا وَکَذٰلِکَ
الْیَوْمَ تُنْسٰی ۱۲۶ وَکَذٰلِکَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ۱۲۷
اَفَلَمْ یَھْدِ لَھُمْ کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِھِمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی ۱۲۸

(سورۃ طٰہٰ: ۱۱۸ تا ۱۲۷)

بیشک تیرے لئے ہے کہ نہ اس میں تو بھوکا ہو اور نہ ننگا ہوگا اور یہ کہ نہ تجھے پیاس لگے گی اس میں اور نہ دھوپ تو وسوسہ دیا اسے شیطان نے کہا کہ اے آدم کیا میں بتاؤں تمہیں ہمیشگی والا درخت اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو تو کھالیا دونوں نے اس سے تو کھل گئیں ان کے لئے ان کے شرم کی چیزیں (شرم گاہیں) اور وہ دونوں چپکانے لگے اپنے اوپر جنت کے درختوں کے پتے اور لغزش ہوئی آدم سے اپنے رب کے حکم کی اور راہ نہ پائی، پھر چن لیا اسے اس کے رب نے تو رجوع فرمایا اس پر اور اس کے راہنمائی فرمائی اور فرمایا کہ تم دونوں اترو جنت سے اکٹھے تم میں بعض تمہارا بعض کا دشمن ہوگا اور اگر آئے گی میرے طرف سے تمہارے پاس ہدایت تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی پس نہ وہ گمراہ ہوگا اور

نہ بدنصیب ہوگا اور جس نے انحراف کیا میرے ذکر سے تو بیشک اس کے لئے تنگ معاش ہے اور اٹھائینگے ہم اس کو قیامت کے دن اندھا وہ کہے گا کہ اے میرے رب تو نے مجھے کیوں اندھا اٹھایا میں تو آنکھ والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسے ہی آئی تھیں تمہارے پاس ہماری نشانیاں تو بھلا دیا تھا تو نے اسی طرح آج کے دن بھلا دیا گیا تجھے اور ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں ہم اسے جو حد سے بڑھے اور ایمان نہ لائے اپنے رب کے آیتوں پر اور بیشک آخرت کا عذاب سخت تر اور دیر پا ہے۔ تو کیا اس سے راہ نہ ملی انہیں کہ ہم نے کتنی بستیاں ہلاک کر دیں ان سے پہلے یہ چلتے ہیں ان کے بسنے والی جگہوں پر بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے۔

پچھلے فرمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی کہ فلاح اور نجات ان کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کریں اور لوگ اطاعت پر اسی وقت قائم وہ سکتے ہیں جب ان کا ہادی ان کے درمیان ہو اس پر آپ کو بتایا تھا کہ نبی پاک ﷺ کے بعد اب کوئی رسول نہیں آئے گا البتہ آپ کے غلام ہمیشہ ہر وقت قیامت تک موجود رہیں گے جن کے دلوں میں نسبت رسولی ﷺ ہوگی اور اس نسبت رسولی ﷺ کے فیض سے طالبان حق کے دل و دماغ کو روشن کرتے رہیں گے طالبان حق ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اس ہدایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے فیضان سے مستفیض ہوتے رہینگے آج کے فرمان میں اسی ہدایت کو اور زیادہ واضح کرنے کے لئے پھر آدم علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا کہ شیطان جو ازل سے تمہارا دشمن ہے جب اس کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا اس نے انکار کیا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا اس نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ جس بندے کے لئے اے اللہ تعالیٰ تو نے مجھے مردود کر دیا مجھے مہلت دی جائے کہ میں اس سے اپنا بدلہ لوں وہ تیری بندگی بھول جائے گا اور غلط راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا تجھے مہلت دی جاتی ہے اور طاقت دی جاتی ہے کہ تو انسان کے خون کے ساتھ دوڑ سکے لیکن تو میرے بندوں کو کبھی گمراہ نہیں کر سکے گا جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی نسبت سے روشن دل و دماغ والے ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمیشہ استغفار کرنے والے اور اس کی یاد کرنے والے ہونگے پھر جنت میں حضرت آدم اور حوا کو جگہ ملی شیطان کسی طرح وہاں پہنچ گیا اور آدم علیہ السلام کو کہا کہ میں آپ کو یہاں ایک ایسا درخت دیکھاتا ہوں جس کا پھل کھانے سے آپ ہمیشہ زندہ اور جنت میں رہیں گے اور آپ کی یہ عیش و عشرت کبھی ختم نہ ہوگی آدم علیہ السلام بھول گے حضرت حوا علیہا السلام اور حضرت آدم علیہ السلام دونوں نے پھل کھالیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس لئے انسان کو انسان کہا جاتا ہے کہ وہ بھولنے والا

اور نسیان والا ہے پھل کا کھانا تھا کہ یہ جنت کی ساری مراعات ختم ہوگئیں بدن ننگے ہوگئے درخت کے پتوں سے اپنے بدن کو چھپانا شروع کیا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم نے یہ حرکت قصداً نہیں کی اور غرور سے نہیں کی جس طرح شیطان نے کی بلکہ بھول سے کی اس لئے اسے معاف فرمادیا گیا فرمایا جاؤ اب دنیا میں رہو اور وہاں کماؤ کھاؤ اور تمہاری ایک دوسرے سے دشمنی بھی ہوگی کیونکہ یہ شیطان تم کو وہاں بھی بھلاتا رہے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے فضل سے تمہاری ہدایت کے لئے رسول بھیجتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے ہدایت حاصل کرتے رہیں گے وہ تو اسی جنت میں آ جائیں گے اور اے آدم تیری اولاد سے جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہونگے اور اپنے دشمن شیطان کے راہ پر چلیں گے ان کیلئے سخت عذاب ہوگا یہ فرمان سنا کر پھر مشرکین مکہ اور یہود و نصریٰ کو مخاطب فرمایا گیا کہ دیکھو تم سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں جن کے نشان بھی موجود ہیں وہ بڑے غرور تکبر اور شان و شوکت والی تھیں سب کو خاک میں ملادیا گیا تم ان ہی کی جگہوں پر چلتے پھرتے ہو پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے فی الواقعہ نصیحت وہی پکڑتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں اور عقل صرف ان ہی کا زندہ ہوتا ہو جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں اور ایسے لوگ ہی گذشتہ قوموں سے سبق حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام میں زندگی گزار کہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوتے ہیں لیکن نسبت رسولی ﷺ سے محروم لوگ شیطان کے ایماء پر چلتے ہیں ان کے دل و دماغ مردہ ہوکر ظلمت میں ڈوب جاتے ہیں اسی نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آنے والوں کو تلقین کی جاتی ہے اور یہاں بٹھا کر یاد الٰہی کرائی جاتی ہے تاکہ سینے صاف ہوجائیں اور شیطان کے تسلط سے آزاد ہوکر نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوجائیں اب شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ ستمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ طٰہٰ [۱۲۸۔۱۳۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۱۲۹ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۱۳۰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۱۳۱ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۱۳۲ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۱۳۳ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۱۳۴ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۱۳۵

(سورۃ طٰہٰ: ۱۲۸ تا ۱۳۵)

اور اگر بات تمہارے رب کی مسابقت نہ کر چکی ہوتی تو ضرور لازم ہو جاتا ان پر عذاب اگر مدت مقرر نہ ہوتی تو صبر کریں اس پر جو وہ کہتے ہیں اور تسبیح کرتے رہیں اپنے رب کے سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی ساعات میں تسبیح کریں اور دن کے کناروں میں تا کہ تم راضی ہو جاؤ اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلائیں اس کی طرف جو ہم نے نفع دنیاوی دیا کافروں کے جوڑوں کو یہ تازگی دنیا کی ہے تا کہ اس کے سبب وہ فتنے میں پڑیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور حکم کریں اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود اس پر قائم رہیں اور ہم تجھ سے نہیں مانگتے رزق ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور بہتر انجام پرہیزگاروں کے لئے اور (کافر) بولے کہ کیوں نہیں لاتے ہمارے پاس کوئی نشانی اپنے رب کی کیا انہیں اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے اور اگر ہم انہیں ہلاک کر دیتے کسی

عذاب سے اس سے پہلے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے رب کیوں نہ بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی رسول تو پیروی کرتے ہم تیرے حکم کی قبل اس کے ہم ذلیل وخوار ہوتے آپ فرمادیں کہ سب انتظار کررہے ہیں تم بھی انتظار کرو پس عنقریب تم جان لوگے کہ کون ہے سیدھی راہ پر اور کون ہدایت یافتہ ہے۔

یہاں پر سورۃ طٰہٰ ختم ہوئی پارہ سولہ (۱۶) بھی ختم ہوا۔ ساری سورۃ میں موسیٰ علیہ السلام کی تاریخ سنا کر یہ ہدایت دی گئی کہ مخلوق کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے جو ہر شخص کا رب ہے ہر شخص کے ضرورت کو پورا کرتا ہے اپنی مخلوق کا بہت خیال رکھتا ہے اس کی مخلوق پر جو ظلم کرتا ہے وہ خود تباہی اور بربادی کا شکار ہوتا ہے جس طرح شیطان کے ایماپر فرعون اور اس کے ساتھی چلے۔ آخرت میں سب کو اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت زندگی گذارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابندی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی جنت کے وارث ہونگے اور وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھ سکتے ہیں اور اس کے احکام کے تحت زندگی گزار سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کرتے ہیں اس نسبت سے ان کے دل ودماغ روشن ہوجاتے ہیں اور وہ شیطان کی چالاکیوں سے بچ جاتے ہیں اور یہ بھی فرمادیا گیا کہ انسان غلطی کا پتلا ہے بھولنے والا ہے جس سے بھول کر غلطی ہوجائے اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرے اس سے نہ صرف اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے بلکہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی رحم نہیں کرسکتا اور نہ ہی معاف کرسکتا ہے سزا صرف وہی پاتے ہیں جو تکبر اور غرور سے غلطی کرتے ہیں اور اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اسلئے ہمیشہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز رکھنا اور معافی مانگتے رہنا چاہئے اور آخر میں سورۃ میں حکم ہوا یہ لوگ جو غلط کام کرنے کے بعد غرور اور تکبر سے چلتے پھرتے ہیں ان کو ضرور سزا دی جائے گی ان کے تکبر اور غرور کو خاک میں ملادیا جائے گا مگر اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا وقت مقرر فرمایا ہوا ہے اور حساب کا وقت بھی مقرر ہے اس دن ہر ایک کو بدلہ مل جائے گا۔ نبی پاک ﷺ کو ہدایت دی گئی کہ آپ ان کی باتیں سن کر افسوس نہ کریں اگر ان کو تھوڑا سا وقت ملا ہے تو یہ چند دن کے بات ہے آخر ان کے لئے ذلت اور دردناک عذاب تیار ہے آپ اپنے گھر والوں کو اور غلاموں کو ہدایت دیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یاد سے دل کو بھلائیں اور خوش کریں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کی بہترین صورت نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور تہجد ہے نماز سے انسان کو سکون خوشی اور صبر کی دولت ملتی ہے یہ ہدایات ایسی ہی سچی دولت سے مالا مال ہیں کہ ان کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل کی دنیا بدل گئی اور آناً فاناً اسلام دشمنی سے نکل کر اسلام کے غلام بن گئے آپ تلوار لے کر چلے کہ دین اسلام لانے والے کو شہید کروں گا مگر راستے

میں ایک شخص ملا جس نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کا حال تو دیکھ لو وہ تو دین اسلام کے غلام بن چکے ہیں سیدھے اپنی بہن فاطمہ اور بہنوئی حضرت سعید بن زید ؓ کے گھر گئے ، وہاں ان کو حضرت خباب قرآن شریف کے یہی سورت پڑھا رہے تھے ان کو دیکھ کر حضرت خباب چھپ گئے حضرت عمر ؓ نے اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا بہن آگے آئی تو اس کو بھی لہولہان کر دیا آخر انہوں نے اعلان کیا کہ عمر اگر جان سے بھی مار دو تو اس دین کو نہیں چھوڑیں گے یہ الفاظ ایمان سے معمور کتنی طاقت رکھتے تھے کہ حضرت عمر ؓ کے دل کی دنیا بدل گئی خاموش ہو گئے اور کہا اچھا جو تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے دیکھاؤ بہن نے کہا کہ آپ کے ہاتھ ناپاک ہیں پہلے غسل کریں آپ نے غسل کیا حضرت خباب ظاہر ہو گئے اور انہوں نے قرآن پاک کی صورت کی تلاوت کی حضرت عمر سیدھے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ﷺ کو اطلاع ملی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے خدا جانے یہ دشمن اسلام کس ارادہ سے آیا ہے حضرت امیر حمزہ ؓ نے کہا کہ آنے دو اگر ٹھیک ارادہ سے آیا تو خیر ورنہ ہم اس کو ٹھیک کر دیں گے حضرت عمر ؓ آ کر حضور کے سامنے کھڑے ہو گئے نبی پاک ﷺ نے پوچھا بتاؤ عمر کیسے آئے ہو عرض کی غلام بننے کے لئے حاضر ہوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نعرہ تکبیر بلند کیا حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مالک نے آپ ﷺ کی دعا قبول فرمائی کیونکہ آپ نے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ عمر بن خطاب عطا فرما دے دین کے خدمت کے لئے اس وقت تک صرف ۴۰ انسان مسلمان ہوئے تھے اور نماز چھپ کر پڑھی جاتی تھی حضرت عمر ؓ نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ تعالیٰ کی نماز اللہ تعالیٰ کے گھر میں اعلانیہ پڑھیں گے پھر اس طرح نماز شروع ہوئی اس میں سب سے بڑا سبق ہے کہ قوم اور امت کے اندر جب تک ہادی نہ ہو لوگ احکام الٰہی بھول جاتے ہیں اور شیطان انہیں اپنے راستے پر چلا لیتا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد نے ۳۶۰ بت لا کر کعبہ میں رکھ دیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد سامری نے ساری امت موسوی کو بچھڑے کی پرستش پر لگا دیا نبی پاک ﷺ نے آ کر اللہ تعالیٰ کے دین سے لوگوں کو آگاہ کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھائی اور ان کا تذکیہ کیا اور نور نبوت سے مخلوق کے دلوں کو منور کر کے سیدھے راستے پر چلایا اب چونکہ اور کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اس لئے حضور ﷺ سے نسبت قائم کر کے ہی انسان راہ راست پر آ سکتا ہے۔ اور یہ نسبت رسولی ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلاموں سے حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کے غلام نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کے لئے تلقین کرتے رہے ہیں یہاں بھی اسی نسبت رسولی ﷺ کی حاصل کرنے کی تلقین کے جاتی ہے سب کو بٹھا کر اللہ تعالیٰ کی یاد کروا کر سینوں کو صاف کرایا جاتا ہے تا کہ نسبت رسولی ﷺ کے قابل بن جائیں یہ

محفل اسے غرض وغایت کے لئے ہے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الانبیاء [۱-۱۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ
مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ
هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ
اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ
كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ
كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ (سورۃ الانبیاء: ۱تا۱۰)

نزدیک آگیا لوگوں کا حساب اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں نہیں آتی ان کے پاس کوئی نصیحت ان کے رب کی طرف سے مگر وہ اسے سنتے ہیں اور پھر کھیل بناتے ہیں۔ ان کے دل لہو ولعب میں ہیں اور خفیہ سرگوشیاں کرتے ہیں یہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے یہ مگر تمہارے جیسا بشر پس کیا تم جادو کے طرف دیدہ ودانستہ جاتے ہو، فرمایا (نبی نے) میرا رب جانتا ہے ہر بات کو آسمان اور زمین میں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے بلکہ وہ بولے کہ یہ پریشان خواب خیال میں ہیں بلکہ وہ محض من گھڑت باتیں ہیں بلکہ وہ شاعر ہے تو لائے ہمارے پاس کوئی نشانی جیسا کہ پہلے رسول لائے ہیں نہیں ایمان لائی اس سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائینگے اور نہیں بھیجے ہم نے

آپ سے پہلے مگر مرد وحی کی ہم نے ان کی طرف پس پوچھ لو علم والوں سے اگر تم نہیں جانتے۔ اور نہیں کیا تھا ہم نے ان کو خالی بدن کہ نہ کھاتے وہ کھانا اور نہ وہ رہے دنیا میں ہمیشہ پھر ہم نے انہیں سچا کر دکھایا وعدہ پھر ہم نے انہیں نجات دی اور جن کو ہم نے چاہا اور ہم نے ہلاک کیا حد سے بڑھنے والوں کو اور تحقیق نازل کی ہم نے تمہاری طرف کتاب (قرآن) جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ کے آخر میں ہدایت عطا فرمائی کہ اگر کوئی بشر بھول کر غلطی کرے یا اپنی غلطی پر نادم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی بھول معاف فرما دیتا ہے اور مثال حضرت آدم علیہ السلام کی دی تھی کہ ان سے غلطی ہوئی مگر عملاً نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے اپنی غلطی پر غرور کیا بلکہ رونا شروع کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا دیا اس کے ساتھ ہی یہ فرمان ہوا کہ جو غلطی عمداً اور عملاً کرتے ہیں اور اس پر غرور و تکبر کرتے ہیں ان کا انجام دونوں جہانوں میں رسوائی اور تباہی ہے جیسے شیطان اور فرعون اور دوسرے ایسے لوگ تو سبق یہ ملا کہ اگر غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے معافی مانگنی چاہئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے توبہ پر قائم رہتا ہے تو وہ گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جاتا ہے اور پھر بھی توبہ پر قائم رہتا ہے تو اس کا گناہ نیکی میں تبدیل کیا جاتا ہے حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنے غلاموں کو نماز کی پابندی کا حکم دیں۔ کیونکہ نماز سے سکون سرور اور خوشی حاصل ہوتی ہے ساری سورۃ طٰہٰ میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنا کر یہ ہدایت دی گئی کہ قوم اور امت میں جب ہادی نہ ہو تو وہ گمراہ ہو جاتی ہے موسیٰ علیہ السلام کی امت سب کچھ دیکھنے کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کے غیر حاضری میں گمراہ ہو گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب صحیفے دیئے گئے کعبہ شریف کی تعمیر مکمل ہوئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مناسک حج سکھا دیئے۔ عبادت کے طریقے بتا دیئے تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا کی اے اللہ تعالیٰ ایک رسول ﷺ ہادی بھی اس قوم میں مبعوث فرما جو تیری ہدایت سے ان کو باخبر کرے پاک کرے اور تیرے راستے پر قائم کرے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورۃ البقرہ پارہ ۱، آیت ۱۲۸) تو نبی پاک ﷺ بھیجے گئے اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی تو اس وقت تک امت گمراہ ہو چکی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام جنہوں نے ساری زندگی بتوں کے خلاف جہاد میں گزاری انہی کی اولاد نے تین سو ساٹھ بت کعبہ شریف میں رکھ دیئے، نبی پاک ﷺ نے جہاں کتاب الٰہی پڑھائی سمجھائی وہاں نور نبوت سے سینوں کو پاک کیا اور مخلوق خدا کو صراط مستقیم پر

چلایا لیکن حضور ﷺ کے بعد چونکہ رسالت ختم ہوگئی اب ہدایت پر کیا چیز قائم رکھے گی حضور ﷺ کے غلاموں نے بتایا کہ وہ چیز نسبت رسولی ﷺ ہے یہی تعلیم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے دی حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے دی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دی اور یہی تعلیم ہمارے مرشد اعلیٰ حضرت پیر نظیر احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دی کہ نبی پاک ﷺ سے نسبت قائم کرنے سے دل و دماغ منور ہوجاتے ہیں انسان صراط مستقیم پر چل سکتا ہے اور قائم رہ سکتا ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ کو جہاں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے والا ہادی بنا کر بھیجا گیا وہاں روشن کرنے والا چراغ بھی بنا کر بھیجا گیا چنانچہ فرمایا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب ۴۶)

آج کا فرمان آپ نے پارہ سترہ کی ابتدائی آیات سورۃ الانبیاء کی سنیں اس فرمان میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ تعالیٰ کے طرف سے مخلوق کے لئے ہدایت لاتے رہے ہیں لیکن لوگ ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں کہ یہ ہماری طرح بشر ہیں اور ان کے معجزات کو جادو کہتے رہے ہیں نبی پاک ﷺ کے بعثت کے وقت بھی مشرکین مکہ نے یہی سلوک کیا حد درجہ اذیتیں دیں مذاق کیا اور آپ کو جادوگر کہا لیکن اللہ تعالیٰ کی ہدایت نے پورا ہونا تھا اس لئے مشرکین مکہ کے سارے حربے فیل ہوگئے۔

عتبہ نے مشرکین سے کہا کہ میں جا کر دیکھتا ہوں یہ کیا کہہ رہے ہیں چنانچہ وہ حضور ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں ساری قوم کو آپ نے پریشان کر دیا ہے آپ اگر دولت چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اکٹھی کر کے دے دیتے ہیں اگر بادشاہت چاہتے ہیں تو ہم آپ کو بادشاہ بنا دیتے ہیں اگر شادی کرنا چاہتے ہیں تو سب سے خوبصورت عورت سے آپ کے شادی کروا دیتے ہیں نبی پاک ﷺ نے جواب میں سورۃ حٰمٓ۔ سجدہ کی تلاوت فرمائی (سورۃ ۴۱، پارہ ۲۴)

عتبہ نے واپس آکر کہا کہ میں جو کلام سن کر آیا ہوں نہ یہ کلام شاعری ہے نہ جادوگری ہے بلکہ کوئی عجیب کلام ہے اس لئے اس شخص کو چھوڑ دو اگر عربوں نے اسے مار دیا تو تم پر خون کا الزام نہیں آئے گا اور اگر یہ کامیاب ہوگیا تو تمہاری ہی عزت ہوجائے گی ایک مرتبہ ایک بدو نے کچھ اونٹ ابوجہل کے ہاتھ ادھار بیچے لیکن ابوجہل نے اسے رقم نہ دی اس نے کعبہ شریف کے پاس کھڑے ہو کر عربوں سے فریاد کی جو اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے انہوں نے مذاقاً اسے کہا کہ وہ دور جو شخص عبادت کر رہا ہے اس کے سامنے جا کر اپنی مصیبت بیان کرو وہ نبی پاک ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور تمام بات عرض کی آپ اسے لے کر ابوجہل کے گھر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا ابوجہل حضور ﷺ کو دیکھ کر حیران ہوگیا

پوچھا کیا بات ہے آپ نے فرمایا اس کی رقم اس کو ادا کرو ابو جہل اندر گیا اس کی رقم لا کر دے دی مشرکین نے ابو جہل سے پوچھا کہ تم کو کیا ہو گیا اس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے پیچھے خطرناک مخلوق نیزے تان کر کھڑی تھی میں رقم نہ دیتا تو کیا کرتا ان مشرکین مکہ نے ہر راستے پر آدمی بیٹھائے تھے خاص طور پر حج کے موسم کے دوران جو لوگوں کو کہتے کہ یہاں ایک ایسا شخص ظاہر ہوا ہے جو جادو کر کے دین سے گمراہ کر دیتا ہے اس لئے اس سے نہ ملنا ان کی اس کوشش کا الٹا اثر نکلا کہ چاروں طرف حضور ﷺ کی نبوت کے شہرت ہوگئی۔ طفیل دوستی کہتے ہیں کہ انہوں نے جب نبی کریم ﷺ کے متعلق سنا تو فیصلہ کیا کہ میں تو ضرور دیکھوں گا کہ وہ شخص کیا کہتا ہے جب اس نے جا کر تلاوت قرآن سنی تو فوراً مسلمان ہو گیا اور جا کر سارے قبیلے کو مسلمان کر دیا نضر بن حارث بھی اسی طرح خدمت میں حاضر ہوا اور جب حضور ﷺ سے ہدایت سنی تو اس نے آ کر عربوں کو بتایا کہ وہ تو عجیب کلام پڑھتا ہے تم اس طرح کرو کہ عجم سے جا کر رستم اور اسفندیار کی داستانیں لاؤ اور وہ پڑھ کر لوگوں کو سناؤ لوگ پھر ان قصوں میں دلچسپی لینے لگیں گے تو پھر اہل مکہ نے یہی کام شروع کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارے حربے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے فیل ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے اس ہدایت الٰہی کو قبول کر لیا اور جن لوگوں نے یہ ہدایت قبول نہ کی ان کے دل سیاہ ہو گئے اور انہیں تباہ و برباد کر دیا گیا۔

سامعین کرام ہمیں یہی ہدایت ملی کہ جو وقت بھی گزر رہا ہے ایک سیکنڈ ہے یا دن ہے یا ماہ ہے یا سال ہے۔ ہماری زندگی سے کم ہو رہا ہے یعنی قیامت اور موت کے قرب کی طرف جا رہے ہیں اس لئے اس وقت کو کھیل کود میں مصروف رکھ کر اپنی بربادی نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہر وقت حضور ﷺ کی غلامی میں زندگی گزار کر اپنے انجام کو درست کرنا چاہئے اور اس غلامی پر قائم رہنے کے لئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے۔ جس سے دل و دماغ منور ہو جاتے ہیں اور طاقت اور ہمت ملتی ہے اور انسان اس زندگی میں جہاد اکبر کے ذریعے شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے صراط مستقیم پر قائم رہ سکتا ہے یہ محفل نسبت رسولی ﷺ کے حاصل کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہے تا کہ یاد الٰہی سے سینے صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنائے جائیں۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۶ اکتوبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الانبیاء [۱۱-۲۹]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا
بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ
لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ
الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ
هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِىَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِىْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ
فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِىْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى
وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ
جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ (سورۃ الانبیاء: ۱۱ تا ۲۹)

اور کتنی تباہ کیں ہم نے بستیاں کہ ان کے رہنے والے ظالم تھے پھر پیدا کیں ان کے بعد دوسری قومیں پھر جب انہوں نے محسوس کیا ہمارا عذاب ناگاہ وہ بھاگنے لگے نہ بھاگو اور لوٹ آؤ طرف ان آسائشوں کے جو تمہیں دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کے طرف تاکہ تم سے پوچھا جائے تو بولے کہ اے افسوس ہم ہی تھے ظلم کرنیوالے، پس وہ اسی حال میں پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کر دیا انہیں کاٹے ہوئے اور بجھے ہوئے، اور نہیں بنایا ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے عبث اور اگر ہم چاہتے کہ اسے ہم کھیل بنائیں تو بناتے اپنی طرف سے اپنے اختیار سے اگر ہمیں کرنا ہوتا، بلکہ ہم ڈالتے ہیں حق کو باطل پر تو وہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور وہ مٹ جاتا ہے اور تمہارے لئے خرابی ہے ان باتوں سے جو تم بناتے ہو، اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور جو اس کے نزدیک والے ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں رات دن اور وہ سستی نہیں کرتے کیا انہوں نے بنائے معبود زمین سے کہ وہ کچھ پیدا کریں اگر ہوتے زمین اور آسمان میں اور معبود اللہ تعالیٰ کے سوا تو ضرور دونوں میں فساد برپا ہو جاتا، تو پاک ہے اللہ تعالیٰ جو رب عرش عظیم ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں نہیں پوچھا جاتا اور نہ پوچھا جائیگا اس سے جو وہ (اللہ تعالیٰ) کرے اور ان سے پوچھا جائیگا۔ کیا انہوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں آپ فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل یہ قرآن ذکر ہے میرے ساتھیوں کا اور ذکر ہے ان کا جو مجھ سے پہلے ہوئے بلکہ اکثر ان میں سے حق کو نہیں جانتے تو وہ انحراف کرنے والے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول تم سے پہلے مگر وحی کی اس کی طرف کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی بندگی کرو اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنایا حالانکہ وہ پاک ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے عزت والے ہیں۔ وہ نہیں سبقت کرتے ہیں اس سے کسی بات میں اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے اور وہ شفاعت نہیں کرینگے مگر اس کی جسے وہ پسند کرے اور وہ اس (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے ہیں۔ اور جو ان میں سے کہے کہ میں معبود ہوں اس کے سوا تو ہم اسے سزا دینگے جہنم کی ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں ظالموں کو۔

پہلے آپ سن چکے ہیں کہ حضور ﷺ کی بعثت پر مشرکین مکہ سیخ پا تو ہوئے مگر حیران بھی ہوئے کہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ تمام خداؤں کے جگہ ایک خدا ہے اس کے بغیر کسی کو سجدہ جائز نہیں اور نہ کوئی معبود ہے سب لوگ ختم ہونے کے بعد پھر جمع ہوں گے زندہ ہو کر اپنے اعمال کا جواب دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کتاب قرآن پاک سب کے لئے ہدایت ہے۔ اس کو پڑھ کر اس پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کے مطابق زندگیاں درست کریں تاکہ آخرت کی

Collection Of Adoydete Showkat

شرمندگی سے بچ سکیں اور جہنم کے آگ سے بچیں جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہوں گے لیکن لوگ مخالفت کرتے حضور ﷺ کو اذیتیں دیتے ہر قسم کی رکاوٹ بنتے مگر دین الٰہی کے پیروکار دن بدن بڑھتے گئے جو حضور ﷺ کی غلامی اختیار کرتے وہ ہر مصیبت کو خوشی سے گلے لگاتے اور اسی میں کیف وسرور حاصل کرتے ان لوگوں کے علماء اور سردار اپنے آپ کو دانش مند کہنے والے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ سنیں کہ وہ کیا کہتے ہیں خدا کی شان جس نے اس غرض سے سنا واپس یہی جواب لے کر گیا کہ تم لوگ غلط کہتے ہو یہ نہ جادوگر ہیں نہ شاعر ہیں بلکہ ان کے منہ سے نکلا ہوا کلام تو عجیب کلام ہے جو انسان کا نہیں ہوسکتا، مگر بدبخت خدا پر ایمان نہ لائے کیونکہ ان کو اپنی سرداری نگاہ میں رہی اور دل ودماغ کی ظلمت نے دل ودماغ کو کام نہ کرنے دیا۔

آج کا فرمان پھر انہیں مشرکین مکہ یہود ونصاریٰ کے متعلق بیان ہوا ہے کہ یہ لوگ سیاہ دلی اور شیطان کی گمراہی کی وجہ سے ایمان نہیں لائے ورنہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کے گواہی دیتا ہے کہ سب کا ایک ہی مالک ایک ہی خالق ہے وہی نظام قدرت چلانے والا ہے اگر اس کا کوئی شریک ہوتا تو جہاں میں فساد برپا ہو جاتا اس کا نہ کوئی شریک ہے نہ کوئی بیٹا ہے سب اس کی مخلوق ہیں فرشتے ہیں یا انسان سب اس کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں اس کی رضا جوئی میں مصروف ہیں اس کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس لئے اگر دونوں جہانوں کی سرفرازی چاہتے ہو اور آخرت میں شرمندگی سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرو اور جو ہدایت قرآن پاک میں یہ لائے ہیں اس پر عمل کرو اور اپنے دشمن شیطان سے بچو جو تمہارے نفسوں کو قابو کر کے تم کو چلاتا ہے اور گمراہ کرتا ہے قیامت کا دن آنے والا ہے جو لمحہ گزرتا ہے وہ ہم کو قیامت اور حساب کے قریب کرتا ہے اس لئے یہ خوف ہر وقت سامنے ہونا چاہئے کیونکہ اس وقت کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکے گا نہ کوئی کسی کی شفاعت کر سکے گا ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ شفاعت کریں گی ان کی جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اجازت فرمائے گا۔

سامعین کرام! اگر غور سے قرآن پاک کی اس تاریخ کو دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ دانشور علماء سردار اور بڑے بڑے قابل لوگ یہ اقرار کرنے کے باوجود کہ یہ کلام نہ جادو ہے نہ شاعری بلکہ عجیب کلام ہے جو انسان کا نہیں ہوسکتا، پھر بھی ایمان نہ لائے کیوں اس لئے کہ ان کے دل اور دماغ شیطان کی وجہ سے ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے ظلمت میں ڈوبا ہوا انسان راہ نہیں پا سکتا فیصلہ نہیں کر سکتا راہ راست پر آنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ ظلمت دور ہو شیطان کا قبضہ ختم ہو اور یہ صرف نسبت رسولی ﷺ ہی سے ہوسکتا ہے کیونکہ حضور ﷺ وہ روشن چراغ ہیں

جو دلوں کو روشن کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ شیطان جن کو گمراہ کرتا ہے انہیں اس روشن کرنے والے چراغ سے مختلف طریقوں سے دور رکھتا ہے یہ محفل اسی لئے ہے کہ نسبت رسول ﷺ حاصل کرنے کے لئے یاد الٰہی سے سینے صاف کئے جائیں اور اپنے خالق اور مالک کو راضی کر کے اس کے محبوب کی نسبت حاصل کریں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الانبیاء [۳۰_۴۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا
مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ
وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ
عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ
كٰفِرُوْنَ ۝۳۶ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۳۷ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ
النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۳۹ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝۴۰ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۴۱ (سورۃ الانبیا: ۳۰ تا ۴۱)

کیا نہ دیکھا انہوں نے جو کافر ہوئے کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا اور کیا ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ تو کیا وہ ایمان نہیں لائینگے اور بنائے ہم نے زمین میں لنگر (پہاڑ) تا کہ وہ نہ کانپے اور کر دیئے ہم نے زمین میں کشادہ راستے تا کہ وہ راہ پائیں، اور ہم نے بنایا آسمان کو چھت محفوظ اور وہ اس کی نشانیوں سے منحرف ہیں اور اللہ

تعالیٰ وہ ہے جس نے بنائے رات دن اور سورج اور چاند ہر ایک اُپنے اپنے دائرہ میں تیر رہا ہے اور نہیں کیا ہم نے کسی بشر کے لئے آپ سے پہلے دنیا میں ہمیشہ رہنا تو کیا اگر آپ انتقال فرمائیں گے تو یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ہر جان کو چکھنا ہے ذائقہ موت کا اور ہم آزمائش کرتے ہیں تمہاری برائی اور اچھائی سے جانچنے کو اور ہماری طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور جب دیکھتے ہیں آپ کو وہ لوگ جو کافر ہیں تو نہیں کرتے مگر مذاق اور تمسخر (کہتے ہیں) کہ کیا یہ ہے وہ جو ذکر کرتا ہے تمہارے معبودوں کا اور وہ خود رحمٰن کی یاد سے منکر ہیں آدمی پیدا کیا گیا ہے جلد باز، عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس تم جلد بازی نہ کرو۔ اور کہتے ہیں کہ کب یہ وعدہ آئیگا اگر تم سچے ہو کاش کہ جانتے وہ لوگ جو کافر ہوئے اس وقت کو جب وہ نہ روک سکیں گے اپنے چہروں سے آگ کو اور نہ اپنی پشتوں سے اور نہ وہ مدد کئے جائینگے بلکہ وہ ان پر اچانک آئے گی تو انہیں مبہوت کردیگی پھر وہ نہ اسے روک سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی اور بیشک استہزاء (مذاق) کیا گیا رسولوں سے آپ سے پہلے تو گھیر لیا مذاق کرنے والون کو اس چیز نے جس کا وہ استہزاء کرتے تھے۔

پچھلی مرتبہ کے فرمان الٰہی جو آپ نے سنے ان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعہ اپنی مخلوق کو ہدایت دے رہا ہے ہدایت ہی کے لئے گزشتہ امم کی تاریخ دہرائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے احسانات باربار بتائے جارہے ہیں اطاعت اختیار کرنے والوں کا انجام اور بغاوت کرنے والوں کا انجام بھی بتایا جارہا ہے اور سب کچھ بیان کرنے کے بعد یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اللہ تعالیٰ کی مہربانی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دے رہا ہے عقل علم اور دانش ہونے کو باوجود بھی بدقسمت سبق حاصل نہیں کرتے اور صحیح راستہ اختیار نہیں کرتے وجہ ہمیشہ یہی رہی کہ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہر وقت اپنی کوشش میں ہی لگا رہتا ہے اور انسان کے دل ودماغ پر قبضہ کرکے ظلمت میں غرق کردیتا ہے پھر انسان اس قابل نہیں رہتا کہ وہ صراط مستقیم معلوم کرکے اس پر چل سکے یا قائم رہ سکے وہ شیطان کے ایماء پر ہی متزلزل رہتا ہے عقل دانش علم عمل ہونے کے باوجود ایسی حرکات کرتا ہے جو انتہائی بے وقوفی کا ثبوت دیتی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کے رسول کے معجزات دیکھنے کے باوجود تعلیم کو سننے کے باوجود جو سچ اور حقیقت پر مبنی ہوتی ہے اور انسان کے لئے بڑی کامیابی کا سبب بھی ہوتی ہے اچھے بھلے لوگ خالق اور مالک کو چھوڑ کر اپنے ہاتھ سے پتھر مٹی لوہے کے بت بنا کر اور بت بھی عورتوں کی شکل کے بنا کر انکے سامنے سرنگوں ہوتے ہیں اور ان سے دعائیں مانگتے ہیں جو نہ بدل سکتے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں اور نہ انہوں نے کوئی تخلیق کی ہوتی ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عقل کی بات کی تھی کہ سارے بتوں کو توڑ کر سب سے بڑے بت کے ناک کان کاٹ کر کلہاڑی اس کے

گلے میں لٹکا دی اور جب لوگ انکو پکڑ کر لائے کہ تم نے یہ کیا کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ یہ اس بڑے بت نے کیا ہوگا جس کے گلے میں کلہاڑی ہے اس سے پوچھو لوگوں نے کہا کہ نہ یہ بول سکتا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عقل سے سوچو جو بول بھی نہیں سکتا ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتا یہ کیسا خدا ہے اس نے زمین آسمان اور لوگوں کو کیسے بنایا ہے لیکن اس بات کے سمجھ جانے کے باوجود آپ کو آگ میں ڈالا گیا نمرود کو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ نہیں اللہ تعالیٰ وہ ہے جو پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے تو اس نے کہا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں ایک بے گناہ کو قتل کر دیا اور ایک قاتل کو معاف کر دیا اور کہا کہ دیکھو میں نے اس کو موت دے دی اور اس کی موت ختم کر دی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ ہو تو سورج کو مغرب سے طلوع کرو اور مشرق میں غروب کرو جس پر وہ لاجواب ہو گیا لیکن پھر بھی ایمان نہ لایا وجہ صرف یہی تھی کہ ان لوگوں کے دل و دماغ شیطان کے قبضے میں تھے اور ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس بڑی اور بری مرض کا علاج جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس سے وہ فائدہ نہیں اٹھاتے تھے، نہ شیطان اٹھانے دیتا تھا اللہ تعالیٰ کے رسول جہاں اللہ تعالیٰ کے طرف بلاتے ہیں وہاں روشن کرنے والے چراغ بھی ہیں اس روشن کرنے والے چراغ سے نسبت قائم کرنے سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں شیطان کا قبضہ ختم اور ظلمت دور ہو جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت تب ہی کر سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کامل سے سینوں کو نور نبوت سے منور کر لو اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کس طرح کی یہ ان سے سیکھو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت سے سینوں کو روشن کیا اس حقیقت کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے گزشتہ امتوں کی تاریخ اور رسولوں کے تعلیم کا بار بار ذکر کیا۔

آج کے فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سمجھائی کہ دیکھو کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق مہربانی اور قدرت کے گواہی دے رہا ہے آسمان کو دیکھو کیسی چھت ہے جس کا کوئی ستون ہی نہیں اور اس کی چھت گرتی بھی نہیں سورج چاند ستارے جگمگا رہے ہیں ایک طرف سمندر میں راستہ دکھا کر رہے ہیں اور دوسری طرف بیشمار فوائد اور خدمات سے بنی نوع انسان کو مستفیض کر رہے ہیں سورج کی روشنی جس کے بغیر زندگی ناممکن ہے چاند کی خدمت جس کے بغیر بارش ناممکن ہے اور بارش کے بغیر زمین کی زندگی غیر ممکن ہے یعنی بیشمار فائدے ہیں جن کا انسان جتنی کوشش کرے تو پھر کچھ پتہ لگا سکتا ہے یہاں سائنس دانوں کے بیشمار اقوال ہیں کہ انسان کس طرح بنا زمین کس طرح بنی سورج کیا ہے

Collection Of Adoycate Showkat

چاند کیسا ہے، ہم کو یہاں وہ اقوال بیان کرنے کے ضرورت نہیں کیونکہ یہ بیان ناقص ہوگا سائنس دانوں نے جو بات کی کچھ عرصے بعد خود ہی اس کو غلط ثابت کیا اور آگے چلے گئے ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آسمان زمین سے کتنے فائدے اٹھائے جاتے ہیں پہاڑوں کی تخلیق کتنی فائدہ مند ہے اور ان کے اندر درے راستے ہمارے لئے کتنے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبح ہوتے ہی روشنی دیکھ کر پھر روشنی کے فوائد دیکھ کر رات کو آتے دیکھ کر اور رات کے فوائد دیکھ کر ان لوگوں کو اس مالک خالق کے سامنے اپنے سر جھکا دینے چاہئیں جس مالک کی توحید بیان کرنے کے لئے اس کے رسول علیہ السلام آتے رہے اور اب آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ آئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رب ہے اس لئے وہ اپنی ساری مخلوق کے ربوبیت فرما رہا ہے ہر ضرورت پوری فرما رہا ہے اور انسان کے سب سے بڑی ضرورت ہدایت ہے۔ جس کے بغیر انسان حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے یہ ہدایت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام کو کتب سماوی کے ذریعہ عطا فرمائی آخری رسول ﷺ کو اب آخری کتاب ہدایت قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی جس میں گذشتہ رسولوں علیہم السلام کی تاریخ اور کتب سماوی کے تعلیم بتائی گئی ہے اور سبق دیا گیا کہ سارے رسول صرف ایک ہی ہدایت لاتے رہے وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اس کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان کی پیروی چھوڑ دو یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ جو تمہارے لئے ہدایت لائے ہیں اسے قبول کرو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرو اور نسبت رسولی ﷺ سے سینوں کو منور کرو تاکہ صراط مستقیم کو معلوم کر سکو اور اس پر چل سکو۔

گویا فرمان الٰہی سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نسبت رسولی ﷺ ہی وہ چیز ہے جس کو حاصل کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول کا غلام بن سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینے پاک کرائے جاتے ہیں اور یہی اس محفل کا مدعا ہے اس لئے شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الانبیاء [۴۲۔۵۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۲ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝۴۳ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖؗ وَ لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝۴۵ وَ لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۴۶ وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝۴۷ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝۴۹ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۰ (سورۃ الانبیاء: ۴۲ تا ۵۰)

اے محبوب ﷺ آپ فرمادیں کہ کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات اور دن کے وقت رحمٰن سے بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے اعراض کرنے والے ہیں۔ کیا ان کے خدا ہیں ہمارے سوا جو روکتے ہیں ان سے ہمارا عذاب حالانکہ وہ معبودان باطلہ اپنے آپ کو نہیں بچاسکتے اور نہ انہیں ہماری تائید میسر ہوگی۔ بلکہ ہم نے ان کو (عیش و آرام) کا سامان دیا ہے انہیں اور ان کے آباؤ واجداد کو حتی کہ اسی عیش و آرام میں ان پر لمبا عرصہ گذر گیا اور وہ سرکش ہو گئے کیا وہ ملاحظہ نہیں کررہے کہ ہم زمین کے وسعتوں کو گھٹاتے جارہے ہیں ان کے اطراف سے کیا وہ غالب آسکتے ہیں آپ فرمادی جئے کہ میں ڈراتا ہوں تمہیں وحی کے ذریعہ سے اور نہیں سنا کرتے بہرے پکار کو جب انہیں ڈرایا جاتا ہے اور اگر چھو جائے

انہیں ایک جھونکا تیرے رب کے عذاب کا تو ضرور کہنے لگیں صد حیف ہم ہی ظالم ہیں اور ہم رکھ دینگے عدل کے ترازو کو قیامت کے دن پس نہ ظلم کیا جائیگا کسی پر ذرہ برابر اور اگر کسی کا کوئی عمل رائی کے دانے کے بھی برابر ہوگا تو ہم اسے بھی لا حاضر کرینگے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے اور بیشک ہم نے عطا فرمایا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرقان اور روشنی اور ذکر ان پرہیز گاروں کے لئے جو ڈرتے رہتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور وہ قیامت سے بھی ترساں رہتے ہیں اور یہ قرآن نصیحت ہے اور بڑی بابرکت (کتاب) ہے ہم نے ہی اسے اتارا تو کیا تم اسے ماننے سے انکار کرتے ہو۔

سامعین کرام! قرآن پاک میں اپنے پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا بیان فرمایا یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں کیا ان کو آسمان اور زمین کے عجائبات نظر نہیں آتے آسمان پر سورج چاند ستارے جو چمک رہے ہیں وہ صرف زینت ہی کا کام نہیں دیتے بلکہ نوع انسانی کی حیات کا سامان مہیا کرتے ہیں آسمان خود ایک عظیم چھت ہے بغیر ستون کے یہ گواہی دیتا ہے کہ اس کا خالق عظیم قدرت کا مالک ہے آسمان سے پانی کا برسنا زمین کا زندہ ہونا اور قسم قسم کے پھلوں اور سبزیوں کا پیدا ہونا یہ سب کتنی عظیم تخلیق کا ثبوت دیتا ہے زمین پر پہاڑوں کی میخوں کا کھڑا کرنا اور ان پہاڑوں میں درے چھوڑنا راستوں کے لئے یہ کتنی بڑی مہربانی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب قدرت الٰہی دیکھنے کے باوجود وہ غور نہیں کرتے اور انکار کرتے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ حضور ﷺ وصال فرما جائیں گے کیا وہ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ انہوں نے بھی مرنا ہے کیونکہ ہر ذی روح کیلئے موت لازم کر دی گئی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو وصال کے بعد ایک عظیم زندگی عطا کی جائے گی اور یہ کفار عذاب عظیم میں گرفتار ہو جائیں گے یہ عذاب بھی مانگتے ہیں لیکن بے خبر ہیں کہ جب عذاب آئے گا تو بچ نہیں سکیں گے اور ان کا مذاق ہی ان پر عذاب بن جائے گا اس کے ساتھ ہی آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ یہ ہدایت دے رہا ہے کہ اتنی اظہر من الشمس نشانیاں دیکھ کر علم اور دانش رکھنے کے باوجود یہ لوگ راہ راست پر نہیں آتے اور انتہائی بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یہ وجہ معلوم کر کے انسان اس نقصان سے بچ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے عقل اور دماغ کام نہیں کرتے کیوں نہیں کرتے اسلئے کے ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شیطان کے نرغے میں ہوتے ہیں اور اس مصیبت کا علاج اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی صورت میں عطا فرمایا کہ آپ کی ذات جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والی ہے وہاں روشن کرنے والا چراغ بھی ہے جو لوگ اس روشن کرنے والے چراغ سے نسبت قائم کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نسبت حاصل کریں گے ان کے دل و دماغ روشن ہو جائیں گے اور شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکے گا۔

سورۃ الانبیاء [۴۲_۵۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ (۴۲) اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ (۴۳) بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (۴۴) قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ (۴۵) وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ (۴۶) وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ (۴۷) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ (۴۸) الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ (۴۹) وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (۵۰) (سورۃ الانبیاء: ۴۲ تا ۵۰)

اے محبوب ﷺ آپ فرمادیں کہ کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات اور دن کے وقت رحمٰن سے بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے اعراض کرنے والے ہیں۔ کیا ان کے خدا ہیں ہمارے سوا جو روکتے ہیں ان سے ہمارا عذاب حالانکہ وہ معبودان باطلہ اپنے آپ کو نہیں بچاسکتے اور نہ انہیں ہماری تائید میسر ہوگی۔ بلکہ ہم نے ان کو (عیش و آرام) کا سامان دیا ہے انہیں اور ان کے آباؤ واجداد کو حتی کہ اسی عیش و آرام میں ان پر لمبا عرصہ گذر گیا اور وہ سرکش ہو گئے کیا وہ ملاحظہ نہیں کررہے کہ ہم زمین کے وسعتوں کو گھٹاتے جارہے ہیں ان کے اطراف سے کیا وہ غالب آسکتے ہیں آپ فرمادی جئے کہ میں ڈراتا ہوں تمہیں وحی کے ذریعہ سے اور نہیں سنا کرتے بہرے پکار کو جب انہیں ڈرایا جاتا ہے اور اگر چھو جائے

انہیں ایک جھونکا تیرے رب کے عذاب کا تو ضرور کہنے لگیں صد حیف ہم ہی ظالم ہیں اور ہم رکھ دینگے عدل کے ترازو کو قیامت کے دن پس نہ ظلم کیا جائیگا کسی پر ذرہ برابر اور اگر کسی کا کوئی عمل رائی کے دانے کے بھی برابر ہوگا تو ہم اسے بھی لا حاضر کرینگے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے اور بیشک ہم نے عطا فرمایا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرقان اور روشنی اور ذکر ان پرہیزگاروں کے لئے جو ڈرتے رہتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور وہ قیامت سے بھی ترساں رہتے ہیں اور یہ قرآن نصیحت ہے اور بڑی بابرکت (کتاب) ہے ہم نے ہی اسے اتارا تو کیا تم اسے ماننے سے انکار کرتے ہو۔

سامعین کرام! قرآن پاک میں اپنے پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا بیان فرمایا یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں کیا ان کو آسمان اور زمین کے عجائبات نظر نہیں آتے آسمان پر سورج چاند ستارے جو چمک رہے ہیں وہ صرف زینت ہی کا کام نہیں دیتے بلکہ نوع انسانی کی حیات کا سامان مہیا کرتے ہیں آسمان خود ایک عظیم چھت ہے بغیر ستون کے یہ گواہی دیتا ہے کہ اس کا خالق عظیم قدرت کا مالک ہے آسمان سے پانی کا برسنا زمین کا زندہ ہونا اور قسم قسم کے پھلوں اور سبزیوں کا پیدا ہونا یہ سب کتنی عظیم تخلیق کا ثبوت دیتا ہے زمین پر پہاڑوں کی میخوں کا کھڑا کرنا اور ان پہاڑوں میں درے چھوڑنا راستوں کے لئے یہ کتنی بڑی مہربانی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب قدرت الٰہی دیکھنے کے باوجود وہ غور نہیں کرتے اور انکار کرتے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ حضور ﷺ وصال فرما جائیں گے کیا وہ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ انہوں نے بھی مرنا ہے کیونکہ ہر ذی روح کیلئے موت لازم کردی گئی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو وصال کے بعد ایک عظیم زندگی عطا کی جائے گی اور یہ کفار عذاب عظیم میں گرفتار ہو جائیں گے یہ عذاب بھی مانگتے ہیں لیکن بے خبر ہیں کہ جب عذاب آئے گا تو بچ نہیں سکیں گے اور ان کا مذاق ہی ان پر عذاب بن جائے گا اس کے ساتھ ہی آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ یہ ہدایت دے رہا ہے کہ اتنی اظہر من الشمس نشانیاں دیکھ کر علم اور دانش رکھنے کے باوجود یہ لوگ راہ راست پر نہیں آتے اور انتہائی بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یہ وجہ معلوم کر کے انسان اس نقصان سے بچ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے عقل اور دماغ کام نہیں کرتے کیوں نہیں کرتے اسلئے کے ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شیطان کے نرغے میں ہوتے ہیں اور اس مصیبت کا علاج اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی صورت میں عطا فرمایا کہ آپ کی ذات جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والی ہے وہاں روشن کرنے والا چراغ بھی ہے جو لوگ اس روشن کرنے والے چراغ سے نسبت قائم کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نسبت حاصل کریں گے ان کے دل و دماغ روشن ہو جائیں گے اور شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکے گا۔

آج کے فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانیوں کا ذکر فرمایا ہے کہ تمہاری تخلیق تمہارا رزق تمہاری جان تمہاری صحت اور ہر مصیبت سے محفوظ رہنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے مہربانی سے ہے اگر اللہ تعالیٰ حفاظت نہ فرمائے رزق عطا نہ فرمائے تو پھر کون دے سکتا ہے کون آفتوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے مقرر ہیں جو ہر آفت سے انسان کو بچاتے ہیں اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ فلاں وجہ سے میں بچ گیا اور جب اس کو بچانا مقصود نہیں ہوتا تو فرشتے مدد نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بے خبر ہیں ان کا حساب قریب آ گیا ہے اور جب وہ وقت پہنچے گا تو پھر فریاد کرینگے اس سے پہلے یہ کوئی صداقت اور ہدایت کی بات سننے کے لئے تیار نہیں یہ اندھے اور بہرے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی مثال دی کہ ان کو توریت دی گئے جو روشنی اور ہدایت تھی مگر بدنصیبوں نے اس پر بھی عمل نہ کیا اس میں بھی آخری رسول ﷺ کی آمد کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر یہ اس سے بھی انکار کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور آخرت کے حساب سے ڈرتے ہیں رب اور آخرت کے حساب سے وہی ڈرتے ہیں جن کے قلوب زندہ اور روشن ہوتے ہیں اور انہی کے قلوب زندہ اور روشن ہوتے ہیں جو نسبت رسولی ﷺ اختیار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں دن رات نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے محفل ذکر منعقد کی جاتی ہے اور یہی اس محفل کا مدعا ہے اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۶ء

سورة الانبیاء [۵۱-۷۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ (51) اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ
مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ (52) قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ (53)
قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (54) قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ
اللّٰعِبِيْنَ (55) قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ
الشّٰهِدِيْنَ (56) وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ (57) فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا
كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ (58) قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (59)
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ (60) قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَشْهَدُوْنَ (61) قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ (62) قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ
اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (63) فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ (64) ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ (65) قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا
يَضُرُّكُمْ (66) اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (67) قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا
اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (68) قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (69) وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ (70) وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ (71) وَوَهَبْنَا
لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ (72) وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ
اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ (73) وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

وَعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾
وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ (سورۃ الانبیاء: ۵۱ تا ۷۵)

اور بیشک ہم نے عطا کی ابراہیم علیہ السلام کو نیک راہ اور ہم اس سے پوری طرح آگاہ تھے جب کہا اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہ کیا ہیں یہ مورتیاں کہ جن کے آگے تم جمے بیٹھے ہو وہ بولے پایا ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ان کی پوجا کرنے والے کہا (ابراہیم نے) کہ بیشک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو، انہوں نے کہا کہ کیا تم لائے ہو ہمارے پاس حق یا یوں ہی دل لگی کر رہے ہو کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہے میں تدبیر کرونگا تمہارے ان بتوں کے متعلق جب تم چلے جاؤ گے پیٹھ پھیرتے ہوئے پس کر دیا ان (بتوں) کو ریزہ ریزہ مگر ان کے بڑے (بت) کو (چھوڑ دیا) تا کہ وہ آ کر اس کی طرف رجوع کریں وہ بولے کس نے کیا ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام بیشک وہ ظالموں میں سے ہے۔ بولے ہم نے سنا ایک نوجوان کو جوان کا ذکر برائی سے کیا کرتا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے بولے کہ اسے لے آؤ لوگوں کے سامنے تا کہ وہ گواہی دیں وہ بولے کہ کیا تم نے کیا ہے یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ اے ابراہیم، فرمایا (ابراہیم علیہ السلام نے) بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ کیا ہوگا یہ ان سے پوچھو اگر یہ بولنے والے ہیں تو (لاجواب ہو کر) لوٹے اپنے دلوں میں غور کرنے لگے پھر کہنے لگے بیشک تم ہی ظالم ہو پھر اوندھے ہوئے اپنے سروں کے بل کہنے لگے تمہیں خود معلوم ہے کہ یہ باتیں کرنیوالے نہیں ہیں فرمایا کیا تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا ان (بتوں) کو جو تمہیں نہ نفع دے سکیں کچھ بھی اور نہ نقصان دے سکیں۔ تف ہے تم پر اور ان پر جنہیں تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کیا تم عقل سے نہیں کام لیتے ہو بولے (نمرودی) جلا ڈالو اس (ابراہیم) کو اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اگر تم کچھ کرنیوالے ہو فرمایا ہم (اللہ تعالیٰ) نے اسے کہا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی والی ابراہیم علیہ السلام پر انہوں نے ارادہ کیا مکر وفریب کا اس کے ساتھ پس ہم نے انہیں ناکام کر دیا اور نجات دی ہم نے اسے (ابراہیم علیہ السلام کو) اور حضرت لوط علیہ السلام کو اس سرزمین کی طرف جسے ہم نے بابرکت بنایا تمام جہانوں کے لئے اور ہم نے بخشا اسے اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور سب کو ہم نے نیکوکار بنایا اور ہم نے انہیں بنایا پیشوا جو ہدایت کرتے ہیں ہمارے حکم سے اور ہم نے وحی کی ان کی طرف اچھے کام کرنے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے کی اور وہ ہمارے عبادت گذار تھے، اور لوط کو ہم نے حکومت اور علم عطا کیا اور ہم نے اسے نجات دی اس بستی سے جو خبیث کام کرتے تھے بیشک وہ بری قوم تھی نافرمانی کرنیوالی اور ہم نے داخل کیا

اسے اپنی رحمت کے آغوش میں بیشک وہ (لوط علیہ السلام) نیکو کاروں میں سے تھا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے منکرین کے دماغوں کو جھنجھوڑا کہ وہ اس مالک اور خالق رازق سے غافل ہو کر ان بے فیض لاشئی بتوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان دے سکتے ہیں یہ کائنات میں غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے۔ جس نے آسمان بنائے زمین بنائی اور جو دن رات ہر آفت سے ان کو ہر آن بچاتا ہے۔ اس کے برعکس جن کو یہ پوجتے ہیں وہ کیا ان کی مدد کرتے ہیں اس کے ساتھ یہ بتایا تھا کہ اتنی کھلی نشانیاں دیکھنے سننے کے باوجود جو نہیں سدھرتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہیں ان کے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شیطان کے ایماء پر یہ بھٹکے ہوئے ہیں آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ پھر انبیاء کی تاریخ سنا کر نصیحت فرماتا ہے کیونکہ یہ مشرکین یہود ونصاریٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اور پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ بتائی جارہی ہے کہ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کیا مذہب تھا اور کیا عمل تھا آپ نے ہوش سنبھالتے ہی توحید کی تبلیغ شروع کی اور بتوں کی مذمت شروع کی اس لئے آپ کو ان کا باپ آذر بت بنا کر دیتا کہ ان کو فروخت کردو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ آواز لگاتے ہوئے ان بتوں کی فروخت کا اعلان فرماتے۔ کہ کون احمق ہے جو ان بے جان چیزوں کو لے کر خدا بنائے گا آخر تنگ آکر آپ نے دل ہی دل میں پروگرام بنایا کہ جب عید کے دن سب باہر گئے تو کلہاڑی لے کر بت خانہ میں گھس گئے اور سب بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور جو سب سے بڑا بت تھا کلہاڑی اس کے گلے میں ڈالی اور خود چلے گئے جب پجاری بت خانہ میں آئے تو بتوں کا برا حال دیکھ کر حیران ہو گئے کہ یہ ظلم کس نے کیا آخر باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کام اسی لڑکے کا ہوسکتا ہے جو بتوں کے خلاف باتیں کرتا تھا پھر آپ کو تلاش کرکے لائے آپ نے فرمایا میں نے کیا کیا اس تمہارے بڑے خدا نے کیا ہوگا جس کے گلے میں کلہاڑی ہے انہوں نے کہا عجیب بات کرتے ہو دیکھتے نہیں کہ یہ نہ بول سکتے ہیں نہ ہاتھ ہلا سکتے ہیں تو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ عقل سے محروم ہو جو ہاتھ ہلا نہیں سکتا بول نہیں سکتا سن نہیں سکتا وہ کیسا خدا ہے کیوں تباہی کی طرف جاتے ہو خدا تو وہ ہے جو مارتا ہے زندہ کرتا ہے رزق دیتا ہے جو ہر چیز کی ربوبیت فرماتا ہے یہ لوگ جو نسبت رسولی ﷺ سے محروم تھے بجائے ہدایت حاصل کرنے کے اور زیادہ پاگل ہو گئے اور ان کو پکڑ کر نمرود بادشاہ کے پاس لے گئے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہوا تھا اور اسے بتایا کہ اس نے ہمارے بتوں کی توہین کی ہے نمرود نے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو آپ نے فرمایا

وہی جو ابتداء سے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام فرماتے آئے ہیں اور وہ تعلیم یہ ہے کہ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ہی تمہارا رب ہے اور میرا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے نمرود نے پوچھا وہ کون ہے آپ نے فرمایا جو زندہ کرتا ہے مارتا ہے اس نے کہا کہ یہ تو میں بھی کرسکتا ہوں ایک بے گناہ کو قتل کردیا اور پھانسی پانے والے کو رہا کردیا اور کہا دیکھو اس کو میں نے زندگی دے دی اور اس کو ماردیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے تم سورج کو مغرب سے طلوع کرو اور مشرق میں غروب کرو اس پر نمرود حواس باختہ ہوگیا اور لاجواب ہوگیا اس نے حکم دیا لے جاؤ اس کو آگ میں جلادو چنانچہ کئی دن لکڑیاں جمع کرتے رہے گہرے کھڈے میں ڈال کر آگ بھڑکائی آگ اس قدر گرم ہوگئی کہ وہ خود اس کے نزدیک نہ جاسکے پھر شیطان ایک بوڑھے کی شکل میں آیا اس نے کہا کہ کمان پر چڑھا کر ان کو پھینکو چنانچہ کمان بنائی گئی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ اگر آپ حکم دیں تو میں آگ اٹھا کر سمندر میں پھینک دوں آپ نے پوچھا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہا نہیں فرمایا اللہ دیکھتا ہے جس طرح وہ چاہے مجھے منظور ہے پھر میکائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس زور سے بارش برساؤں کہ آگ بجھادوں آپ نے پوچھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ فرمایا نہیں فرمایا مجھے وہی منظور ہے جو خدا کی مرضی ہے پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں اس زور سے ہوا چلاؤں کہ آگ بجھادوں آپ نے پوچھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ چاہے مجھے منظور ہے جب انہوں نے پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۙ ۝٦٩ ہم نے حکم دیا اے آگ ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہوجا تاکہ اسے سردی بھی نہ لگے وہ آگ گلزار بن گئی یہ عجیب معجزہ دیکھنے کے بعد بھی وہ ایمان نہ لائے جو نسبت رسولی ﷺ سے محروم تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تکالیف اور زیادہ کردیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کو عراق سے شام جو برکت والی جگہ ہے بھیج دیا ان کے ہمراہ ان کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام بھی تھے پھر لوط علیہ السلام کو سدون کی طرف بھیجا جہاں انتہا درجہ کی برائی کرنے والے لوگ تھے اور انہوں نے جب برائی کی انتہا کردی تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو آسمان تک اٹھا کر نیچے پھینکا اور آسمان سے پتھر برسا کر تباہ و برباد کردیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی حفاظت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا حضرت اسحاق علیہ السلام

عطا فرمایا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام عطا فرمائے اور سب کو نماز، زکوٰۃ اور راہ راست کی ہدایت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہ سارے بندے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور اس کی عبادت میں زندگی گزارنے والے تھے اور صالحین تھے۔ یہ محفل نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والو کی محفل ہے یہ مدعا سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳ نومبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الانبیاء [۷۶-۹۳]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَ
نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ ۙ
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَ
كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ
عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ
حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ
فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى
لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ ۚۙ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ
اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى
الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ
الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ
الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ
وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾
وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ (سورة الانبیاء: ٧٦ تا ٩٣)

اور یاد کرو نوح علیہ السلام کو جب انہوں نے پکارا اس سے پہلے تو ہم نے قبول فرمایا ان کے پکار کو پس بچایا ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی (سخت) مصیبت سے اور ہم نے اس کی مدد کی اس قوم کے مقابل جنہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو بیشک وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا اور یاد کرو حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام) کو جب وہ فیصلہ کر رہے تھے ایک کھیتی کے مقدمے کا جب اجاڑ گئیں اسے ایک قوم کے بکریاں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے تھے پس ہم نے معاملہ سمجھا دیا سلیمان علیہ السلام کو اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا تھا اور ہم نے فرمانبردار بنا دیا داؤد علیہ السلام کا پہاڑوں کو جو تسبیح کرتے تھے اس کے ساتھ اور پرندوں کو اور ہم ہی یہ سب کچھ کرنے والے تھے اور ہم نے سکھا دیا انہیں ذرہ بنانے کا ہنر تا کہ وہ بچائے تمہیں تمہاری لڑائی سے پس کیا تم شکر ادا کرنے والے ہو اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لئے فرمانبردار کیا تیز وتند ہوا جو چلتی تھی اس کے حکم سے اس زمین کے طرف جسے ہم نے برکت دی اور ہم ہر چیز کو جاننے والے تھے اور جنوں میں سے کچھ سمندروں میں غوطہ لگاتے تھے اس کے لئے اور کرتے تھے طرح طرح کے کام اس کے علاوہ اور ہم ہی نگہبان تھے اور یاد کرو ایوب علیہ السلام کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے پس ہم نے قبول کی اس کی دعا پھر دور کر دیا ہم نے اس کی تکلیف کو اور عطا کئے ہم نے اسے اس کے گھر والے اور اتنے اور بھی ان کے ساتھ اپنی رحمت خاص سے اور یہ نصیحت ہے بندگی کرنیوالوں کے لئے اور یاد کرو اسماعیل، ادریس اور ذی الکفل علیہم السلام کو وہ سب صبر کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں داخل کیا اپنی رحمت خاص میں بیشک وہ نیکوکار بندوں میں سے تھے اور یاد کرو ذا النون کو جب چلا وہ غصے میں بھرا ہوا اور یہ خیال کیا کہ ہم ہرگز گرفت نہیں کرینگے اس پر پس پکارا اس نے اندھیروں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاک ہے تو بیشک میں ہی قصورواروں سے ہوں پس ہم نے اس کی پکار کو قبول فرمایا اور نجات بخشی ہم نے اسے غم سے اور یوں ہی ہم نجات دیا کرتے ہیں ایمان والوں کو اور یاد کرو حضرت زکریا علیہ السلام کو جب انہوں نے پکارا اپنے رب کو کہ اے میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے پس ہم نے اسکی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ علیہ السلام (فرزند) عطا کیا اور تندرست کر دیا ہم نے ان کی خاطر اس کی بیوی کو بیشک یہ تیزی کرتے تھے نیکیوں میں اور پکارا کرتے تھے ہمیں امید اور خوف سے اور تھے یہ ہمارے سامنے عاجزی اور نیاز کرنیوالے اور یاد کرو اس خاتون کو جس نے محفوظ رکھا اپنی عصمت کو

پس ہم نے پھونک دیا اس میں اپنی روح سے اور ہم نے بنا دیا اسے اور اس کے بیٹے کو (اپنی قدرت کی) نشانی سارے جہانوں کے لئے بیشک تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تمہارا رب ہوں پس تم سب میرے ہی بندگی کرو پس پارہ پارہ کر دیا (لوگوں نے) آپس میں اپنے (دینی) معاملے کو آخر سب نے ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔

پچھلی مرتبہ آپ کو بتایا تھا کہ چونکہ مشرکین مکہ اور یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اولاد بتاتے تھے اور آپ کی پیروی کا دعویٰ کرتے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پورا واقعہ سنا کر یہ فرمایا گیا کہ وہ بت پرست نہ تھے بلکہ انہوں نے بتوں کے خلاف جہاد کیا ساری مخلوق نے ان کی مخالفت کی لیکن کوئی آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکا سب غرق ہو گئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس کے غلاموں کو جنہوں نے آپ سے سچی نسبت قائم کی تھی ہر جگہ کامیاب کیا آج کے اس فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام کی تاریخ بیان فرمائی ہے اور حضور ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور ان سب نبیوں کے سردار ہیں جن کی تاریخ دیکھ لو کہ ان کے پیروکار اور غلام ہمیشہ کامیاب ہوئے اور مخالف نیست و نابود ہوئے اسی طرح نوح علیہ السلام کی سینکڑوں سال تبلیغ کے باوجود ایمان نہ لانے والے اور آپ کو از حد اذیتیں دینے والے غرق ہو گئے صرف آپ کے غلام ہی بچے اور دنیا کے وارث ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی سلطنت دی گئی کہ پہاڑ پرندے لوہا سب آپ کے مطیع ہو گئے آپ کی تسبیح کے ساتھ مل کر پرندے اور پہاڑ بھی تسبیح کرتے تھے لوہا آپ کے ہاتھ میں موم ہو جاتا تھا اور اسی سے آپ نے لوگوں کو زرہ بنانی سکھائی اور ہوا کو حضرت سلمان علیہ السلام کے تابع فرمان کر دیا جو ایک دن میں آپ کے تخت کو اڑا کر دو ماہ کی مسافت پر لے جاتی تھی آپ کے ماتحت جنات تھے سمندر کی لہر میں غوطے لگا کر موتی نکالتے اور بھی کئی کام کرتے جس طرح کہ بیت المقدس بنایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو طاقت بھی اور سمجھ بھی عطا فرمائی اور اس ضمن میں یہ قصہ بھی سنایا کہ ایک قوم کی کھیتی اور فصل کو دوسری قوم کے ریوڑ نے رات کو برباد کر دیا حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ ریوڑ فصل والوں کو دے دیا جائے کیونکہ دونوں برابر مالیت کے تھے لیکن سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ریوڑ فصل والوں کو دے دیا جائے کہ وہ اس کا دودھ اور گوشت استعمال کریں اور ریوڑ والوں کو زمین دے دی جائے تاکہ وہ فصل تیار کریں جب فصل تیار ہو جائے تو زمین والوں کو زمین اور ریوڑ والوں کو ریوڑ واپس دے دیا جائے اس فیصلہ کو حضرت داؤد علیہ السلام نے بہت پسند فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے صبر والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی تکلیف آئے اسے خوشی سے برداشت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بڑا اجر عطا فرماتا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو

گلزار بنا دیا حضرت نوح علیہ السلام کے سارے منکر غرق ہو گئے اور آپ آدم ثانی بنے۔ اس تاریخ کو یہاں ختم کرتے ہیں باقی انشاء اللہ اگلی محفل میں بیان کرینگے وقت تھوڑا ہے اس سے سمجھانا یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا بن جائے مصیبت اس کے لئے راحت اور ہر نقصان اس کے لئے نفع اور ہمیشہ وہی فاتح اور بامراد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا کس طرح بنا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ نسبت سے یہ علم حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی غلامی اختیار کرنے سے یہ دولت نصیب ہوتی ہے۔ اب شروع کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۰ نومبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الانبیاء [۹۴_۱۱۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى
قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ
غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا
وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ
فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ۙ لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ ۚ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ
الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا
بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ
الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ۭ وَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا
تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ
فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ (سورۃ الانبیاء: ۹۴ تا ۱۱۲)

پس جوشخص نیک کام کرتا رہا بشرطیکہ وہ مومن بھی تھا تو رائیگاں نہیں جانے دیا جائیگا اس کی کوشش کو اور بیشک ہم لکھنے والے ہیں اور حرام کردیا (ناممکن کردیا) اس بستی کے لئے جسے ہم نے برباد کردیا کہ اس کے رہنے والے پھر لوٹ کر آئیں یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائینگے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے اتریں گے تب معلوم ہوگا کہ قرب آگیا ہے سچا وعدہ تو اس وقت تاڑے لگ جائینگی نظریں ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا (اور کہیں گے) اے افسوس ہمیں ہم تو غافل رہے اس معاملے سے بلکہ ہم تو ظالم تھے بیشک تم اور جن کے تم پوجا کرتے رہے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ سب جہنم کا ایندھن بنیں گے تم اس میں داخل ہونیوالے ہو (سوچو) اگر یہ خدا ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور یہ سب اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ جہنم میں شدت عذاب سے چیخ وپکار کرینگے اور وہ اس میں کچھ نہ سن سکیں گے بیشک وہ لوگ جن کے لئے مقدر ہو چکی ہماری طرف سے بھلائی تو وہ اس جھنم سے دور رکھے جائینگے اور وہ اس کے آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ ان نعمتوں میں جن کی انہوں نے خواہش کی تھی ہمیشہ رہینگے، نہ غمناک کرے گی انہیں وہ بڑی گبھراہٹ اور فرشتے ان کا استقبال کرینگے کہ یہ وہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا جس دن ہم لپیٹ دیں گے آسمان کو جیسے لپیٹ دیئے جاتے ہیں طومار میں کاغذات جیسا ہم نے ابتداء میں آغاز کیا تھا آفرینش کا اس وقت اسی طرح ہم اسے لوٹائیں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے یقیناً ہم ایسا کرنیوالے ہیں اور تحقیق لکھ دیا تھا ہم نے زبور میں ذکر و نصیحت کے بعد کہ بیشک زمین کے وارث میرے نیک بندے ہیں اور بیشک یہ (قرآن) کافی ہے عبادت کرنیوالوں کیلئے اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے فرمادیجئے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود ایک معبود ہے پھر کیا تم اسلام لانے کے لئے تیار ہو اگر وہ پھر بھی روگردانی کریں تو آپ فرمادیجئے کہ میں نے آگاہ کردیا تمہیں پوری طرح اور میں نہیں سمجھتا کہ قریب ہے یا بعید ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے بیشک وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم اونچا کہتے ہو اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو میں کیا جانوں کہ شاید یہ تمہارا امتحان لینا ہو اور ایک وقت تک تمہیں لطف اندوز ہونا اسے مطلوب ہو۔ آپ نے کہا اے میرے رب فیصلہ فرمادے (ہمارے درمیان) حق کے ساتھ اور ہمارا رب وہ ہے جو رحمٰن ہے اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم کرتے ہو۔

پچھلے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ساری مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے حضور پاک ﷺ تک رسول بھیجے اور کتابیں عطا فرمائیں یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر بہت بڑا احسان ہے ورنہ یہ مخلوق کہاں سے ہدایت حاصل کرتی اور انہیں شیطان مکمل طور پر گمراہ کردیتا اللہ تعالیٰ نے گزشتہ آیات میں اپنے رسولوں علیہم السلام کی

تعریف فرمائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہونے کی حیثیت سے بہت بڑی طاقت کے مالک تھے جس نے ان کے سامنے بغاوت کی وہ بے عزت ہوا اور نابود ہوا ان کو کائنات کی حکومت عطا کی گئی اور نورٌ علیٰ نور بنایا جس کی وجہ سے ان کی سمجھ اور عقل بے مثال تھی ان لوگوں کی قربانیاں بے مثال تھیں کیونکہ ان کا اخلاص بے مثال تھا آپ ان کے حالات پہلے سن چکے ہیں نوح علیہ السلام کی تعلیمات حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال قربانی اور صبر، حضرت ایوب علیہ السلام کا اخلاص اور صبر حضرت یونس علیہ السلام کا اخلاص، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مکمل تاریخ ان کی صفات اور کمالات ان پر اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اور ان کی بے مثال قربانیاں آپ سن چکے ہیں یہ سب کچھ سنانے کے بعد سب کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے ان باکمال رسولوں علیہم السلام سے نسبت قائم کی وہ نہ صرف شیطان سے بچ کر محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کے بندے بنے بلکہ وہ بھی باکمال ہو گئے اس لئے یہ ہدایت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر اور رسول کا غلام بن کر سرخرو اور سرفراز ہونا چاہتے ہو تو نسبت رسولی ﷺ حاصل کرو۔

آج کا فرمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ اس دنیا نے ختم ہونا ہے ہر ایک نے حساب دینا ہے حساب کا دن مقرر ہے لیکن پوشیدہ رکھا گیا ہے اس لئے اس وقت سے پہلے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے تعلیم قبول کرنا ضروری ہے اور گذشتہ تاریخ سے سبق حاصل کرنا لازمی ہے جس طرح پہلے بیان کیا گیا کہ جنہوں نے رسولوں علیہم السلام کی غلامی اختیار کی وہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوئے اور جنہوں نے بغاوت کی وہ نیست و نابود ہوئے اس لئے نسبت رسولی ﷺ حاصل کر کے دل و دماغ روشن کرنا چاہئے تا کہ شیطان اور نفس سے بچ کر انسان زندگی گذار سکے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں رحمتوں سے مستفیض ہو کر عذاب جہنم سے بچ سکے نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں انسان کو برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہو جاتی ہے اچھائی سے محبت اور برائی سے نفرت ہو جاتی ہے اور ان انوار و تجلیات کی برکت سے انسان کو یہ طاقت اور ہمت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ نفس اور شیطان کو مغلوب کر کے زندگی کے اس جہاد اکبر میں سلامتی ایمان کے ساتھ زندگی گذار سکتا ہے۔ یہ محفل اسی دولت کے حصول کے لئے منعقد کی گئی ہے تا کہ یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کر کے اس کے قابل بنایا جائے اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۷ نومبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الحج [۱-۱۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ
مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ
بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑥ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ⑦ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ⑧ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ⑨ ذٰلِكَ بِمَا
قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ⑩ (سورۃ الحج: ۱ تا ۱۰)

اے لوگوں ڈرو اپنے پروردگار سے بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔ جس روز تم اس کو دیکھو گے تو غافل ہو جائیگی ہر دودھ پلانے والی اس سے جس کو وہ دودھ پلاتی ہوگی اور گرا دے گی ہر حاملہ اپنے حمل کو اور تجھے نظر

آئیں گے لوگ جیسے کہ وہ نشہ میں مست ہوں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے بلکہ عذاب الٰہی بڑا سخت ہوگا اور بعض ایسے لوگ ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم کے بغیر اور پیروی کرتے ہیں ہر سرکش شیطان کی۔ جس کے مقدر میں لکھا جاچکا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کر کے رہے گا اور راہ دکھائے گا اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف۔ اے لوگو! اگر تمہیں کچھ شک ہو جی اٹھنے میں تو ذرہ اسی امر پر غور کرو کہ ہم نے ہی تمہیں پیدا کیا تھا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے بعض کی تخلیق مکمل ہوتی ہے اور بعض کی نامکمل تاکہ ہم ظاہر کریں تمہارے لئے اپنی نشانیاں اور ہم قرار بخشتے ہیں رحموں میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پھر ہم نکالتے ہیں تم کو بچہ بنا کر پھر تاکہ تم پہنچ جاؤ اپنے شباب کو اور تم میں سے کچھ فوت ہو جاتے ہیں اور تم میں سے بعض کو پہنچا دیا جاتا ہے نکمی عمر تک تاکہ وہ کچھ نہ جانے ہر چیز کو جاننے کے بعد اور تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک پڑی ہے پھر جب ہم اتارتے ہیں اس پر پانی تو وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے ہر خوش نما جوڑے کو یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے اور وہی زندہ کریگا مردوں کو اور بلاشبہ وہی ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک قیامت آنے والی ہے۔ اس میں ذرہ شک نہیں اور اللہ تعالیٰ زندہ کر کے اٹھائے گا ان کو جو قبروں میں ہیں اور انسانوں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر کسی دلیل کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے۔ حق سے گردن مروڑتے ہیں تاکہ بہکا دیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے۔ ان کیلئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور ہم چکھائیں گے اسے قیامت کے دن جلا دینے والا عذاب۔ یہ سزا ہے اس کی جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

پچھلی مرتبہ آپ کو بتلایا تھا کہ سورہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کر کے اپنے رسولوں علیہم السلام بھیجے مخلوق کی ہدایت کیلئے اور ان کو کتابیں بھی دیں۔ یہ رسول علیہم السلام بڑی عظمت اور طاقت والے تھے۔ کیونکہ ایک طرف تو یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ عام انسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام ہیں لوگوں کی ہدایت کیلئے اس لئے ساری کائنات ان کے اشارون پر موقوف ہے یہ جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ پورا کرتا ہے جو ان کے سامنے بغاوت کرے وہ غرق ہو جاتا ہے۔ جو ان کی اطاعت کرتا ہے وہ سرخرو و سرفراز ہوتا ہے۔ جس طرح نوح علیہ السلام کی قوم ابراہیم علیہ السلام کی قوم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی قوم میں یہ نورٌ علی نور ہوتے ہیں ان کی سمجھ اور عقل بے مثال ہوتی ہے۔ جس طرح حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے ان کی قربانیوں اور اخلاص کا ذکر ہوا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر حضرت یونس علیہ السلام کی حفاظت اور دعا حضرت

ذوالکفل علیہ السلام کا صبر، حضرت زکریا حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی دعا کی قبولیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی پرند چرند ہوا پر اور جنات پر حکمرانی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شفا اور علم غیب کا ذکر غرض یہ بتایا گیا کہ یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجے جنہوں نے لوگوں کو شیطان کی ترغیب سے بچا کر راہ حق پر چلایا اور جنہوں نے ہدایت پر عمل نہ کیا وہ تباہ و برباد ہوئے۔ آج کے فرمان میں بھی یہ ہدایت دی گئی کہ یہ سب کچھ بس اس دنیاوی عمل پر ہی ختم نہیں بلکہ حساب کا دن مقرر ہے۔ جس میں سب کا حساب ہوگا لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احسانات اور مہربانیوں کا حساب دینا پڑے گا۔ اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا۔ جو کہ سب لکھے ہوئے محفوظ ہیں یہ دن بہت سخت ہوگا جب زبردست زلزلہ آئے گا۔ سورج سوا نیزے کے برابر ہوگا مغرب سے طلوع ہوگا اس دن کی ہیبت سے ماں بچوں کو بھول جائے گی حمل گر جائیں گے لوگ کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہونگے اور آنکھیں اس طرح پھٹی ہوں گی جس طرح کہ وہ شراب کے نشہ میں مدہوش ہیں مگر یہ حالت خوف کی وجہ سے ہوگی اور جن کا اعمال نامہ ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ان کے ہوش اڑ جائیں گے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول علیہم السلام کے حکم نہ مانے ان کو جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائیگا جو بہت سخت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے اعمال درست کرلو۔ اگر تم کو قیامت کے دن دوبارہ جی اٹھنے کا یقین نہیں آتا تو کائنات کا مشاہدہ کر کے دیکھو جس نے آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا پیدا فرمائے جس نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا اور ماں کے پیٹ میں کتنے مراحل سے گذارا پھر روح پڑنے پر اس کی عمر اور اس کی قسمت لکھ دی گئی اور اسے پیدا کیا گیا پیدا ہوتے ہی اس کی خوراک ماں کی چھاتی میں آ گئی اسے خوراک حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا گیا زمین خشک دیکھو چٹیل میدان پر جب بارش برسائی جاتی ہے۔ ہر ایک سبزا اگتا ہے پھول پھل اناج اگتے ہیں یہ ساری تخلیق جو کرتا ہے وہ دوبارہ بھی زندہ کرسکتا ہے اس لئے یہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ تمہارے لئے ہدایت لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لاؤ اور اس کے مطابق زندگی گذارو اللہ تعالیٰ کو راضی کرو اور سخت عذاب سے بچو اللہ تعالیٰ تو رحمٰن اور رحیم ہے اس نے تو سب کچھ تمہارے لئے پیدا فرمایا اور اس کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی تم کو بتایا۔ تمہاری ہدایت کیلئے رسول علیہم السلام اور کتابیں بھی بھیجیں مگر تم نے نہ مان کر خود اپنے پر ظلم کیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوئے۔

سامعین کرام سمجھنے والی بات یہ ہے کہ یہ ساری ہدایتؑ سننے کے بعد سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی انسان کیوں نہیں ہدایت حاصل کرتا۔ اسلئے کہ شیطان جو اس کا دشمن ہے اس نے اس کے دل و دماغ پر قبضہ کر کے ظلمت میں ڈبو دیا۔ اس

دشمن سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت ضروری ہے جس سے سینے کی ظلمت دور ہو کر سینہ نور سے منور ہو جاتا ہے۔ دل ودماغ روشن ہو جاتے ہیں اس نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہی یہ محفل یاد الٰہی ہے کیونکہ یاد الٰہی سے سینے صاف ہو کر نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم دسمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الحج [۱۱-۲۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
فِتْنَةُ ِۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪ يَدْعُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ
مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ⑬ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ⑭ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا
يَغِيْظُ ⑮ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ⑯ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ڰ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
مَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ
وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ⑱
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ
فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ⑲ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ⑳ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ㉑
كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ㉒

(سورۃ الحج: ۱۱ تا ۲۲)

اورلوگوں میں سے وہ بھی ہے جواللہ تعالیٰ کی عبادت کنارے پر کرتا ہے پھر اگر پہنچے اسے بھلائی تو مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر پہنچے کوئی آزمائش تو فوراً منہ موڑ لیتا ہے اس شخص نے برباد کردی اپنی دنیا اور آخرت اور یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔ وہ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر اس کی جو اسے نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع یہی انتہاء کی گمراہی ہے وہ پوجتے ہیں اس کی جس کی ضرر رسانی زیادہ قریب ہے اس کی نفع رسانی سے۔ بے شک یہ بہت ہی برا دوست ہے اور بے شک بہت ہی برا ساتھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا۔ نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں تو اسے چاہئے کہ لٹک جائے ایک رسی کے ذریعے چھت سے پھر اسے کاٹ دے پھر دیکھے آیا دور کر دیا ہے اس کی تدبیر نے اس کے غم اور غصہ کو اور اس طرح ہم نے اتارا ہے اس کتاب کو روشن دلیلوں کے ساتھ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ بے شک اہل ایمان، یہودی ستارہ پرست، عیسائی، آتش پرست اور مشرک ضرور فیصلہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ ان سب میں قیامت کے دن، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہا ہے کیا آپ ﷺ ملاحظہ نہیں کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کر رہی ہے ہر چیز جو آسمان میں ہے اور زمین میں ہے نیز آفتاب، مہتاب، ستارے، پہاڑ، درخت اور چوپائے اور بہت سے انسان بھی۔ اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ یہ دو فریق ہیں جو جھگڑ رہے ہیں اپنے رب کے بارے میں اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا تیار کر دیئے گئے ان کے لئے کپڑے آتش سے انڈیلا جائیگا ان کے سروں پر پانی کھولتا ہوا۔ گل جائیگا اس کھولتے پانی سے جو کچھ ان کے شکموں میں ہے اور ان کی چمڑیاں بھی گل جائیں گی اور ان کیلئے گرز ہونگے لوہے کے۔ جب بھی ارادہ کریں گے اس سے نکلنے کا فرط غم و رنج سے تو انہیں لوٹا دیا جائیگا اس میں کہ چکھو جلتی ہوئی آگ کا عذاب۔

پچھلے فرمان الٰہی میں ارشاد ہوا کہ حساب کا دن بہت سخت ہوگا زلزلہ ہوگا۔ اس قدر خوفناک ہوگا کہ ماں دودھ پیتے بچے کو بھول جائیگی۔ حاملہ کا حمل گر جائیگا اس دن نے ہر صورت آنا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔ لیکن بدنصیب یہ ہدایت سننے کے باوجود شیطان کی ایماء پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق بحث کرتے ہیں کہ جو مر گئے وہ کس طرح زندہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لو جس اللہ تعالیٰ نے مٹی سے انسان کو پیدا کیا۔ جو ماں کے پیٹ میں ایک مدت تک رکھتا ہے کتنے مراحل طے ہوتے ہیں پھر پیدا کرتا ہے ماں کے پیٹ میں ہی

خوراک دیتا ہے۔ پیدا ہونے کے بعد اس کی خوراک ماں کی چھاتی میں آ جاتی ہے۔ پھر انسان جوان اور بوڑھا ہو کر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زمین کو دیکھو کس طرح چٹیل میدان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بارش برسا کر اس کو زندہ کرتا ہے وہ زمین قسم قسم کے پھل اور اناج انسان کے لئے پیدا کرتی ہے۔ ایسے اللہ تعالیٰ کیلئے دوبارہ زندہ کرنا مشکل نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس لئے عقل سے کام لے کر ہر وقت عقیدہ اور عمل کا درست کرنا ضروری ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ دل و دماغ زندہ اور روشن ہوں اور شیطان کے تسلط سے آزاد ہوں اور یہ صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

آج کے فرمان میں مخلوق کیلئے یہ ہدایت ہے کہ اگر دنیا اور آخرت کو درست کرنا چاہتے ہو تو اپنے یقین اور عقیدہ کو درست کرو۔ اپنے ڈانواں ڈول عقیدے کو درست کرو۔ اگر ظاہری اطاعت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اختیار بھی کر لو اور اندر سے عقیدہ درست نہ ہو تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہوا اس طرح کہ نبی پاک ﷺ کی مدینہ پاک آمد کے بعد مسلمانوں کے حالات دن بدن اچھے ہونے لگے ان کو دیکھ کر بعض لوگ باہر سے آتے اور ایمان لاتے اور یہ خیال رکھتے کہ اگر ان کو بھی فائدہ ہوا اولاد، مال اور جائیداد میں اضافہ ہوا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ دین پاک ہے اور ان کیلئے راس ہے۔ اور اگر نقصان ہوا تو نعوذ باللہ یہ دین منحوس اور ان کیلئے راس نہیں اور وہ اس کو چھوڑ دیں گے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایک بوڑھا نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے فائدہ کیلئے دین قبول کیا تھا۔ لیکن میرا ایک لڑکا تھا وہ بھی مر گیا میں خود اندھا ہو گیا اور میرا مال بھی ختم ہو گیا مجھے یہ دین راس نہیں آیا آپ ﷺ اپنا یہ دین واپس لے لیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ دین واپس نہیں ہوتا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ ایسے شخص کو تو باہر نکال دینا چاہئے اس منحوس کی دین کو کیا ضرورت ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم سمجھے نہیں اس نے دین تو قبول ہی نہیں کیا یہ تو منافق ہے اس لئے اپنے مطلب کیلئے دین کو قبول کیا تھا۔ ورنہ دل سے جو دین قبول کرتا ہے اسے تو دین کی خاطر اپنی جان، مال، اولاد ماں باپ سب کچھ قربان کرنے میں تو لطف حاصل ہوتا ہے۔ اس کی تو مثال ہی نہیں وہ تو آگ میں جل جانے کو دین چھوڑنے پر ترجیح دیتا ہے۔

تو سامعین کرام! دین کو قبول کرنا صحیح طور پر اور اس کے فیوض و برکات سے وہی مستفیض ہوتا ہے۔ جو نسبت رسولی ﷺ حاصل کرتا ہے۔ اسے پھر اپنے دل و دماغ روشن ہونے پر دین کی قیمت سارے جہانوں کی دولت سے زیادہ عزیز

ہوتی ہے۔ ایسا انسان ہی دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہوتا ہے ورنہ انسان دونوں جہاں میں رسوا اور ذلیل ہوتا ہے۔ آخرت کے سخت عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس ذلت اور رسوائی سے بچنے کے لئے نسبتِ رسولی ﷺ ازبس ضروری ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھے ہیں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ دسمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الحج [۲۳-۲۵]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (سورۃ الحج: ۲۳ تا ۲۵)

یقیناً اللہ تعالیٰ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے جنتوں میں جن کے نیچے ندیاں بہتی ہونگی۔ انہیں پہنائے جائیں گے جنت میں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہوگی اور ان کی رہنمائی کی گئی پاکیزہ قول کی طرف اور دکھایا گیا تھا ان کو راستہ اس کا جو سب سے زیادہ تعریف کیا گیا ہے۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور دوسروں کو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے بنایا ہے سب لوگوں کیلئے یکساں ہیں اس میں وہاں کے رہنے والے اور پردیسی اور جو اس میں ارادہ کرے زیادتی کا ناحق تو ہم اسے چکھائیں گے دردناک عذاب۔

پچھلے فرمان الٰہی میں یہ ہدایت تھی جو ایمان لائے وہ زبان اور دل سے ایمان لائے اور اپنے یقین کو پختہ رکھے اور ایمان یہ سمجھ کر لائے کہ یہی صحیح راستہ ہے اسی میں نجات ہے اگر انسان اس طرح سچے دل سے ایمان لائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت، خوف، لالچ، نقصان اسے اللہ تعالیٰ کے راستے سے نہیں ہٹا سکتا۔ ایسا انسان آگ میں جل جانے کو ایمان چھوڑنے پر ترجیح دیتا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ ایمان اس طرح وہی لاسکتا ہے جس کے دل و دماغ روشن

ہوں۔ جسے ایمان کی قیمت معلوم ہو اور یہ صرف نسبت رسولی ﷺ سے ہوتا ہے۔

آج کا فرمان اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنے والوں، ایمان والوں، اور اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے غلاموں پر انعام کے ذکر سے متعلق ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے بغاوت اور دشمنی میں زندگی گذاریں ان کیلئے سزا کے ذکر سے متعلق ہے فرمان ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ پر ایمان لائیں سچے دل سے اور اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے حکم کے مطابق زندگی گذاریں ان کے لئے ہمیشہ کی زندگی یعنی صحت، راحت، آرام اور عیش کی ہوگی ان کے گھر جنت میں ہونگے ان کے اعلیٰ لباس ہونگے اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی مخالفت میں زندگی گذاریں گے ان کیلئے جہنم میں ٹھکانہ ہوگا اس کی وجہ ان کی بدعملی، ایمان سے انکار اور اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی حرم شریف سے ایمان والوں کو روکنا ہے۔ یہ کہ کفار اور مشرکین ایمان والوں کو حرم شریف سے روکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی پاک ﷺ عمرہ کیلئے مدینہ پاک سے تشریف لائے تو انہوں نے نہ کرنے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح اللہ تعالیٰ سب کا خالق رازق اور رب ہے اس طرح اس کا گھر بھی سب کے لئے کھلا ہے۔ جو ہدایت کیلئے آئے وہاں عبادت کرے ٹھہرے خواہ وہاں کا رہنے والا ہو یا باہر کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی گھر میں عبادت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ جو لوگ ایسے لوگوں کو روکیں گے اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں دردناک عذاب دیگا۔ خلاصہ فرمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت ہمیشہ کی زندگی عیش وعشرت اور آرام میں گذارنے کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت نہ کرکے دشمنی اور بغاوت کرنے والوں کے لئے سخت عذاب کی زندگی ہمیشہ کیلئے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی صحیح اطاعت صرف وہی کرتے ہیں جو نبی پاک ﷺ سے نسبت حاصل کرتے ہیں جس سے ان کے دل ودماغ روشن ہوجاتے ہیں اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یاد الٰہی کرتے ہیں اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۵ دسمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الحج [۲۶_۳۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾

(سورۃ الحج: ۲۶ تا ۳۳)

(اور یاد کرو) جب کہ ہم نے مقرر کردی ابراہیم علیہ السلام کیلئے اس گھر کی جگہ اور حکم دیا شریک نہ ٹھہرانا کسی چیز کو اور صاف ستھرا رکھنا میرے گھر کو طواف کرنے والوں قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔ اور اعلان عام کر دو حج کرنے کا لوگوں میں وہ آئیں گے آپ علیہ السلام کے پاس پاپیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر سوار ہو کر جو آتی ہیں ہر دور دراز راستہ سے تا کہ وہ حاضر ہوں اپنے فائدے کیلئے اور ذکر کریں اللہ تعالیٰ کے نام کا مقررہ دنوں میں۔ ان بے زبان چوپائیوں پر جو اللہ تعالیٰ نے انہیں روزی عطا کی پس خود بھی کھاؤ ان سے اور کھلاؤ مصیبت زدہ محتاج کو۔ پھر چاہیے کہ

دور کریں اپنی میل کچیل اور پوری کریں اپنی نذریں اور طواف کریں ایسے گھر کا جو بہت قدیم ہے ان احکام کو یاد رکھو اور جو شخص تعظیم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تو یہ بہتر ہے اس کیلئے اس کے رب کے ہاں اور حلال کئے تمہارے لئے جانور بجز ان کے جن کی حرمت پڑھی گئی تم پر۔ پس پرہیز کرو بتوں کی نجاست سے اور بچو جھوٹی بات سے یکسر مائل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف نہ شریک ٹھہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور جو شریک ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی حالت ایسی ہے گویا وہ گرا ہوا آسمان سے پس اچک لیا ہو اسے کسی پرندے نے یا پھینک دیا ہو اسے ہوا نے کسی دور جگہ میں حقیقت یہ ہے کہ جو ادب واحترام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا تو یہ اس وجہ سے ہے کہ ایسے دلوں میں تقویٰ ہے۔ تمہارے لئے مویشیوں میں طرح طرح کے فائدے ہیں۔ ایک معین مدت تک پھر ان کے ذبح کرنے کا مقام بیت عتیق کے قریب ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم پر چلنے والوں پر اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا کہ یہ دنیا تو عارضی ہے یہاں کی زندگی مختصر ہے اس زندگی کے بعد جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس میں یہ لوگ باغات میں ٹھہرائے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ان کا لباس شاہانہ ہوگا جس طرح دنیا میں بادشاہ تاج زرین اور سونے کے کنگن اور ریشمی لباس پہنتے ہیں اس طرح ان کو یہ لباس یہ زیورات عطا کئے جائیں گے اور جو لوگ منکر ہو کر بغاوت کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے گھر سے روکتے ہیں۔ ان پر سخت عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا یہ گھر ان مشرکوں کا نہیں بلکہ یہ گھر ان سب لوگوں کیلئے ہے جو میری عبادت کیلئے اس میں آئیں۔ خواہ وہ کسی اور جگہ کا رہنے والا ہو یا مکہ معظّمہ کا رہنے والا ہو ہر شخص وہاں ٹھہر سکتا ہے عبادت کر سکتا ہے سب کے برابر حقوق ہیں۔ لیکن جو نجس اور ناپاک یعنی مشرک اور کافر ہیں وہ اس پاک جگہ داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ حکم بعد میں ہوا جبکہ مکہ مکرمہ فتح ہوا اور سب اسلام لے آئے۔

آج کے فرمان میں اس گھر کے متعلق اور اس گھر کے مسافروں کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ گھر اللہ تعالیٰ کے پاک بندے اور خلیل علیہ السلام نے کہ جس نے بتوں کے خلاف جہاد کیا تعمیر اللہ پاک کے حکم سے کیا تو یہ اسی اللہ پاک کی جگہ ہوئی۔ اس اللہ تعالیٰ کے بندے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یہ گھر تعمیر کرو کیونکہ طوفان نوح علیہ السلام کے وقت یہ گھر گر گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ سن چکے ہیں کہ کس طرح انہیں نوے سال کی عمر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام عطا ہوئے اور پھر حکم ہوا کہ اس بچے اور اس کی ماں کو اس وادی غیر ذی زرعہ میں جا کر چھوڑ دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی۔ مشک پانی کی اور کھجوریں لائے اور اپنے بیٹے اور بیوی کو یہاں لا کر چھوڑ دیا۔ واپس

جانے لگے تو حضرت مائی ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا اس وادی غیر ذی زرعہ میں ہم کو کس کے حوالے کر کے جا رہے ہیں تو آپ علیہ السلام نے آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ کے حوالے تو پھر حضرت مائی ہاجرہ علیہا السلام نے بھی توکل کمال کرتے ہوئے فرمایا تو پھر کچھ پرواہ نہیں۔ جب پانی ختم ہوا حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاسے ہوئے اور زمین پر ایڑھیاں رگڑنے لگے۔ حضرت مائی ہاجرہ علیہا السلام قریب دو پہاڑیوں، صفا اور مروہ کے درمیان پانی کی تلاش کرنے لگیں سات چکر لگائے آخری چکر کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی آواز نہ آئی تو بھاگ کر آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف آئیں کہ مبادہ انہیں کوئی جانور کھا گیا ہو پہنچیں تو دیکھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑھیوں کے نیچے سے پانی تیزی سے بہہ رہا ہے۔ انہوں نے اس سے فرمایا زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر اور بند باندھا اس پانی کا نام ہی زم زم پڑ گیا اور یہ ساری مخلوق کیلئے شفا بن گیا اربوں لوگوں نے پیا دنیا کے ہر کونے میں لے جایا گیا۔ لیکن ابھی تک اسی طرح بہہ رہا ہے۔ اور مائی صاحبہ کے سات چکر صفا اور مروہ کے سب کیلئے سعی بن گئے۔ یہ سعی جو حاجیوں کے لئے واجب ہوگئی حج کا رکن بن گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ کا گھر بناؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا آپ ایک پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کر رہے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام گارا اور پتھر دیتے تھے۔ جب گھر تعمیر ہو گیا اور حکم ہوا کہ اب ابوقبیس پہاڑ پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کا طواف کر دیہ کہ تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ تعالیٰ یہ گھر تو تو نے سارے لوگوں کیلئے بنایا ہے میری آواز کس طرح سب تک پہنچے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور آواز پہنچانا میرا کام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان کیا اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لوگوں کو سنا دیا۔ جو ابھی نہیں پیدا ہوئے تھے جو ماؤں کے پیٹ میں تھے یا باپوں کی پشتوں میں تھے سب کو سنا دیا گیا۔ جس نے کہا لبیک اسے حج نصیب ہوا حاضری نصیب ہوئی جس نے جتنی بار لبیک کہا اتنی بار اس کو حاضری نصیب ہوئی۔ اس فرمان میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ اس گھر کو آپ صاف رکھیں یہاں آنے والوں کیلئے، قیام، رکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے، پھر یہی خدمت حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد کے سپرد ہو گئی حکم ہوا کہ قربانی کے جانور بھی لے جاؤ حج کے بعد قربانی دینا منیٰ میں قیام پھر طواف فرض ادا کرو اس طرح تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ قربانی کے جانوروں کی تعظیم کے بارے بھی ارشاد ہوا اور ان کو ذبح کر کے خود کھانا اور مسافروں غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم بھی ہوا۔ نبی پاک ﷺ کی بعثت کے وقت ان لوگوں نے کعبہ شریف کی حالت ہی بدل دی بتوں کو لا کر کعبہ شریف میں رکھ دیا۔ حج کے مناسک جو

جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سکھائے تھے اس کے برعکس حج شروع کیا لوگ طواف کعبہ بھی ننگے ہو کر کرتے تالیاں بجاتے سیٹیاں بجاتے اور بے حیائی کی اور ظلم کی حد کر دی تھی۔ اس پر حضور ﷺ کے ذریعے قرآن پاک میں اس کے آداب سکھائے گئے بتوں سے پرہیز جھوٹ سے پرہیز اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم اور ادب بجالانے کا حکم ہوا اور ساتھ فرمایا گیا کہ یہ کام وہ کرتا ہے۔ جس کا دل متقی ہو اور دل اس کا متقی ہو گا یا ہوتا ہے جو نسبت رسولی ﷺ سے مالا مال ہوتا ہے اور جس کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں۔ گویا نسبت رسولی ﷺ سے محروم اس تقویٰ سے محروم اللہ تعالیٰ کے احکام سے محروم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں نعمتوں سے محروم اور جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ گویا یہ بات اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دی کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول پاک ﷺ کا غلام بننے کیلئے نسبت رسولی ﷺ از بس ضروری ہے۔

یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یاد الٰہی کی محفل منعقد کرتے ہیں تاکہ سینے صاف ہوں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہوں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶ء

سورۃ الحج [۳۴۔۳۸]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ۝۳۴ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى
مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۵ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ
اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا
الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۷
اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝۳۸ (سورۃ الحج: ۳۴ تا ۳۸)

اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر فرمائی ہے قربانی تا کہ وہ ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا اسم پاک ان بے زبان جانوروں پر ذبح کے وقت جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے ہیں۔ پس تمہارا خدا خدائے واحد ہے تو اسی کے آگے سر جھکاؤ اور خوشخبری سنائیں عاجزی کرنے والوں کو وہ لوگ کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو صبر کرنے والے ہیں اس پر جو پہنچے دکھ انہیں۔ اور جو صحیح ادا کرنے والے ہیں نماز کو اور ان چیزوں سے جو ہم نے انہیں عطا فرمائی ہیں وہ خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے فربہ اونٹوں کو ہم نے بنایا ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے پس لو اللہ تعالیٰ کا نام ان پر اس حال میں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا اور تین پاؤں پر کھڑے ہوں پس جب وہ گر پڑیں کسی پہلو پر تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا تا کہ تم احسان مانو۔ اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی

Collection Of Adoycate Showkat

بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب ﷺ خوشخبری سناؤ نیکی کرنے والوں کو بے شک اللہ تعالیٰ بلائیں ٹالتا ہے۔ مسلمانوں کی بیشک اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغا باز ناشکرے کو۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ کعبہ شریف کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی پھر جبرائیل علیہ السلام نے مناسک حج سکھائے لیکن نبی پاک ﷺ کی بعثت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد نے سارے مناسک حج بھلا دیئے کعبہ شریف میں تین سو ساٹھ بت لا کر رکھ دیئے اور ان کی پرستش شرع کر دی کعبہ شریف کا طواف ننگے ہو کر کرتے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے۔ غرض ہر کام ہی الٹ کر دیا۔ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بتایا کہ کعبہ کے یہ آداب ہیں۔ سارے بتوں کو توڑ کر پھینک دیا خدائے واحد کی عبادت شروع کی طواف عقیدت، محبت اور ادب سے کرنے کا طریقہ سکھایا اور حج کا طریقہ سکھایا۔ قربانی کا طریقہ سکھایا اور قربانی کے جانوروں کی عزت کی تاکید کی اور ساتھ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا۔ یہ حکم کی تعمیل یہ پاکیزگی اور عبادت صرف وہی کر سکیں گے جو تقویٰ رکھنے والے ہیں۔ اور تقویٰ یعنی متقی وہ ہوتے ہیں جو نسبت رسولی ﷺ رکھتے ہیں کہ ان کے دل و دماغ منور ہوتے ہیں شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔

آج کا فرمان الٰہی بھی انہی احکام کی وضاحت میں ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ قربانی صرف حضور ﷺ کی امت کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ ساری امتوں پر فرض رہی فرمایا گیا کہ قربانی کرو تو اس جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں قربانی کرنے کے بعد خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ جو مانگنے والے ہیں ان کو بھی کھلاؤ یہاں اللہ پاک اپنا احسان یاد کرا رہا ہے کہ یہ بھی دیکھو کہ یہ جانور کس نے بنائے اور تمہارے تسلط میں دیئے جن کو تم کھاؤ گے اور اپنے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بھی بناؤ گے حدیث شریف میں ہے کہ قربانی کے جانور کے ایک ایک بال کے بدلے ثواب ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب ﷺ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا اس طرح حکم مانتے ہیں۔ یعنی اپنے گناہوں کی معافی کیلئے حج کرتے ہیں۔ قربانی کرتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔ ان کو خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے راضی ہو کر تمہارے سارے گناہوں کو اس طرح معاف کر دیا ہے جس طرح نوزائیدہ بچہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی ہمیشہ حفاظت فرماتا ہے اور جو لوگ انکار کرنے والے ہیں متکبر ہیں ایسے لوگ مردود ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر غرور اور تکبر سے اعتراض کرتے ہیں اور تنقید کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں اور جہنمی ہوتے ہیں عاجزی کرنے والے حکم کی تعمیل کرنے والے اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم چاہنے والے

گناہوں کی معافی طلب کرنے والے وہ ہوتے ہیں جن کے سینے صاف ہوتے ہیں شیطان کے تسلط سے پاک ہوتے ہیں اور یہ پاکی، شیطان کے تسلط سے نجات صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ جس کے لئے دن رات یہاں تاکید کی جاتی ہے تاریخ عالم گواہ ہے کہ صرف زبان سے ایمان لانا یا شکل مسلمان کی بنانے سے انسان مومن نہیں ہوتا۔ مومن وہ ہوتا ہے جو ہر چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتا ہے جان، مال، اولاد، ماں باپ اور جن کے دل مومن نہیں ہوتے وہ زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں فائدہ اٹھانے کیلئے لیکن قربانی اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں کرتے بلکہ اپنے دین کو دنیا پر قربان کر دیتے ہیں۔ کربلا کا واقعہ اس حقیقت کو کھول کر بیان کرتا ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے مدینہ منورہ سے اسلام کو بچانے کیلئے قدم اٹھایا تو ان کے اپنے رفقاء نے آپ کو کہا کہ آپ یزید پلید کی اتنی بڑی فوج سے کس طرح مقابلہ کریں گے اور اگر جاتے ہیں تو ان معصوم بچوں کو ساتھ نہ لے جائیں۔ مگر آپ نے جواب دیا کہ میں اپنے ایمان، محبت اور سچے اسلام کا ثبوت ہر چیز کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کر کے دینا چاہتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ دنیا دین کے مقابلے میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی اللہ تعالیٰ کے راستے پر قربانی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نجات ہے اور فضل ہے اور میں اس کو حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اپنے اہل خاندان اور عاشقان کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔ چنانچہ ان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے والوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا خرید لی جو دونوں جہانوں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عزت کا سبب بنی ہے اور جن لوگوں نے دین کو دنیا پر قربان کیا اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی محبت کو یزید پر قربان کیا وہ دونوں جہانوں میں روسیاہ اور ملعون ہو گئے۔ یہ اتنا بڑا فرق کیوں ہوا صرف نسبت رسولی ﷺ کی وجہ سے جن کو نسبت رسولی ﷺ حاصل تھی ان کو دین اور دنیا کی قیمت معلوم تھی اور نسبت رسولی ﷺ سے محروم دین اور دنیا کی قیمت کا فرق معلوم نہ کر سکے گویا نسبت رسولی ﷺ ہی کامیابی کا سبب ہوئی اور نسبت رسولی ﷺ سے محرومی تباہی و بربادی کا سبب ہوئی خالی زبان سے مسلمان بننے والے نہ اسلام کو سمجھ سکے نہ اسلام کی قدر و قیمت کر سکے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲ فروری ۲۰۰۷ء

سورۃ الحج [۳۹_۴۸]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
وَّثَمُوْدُ ۙ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ
اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى
عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ
بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾

(سورۃ الحج: ۳۹ تا ۴۸)

اذن دے دیا گیا ان لوگوں کو جن سے جنگ کی جاتی ہے اس بناء پر کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر پوری طرح قادر ہے وہ جن کو نکال دیا گیا تھا ان کے گھروں سے ناحق صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ بچاؤ نہ کرتا لوگوں کا ان کو ایک دوسرے سے ٹکراؤ کر کے تو منہدم ہو جاتیں

خانقاہیں اور گرجے، کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت قوت والا اور سب پر غالب ہے وہ لوگ کہ ہم اگر ان کو اقتدار بخشیں زمین میں تو وہ صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز کو دیتے ہیں زکوٰۃ اور حکم کرتے ہیں نیکی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے سارے کاموں کا انجام اور اگر یہ کفار آپ کو جھٹلاتے ہیں پس جھٹلایا تھا ان سے پہلے قوم نوح علیہ السلام نے اور عاد اور ثمود نے اور قوم ابراہیم علیہ السلام نے اور قوم لوط علیہ السلام نے اور مدین کے رہنے والوں نے اور جھٹلائے گئے موسیٰ علیہ السلام بھی تو میں نے مہلت دی ان کفار کو تو پھر میں نے انہیں پکڑا کتنا خوفناک تھا میرا عذاب۔ پس کتنی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تہہ بالا کر ڈالا کیونکہ وہ ظالم تھیں تو اب وہ گری پڑی ہیں اپنی چھتوں پر اور کتنے کنویں ہیں جو بیکار ہو چکے ہیں اور کتنے چونے سے بنے ہوئے مضبوط محل ہیں کیا انہوں نے سیر و سیاحت نہیں کی زمین میں تاکہ ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے وہ سمجھ سکتے اور کان ایسے ہو جاتے جن سے یہ نصیحت سن سکتے حقیقت تو یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں یہ لوگ جلدی مانگ رہے ہیں آپ سے عذاب اللہ تعالیٰ خلاف ورزی نہیں کرے گا اپنے وعدہ کی اور بیشک ایک دن تیرے رب کے ہاں ایک ہزار سال کا ہے جس حساب سے تم گنتی کرتے ہو اور کتنی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے ڈھیل دی حالانکہ وہ ظالم تھیں تو میں نے انہیں پکڑ لیا۔ اور سب کو میری طرف لوٹنا ہوگا۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سنا تھا کہ نبی پاک ﷺ نے ساکنین مکہ مکرمہ اور دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا کہ جس طرح تم حج ادا کرتے ہو یہ وہ طریقہ نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو بتایا تھا اور جنہوں نے ساری عمر بتوں کے خلاف جہاد کیا اور نبی پاک ﷺ کی بعثت کیلئے دعا کی تاکہ حضور ﷺ آ کر وہ طریقہ جو اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے سارے لوگوں کو سکھائیں زمانہ گذرنے سے لوگ وہ سارے طریقے بھول گئے آداب طواف بھول گئے اور طواف ننگے ہو کر کرنا شروع کر دیا وہ تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے۔ کعبہ شریف کے اندر تین سو ساٹھ بت لا کر رکھ دیئے تھے یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت چھوڑ دی تھی اور ظلمت میں ڈوب گئے تھے اور شیطان کی ایما پر اپنے عمل شروع کر دیئے۔ نبی پاک ﷺ نے بعثت کے اعلان کے بعد آداب طواف اور کعبہ شریف کے آداب سکھائے لیکن لوگوں نے بہت سخت مخالفت کی حد درجہ کی اذیت اور تکلیف دینی شروع کی لیکن نبی پاک ﷺ کے غلاموں کی تعداد بڑھتی گئی اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ انہیں جہاد کا حکم دیا جائے لیکن نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ابھی مجھے

جہاد کا حکم نہیں ہوا تھا۔ اس طرح سخت مصیبت اور تکلیف کی وجہ سے کچھ لوگ حبشہ اور کچھ مدینہ پاک کی طرف ہجرت کر گئے اور کچھ حضور ﷺ کے ساتھ ہی تکلیفیں برداشت کرتے رہے آخر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ جنگ کرو جو تمہیں ناجائز تنگ کرتے ہیں۔ آج کا فرمان یہیں سے شروع ہوتا ہے اور یہ آیات جہاد کیلئے پہلا حکم ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان لوگوں نے ظلم کی حد کردی کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر کسی جرم کے ان کا صرف یہ جرم ہے کہ سچی بات پر سچا عمل کر رہے ہیں کہ ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں۔ بتوں کا انکار کردیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت شروع کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب مارو ان کو جو تم کو مارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور حکم فرمایا یہ کفار و مشرکین جو اے محبوب ﷺ آپ کو اور آپ کے غلاموں کو تکلیف دے رہے ہیں اور آپ کی بعثت کا انکار کر رہے ہیں کوئی یہ نئی بات نہیں آپ ﷺ سے پہلے ان لوگوں کا یعنی ان کے آبا و اجداد کا بھی یہی طریقہ رہا۔ نوح علیہ السلام، ھود علیہ السلام عاد و ثمود علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام سب کو یہ جھٹلاتے رہے اور سخت تکلیفیں دیتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے بندوں کی مدد کی۔ تاریخ اٹھا کر دیکھو دنیا میں پھر کر دیکھو ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوا ان کی اجڑی ہوئی بستیاں غیر آباد کنویں آج بھی ان کی تباہی کی داستان بتاتی ہیں اور یہ لوگ مشرکین مکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کیونکہ تجارت کیلئے سفر میں انکا گذران بستیوں پر سے ہوتا ہے مگر یہ پھر بھی سبق حاصل نہیں کرتے نصیحت نہیں پکڑتے وجہ یہ ہے کہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں ہوئیں دل اندھے ہوگئے ہیں۔ اس لئے کہ دیکھنے کے باوجود سمجھ نہیں سکتے ہوش نہیں کرتے تو یہ فرمان پھر اس حقیقت کی اہمیت کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ دل کی روشنی ضروری ہے آنکھوں سے دیکھنے کا فائدہ دل کی روشنی سے مشروط ہوا دل روشن نسبت رسولی ﷺ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں اپنے رسولوں علیہم السلام کو جہاں کتاب الٰہی کا علم عطا فرماتا ہے وہاں نور نبوت بھی عطا فرماتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام لوگوں کو اس نور سے پاک کر کے ان کے دلوں کو روشن کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے رسولوں علیہم السلام سے نسبت قائم نہ کی اور مذاق کیا مقابلہ کیا تکلیفیں دیں قتل کیا وہ تباہ و برباد ہوگئے اور جنہوں نے رسول وقت کی غلامی اختیار کی نسبت اختیار کی ان کے دل روشن ہوگئے اور ان کو شیطان گمراہ نہ کر سکا بلکہ اس طرح حضور پاک ﷺ سے جنہوں نے نسبت قائم کر کے اپنے دلوں کو روشن کیا وہ تو اللہ تعالیٰ کا فرمان سمجھ گئے اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ﷺ کے غلام بن گئے اور جنہوں نے غلامی کی بجائے بغاوت کی وہ شیطان کی چالاکیوں کا شکار ہوگئے اور دونوں جہانوں میں تباہ و برباد ہوئے اس لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ شیطان اور نفس سے بچ کر پاکیزہ زندگی حاصل ہو اور آخرت

میں شرمندگی سے بچاؤ ہو۔ یہ محفل اسی غرض کے لئے ہے کہ دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے لئے تیار کیا جائے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۹ فروری ۲۰۰۷ء

سورۃ الحج [۴۹_۵۷]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ (۴۹) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (۵۰) وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (۵۱) وَمَاۤ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ
اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۵۲) لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً
لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ (۵۳) وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۵۴) وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ (۵۵) اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (۵۶) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۵۷)

(سورۃ الحج: ۴۹ تا ۵۷)

آپ ﷺ کہہ دیں اے لوگو بس میں تم کو کھلا ڈرانے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لئے مغفرت بھی ہے اور باعزت روزی بھی اور جو لوگ ہماری آیتوں میں کوشش کرتے رہے ہمیں عاجز کرنے کیلئے یہی لوگ دوزخی ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے آپ ﷺ سے پہلے کسی رسول علیہ السلام کو اور نہ نبی علیہ السلام کو مگر اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب اس نے کچھ پڑھا تو ڈال دیئے شیطان نے اس کے پڑھنے میں شکوک پس مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو دخل اندازی شیطان کرتا ہے پھر پختہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بہت دانا ہے یہ سب

اس لئے تا کہ اللہ تعالیٰ بنا دے جو وسوسہ ڈالتا ہے شیطان اسے ایک آزمائش ان لوگوں کیلئے جن کے دلوں میں خرابی ہے اور جن کے دل بہت سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور نکل جاتے ہیں اس لئے تا کہ جان لیں وہ لوگ جنہیں علم بخشا گیا کہ کتاب حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تا کہ ایمان لائیں اس کے ساتھ اور جھک جائیں اس کے آگے ان کے دل اور بیشک اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے۔ ایمان والوں کو راہ راست کی طرف اور ہمیشہ شک میں مبتلا رہیں گے کفار اس کے بارے میں یہاں تک کہ آ جائے ان پر قیامت اچانک یا آ جائے ان پر عذاب اس دن کا جو ان کیلئے منحوس ہے ساری حکمرانی اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی وہی فیصلہ فرمائے گا لوگوں کے درمیان پس جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہ وہ بدنصیب ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں جہاد کیلئے حکم تھا۔ جبکہ مشرکین، منکرین نے ظلم کی حد کر دی اور ایمان والوں کے لئے وطن میں رہنا مشکل کر دیا صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول ﷺ کو پہچان گئے تھے اس لئے خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان رکھتے اور اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اب ایسے لوگوں کو جواب دو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور نبی پاک ﷺ کو تسلی دی کہ آپ ﷺ فکر نہ کریں نوح علیہ السلام کی قوم اور قوم عاد، ثمود اور شعیب علیہ السلام کی قوم نے جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی جھٹلایا گیا تکلیفیں دی گئیں لیکن فتح اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ہوئی۔ اور ان منکرین مغرور و متکبر لوگوں کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ ان کی ویران بستیاں اب بھی ان کی تباہی کی داستان بیان کرتی ہیں اور یہ لوگ جب اسی راستے پر چل کر اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کو جھٹلاتے ہیں جبکہ یہ ان بستیوں سے گذرتے ہیں اور یہ خوفناک منظر نہ ان پر اثر کرتا ہے نہ وہ اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ان کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور سمجھنے سے قاصر ہیں۔ نظروں کی دیکھ کوئی کام نہیں کرتی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہدایت حاصل کرنے کیلئے صرف آنکھ اور کان ہی ضروری نہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر انسان ہدایت حاصل کرے یا کان سے سن کر ہدایت حاصل کرے۔ بلکہ اس کے لئے دل سمجھنے والے کی ضرورت ہے جو کہ سینوں میں ہوتا ہے اور اس کی سمجھ اس وقت کام کرتی ہے کہ جب یہ شیطان کے تسلط سے آزاد ہو اور روشن ہو۔ یہ کیفیت صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اس لئے نسبت رسولی ﷺ ضروری ہے اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کیلئے اور رسول پاک ﷺ کا غلام بننے کیلئے۔

آج کا فرمان بھی اس حالت میں حضور ﷺ کو ہدایت کیلئے فرمایا گیا کہ آپ ﷺ کا کام لوگوں کو ہدایت سنانا

ہے آپ ﷺ فرمادیں کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کی خوشخبری دینے والا ہوں اور عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور آپ ﷺ اس بات کی ہرگز پرواہ نہ کریں کہ آپ ﷺ جو ہدایت سناتے ہیں شیطان اسی کو ان کی بدبختی کا سامان بنا دیتا ہے۔ یہ طریقہ ازل سے جاری ہے سارے رسول علیہم السلام جو بھی ہدایت دیتے رہے شیطان اپنے پیروکاروں کو اس پر تنقید ہی سکھاتا رہا ہے اور عمل کراتا رہا اور یہ عمل شیطان لوگوں کیلئے آزمائشیں بنتا رہا صرف ان لوگوں کیلئے جو شیطان کے قبضے میں تھے۔ لیکن جو نسبت رسولی ﷺ اختیار کرتے ہیں ان پر شیطان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جو لوگ شیطان کی ایما پر چل کر مذاق کرتے ہیں ان کو حساب کے دن حساب دینا پڑے گا ان کی اس دن روسیاہی اور ذلت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہونگے تاریخ عالم اس حقیقت کی گواہ ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ ہدایت دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کر کے دونوں جہانوں میں سرفرازی حاصل کرتے ہیں۔

گویا نسبت رسولی ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کا بندہ بناتی ہے اور رسول ﷺ کا غلام اور یہی نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں تاکہ یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ حاصل کریں۔ اب شروع کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۶ فروری ۲۰۰۷ء

سورۃ الحج [۵۸۔۶۴]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۵۸ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۵۹ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۶۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ۝۶۱ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۶۲ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ۚ۶۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ؑ۶۴ (سورۃ الحج: ۵۸،۶۴)

اور جن لوگوں نے ہجرت کی راہِ خدا میں پھر قتل کئے گئے یا طبعی طور پر فوت ہوئے تو ضرور ان کو عطا فرمائیگا اللہ تعالیٰ بہترین رزق اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے وہ ضرور داخل کرے گا ان کو ایسی جگہ جسے وہ پسند کریں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بردبار ہے۔ ان باتوں کو یاد رکھو اور جس نے بدلہ لیا اس قدر جتنی تکلیف اسے دی گئی تھی پھر زیادتی کی گئی اس پر تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور رات کو دن میں اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ نیز اس کی یہ وجہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ خدائے برحق اور جسے وہ پوجتے ہیں اس کے علاوہ وہ سراسر باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے بلندی اور بڑائی والا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اتارا آسمان سے پانی جس سے ہو جاتی ہے زمین سرسبز و شاداب بے شک اللہ تعالیٰ ہمیشہ لطف فرمانے والا اور

ہر چیز سے باخبر ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے جو کچھ یا زمین میں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب سے بے پرواہ اور ہر تعریف کا مستحق ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ نبی پاک ﷺ کی بعثت کے وقت منکرین، مشرکین اور کفار نے انکار کیا مذاق کیا اور ہر قسم کی تکلیفیں دیں اس پر حضور ﷺ کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ آپ ﷺ غم نہ کریں بلکہ ان کو کہہ دیں کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے تو تم کو آخری زندگی کی نعمتوں کی خوشخبری سناتا ہوں تم اللہ تعالیٰ سے مقابلہ نہیں کر سکتے نہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا جواب دے سکتے ہو اگر ایسا کرو گے تو ذلیل ہو گے حضور ﷺ کو تسلی دی گئی کہ شیطان ان لوگوں کو مذاق اور تنقید سکھاتا ہے یہ پہلے بھی اسی طرح رسولوں علیہم السلام کی آمد پر کرتا رہا اور لوگ اس کی ایماء پر چلتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ شیطان اور اس کے پیروکاروں کو ذلیل کرتا رہا اور اپنے فرمان کو ثابت کرتا رہا۔ جو لوگ شیطان کی ایماء پر چلے وہ تو ذلیل ہوئے اور دوزخی بنے مگر جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی وہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوئے یہ حقیقت قیامت کے دن روز روشن کی طرح آشکارا ہو گی جب سب عاجز ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی حکومت ہو گی اور اسی کے سامنے سب پیش ہونگے۔

آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی گئی وہ اللہ تعالیٰ جس کے راستے میں لوگوں نے ہجرت کی، زندگیاں پیش کیں اور ہر قسم کی قربانی کی وہی زمین اور آسمانوں کا مالک ہے۔ وہ دن اور رات بھیجتا ہے اور بدلتا ہے وہی رزق دیتا ہے وہی آسمان سے بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے اس کے علاوہ یہ جن کو معبود بناتے ہیں سب باطل ہیں اور لاشئے ہیں اللہ تعالیٰ تو زمین و آسمانوں کا مالک ہے۔

سامعین کرام! اس اللہ تعالیٰ مالک و خالق کی پہچان اور سب کچھ دیکھنے کے باوجود کائنات کے تغیر و تبدل کو دیکھنے کے باوجود زندگی اور موت دیکھنے کے باوجود اور پھل اور پھول دیکھنے کے باوجود سورج چاند اور ستارے دیکھنے کے باوجود، مشرکین منکرین کیوں ہدایت نہ حاصل کر سکے صرف اس لئے کہ ان کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اس لئے ہدایت سننے کیلئے ان کے کان اور دیکھنے کیلئے ان کی آنکھیں کام نہیں کرتی تھیں۔ دل و دماغ کان اور آنکھوں کو زندہ اور کارندہ بنانے کیلئے دل کی روشنی کی ضرورت ہے۔ جو نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جنہوں نے حضور پاک ﷺ سے نسبت قائم کی وہ تو ہر ہدایت کو قبول کرتے رہے اور نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہر ہدایت سے محروم ہوتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں بٹھا کر یاد الٰہی کرا کر سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے قابل بنانے کی

کوشش کی جاتی ہے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۳ فروری ۲۰۰۷ء

سورۃ الحج [۶۵۔۷۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۵ وَهُوَ الَّذِىْۤ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝۶۶ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝۶۷ وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۶۸ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۶۹ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷۰ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝۷۱ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۷۲ (سورۃ الحج: ۶۵ تا ۷۲)

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمانبردار بنا دیا ہے تمہارے لئے ہر چیز کو جو زمین میں ہے اور کشتی کو بھی جو چلتی ہے سمندر میں اس کے حکم سے اور اسی نے روکا ہوا ہے آسمان کو کہ گر نہ پڑے زمین پر بجز اس کے فرمان کے۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے اور وہی ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر مارے گا تمہیں پھر تم کو زندہ کرے گا۔ بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے ہر امت کیلئے ہم نے مقرر کر دیا ہے ایک طریقہ جس کے مطابق وہ عبادت کرتے ہیں۔ تو انہیں چاہئے کہ نہ جھگڑا کریں۔ آپ ﷺ سے اس معاملہ میں آپ ﷺ بلاتے رہیں

ان کو اپنے رب کی طرف آپ ﷺ بے شک سیدھی راہ پر ہیں اور اگر وہ آپ ﷺ سے جھگڑا کریں تو آپ ﷺ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا تمہارے درمیان قیامت کے دن ان امور کے بارے میں جن کے متعلق تم جھگڑتے رہتے ہو۔ کیا آپ ﷺ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یہ سب کچھ ایک کتاب میں ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے اور وہ پوجتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو جن کے متعلق نہیں اتاری ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی سند اور ان کو خود بھی ان کے بارے میں کوئی علم نہیں اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری آیات صاف صاف تو آپ دیکھ لیتے ہیں کفار اور منکرین کے چہروں پر ناپسندیدگی کے آثار یوں پتہ چلتا ہے کہ وہ عنقریب جھپٹ پڑیں گے ان لوگوں پر جو پڑھتے ہیں ان کے سامنے ہماری آیتیں آپ کہہ دیں کہ کیا میں تم کو آگاہ کروں اس چیز سے جو اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ دوزخ کی آگ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس آگ کا کفار کے ساتھ اور دوزخ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان الٰہی آپ نے سنا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف کرایا کہ جس اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم ہوا ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ خالق و مالک ساری کائنات کا ہے وہی مارتا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی رزق دیتا ہے کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دیتا ہے جن بتوں کو مشرکین مکہ پوجتے تھے وہ لاشئی ہیں اور وہ نہ کوئی اختیار رکھتے ہیں نہ کسی چیز کے مالک ہیں سب کچھ دیکھنے اور سننے کے باوجود لوگ اس لئے ہدایت حاصل نہیں کرتے کیونکہ ان کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں جس کی بناء پر نہ قوت سماعت کام کرتی ہے نہ قوت بصارت کام کرتی ہے۔ یعنی ہدایت حاصل کرنے کیلئے دل کی زندگی اور روشنی ضروری ہے جو کہ نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اور یہ دولت صرف غلامان رسول پاک ﷺ کو حاصل ہے۔

آج کے فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ کی شان بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے کائنات کی ہر چیز بنائی انسان کی ضرورت پورا کرنے کیلئے جس سے انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے ہوائیں یا بادل، پہاڑ ہیں یا دریا، سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں جانوروں پر سواری کرتا ہے زمین سے رزق نکالتا ہے اور انسانوں پر بڑی مہربانی فرمائی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا فرمایا وہی مارے گا اور پھر حساب لینے کیلئے قیامت کے دن پھر اٹھائے گا اور تمام امور کا فیصلہ فرمائے گا مشرکین مکہ جو اعتراض کرتے تھے کہ حضور ﷺ عبادت کے طریقے ہم سے مختلف کیوں بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ

سب امتوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے طریقے بنائے اب آخری رسول ﷺ کی آمد پر سب طریقے اس طریقہ کے ماتحت کردیئے گئے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بغیر بتوں کو پوجتے ہیں جن کے متعلق ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں جب ان کو ہدایت سنائی جاتی ہے تو یہ بجائے قبول کرنے کے جھگڑنے کیلئے تیار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو عذاب نار کی اطلاع دو۔ جس سے ان کو زیادہ درد ہوگا۔ پھر دیکھ لیں گے کہ ہدایت سننے یا قبول کرنے کی بجائے جنگ کیونکر کرتے تھے کیونکہ ان کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اچھائی اور برائی میں تمیز ختم ہوگئی تھی۔ ان کا علاج نسبت رسولی ﷺ تھی۔ جسے وہ حاصل نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ شیطان ان کو ورغلاتا تھا ہماری یہ محفل شیطان سے چھٹکارے کیلئے ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس کو دور کرتے ہیں اس کی پیدا کی ہوئی ظلمت کو دور کرنے کیلئے یاد الٰہی کرتے ہیں تاکہ ہمارے سینے صاف ہوجائیں اور نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کے قابل بن جائیں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲ مارچ ۲۰۰۷ء

سورۃ الحج [۷۳-۷۸]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا
ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝۷۳
مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌ ۝۷۴ اَللّٰهُ يَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۷۵ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝۷۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝۷۷ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ
حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۷۸ (سورۃ الحج: ۷۳تا۷۸)

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے غور سے سنو بے شک جن معبودوں کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یہ تو مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگر چہ وہ سب جمع ہو جائیں اس کام کیلئے اور اگر چھین لے مکھی ان سے کوئی چیز تو وہ نہیں چھڑا سکتے اسے اس مکھی سے کتنا بے بس ہے ایسا طالب اور کتنا بے بس ہے ایسا مطلوب نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسے اسے پہچاننے کا حق تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور سب پر غالب ہے اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے فرشتوں سے بعض کو پیغام پہنچانے کیلئے اور انسانوں سے بھی بعض کو رسول بنایا بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جائیں گے سارے معاملات۔

اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے پروردگار کی اور مفید کام کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور کوشش کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس طرح کوشش کرنے کا حق ہے اور اس نے چن لیا ہے تمہیں اور نہیں روا رکھی اس دین کے معاملہ میں تم پر کوئی تنگی، پیروی کرو اپنے باپ ابراہیم کے دین کی۔ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس سے پہلے اور اس قرآن پاک میں بھی تمہارا یہی نام ہے تا کہ رسول ﷺ گواہ و نگہبان ہو تم پر اور تم گواہ ہو جاؤ لوگوں پر پس صحیح صحیح ادا کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور مضبوط پکڑ لو اللہ تعالیٰ کو (اللہ تعالیٰ کی رسی کو) وہی تمہارا کارساز ہے۔ پس وہ بہترین کارساز ہے اور بہترین مدد فرمانے والا ہے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے ہدایت سنی کہ ساری کائنات یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور انسان کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ہے۔ آسمان سے پانی برسا کر زمین کو زندہ کرنا سمندروں میں کشتیاں چلانا پہاڑوں سے درے راستہ کیلئے بنانا دن رات کا پیدا کرنا کام اور آرام کیلئے۔ سردی اور گرمی کا آنا جانا جو بے شمار فوائد کے علاوہ زندگی میں دلچسپی پیدا کرنا سب ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان پر بہت مہربان ہے۔ اسی نے بنایا وہی مارے گا اور پھر سب کو حساب لینے کیلئے زندہ کرے گا۔ اس لئے اس پاک رب کی عبادت کرنی چاہیے جس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے بتایا۔ آخری رسول ﷺ کی آخری ہدایت قرآن پاک میں وہ ساری عبادتیں ان کے طریقے فرما دیئے گئے ہیں اس لئے اس پر اعتراض کی بجائے اس کی پیروی ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ ﷺ ان کے اعتراضات کی پرواہ نہ کریں آپ ﷺ ان کو ہدایت دے رہے ہیں ان کو بتا دیں کہ اگر تم باز نہ آئے تو ایک دن مقرر ہے جب تم مالک حقیقی کا فیصلہ سن لوگے اس وقت تم کو پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے منہ پھیرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

آج کا فرمان الٰہی بھی ان کم عقلوں کو سمجھانے کیلئے ہے کہ ایسے مالک، خالق، رازق، سمیع، بصیر کو چھوڑ کر اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بتوں کو پوجنے والو ذرہ غور کرو ان باطل معبودوں نے کچھ بنایا یا کوئی اختیار رکھتے ہیں یہ نہ سن سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ مکھی انہوں نے نہیں بنائی اور جو نذر نیاز تم ان کے سامنے رکھتے ہو اسے اگر مکھی لے بھی جائے تو یہ اس سے واپس نہیں لے سکتے تو پھر یہ خالق ارضی و سماء رب العالمین کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے مالک کل ہے قادر مطلق ہے کتنی بے انصافی کرتے ہو اللہ تعالیٰ رب العالمین سب کچھ تم کو دینے کے بعد تم کو ہدایت بھی دیتا ہے جس کیلئے اس نے ملائکہ بنائے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی طرف لاتے

ہیں۔ جو تمہیں ہدایت سے روشناس کرتے ہیں اس لئے اے لوگو! اسی، علیم، بصیر، سمیع کی عبادت کرو۔ اسی کے سامنے سجدہ کرو، رکوع کرو، اسی کے راستے میں جہاد کرو کفار سے تلوار کے ساتھ اور زبان کے ساتھ یعنی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرو۔ اس دین کی اشاعت کرو جو کہ اللہ تعالیٰ نے سارے رسولوں علیہم السلام کے ذریعے دیا خاص طور پر تمہارے ہی دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے وہ تو بتوں سے بیزار ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانے والے تھے۔ اور تم کو بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والا بنایا یعنی مسلمان بنایا اور تمہارا مسلمان نام رکھا۔ دیکھو ایک وقت فیصلہ کا آئیگا جب سب کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب و جواب دینا ہے اس وقت اے منکرو تمہارا کوئی بہانہ نہیں چلے گا تم اگر یہ بولو گے کہ رسولوں علیہم السلام نے اپنی امت کو ہدایت نہیں دی تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کی امت کھڑی ہوگی جو رسولوں علیہم السلام کے حق میں گواہی دے گی اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کو کس طرح پتہ ہے تو وہ بولیں گے کہ ہمیں ہمارے آقا و مولا نبی پاک ﷺ نے بتایا ہے اور اس کی تصدیق بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کریں گے۔ اس لئے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو یعنی اپنے آرام کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو پانچ وقت اور مال کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے کر اپنی دولت کو پاک کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا مالک وحدہٗ لاشریک ہے اور وہ بہت مہربان کارساز اور مددگار ہے۔

سامعین کرام! یہ حقیقت ہے لیکن اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے سننے کیلئے بصارت اور سماعت کی قوت چاہئے انسان کی قوت سماعت اور بصارت اس وقت کام کرتی ہے جب دل زندہ ہو اور شیطان کے قبضہ اور تسلط سے آزاد ہو۔ اور یہ کیفیت نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنی روشن کرنے والے چراغ سے نسبت سے ہی دل روشن دماغ روشن اور زندہ ہوتے ہیں اور اچھائی اور برائی میں تمیز آ سکتی ہے۔ یعنی نسبت رسولی ﷺ سے انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ﷺ کا غلام بن سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم اس کو حاصل کرنے کیلئے یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کر کے نسبت رسولی ﷺ کے قابل بناتے ہیں یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۹ مارچ ۲۰۰۷ء

سورۃ المومنون [۱۔۲۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ
مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۱۳ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ
الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝۱۶ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ
سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝۱۷ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي
الْاَرْضِ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝۱۸ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا
فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۱۹ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝۲۰
وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۱
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۲۲ (سورۃ المومنون: ۱ تا ۲۲)

بے شک دونوں جہانوں میں بامراد ہو گئے ایمان والے وہ ایمان والے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں اور وہ جو ہر بیہودہ امر سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

بجز اپنی بیویوں کے اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت ہیں تو بے شک ان کو ملامت نہ کیا جائیگا اور جس نے خواہش کی اس کے سوا تو یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں جو وارث بنیں گے فردوس کے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بیشک ہم نے پیدا کیا انسان کو مٹی کے جوہر سے پھر رکھا ہم نے اسے پانی کا قطرہ بنا کر محفوظ جگہ پر پھر ہم نے بنا دیا نطفہ کو خون کا لوتھڑا پھر بنا دیا ہم نے اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی پھر ہم نے پیدا کر دیں اس بوٹی سے ہڈیان پھر پہنا دیا ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت۔ پھر ہم نے اسے دوسری مخلوق بنا دیا پس بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے پھر یقیناً تم ان مرحلوں کے گزرنے کے بعد مرنے والے ہو۔ پھر بلاشبہ روز قیامت تم کو اٹھایا جائیگا اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنا دیئے ہیں اور ہم اپنی مخلوق سے بے خبر نہیں کہ ہم نے اتارا آسمان سے پانی ایک اندازے کے مطابق پھر ہم نے ٹھہرایا اسے زمین میں اور یقیناً ہم اس کو ناپید بھی کر سکتے ہیں اور اس کی پوری قدرت رکھتے ہیں اور پھر اگائے ہم نے اس پانی سے باغات کھجوروں کے اور انگوروں کے تمہارے لئے ان میں بہت سے پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو اور وہ درخت پیدا کیا جو اگتا ہے طور سینا میں وہ اگتا ہے تیل لئے ہوئے اور سالن لئے ہوئے کھانے والوں کیلئے اور بیشک تمہارے لئے جانوروں میں بھی غور کا مقام ہے، ہم پلاتے ہیں تم کو ان سے جو ان کے شکموں میں ہے اور تمہارے لئے ان میں اور طرح طرح کے فائدے ہیں اور انہی کے گوشت تم کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر تمہیں سوار کیا جاتا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات سے آگاہ کیا کہ وہ مالک، خالق اور رازق ہے باقی سب اس کی مخلوق ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر معبودان باطلہ کو پوجتے ہیں وہ اتنی حماقت اسلئے کرتے ہیں کہ ان کے دل ودماغ مردہ ہو جاتے ہیں وہ دیکھتے ہوئے سنتے ہوئے نصیحت کو پھر بھی ہدایت نہیں پاتے۔ اس لئے کہ شیطان کے تسلط سے ان کی قوت سماعت اور بصارت مردہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے دل ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں یہ مشرکین مکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہوتے ہوئے بھی بتوں کو پوجتے ہیں حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو ساری زندگی بتوں کے ماننے والوں کے خلاف جہاد کیا ان کو چاہیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کرتے ہوئے بتوں سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کے لئے دن رات کفار، نفس اور شیطان کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور نماز پڑھیں، زکوٰۃ دیں اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں کیونکہ وہی کارساز اور بہتر مددگار ہے۔

آج کے فرمان الٰہی کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ وہ لوگ جو مومن ہیں جو دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہونگے اور ہر بوجھ سے آزاد ہو جائیں گے یہ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز خلوص دل سے باقاعدگی سے اس طرح ادا کرتے ہیں کہ ان کے دل خوف خدا محبت خدا سے اس قدر لبریز ہوتے ہیں گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں وہ ہر اس بات سے پرہیز کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں اپنی بیویوں اور کنیزوں کے بغیر دوسری طرف رخ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کامیاب لوگ ہیں دنیا اور آخرت کے خسارے سے محفوظ اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہونگے یعنی مومنین یہی جنت کے مالک ہونگے اور یہ اپنے وعدوں اور امانتوں کے محافظ ہوتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت دی کہ تم اس بات پر کیوں شک کرتے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور قیامت کا دن حساب کیلئے اس نے مقرر فرمایا ہے اور تم سے تمہارے اعمال کی جواب طلبی ہوگی اللہ تعالیٰ کیلئے یہ ہرگز مشکل نہیں تم اپنی تخلیق ہی کو دیکھ لو کہ تم تو کچھ نہیں تھے اس نے پہلے مٹی سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا پھر اس کی پسلی سے اس کی بیوی حوا کو پیدا فرمایا اور پھر ان سے نسل انسانی چلی، انسان کو ماں کے پیٹ میں کتنے مراحل طے کر کے بچہ کی صورت میں پیدا ہونا ہوتا ہے۔ پھر جوان، پھر بوڑھا پھر موت جو اللہ تعالیٰ یہ سب مراحل طے کراتا ہے وہ تم کو دوبارہ زندہ کر کے قیامت کے دن حاضر کر سکتا ہے اس لئے اس کے حساب سے ڈرو اور اس قادر مطلق کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو وہی تمہارے لئے آسمان سے پانی برسا کر قسم قسم کے پھل پیدا فرماتا ہے قسم قسم کے جانور پیدا فرماتا ہے جن کے دودھ پیتے ہو۔ گوشت کھاتے ہو اور اون سے کپڑے بناتے ہو ان کے چمڑے سے مختلف اشیائے ضرورت بناتے ہو۔ ان پر سواری کرتے ہو اور کشتیوں پر سواری کرتے ہو ایسے مالک کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ایسے مالک کی یاد سے غافل رہنا ایسے قادر مطلق کے سامنے غرور اور تکبر کرنا بہت بڑی حماقت اور اپنے آپ کو تباہ کرنا ہے۔

سامعین کرام! یہ ساری حقیقتیں ہیں اور اس طرح کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے خالق وحدہٗ لاشریک ہونے کی گواہی دیتا ہے لیکن اس سے ہدایت حاصل کر کے دل و جان سے اللہ تعالیٰ کا ہو جانا اس کی محبت اور خوف میں رہنا صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو مومن بن جاتے ہیں۔ مومن کون ہوتا ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک حضور ﷺ کو جان و مال، ماں باپ سب سے زیادہ بڑھ کر عزیز نہ سمجھ لو یعنی حضور اکرم ﷺ سے نسبت کامل اختیار کر کے فناء فی الرسول ہو جاؤ اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دونوں جہانوں میں سرخرو اور

سرفراز ہوتے ہیں ہر غم سے آزاد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی پابندی کرنا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ نماز میں روزے، زکوٰۃ اور جہاد میں ان کے لئے سرور اور لطف کا سامان ہوتا ہے۔ اس لئے نسبت رسولی ﷺ کی یہ عظیم دولت جس کو حاصل کرنے کیلئے یہ محفل یہ عمل کہ یادالہٰی کر کے سینوں کو پاک صاف کر کے اس قابل بنایا جائے تا کہ یہ دولت عظمیٰ ہمیں نصیب ہو اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۶ مارچ ۲۰۰۷ء

27

سورۃ المومنون [۲۳_۳۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۲۳) فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ (۲۴) اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ (۲۵) قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ (۲۶) فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ (۲۷) فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۲۸) وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ (۲۹) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ (۳۰) ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ (۳۱) فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۳۲)

(سورۃ المومنون: ۲۳ تا ۳۲)

اور بے شک ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف تو انہوں نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو نہیں تمہارا خدا کے بغیر کوئی معبود تو کیا تم نہیں ڈرتے تو کہنے لگے وہ سردار جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا ان کی قوم سے کہ نہیں ہے یہ مگر تمہاری طرح کا بشر یہ چاہتا ہے کہ اپنی بزرگی جتلائے تم پر اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ فرشتوں کو اتارتا ہم نے نہیں سنی یہ بات اپنے آباؤ اجداد سے نہیں ہے یہ شخص مگر جس کو جنون ہو گیا سو انتظار کرو اس کے انجام کا کچھ عرصہ تک۔ آپ علیہ السلام نے عرض کی اے رب تو ہی میری مدد فرما کیونکہ وہ مجھے جھٹلا رہے ہیں تو ہم نے وحی بھیجی

ان کی طرف کہ بناؤ ایک کشتی ہماری نگاہوں کے سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق، پھر جب آ جائے ہمارا عذاب اور پانی ابل پڑے تنور سے تو داخل کرو اس میں ہر جوڑے سے دو دو اور اپنے گھر والوں کو بجز ان کے جن کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے ان میں سے اور گفتگو نہ کرنا ان کے متعلق جنہوں نے ظلم کیا وہ تو ضرور غرق کئے جائیں گے پھر جب آپ علیہ السلام اچھی طرح بیٹھ جائیں آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے ساتھی کشتی کے عرشہ پر تو کہنا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہم کو نجات دی ظالموں سے اور یہ بھی عرض کر کہ اے میرے رب اتار مجھے بابرکت منزل پر اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ بے شک اس قصہ میں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں اور ہم ضرور اپنے بندوں کو آزماتے ہیں پھر ہم نے پیدا فرمادی ان کے بعد ایک دوسری جماعت تو ان میں سے ایک رسول علیہ السلام ان ہی میں سے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں کو خلوص اور خشیت سے ادا کرتے ہیں لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوتے ہیں اور یہ جنت کے وارث ہیں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف زندگی گذارتے ہیں ان کے لئے جہنم ہے اور مشرکین جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں اپنی تخلیق پر غور کرنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ اول پیدا فرماتا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا فرما سکتا ہے وہ ضرور اٹھائے گا قیامت کے دن جو اس کیلئے مقرر ہے اور پھر سب سے حساب لیا جائیگا اور اس نے جو کائنات بنائی اور انسان کی ہر ضرورت پوری فرمائی آسمان سے پانی برسا کر زمین سے خوراک پیدا فرمائی جانور پیدا فرما کر دودھ پیدا فرمایا اون اور چمڑا، گوشت سے انسان کی خوراک لباس اور سواری کا سامان مہیا فرمایا۔ اتنے احسان فرمانے کے بعد قیامت میں ناشکروں سے حساب لیا جائیگا اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔ اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ اس عذاب سے وہی بچیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے وہی مستفیض ہونگے جو مومن ہیں اور مومن وہ ہے جو حضور ﷺ کے حکم کے مطابق جو حضور ﷺ کو جان، مال، اولاد، ماں باپ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے اس کو نسبت رسولی ﷺ حاصل ہوتی ہے۔ جس سے اس کے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں اس کو نماز، روزے، زکوٰۃ اور جہاد کرنے کی تکلیف نہیں بلکہ خوشی سرور اور کیف حاصل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مر مٹنا اپنی سعادت سمجھتا ہے گویا یہ عظمت نسبت رسولی ﷺ سے ملتی ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یاد الٰہی کی یہ محفل منعقد کرتے ہیں۔ آج کا فرمان بھی اسی ہدایت کو واضح کرنے کیلئے گذشتہ تاریخ بیان کرتا ہے کہ

27/27

اپنے دادا نوح علیہ السلام کی تاریخ کو دیکھو کہ آپ علیہ السلام کو ہدایت کیلئے بھیجا گیا مگر قوم کے سرداروں نے اپنی عزت خطرے میں دیکھ کر یہ کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے اپنی اہمیت بڑھانے کیلئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے کسی کو بھیجنا ہوتا تو فرشتے کو بھیجتا یہ تو ہماری طرح کا انسان ہے۔ نوح علیہ السلام نے تنگ آکر دعا کی کہ الٰہی یہ لوگ نصیحت حاصل کرنے کی بجائے مجھے جھٹلاتے ہیں تکلیفیں دے رہے ہیں اب تو مدد فرما تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کی مدد فرمائی حکم ہوا کشتی بناؤ اور پھر پانی جب زمین سے ابلنے لگے تو ہر چیز کا جوڑا اس میں رکھو اپنے اہل وعیال جو تابعدار ہیں ان کو بھی اس میں سوار کرو اور جب سب پانی میں غرق ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو جس نے آپ کو ظالموں سے نجات دی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کرو کہ اب آپ کو دنیا میں ہی اعلیٰ طریقہ پر رکھے کیونکہ وہی قدرت کاملہ کا مالک ہے اس طرح وہ اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے اور اس طرح اپنے رسول علیہم السلام بھیجتا ہے۔ ان کے تابعداروں کی مدد فرماتا ہے اور گستاخوں کو نیست و نابود کرتا ہے نوح علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذکر آپ پہلے سن چکے ہیں کس طرح جن لوگوں نے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی انہوں نے نجات حاصل کی اور جنہوں نے بغاوت کی وہ غرق اور تباہ ہوئے گویا بار بار یاد دلایا جاتا ہے کہ نسبت رسولی ﷺ یعنی رسول ﷺ کی کامل اطاعت ہی نجات کا ذریعہ اور شیطان اور نفس سے بچنے کا ذریعہ ہے اس لئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی کرتے ہیں تا کہ ہمارے سینے صاف ہو کر نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ﷺ کے غلام بن جائیں یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۰۷ء

سورۃ المومنون [۳۳۔۵۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝٣٣ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا
مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝٣٤ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝٣٥ هَيْهَاتَ
هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝٣٦ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝٣٧ اِنْ هُوَ اِلَّا
رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٣٨ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝٣٩ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ
لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝٤٠ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤١ ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٤٢ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٤٣ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا
تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ
لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝٤٤ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٥ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝٤٦ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝٤٧ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝٤٨ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٤٩ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ
وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝٥٠ (سورۃ المومنون: ۳۳ تا ۵۰)

اور بولے ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا تھا اور جنہوں نے جھٹلایا تھا آخرت کی حاضری کو اور ہم نے خوشحال بنا دیا تھا ان کو دنیاوی زندگی میں نہیں ہے یہ مگر تمہاری طرح بشر یہ کھاتا ہے وہی خوراک جو تم کھاتے ہو اور پیتا ہے اس سے جو تم پیتے ہو اور اگر تم پیروی کرنے لگو اپنے جیسے بشر کی تب تو تم نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے۔ کیا تمہیں

یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد تمہیں پھر زندہ نکالا جائے گا یہ بات عقل سے بعید ہے بالکل بعید جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ نہیں ہے کوئی اور زندگی سوائے ہماری دنیا کی زندگی کے۔ یہی ہمارا مرنا ہے اور یہی ہمارا جینا ہے اور ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائیگا۔ وہ نہیں مگر ایسا شخص جس نے بہتان باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹا اور ہم تو قطعاً اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ تو (پیغمبر علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت قریب ہے کہ یہ لوگ صبح کریں گے ندامت میں۔ تو آ پکڑا انہیں حقیقی چنگاڑ نے تو ہم نے انہیں خس و خاشاک بنا دیا تو برباد ہو جائے وہ قوم جو ظالم ہے۔ پھر ہم نے پیدا فرمائیں ان کے بعد کئی قومیں آگے نہیں بڑھ سکتی کوئی قوم اپنی مقررہ معیاد سے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ پھر ہم بھیجتے رہے اپنے رسول علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔ جب کسی امت کے پاس اسکا رسول علیہ السلام آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ پس ہم بھی ایک کے بعد دوسروں کو ہلاک کرتے رہے اور ہم نے (اقوام کو) انہیں افسانہ بنا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو اس قوم پر جو ایمان نہیں لاتی۔ پھر ہم نے بھیجا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنی نشانیاں اور واضح دلیل دے کر فرعون اور اس کی درباریوں کی طرف تو انہوں نے بھی غرور اور تکبر کیا۔ اور وہ لوگ بڑے سرکش تھے تو انہوں نے کہا کہ کیا ہم ایمان لے آئیں ان دو آدمیوں پر جو ہماری طرح ہیں اور ان کی قوم ہماری غلامی کر رہی ہے۔ پس انہوں نے ان دونوں علیہما السلام کو جھٹلایا (نتیجہ یہ نکلا کہ) وہ بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے اور بیشک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی تا کہ ان کو ہدایت ہو اور ہم نے بنایا مریم کے فرزند اور اس کی ماں کو نشانی اور انہیں بسایا ایک بلند مقام پر جو رہائش کے قابل تھا اور جہاں چشمے جاری تھے۔

پچھلی مرتبہ فرمان الٰہی میں یہ بیان ہوا تھا۔ کہ اگر مشرکین مکہ ہدایت سے انکار کرتے ہیں تو یہ نئی بات نہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی رب العالمین نے ہدایت کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اپنا کوئی رسول بھیجا تو قوم کے سردار منکر ہوئے اور جھٹلایا اور تکبر اور غرور کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ یہ ہماری طرح کا انسان ہے صرف سردار بننے کیلئے جھوٹ بول رہا ہے۔ ہدایت کیلئے تو فرشتہ ہونا چاہئے تھا مشرکین مکہ کو فرمایا گیا کہ اپنے دادا حضرت نوح علیہ السلام کو یاد کرو کس طرح قوم کے سرداروں نے آپ کو جھٹلایا کہ تو ہماری طرح کا بشر اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نہیں ہو سکتا۔ انہیں بہت تکلیفیں دیں حضرت نوح علیہ السلام نے بددعا کی تو پھر آپ کو کشتی بنانے کا حکم ہوا کشتی تیار ہونے پر آپ کو اور آپ کے غلاموں کو اس پر سوار کیا گیا اور پانی کا طوفان آ گیا اور سارے باغی غرق ہو گئے فرمایا اسی طرح نوح علیہ السلام کے بعد جو بھی رسول علیہم السلام آئے

ان کے منکرین کے ساتھ یہی سلوک ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کو جھٹلایا غرق کیا گیا اور اطاعت کرنے والے سرخرو اور سرفراز ہوئے اور صرف نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے راستے پر قائم رہے اور کامیاب ہوئے اور نسبت رسولی ﷺ سے محروم شیطان کے قبضے میں آ کر نیست و نابود ہوئے۔

آج کا فرمان بھی یہی تاریخ بیان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا سلسلہ جاری رکھا ہدایت کی ضرورت پوری فرماتا رہا اپنے رسول علیہ السلام بھیجتا رہا۔ مگر جو لوگ شیطان کے قبضے میں تھے اسی طرح رسولوں علیہم السلام کو جھٹلاتے رہے اور غرق و تباہ ہوتے رہے وہ یہی بات کہتے رہے کہ ہماری طرح بشر ہماری طرح رہنے سہنے والا ہماری طرح کھانے اور پینے والا اللہ تعالیٰ کا رسول علیہ السلام نہیں ہوسکتا اور یہ بات ہی عقل کے خلاف ہے کہ مرنے کے بعد خاک اور ہڈیاں ہو جانے کے بعد پھر اٹھایا جائیگا اور جزا اور سزا کیلئے میدان محشر منعقد ہوگا وہ لوگ اور یہ مشرکین مکہ یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ اگر قیامت کا دن نہ ہو جزا اور سزا کا عمل نہ ہو تو پھر ہر عمل بے کار اور بے فائدہ ہوگا اور دنیا کا امن انصاف آرام ختم ہو جائیگا حساب کے ڈر کی وجہ سے انسان دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے جب ڈر اور خوف باز پرس کا نہ ہو تو انسان کے سامنے اس کا اپنا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ جس کیلئے وہ ہر بے انصافی اور ظلم کیلئے تیار ہو جاتا ہے اور وہ درندوں سے بھی زیادہ ظالم اور بے انصاف ہوسکتا ہے لیکن یہ سمجھ صرف اس وقت آتی ہے اور یہ ہدایت انسانی عقل اس وقت قبول کرتی ہے جب ظلمت سینے سے دور ہو جائے اور سینہ روشن ہو۔ دل و دماغ زندہ ہو قوت سماعت اور قوت بصارت کام کرے اور یہ کیفیت نسبت رسولی ﷺ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ جب نسبت روشن کرنے والے چراغ سے ہو تو سینہ روشن ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کیا جاتا ہے اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳۰ مارچ ۲۰۰۷ء

سورۃ المومنون [۵۱-۷۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (۵۱) وَاِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (۵۲) فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ (۵۳) فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ (۵۴) اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ (۵۵) نُسَارِعُ
لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (۵۶) اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ (۵۷) وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ (۵۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ (۵۹) وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ
وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ (۶۰) اُولٰۤئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (۶۱) وَلَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (۶۲) بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا
وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ (۶۳) حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ (۶۴)
لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۣ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ (۶۵) قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
تَنْكِصُوْنَ (۶۶) مُسْتَكْبِرِيْنَ ۤۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ (۶۷) اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ
الْاَوَّلِيْنَ (۶۸) اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (۶۹) اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ
بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ (۷۰) وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ
فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ (۷۱) اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۷۲) وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۷۳) وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ
الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ (۷۴) وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۷۵) وَلَقَدْ

اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۟ ﴿۷۷﴾ (سورۃ المومنون: ۵۱تا۷۷)

اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر وعلیہم السلام پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور پاکیزہ عمل کرو بے شک جو اعمال تم کر رہے ہو میں ان سے باخبر ہوں۔ یہی تمہارا دین ہے اور وہ ایک ہی دین ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں سو تم مجھ سے ڈرو۔ لیکن کاٹ کر پارہ پارہ بنا دیا انہوں نے اپنی وحدت کو باہمی اختلاف سے ہر گروہ اپنے نظریات میں خوش ہے پس رہنے دو ان کو اپنی مدہوشی میں کچھ وقت تک۔ کیا یہ (تفرقہ باز) خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کی مدد کرتے ہیں مال اور اولاد کی کثرت سے تو ہم جلدی کر رہے ہیں ان کو بھلائیاں پہنچانے میں بلکہ وہ بے خبر ہیں بے شک وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے ڈر رہے ہیں اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں اور جو کچھ دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل ڈر رہے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ جلدی کرتے ہیں بھلائیاں کرنے میں اور یہی (بھلائی) سب سے پہلے انہیں پہنچے گی اور ہم تکلیف نہیں دیتے کسی نفس کو مگر جتنی اس کی طاقت ہے اور ہماری پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولتی ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائیگا بلکہ ان کے دل مدہوش ہیں اس سے اور ان کے اعمال مومنوں کے اعمال سے مختلف ہوتے ہیں۔ (یہ ان برے کاموں کو ہی کرنے والے ہیں) یہاں تک کہ جب ہم پکڑیں گے ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب سے اس وقت وہ چلائیں گے۔ آج نہ چلاؤ کہ تمہاری ہماری طرف سے اب کوئی مدد نہ کی جائیگی۔ جب میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں اور تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جایا کرتے تھے غرور اور تکبر کرتے ہوئے تم داستان سرائی کرتے تھے اور قرآن کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ کیا انہوں نے تدبر کیا قرآن میں یا آئی تھی ان کے پاس کوئی چیز جو اس سے پہلے نہ آئی تھی ان کے آباؤ اجداد کے پاس یا انہوں نے اپنے رسول علیہ السلام کو نہ پہچانا تھا اس لئے وہ اس کے منکر بنے رہے۔ یا کہتے ہیں کہ اسے سودا کا مرض ہے بلکہ وہ آئے ان کے پاس حق کے ساتھ اور بہت سے لوگ ان میں حق کو ناپسند کرتے ہیں اور اگر پیروی کرتا حق ان کی خواہشات کی تو درہم برہم ہو جاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے۔ بلکہ ہم لے آئے ان کے پاس ان کی نصیحت تو وہ اپنی نصیحت سے ہی روگردانی کرنے والے ہیں کیا آپ ﷺ ان سے کچھ معاوضہ طلب کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ کے رب کی عطا بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اور بے شک آپ ﷺ تو بلاتے ہیں ان کو سیدھی راہ کی طرف۔ بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے آخرت پر وہ راہ راست سے منحرف

ہونیوالے ہیں اور اگر ہم ان پر مہربانی بھی فرمائیں اور دور بھی کردیں اس مصیبت کو جس میں مبتلا ہیں پھر بھی وہ بڑھتے جائیں گے اپنی سرکشی میں اندھے بنے ہوئے اور ہم نے پکڑلیا ان کو عذاب میں پھر بھی وہ نہ جھکے اپنے رب کی طرف اور نہ اب وہ گڑگڑا کر توبہ کرتے ہیں یہاں تک کہ جب ہم کھول دیں گے ان پر دروازہ سخت عذاب والا وہ اس وقت بالکل مایوس ہوجائیں گے۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان آپ نے سنا کہ مشرکین مکہ کو جب حضور ﷺ ہدایت دیتے تھے تو پہلے گذری ہوئی امتوں کی طرح یہ کہہ کر انکار کرتے کہ ہماری طرح ہی کا انسان اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ کیسے ہوسکتا ہے اور ہم کو ہدایت کس طرح دے سکتا ہے۔ اور مرمٹ کر خاک اور ہڈیاں بننے کے بعد کوئی جینا اٹھنا نہیں۔ بس یہی زندگی ہے اس کے ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ یہ حماقت کی باتیں اور عقیدہ اس لئے ان کا تھا کہ ان کی عقل مردہ تھی نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے ورنہ ان باتوں کا جواب پہلے رسول علیہم السلام اپنی امتوں کو دے چکے تھے کہ بشر کی ہدایت کیلئے بشر ہی کو رسول علیہ السلام بننا ضروری ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رسول علیہ السلام علمی اور عملی طور پر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھ کر پڑھا کر سمجھا کر اور خود اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کر کے دکھاتا ہے۔ اگر فرشتہ رسول ہوتا تو یہی لوگ پھر کہتے کہ فرشتہ تو اس لئے پاک ہوتا ہے کہ وہ بشری ضروریات سے پاک ہے۔ اگر ہماری طرح بشر ہوتب عمل کرے تو پتہ چلے اور دوسری بات کا جواب دیا گیا کہ جو خالق کچھ نہ ہونے سے پیدا کرسکتا ہے تو بوسیدہ ہڈیوں سے بھی انسان پیدا کرسکتا ہے اور قیامت کا دن جزا اور سزا کیلئے نہ ہو تو پھر سارے عمل بے فائدہ ہوجائیں گے ڈر اور خوف دور ہوجائیگا۔ ہر انسان فرائض سے غافل ہوکر اپنے فائدے کیلئے ہی عمل کرے گا ظلم ناانصافی، بے حیائی اور برائی کو روکنے والی کوئی چیز نہ ہوگی یہ اظہر من الشّمس حقیقت اس لئے یہ لوگ قبول نہیں کرتے تھے کہ ان کی قوت سماعت اور قوت بصارت ظلمت کی وجہ سے مردہ ہوچکی تھی۔ آج کا فرمان بھی اسی ہدایت کو دوھرا رہا ہے۔ مختلف پیرایہ سے اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں علیہم السلام کو تسلی دیتا رہا ہے اور حضور ﷺ کو بھی تسلی دے رہا ہے کہ آپ ﷺ اپنی پاکیزہ خوراک اور عمل کو جاری رکھیں جس سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے یہ لوگ تو ہدایت کے بعد پھر بھی گمراہ ہوتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ سارے رسول علیہم السلام ایک ہی پیغام لے کر آئے کہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہے پس اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو مگر ان لوگوں نے ہمیشہ اپنے عقیدے الگ بنائے مذہب الگ بنائے اور اگر انہیں زندگی میں سہولت ملتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں دراصل یہ سہولت ان کو گمراہی میں بڑھنے کیلئے ہوتی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ عذاب

کے حقدار بنیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں ان کو اچھائی کا بدلہ اللہ تعالیٰ ضرور دنیا اور آخرت میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو احکام عطا فرمائے ہیں وہ ایسے مشکل نہیں کہ انسان ان کی پابندی نہ کر سکے بلکہ ہر طرح کی آسانی دین میں رکھی گئی ہے لیکن یہ لوگ پھر بھی قبول نہ کر کے عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں ہدایت دینے والوں کو آسیب زدہ کہتے ہیں اور جھوٹ کا بہتان لگاتے ہیں ان کو اس وقت پتہ چلے گا جب یہ اپنے برے انجام کو پہنچیں گے اور سخت سزا اور عذاب کے حقدار ہونگے۔

سامعین کرام! ساری ہدایت کا خلاصہ یہی ہے کہ بات سن وہی سکتے ہیں عمل وہی کر سکتے ہیں قبول وہی کر سکتے ہیں جن کو نسبت رسولی ﷺ حاصل ہوتی ہے جس کی برکت سے قوت سماعت اور قوت بصارت کام کرتی ہے اس لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اور اس دولت کو حاصل کرنے کیلئے یادالٰہی کی محفل منعقد کی جاتی ہے اسی لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ٦ اپریل ٢٠٠٧ء

سورۃ المومنون [۷۸_۹۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَهُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ وَ لَهُ اخۡتِلَافُ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۸۰﴾ بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدۡ وُعِدۡنَا نَحۡنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸۳﴾ قُلۡ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡهَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۴﴾ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۸۶﴾ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۸۷﴾ قُلۡ مَنۡۢ بِیَدِهٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُوَ یُجِیۡرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیۡهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۸﴾ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ فَاَنّٰی تُسۡحَرُوۡنَ ﴿۸۹﴾ بَلۡ اَتَیۡنٰهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ اِنَّهُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّ مَا کَانَ مَعَهٗ مِنۡ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ کُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَۃِ فَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۹۲﴾ (سورۃ المومنون: ۷۸ تا ۹۲)

اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لئے تمہارے کان، آنکھیں اور دل لیکن تم بہت کم شکر کرتے ہو اور وہی ہے جس نے پھیلا دیا ہے تم کو زمین میں اور آخر کار اس کی جناب میں اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے اختیار میں ہے گردش لیل و نہار کیا تم نہیں سمجھتے بلکہ انہوں نے بھی وہی بات کہی جو اگلے لوگ کہا کرتے تھے انہوں نے کہا جب ہم مر جائیں گے اور ہو جائیں گے مٹی اور ہڈیاں تو کیا ہم کو پھر اٹھایا جائیگا۔ بلاشبہ یہ وعدہ کیا گیا ہم سے اور ہمارے باپ دادا کے ساتھ بھی (آج سے پہلے لیکن آج تک پورا نہ ہوا) نہیں ہیں یہ باتیں مگر من گھڑت افسانے پہلے لوگوں کے آپ ﷺ ان سے پوچھیں کس کی ملکیت ہے یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو اب وہ کہیں گے اللہ

تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ آپ ﷺ فرمائیں کیا تم غور نہیں کرتے۔ آپ ﷺ ان سے پوچھئے کون ہے مالک سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا اب وہ کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ آپ ﷺ فرمائیں پھر تم اس سے کیوں نہیں ڈرتے۔

آپ ﷺ پوچھئے وہ کون ہے جس کی ملکیت اور جس کے دست قدرت میں ہر چیز کی کامل ملکیت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور پناہ نہیں دی جاسکتی اس کے خلاف اگر کچھ تو علم رکھتے ہو اب وہ کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے آپ ﷺ فرمائیں پھر کیسے دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے پہنچا دیا ہے ان کو حق اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ نہیں بنایا اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ورنہ لے جاتا ہر خدا ہر اس چیز کو جو اس نے پیدا کی ہوتی اور غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے وہ خدا ایک دوسرے پر پاک ہے اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کو۔ پس وہ بلند ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔

پچھلی مرتبہ کا فرمان آپ کو یاد ہوگا اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر نبی پاک ﷺ تک سارے رسول علیہم السلام ایک ہی پیغام لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے، خالق ہے اور رب ہے۔ ساری کائنات اسی کی مخلوق ہے اسی کی عبادت کا حکم ہے اس کے بغیر نہ کوئی خالق ہے نہ مالک ہے نہ رازق ہے اور نہ کوئی عبادت کا حق دار ہے۔ شیطان نے لوگوں کو گمراہ کر کے جن بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا وہ سب باطل بے بس اور لاشئی ہیں لیکن انسانوں نے شیطان کی ایماء پر رسولوں علیہم السلام کو جھٹلایا اپنے الگ الگ مذہب بنالئے اور انہیں جو سہولتیں خوشیاں عارضی طور پر دی گئی ہیں اس پر یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ان کی راست روی کا بدلہ ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کے سامنے بغاوت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ان پر سخت ناراضگی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ گمراہ ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ عذاب کے حق دار ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اس پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے پر خرچ کر کے بھی انکا دل نہیں بھرتا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں کہ ان کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے انہیں شرمندگی نہ ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ بدلہ دیتا ہے۔ جو بدنصیب شرک اور کفر کر کے اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں اور نیک اعمال کو مشکل سمجھتے ہیں یہ شیطان کی وجہ سے ہے ورنہ دین تو صاف اور آسان ہے۔ زمین، آسمان، سورج، چاند، دریا، سمندر، درخت، جانور نیز ساری کائنات کی موجودگی اور اس کا عمل اظہر من الشمس مخلوق خدا کی خدمت میں کام کر رہے ہیں خود انسان کی اپنی تخلیق اللہ تعالیٰ کی موجودگی کی گواہ ہے لیکن اس کے باوجود قوت سماعت، قوت بصارت مردہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ ہدایت حاصل نہیں کرتے اور یہ نسبت رسولی ﷺ

سے محرومی کا نتیجہ ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی دل بداعمالیوں کی وجہ سے اتنے سیاہ ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر ان کے لئے آسانی بھی پیدا فرمائے انہیں مشکل سے بھی نکالے۔ جس طرح مشرکین مکہ کو قحط سے نجات دی گئی تب بھی یہ لوگ ہدایت حاصل نہیں کریں گے بلکہ اور زیادہ باغی اور مجرم بنیں گے۔ کیونکہ جو چیز راہ راست پر لاتی ہے یعنی نسبت رسولی ﷺ وہ اس سے محروم ہیں۔

آج کا فرمان اللہ تعالیٰ کی شان میں بیان فرمایا جا رہا ہے کہ وہ کون ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہارے لئے زمین اور آسمان بنائے رات اور دن بنائے کون ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہ کون ہے جو ہر ذرہ کی ربوبیت فرما رہا ہے۔ اگر یہ سارے سوال مشرکین منکرین کے سامنے رکھے جائیں تو ان کا لامحالہ یہی جواب ہوگا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس کے بغیر نہ کوئی خالق ہے نہ مالک ہے نہ رازق ہے اس لئے اس کے بغیر کوئی معبود بھی نہیں یہ بت جن کو وہ خدا بنا رہے ہیں یہ بے بس لاچار ہیں ان کی نہ کوئی حقیقت نہ طاقت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو صدیوں سے ایک ہی نظام نہ چلتا بلکہ خداؤں میں جھگڑا ہوتا اس لئے جس شرک کا یہ ارتکاب کر رہے ہیں جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور ان کا یہ اعتقاد جھوٹ اور باطل ہے یہ حقیقت اتنی عیاں ہے کہ ہر شخص اس کو سمجھ سکتا ہے مگر جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہیں ان کی قوت سماعت اور قوت بصارت مردہ ہو جاتی ہے۔ وہ سننے کے باوجود دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہیں کرتے کیونکہ ان کے عقل ان کے کان ان کی آنکھیں ظلمت کی وجہ سے پردہ میں بند ہو جاتی ہیں اب ان گمراہوں کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ وہ نسبت رسولی ﷺ حاصل کریں یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سینے میں جو انوار اور تجلیات ہیں ان سے اپنے سینوں کو پاک صاف کریں منور کریں تاکہ ان کو برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہو جائے یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرایا جاتا ہے اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۷ء

سورۃ المومنون [۹۳۔۱۱۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ
نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَقُلْ
رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ
وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا
يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ
تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَآ
اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَــُٔـوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ
عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى
اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿١١١﴾
قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔــلِ الْعَاۗدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ اِنْ
لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰــهًا اٰخَرَ ۙ لَا
بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ

سے محرومی کا نتیجہ ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی دل بداعمالیوں کی وجہ سے اتنے سیاہ ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر ان کے لئے آسانی بھی پیدا فرمائے انہیں مشکل سے بھی نکالے۔ جس طرح مشرکین مکہ کو قحط سے نجات دی گئی تب بھی یہ لوگ ہدایت حاصل نہیں کریں گے بلکہ اور زیادہ باغی اور مجرم بنیں گے۔ کیونکہ جو چیز راہ راست پر لاتی ہے یعنی نسبت رسولی ﷺ وہ اس سے محروم ہیں۔

آج کا فرمان اللہ تعالیٰ کی شان میں بیان فرمایا جا رہا ہے کہ وہ کون ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہارے لئے زمین اور آسمان بنائے رات اور دن بنائے کون ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہ کون ہے جو ہر ذرہ کی ربوبیت فرما رہا ہے۔ اگر یہ سارے سوال مشرکین منکرین کے سامنے رکھے جائیں تو ان کا لامحالہ یہی جواب ہوگا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس کے بغیر نہ کوئی خالق ہے نہ مالک ہے نہ رازق ہے اس لئے اس کے بغیر کوئی معبود بھی نہیں یہ بت جن کو وہ خدا بنا رہے ہیں یہ بے بس لاچار ہیں ان کی نہ کوئی حقیقت نہ طاقت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو صدیوں سے ایک ہی نظام نہ چلتا بلکہ خداؤں میں جھگڑا ہوتا اس لئے جس شرک کا یہ ارتکاب کر رہے ہیں جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور ان کا یہ اعتقاد جھوٹ اور باطل ہے یہ حقیقت اتنی عیاں ہے کہ ہر شخص اس کو سمجھ سکتا ہے مگر جو لوگ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہیں ان کی قوت سماعت اور قوت بصارت مردہ ہو جاتی ہے۔ وہ سننے کے باوجود دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہیں کرتے کیونکہ ان کے عقل ان کے کان ان کی آنکھیں ظلمت کی وجہ سے پردہ میں بند ہو جاتی ہیں اب ان گمراہوں کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ وہ نسبت رسولی ﷺ حاصل کریں یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سینے میں جو انوار اور تجلیات ہیں ان سے اپنے سینوں کو پاک صاف کریں منور کریں تا کہ ان کو برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہو جائے یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرایا جاتا ہے اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۷ء

سورة المومنون [۹۳_۱۱۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ
نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ
رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ
وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا
يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ
تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ
اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ
عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى
اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔـلِ الْعَاۗدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ
لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا
بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (سورۃ المومنون: ۹۳ تا ۱۱۸)

آپ ﷺ دعا مانگیں کہ اے میرے رب اگر تو ضرور مجھے دکھانا چاہتا ہے وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا اور ہم اس بات پر کہ دکھاویں تجھے وہ عذاب جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے قادر ہیں دور کرو برائی کو اس چیز سے جو بہت بہتر ہے ہم خوب جانتے ہیں جو وہ بولتے ہیں اور کہو اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں تیری شیطانوں کے وسوسوں سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں میرے رب کہ وہ میرے پاس آئیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا میرے مالک مجھے واپس بھیج تا کہ میں اچھے کام کروں اس دنیا میں دوبارہ جا کر جسے میں ایک بار چھوڑ آیا ہوں ایسا نہیں ہوسکتا یہ ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہوگا اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس وقت تک جب انہیں دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور جب صور پھونکا جائیگا تو کوئی رشتہ داریاں نہ رہیں گی ان کے درمیان اس روز اور نہ وہ ایک دوسرے سے متعلق پوچھ سکیں گے۔ البتہ جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہونگے اور جن کے پلڑے ہلکے ہونگے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے نقصان پہنچایا اپنے آپ کو اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے جلس دے گی ان کے چہروں کو آگ اور وہ اس میں دانت نکلے ہوں گے۔ کیا تمہارے سامنے میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب غالب آ گئی تھی ہم پر ہماری بدبختی اور ہم گمراہ تھے۔ اے ہمارے مالک ہم کو نکال اس سے پھر اگر ہم نافرمانی کریں تو ہم یقیناً ظالم ہونگے۔ پھٹکارے پڑے رہو اس میں اور مت بولو میرے ساتھ۔ ایک گروہ میرے بندوں میں سے تھا جو عرض کیا کرتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں آپ بخش دیں ہمیں اور رحم فرما ہم پر اور آپ سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں پس تم نے انکا مذاق اڑانا شروع کیا حتی کہ تم غافل ہو گئے میری یاد سے اور تم ان پر ہنستے تھے میں نے بدلہ دیا ان کو آج ان کے صبر کا وہی مراد پانے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کتنے سال تم زمین میں ٹھہرے رہے وہ عرض کریں گے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ آپ پوچھ لیں گننے والوں سے۔ ارشاد ہوگا تم نہیں ٹھہرے مگر تھوڑا عرصہ کاش اس حقیقت کو تم جان لیتے کیا تم گمان رکھتے تھے کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے پس بہت بلند ہے اللہ تعالیٰ حقیقی بادشاہ اس کے بغیر کوئی معبود نہیں وہ مالک ہے عزت والے عرش کا۔ اور جو پوچھتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ بلاشبہ نہیں کامیاب ہونگے حق کا انکار کرنیوالے اور آپ ﷺ دعا کریں اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب

سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

پچھلے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین منکرین کو اپنی شان بتائی کہ تم اس اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا انکار کرتے ہو اور اس کے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہو۔ حالانکہ تم خود اور ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اس کی تخلیق میں کوئی شریک نہیں۔ وہی خالق ہے، وہی رازق ہے، وہی مالک ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی مارتا ہے اور اس کی تخلیق ساری کائنات ہے اور اس کے حکم پر کائنات کا ذرہ ذرہ عمل کر رہا ہے اور وہی ذرہ ذرہ کی ربوبیت فرما رہا ہے اور یہ سب تم اس لئے نہ سن سکتے ہو نہ دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہدایت دینے والے کے سامنے بغاوت کرتے ہو۔ شیطان کے قبضے میں تمہاری قوت سماعت اور قوت بصارت ہے اور اس کا انجام تمہارے لئے دونوں جہانوں میں ذلت، رسوائی اور تباہی ہے۔

آج کے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ ﷺ دعا کریں اللہ تعالیٰ سے کہ جب آپ ﷺ ان پر عذاب دیکھیں تو آپ ﷺ اس عذاب سے محفوظ رہیں۔ نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے کہ جب لوگ بداعمالی ہی کرتے رہتے ہیں ان پر عذاب آتا ہے تو پھر سب اس کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں یہ دعا حضور ﷺ نے اپنی امت کیلئے کی جو اطاعت گزار ہیں کہ مالک ان کو ظالموں میں شمار نہ فرمانا۔ حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ ﷺ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شیطان کی چالاکیوں سے بچانا۔ اُسے میرے پاس ہی نہ پھٹکنے دینا دعا میں حضور ﷺ کے ذریعے حضور ﷺ کے غلاموں کو ہدایت دی گئی نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو نیند نہ آئے تو وہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يُّحْضَرُوْن (تفسیر ضیاء القرآن جلد سوئم سورۃ المومنون ص ۲۷۲)

دعا ہر امتی کیلئے کہ موت تک اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے کیونکہ شیطان ہر وقت دشمنی میں رہتا ہے اور جب گمراہ مرتے ہیں تو عرض کرتے ہیں کہ ان کو پھر دنیا میں بھیجا جائے تا کہ وہ اعمال صالحہ کریں اس وقت جواب دیا جاتا ہے کہ اب وقت ختم ہے اب قیامت تک رہو انتظار میں قیامت میں اعمال کے مطابق فیصلہ ہوگا اگر اعمال اچھے ہونگے تو جنت میں ہی جگہ ہوگی اگر اعمال خراب ہونگے تو جہنم ہے۔ اس وقت ان کو کہا جائیگا کہ زندگی میں تم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے انکار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مذاق کرتے تھے اب اس عذاب کا مزا چکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں گذرا ہوا وقت بھی تھوڑا معلوم ہوگا یعنی ان کی خواہش ہوگی کاش قیامت نہ آتی جب وہ فریاد کریں گے کہ اے ہمارے

رب ہم بدبختوں نے ظلم کیا لیکن تو رحم فرما ہم کو اس عذاب سے چھڑا تو حکم ہوگا اب فریاد مت کرو۔ باوجود بار بار ہدایت کے تم نے یقین نہ کیا تمہیں سمجھایا گیا کہ تم کو فضول کھیل کی شکل میں نہیں پیدا کیا گیا تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے پیدا کیا گیا لیکن تم نے سوچا کہ قیامت کا وقت نہیں آئیگا۔ تم اللہ تعالیٰ خالق اور مالک کے ساتھ باطل معبود بنا کر ان کی پوجا کرتے رہے۔ اب اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا اور کسی صورت تمہارا چھٹکارا نہیں ہوگا۔ حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی امت کو دعا سکھا دیں کہ ہمارے رب ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تیری ذات پاک سب سے زیادہ رحم فرمانے والی ہے۔ یہ دعا دنیا میں بھی اور قیامت میں حاضری کے وقت بھی کرنی چاہئے۔

تو سامعین کرام! یہ ہدایت ان لوگوں کو ہر وقت رسولوں علیہم السلام کے ذریعے دی گئی کہ تم عبث فضول نہیں پیدا کئے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے پیدا کئے گئے لیکن اس ہدایت کو سننے کے باوجود ان سنی کر دیا۔ کوئی دھیان نہ دیا۔ بلکہ سب کھیل اور تماشا ہی سمجھا اور اس دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھا یہی جینا یہی مرنا ہے اور کچھ نہیں۔ یہ سب اس لئے کہ ان کی قوت سماعت اور بصارت کام نہیں کرتی تھی اور یہ بدبختی نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے تھی۔ اگر نسبت رسولی ﷺ حاصل ہو جائے تو دل اور دماغ زندہ اور روشن ہو جاتے ہیں اور انسان زندگی کو قیمتی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کر کے اپنے دل و دماغ کو روشن کر لیتا ہے اور اس طرح دونوں جہانوں کی رسوائی سے بچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی جاتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینے صاف کرائے جاتے ہیں اور اسی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے التجا کی جاتی ہے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے اگر اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ پڑھ کر آسیب زدہ پاگل کے کانوں میں پھونکا جائے تو وہ درست ہو جائیگا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر کوئی یقین اخلاص سے اسے پڑھے تو راستے سے پہاڑ بھی ہٹ جائیگا۔ اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۰ اپریل ۲۰۰۷ء

سورۃ النور [۱۔۱۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ
فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً
اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ
شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝۷ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۸
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ (سورۃ النور: ۱ تا ۱۰)

یہ ایک عظیم الشان سورۃ ہے جو ہم نے نازل فرمائی ہے اور ہم نے فرض کیا ہے اس کو اور ہم نے اتاری ہیں اس میں روشن آیتیں تا کہ تم نصیحت قبول کرو۔ جو عورت بدکار اور جو مرد بدکار ہو تو لگاؤ ان دونوں کو سو سو درے اور نہ آئے تم کو ان دونوں پر ترس۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور چاہئے کہ دیکھے دونوں کی سزا کو ایک گروہ مسلمانوں کا۔ بدکار نہ شادی کرے مگر بدکار عورت کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ نہ

نکاح کرے مگر زانی یا مشرک کے ساتھ۔ اور حرام کر دیا گیا ہے یہ کام اہل ایمان پر اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر پھر وہ نہ پیش کر سکیں چار گواہ تو ان کو اسی درے لگاؤ اور نہ قبول کرو ان کی گواہی ہمیشہ کیلئے اور وہی لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں بہتان لگانے کے بعد اور اپنی اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو تہمت لگائیں اپنی بیویوں پر اور نہ ہو ان کے پاس کوئی گواہ بجز اپنے تو ان کی شہادت کا یہ طریقہ ہے کہ وہ خاوند چار مرتبہ گواہی دے کہ بخدا وہ سچا ہے۔ اور پانچویں بار یہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ کذب بیانی کرنے والوں میں سے ہو۔ اور ٹل سکتی ہے اس عورت سے یہ سزا کہ وہ گواہی دے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہ خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ خدا کا غضب ہو اس پر اگر مرد سچا ہو اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو بڑی الجھنوں میں پڑ جاتے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا دانا ہے۔

پچھلی مرتبہ سورہ المومنون میں جو دعائیں حضور ﷺ کو امت کیلئے سکھائی گئیں ان کا بیان آپ نے سنا اور ان کی اہمیت و برکت بھی سنی مومنون کو یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلاموں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اس کی حفاظت اور پناہ مانگنی چاہئے کیونکہ شیطان ہر وقت انسان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوتا ہے۔ اور انسان اسی وقت تک اتنے قوی دشمن سے بچ سکتا ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے رحم کی اور اس کی پناہ کی درخواست کرتے رہنا چاہئے تا کہ دنیا میں انسان شیطان سے بچ کر زندگی گزارے اور آخرت کے عذاب اور شرمندگی سے بچ جائے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عبث کھیل تماشہ کیلئے نہیں بنایا کہ زندگی کے بعد وہ کھیل ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس نے ان کو اپنی بندگی کیلئے بنایا۔ اور اس کیلئے ہر قسم کا سامان بنایا اور وقت مقرر فرمایا کہ اس زندگی کے بعد پھر اٹھا کر اس نے ان کے اعمال کا حساب لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے ہمیشہ رہنے کیلئے تو جنت ہوگی اور بغاوت کرنے والوں کیلئے ہمیشہ کیلئے دردناک عذاب جہنم ہے۔

آج کا فرمان سورۃ النور کی ابتداء سے بیان ہوا اس سورۃ کی اہمیت اور حیثیت کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قوانین بیان کرنے والی ہے جو اٹل ہیں جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اصل بات یہ تھی کہ مشرکین مکہ یہود و نصاریٰ اور سارے منکرین ہر قسم کی مخالفت کر کے منہ کی کھا کر پریشان ہو گئے تھے اب بجائے جنگ کے انہوں نے اسلام اور اسلام لانے والوں پر الزام لگانے اور ان کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا پہلے حضرت زید ؓ کا حضرت زینب کو طلاق دینا اور پھر حضور پاک ﷺ کا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنا ہر جگہ بیان کرتے اور اس کے متعلق

غلط بیانی کرتے کہ حضور ﷺ نے اپنے متبنٰی کی بیوی چھڑا کر اس کے ساتھ شادی کر لی حضور پاک ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت زید ؓ سے اس لئے کی تھی کہ سیادت محمدی ﷺ کا اظہار ہو۔ اپنی پھوپھی کی بیٹی کی شادی آزاد کردہ غلام سے کردی۔ جسے اس وقت معیوب سمجھا جاتا تھا پھر جب انکی آپس میں نہ بن سکی یہ ثابت کرنے کیلئے کہ اسلام نے متبنٰی کا قانون ختم کردیا ہے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی تاکہ اس طرح آئندہ کوئی متبنٰی نہ بنائے۔ اس طرح حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت الزام لگایا اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی تاکہ آئندہ کیلئے بدکاروں اور جھوٹے الزام لگانے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ نہ کوئی بدکاری کر سکے اور نہ کوئی جھوٹا الزام لگا سکے لیکن اسی میں اللہ تعالیٰ غفور الرحیم نے حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے طفیل لوگوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا اور پردہ داری کو پسند فرمایا اور کھلی بے حیائی کا سدباب بھی فرمایا اور جھوٹے الزام لگانے والوں کی زبانوں پر خوف کی لگام بھی لگائی۔ تاکہ کوئی شخص اپنے مخالف کو سزا یا دلائے بے عزت کرنے کیلئے کبھی الزام نہ لگا سکے غیر شادی شدہ بدکار عورت اور مرد کو سو، سو درے کی سزا رکھی گئی اور جو شادی شدہ بدکار (زانی) ہوں ان کیلئے رجم (سنگسار) کرنے کا حکم کیا گیا اور جو جھوٹے الزام لگائے اس کو اسی درے مارنے کی سزا کا حکم ہوا اور توبہ کا دروازہ بھی کھلا رکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق جب بھی اس کے دروازے پر سر بسجود ہو تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو غفور الرحیم پائے گا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا رحم کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ اس کے رحم اور کرم بخشش کی کوئی حد نہیں اور اس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو رحمت اللعالمین بنایا اور آپ کے طفیل اپنی بخشش اور معافی کا دروازہ موت واقعہ ہونے سے پہلے تک کھلا رکھا وہی شخص اس نعمت سے نوازا جاتا ہے جو معافی مانگتا ہے وہ معافی حاصل کرتا ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو اس لئے ہم نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی کرتے ہیں تاکہ ہم کو موت سے قبل ہمہ وقت توبہ کی توفیق رہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد ملے۔ اسی مدعا کو سامنے کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۷ اپریل ۲۰۰۷ء

Collection Of Adoycate Showkat

سورة النور [١١-٢٠]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝١٢ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝١٣ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٤ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝١٥
وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝١٦
يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٧ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝١٨ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝١٩ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝٢٠ (سورة النور: ١١ تا ٢٠)

بے شک جنہوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک گروہ ہے تم اسے اپنے لئے برا خیال نہ کرو بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے لئے۔ اس گروہ کے ہر شخص کیلئے اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا اور جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا ان میں سے اس کے لئے عذاب عظیم ہوگا ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو گمان کیا ہوتا مومن مردوں اور عورتوں نے اس کے بارے میں نیک گمان اور کہہ دیا ہوتا کہ یہ تو کھلا بہتان ہے۔ کیوں نہ پیش کر سکے اس پر چار گواہ

تو جب وہ پیش نہیں کر سکے گواہ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں تو پہنچتا اس بات کی وجہ سے تم کو سخت عذاب جب تم لاتے تھے ایسی بات اپنی زبانوں پر اور کہتے تھے اپنے منہ سے ایسی بات جس کا تم کو علم نہیں تھا نیز تم خیال کرتے تھے کہ یہ معمولی بات ہے حالانکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی ہے اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ سنا تھا تو کہہ دیا ہوتا ہم کو حق نہیں پہنچتا کہ ہم گفتگو کریں اس کے متعلق اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے نصیحت کرتا ہے اللہ تعالیٰ تم کو کہ دوبارہ اس قسم کی بات ہرگز نہ کرنا اگر تم ایماندار ہو اور کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیتیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا دانا ہے۔ بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ پھیلے براچرچا ان میں جو ایمان لائے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت مہربان رحم والا ہے۔

پچھلی دفعہ کے فرمان میں آپ نے سنا کہ سورہ النور بہت اہم حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں ایک پاک صاف ستھرے اسلامی معاشرے کے لئے ضروری احکام کے مطابق زندگی گذارنے کے قوانین بتائے گئے ہیں جو اٹل ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ان میں سب سے بڑا گناہ اور بے حیائی کو جنم دینے والے گناہ بدکاری کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ حیاء اور پاکیزگی کی جڑ اکھاڑ کر تباہی اور بربادی کا عمل ہے جس جگہ اس کا ظہور ہوا وہ لوگ نہ اللہ تعالیٰ کے رہے نہ آپس میں ایک دوسرے کے رہے بلکہ جانوروں سے بھی بدترین مخلوق بن گئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حقدار بنے دونوں جہانوں میں اس لئے اس گناہ کیلئے سخت سزا مقرر کی گئی سو سو درے مرد ہو یا عورت اگر غیر شادی شدہ ہوں اور اگر شادی شدہ ہوں تو پھر رجم یعنی سنگسار کر دینا ہے۔ ان کے وجود سے معاشرہ کو پاک کرنا ہے اب اتنا بڑا جرم اور اتنے بڑے جرم کو ثابت کرنے کیلئے گواہی بھی بہت مشکل رکھی گئی۔ یعنی چار گواہ یہ اس وجہ سے کہ مسلمانوں کے دشمن الزام تراشی میں مصروف رہتے تھے اور اس طرح مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت اور عذاب بن جاتا۔ اس لئے جھوٹا الزام لگانے والے کیلئے بھی سخت سزا یعنی اسی درے رکھی گئی تاکہ ہر شخص اپنے کام سے کام رکھے۔ دوسروں کی برائی کی تلاش میں نہ رہے اور خود یہ یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک ہر جگہ موجود ہے وہ اس حرکت پر سخت ناراض ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی یقیناً دونوں جہانوں میں تباہی اور رسوائی ہے اس سے اپنے آپ کو بچائے۔ یعنی ایک طرف گناہ کو روکنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس کی ناراضگی بتائی گئی اور دوسری طرف جھوٹے الزام سے بھی معاشرہ کو

بچانے کی کوشش کی گئی اور اگر میاں ، بیوی ایک دوسرے پر بدکاری کا الزام لگائیں اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں تو پھر انہیں چار بار قسم دینے کے بعد اور جھوٹے پر لعنت بھیجنے کے بعد جدا کر دیا جاتا ہے کیونکہ ایسے حالات میں دونوں کا ایک جگہ رہنا مشکل ہے اس کے ساتھ ہی یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے تو وہ اس کی بخشش اور معافی ضرور پائے گا۔ مگر سزا بھی ضروری دی جائے گی سزا کے بعد وہ پاک صاف اور معاشرے میں باعزت سمجھا جائیگا۔ یہ ایک ایسا قانون بنایا گیا کہ جس کی مثال کہیں نہیں ملتی اور اس کے بغیر کوئی معاشرہ پاک وصاف اور خوشحال نہیں ہوسکتا اُس زمانے میں آپ کو بتایا تھا کہ منکرین دشمنان اسلام اور منافقین ہر میدان میں منہ کی کھانے کے بعد اس طرح مسلمانون پر الزام لگا کر فتنہ اور فساد پیدا کرنا چاہتے تھے اور اسی کوشش میں ان لوگوں نے حضور پاک ﷺ کے پاک گھرانے پر بھی الزام تراشی کی۔ جب حضور پاک ﷺ غزوہ بنی مصطلق سے واپس تشریف لائے رات مدینہ پاک کے قریب ٹھہرے صبح سے پہلے اعلان ہوگیا کہ صبح سویرے قافلہ نے چلنا ہے۔ سب نے اپنی اپنی تیاری شروع کی حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باہر وضو کے لئے تشریف لے گئیں واپسی پر انہوں نے دیکھا کہ ان کے گلے کا ہار کہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے آپ کو تلاش کرنے میں دیر لگ گئی۔ جب واپس اپنی جگہ پہنچیں تو قافلہ جا چکا تھا اس طرح ہوتا تھا کہ ہوج رکھ دیا جاتا اور جب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اندر بیٹھ جاتیں تو غلامان رسول ﷺ ہوج اونٹ پر اٹھا کر رکھتے اور چل پڑتے۔ غلاموں نے سمجھا کہ مائی صاحبہ ہوج کے اندر بیٹھی ہیں تو وہ اونٹ پر رکھ کر چل دیئے جب مائی صاحبہ وضو کر کے واپس پہنچیں تو کسی کو نہ پا کر وہیں بیٹھ گئیں اس خیال سے کہ منزل پر پہنچنے پر ان کو نہ دیکھ کر پھر واپس اسی جگہ آئیں گے۔ حضرت صفوان بن معطل ؓ جن کی ڈیوٹی تھی کہ قافلہ کے چلنے کے بعد پھر دیکھنا کہ کوئی آدمی یا کوئی چیز پیچھے رہ نہ جائے۔ وہ آئے تو حضرت مائی صاحبہ کو دیکھا کہ آپ سو رہی ہیں۔ آپ نے زور سے کہا اِنا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون ۔ آپ سن کر بیٹھ گئیں اور چہرہ مبارک پر چادر ڈال لی۔ انہوں نے اونٹ پاس بٹھایا آپ سوار ہوگئیں تو انہوں نے اونٹ اٹھایا اور نکیل پکڑ کر چل پڑے اور اس طرح قافلے سے جا ملے مدینہ پہنچ کر عبداللہ بن ابی جو رئیس المنافقین تھا اس نے غلط باتیں کرنی شروع کیں اور اس طرح چند سادہ لوح مسلمان بھی اس کی الزام تراشی میں شامل ہوگئے اس پر حضور ﷺ کو بہت رنج ہوا۔ حضرت مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا غم سے بیمار ہوگئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کو نازل فرما کر آپ کی صفائی بیان فرما دی۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا کوئی گواہ نہیں اس طرح جھوٹ بولنے والوں کو حد کذب لگائی گئی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوگیا اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ﷺ خفا نہ ہوں دل رنجیدہ نہ ہوں اس میں آپ کا نقصان نہیں

ہوا بلکہ حضرت مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی عزت افزائی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پاک دامنی کی گواہی دے کر آپ کی شان کو بلند فرما دیا۔ البتہ مومنوں کیلئے سخت تنبیہہ آئی کہ جنہوں نے بھی یہ بکواس سنا تھا، انہوں نے فوراً کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ جھوٹ بکواس ہے اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کا سارا گھرانہ پاک ہے اور حکم ہوا کہ آئندہ خبردار کوئی ایسی بات سنے یا سننا گوارا کرے یعنی اللہ تعالیٰ نے قانون سے بھی نواز دیا گناہ کی سزا، جھوٹی تہمت کی سزا اور اہل بیت کا احترام اور انکی پاکیزگی پر سخت یقین رکھنا اور کوئی بات اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے خلاف ہرگز نہ سننا اور کہنا گویا حضور پاک ﷺ کی غلامی کا حکم دیا گیا یعنی نسبت رسولی ﷺ کی تلقین کی گئی کہ اسی میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جو اس غلامی کے تقاضے پورے نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نعمتوں سے محروم رہے گا ہم اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے التجا کرتے ہیں یہ اس محفل کی غرض وغایت ہے اسی مدعا کو سامنے رکھتے ہوئے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۴ مئی ۲۰۰۷ء

Collection Of Adovecate Showkat

سورۃ النور [۲۱_۲۶]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۲۱ وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۲۲ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌۙ ۝۲۳ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۲۴ یَوْمَىٕذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝۲۵ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ۠ ۝۲۶ (سورۃ النور: ۲۱ تا ۲۶)

اے ایمان والوں نہ چلو شیطان کی ایماء پر اور جو شیطان کی راہ پر چلتا ہے تو شیطان حکم دیتا ہے بے حیائی اور برائی کا اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تو تم میں سے ہرگز کوئی نہ بچ سکتا اور اللہ تعالیٰ پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے اور نہ قسم کھائیں جو برگزیدہ اور صاحب فضل ہیں تم میں سے اور خوش حال ہیں اس بات کی کہ وہ نہ دیں گے رشتہ داروں کو اور مسکینوں کو اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو اور چاہئے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے تم کو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر جو انجان ہیں ایمان والیاں ہیں ان پر پھٹکار ہے دنیا اور آخرت میں اور ان

کیلئے عذاب عظیم ہے (وہ یاد کریں اس دن کو) جب گواہی دیں گی ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے اعمال پر جو وہ کرتے تھے۔ اس دن پورا پورا دے گا اللہ تعالیٰ ان کا بدلہ جس کے وہ حقدار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے ہر بات واضح کرنے والا ہے ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کیلئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کیلئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے ہیں یہ پاک ہیں ان تہمتوں سے جو وہ لگاتے ہیں ان ہی کیلئے بخشش ہے اور عزت والی روزی ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کو سخت ناپسند کرتا ہے اس لئے بدکاری کی سخت سزا رکھی گئی اور جھوٹے الزام لگانے والوں پر بھی سخت سزا رکھی گئی تا کہ نہ کوئی بے حیائی بدکاری کا مرتکب ہو نہ کوئی کسی پر جھوٹا الزام لگا سکے۔ ملزم بیوی یا خاوند کو بھی، گواہی، اور قسم کے بعد جدا کر دیا گیا اس فرمان میں یہ تاکید کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا گھرانہ پاک ہے اس کے متعلق غلط بات کرنا، سننا یا خیال کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے گویا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی، نسبت، اور عزت کی تلقین کی گئی آج کے فرمان میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف بات یا عمل کرنے والے شیطان کے پیروکار ہیں اور ان سے یہ غلطی شیطان کراتا ہے ہر برائی کی رغبت دلاتا ہے اور تباہی کی طرف لیجاتا ہے اس لئے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان ان کا دشمن ہے اور وہ بہت تباہی بے حیائی گمراہی کا راستہ دکھاتا ہے اور شیطان ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہتا ہے یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہے کہ انسان شیطان سے بچ کر اللہ تعالیٰ کا بندہ بنتا ہے اور پاک اور صاف زندگی گذارتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی نصیحت دی گئی کہ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اگر کسی سے ناراض ہو کر ان کی مدد نہ کرنے کی قسم کھا لیں تو انہیں قسم توڑ دینی چاہئے یعنی رشتہ داروں مسکینوں، مہاجروں کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جاری رکھنی چاہئے اور ان کی زیادتی معاف کر دینی چاہئے ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اور دوسری یہ ہدایت دی گئی کہ پاک دامن مومن و معصوم عورتوں پر الزام لگانے سے بھی باز رہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور قیامت کے دن زبانیں ہاتھ، پاؤں گواہی دیں گے اس دن ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائیگا تیسری ہدایت یہ دی گئی کہ پاک لوگوں کو پاک عورتوں سے شادی کرنی چاہئے اور پاک عورتوں کو پاک مردوں سے نکاح کرانا چاہئے کیونکہ خبیث فاسق مردوں اور عورتوں کو آپس میں ازدواجی تعلق قائم کرنا چاہئے۔

جو لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلیں گے ان کیلئے آخرت میں بخشش اور رزق اعلیٰ ہے لیکن ان

احکام کی پابندی صرف وہ لوگ ہی کر سکتے ہیں جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں اس لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے یادالٰہی سے سینے صاف کرائے جاتے ہیں۔ تاکہ نسبتِ رسولی ﷺ کے قابل بن جائیں اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۱ مئی ۲۰۰۷ء

سورۃ النور [۲۷۔۳۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَاۗىِٕكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ع (سورۃ النور: ۲۷ تا ۳۴)

اے ایمان والوں نہ داخل ہوا کرو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں جب تک اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کرلو ان گھروں میں رہنے والوں پر یہ بہتر ہے تمہارے لئے تاکہ تم اس سے نصیحت پکڑلو پھر اگر نہ پاؤ کسی کو ان گھروں میں تو نہ داخل ہو ان میں یہاں تک کہ اجازت دی جائے تمہیں اور اگر کہا جائے تمہیں کہ واپس چلے جاؤ۔ تو واپس ہو جاؤ یہ بہت پاکیزہ ہے تمہارے لئے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو کوئی حرج نہیں تم پر اگر تم داخل ہو ایسے گھروں میں جن میں کوئی آباد نہیں جن میں تمہارا سامان رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو آپ ﷺ حکم دیں مومنوں کو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ بہت پاکیزہ ہے ان کیلئے بے شک اللہ تعالیٰ خوب آگاہ ہے جو یہ کرتے ہیں اور آپ ﷺ حکم دیں ایماندار عورتوں کو کہ وہ نگاہیں نیچی رکھیں اور حفاظت کیا کریں اپنی عصمتوں کی اور نہ ظاہر کیا کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا خود بخود نمایاں ہو اس سے اور ڈالے رہیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر ہونے دیں اپنی آرائش مگر اپنے شوہروں کے لئے یا اپنے باپوں کیلئے یا اپنے شوہروں کے باپوں کیلئے یا اپنے بیٹوں کیلئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائیوں کے لئے یا اپنے بھتیجوں کیلئے اور اپنے بھانجوں کیلئے یا اپنی ہم مذہب عورتوں پر یا اپنی باندیوں پر یا اپنے ایسے نوکروں پر جو عورتوں کے خواہش مند نہ ہوں یا ان بچوں پر جو ابھی آگاہ نہیں عورتوں کی شرم والی چیزوں پر اور نہ وہ زور سے ماریں اپنے پاؤں تاکہ معلوم ہو جائے وہ بناؤ سنگار جو وہ پہنے ہوئے ہیں اور رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو تاکہ بامراد ہو جاؤ اور نکاح کردیا کرو جو بے نکاح ہیں تم میں سے اور جو نیک ہیں تمہارے غلاموں کنیزوں میں سے اگر وہ تنگ دست ہوں تو غنی کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے اور چاہیئے کہ پاکدامن بنے رہیں وہ لوگ جو نہیں پاتے شادی کرنے کی قدرت یہاں تک کہ غنی کردے انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور جو مکاتب بننا چاہتے ہیں تمہارے غلاموں سے تو مکاتب بنالو انہیں اگر تم جانو ان میں کوئی بھلائی اور مدد کرو ان کی اپنے مال سے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے اور نہ مجبور کرو اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں تاکہ تم حاصل کرو دنیاوی زندگی کا کچھ سامان اور جو مجبور کرتا ہے انہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد ان کی لغزشوں کو بخشنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے اور ہم نے اتاری ہیں تمہاری طرف روشن آیتیں اور بعض حالات ان لوگوں کے جو گذر چکے ہیں تم سے پہلے یہ نصیحت ہے پرہیزگاروں کیلئے۔

پچھلے فرمان میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں اپنے رسول ﷺ کے غلاموں کی صاف ستھری زندگی چاہتا ہے جو شیطان کی دسترس سے پاک ہو۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور غلامی کے سوا کچھ نہ ہو۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی ناپسند والا نہ کریں ہر گناہ سے پاک، ہر شرک سے پاک اور ایک دوسرے پر الزام تراشی سے پاک ہو۔ یہ پاک زندگی ان کو نصیب ہوتی ہے جن کے دلؐ و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوتے ہیں۔

آج کے فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہتر اور صاف زندگی گذارنے کیلئے طریقے سکھا رہا ہے۔ جس میں پہلا حکم تو یہ ہوا کہ جب کسی کے گھر جاؤ دروازے سے ایک طرف کھڑے ہو کر آواز دو سلام دو جب تک اندر آنے کی اجازت نہ ہو تو اندر مت جاؤ اگر اپنے گھر بھی جاؤ تب بھی آواز دے کر ایسی طرح سے اطلاع کرو تا کہ اندر والے باخبر ہو جائیں اور ہوشیار ہو جائیں نہ معلوم اندر والے لوگ کس حالت میں ہوں۔ اس لئے بغیر اطلاع اندر جانا منع فرمایا گیا پھر عورتوں کیلئے پردے کی بڑی وعید آئی کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں اور نکلیں تو سارا وجود موٹے کپڑوں سے ڈھانپ کر اور اس کے اوپر چادر لے کر نکلیں اور اس طرح چلیں کہ کوئی سنگار کا ثبوت ظاہر نہ ہو۔ زیور اور کپڑوں کا اور ہر اس شخص سے باپردہ رہیں اور پر تکلف رہیں اور ضرورت کے بغیر گفتگو نہ کریں جس سے نکاح جائز ہے نبی پاک ﷺ نے اپنی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ قرآن شریف بھی اونچے آواز سے نہ پڑھیں کہ کوئی غیر آواز سنے اندھوں کو بھی لوگوں کے گھر میں جانے سے منع کیا تا کہ عورتیں انکو نہ دیکھ سکیں اور اسی طرح غلاموں کا داخلہ بھی منع فرمایا یہاں تک کہ ہر صورت عورتوں کو مردوں سے الگ رہنے کا حکم ہوا حکم کی اتنی پابندی وہی کر سکتے ہیں جس کے دل میں احکام کی اہمیت ہوتی ہے اور یہ نسبت رسولی ﷺ سے ہی حاصل ہوگی۔ اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ١٨ مئی ٢٠٠٧ء

سورۃ النور [۳۵_۴۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ ۝۳۵ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ ۝۳۶ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ ۝۳۷ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ ۝۳۹ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّـجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰

(سورۃ النور: ۳۵ تا ۴۰)

اللہ تعالیٰ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو اس میں ایک چراغ ہو وہ چراغ شیشہ کے فانوس میں ہو وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے جو موتی کی طرح چمک رہا ہے جو روشن کیا گیا ہے برکت والے زیتون کے درخت سے جو نہ شرقی ہے نہ غربی ہے قریب ہے اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور ہی نور ہے۔ پہنچا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے اور بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قسم کی

مثالیں لوگوں کیلئے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ان گھروں میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ بلند کئے جائیں اور لیا جائے ان میں اللہ تعالیٰ کا نام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان گھروں میں صبح و شام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے وہ ڈرتے رہتے ہیں اس دن سے گھبرا جائیں گے جس میں دل اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی تا کہ جزا دے اللہ تعالیٰ ان کے بہترین اعمال کی اور اس سے بھی زیادہ عطا فرمائے انہیں اپنے فضل سے اور اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے چمکتی ریت جو کسی چٹیل میدان میں ہے خیال کرتا ہے اسے پیاسا کہ وہ پانی ہے حتی کہ جب اس کے قریب آتا ہے تو اسے کچھ نہیں پاتا اور پاتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب تو پورا چکا دیا اس نے اس کا حساب اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے یا اعمال کفار ایسے اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوتے ہیں چھا رہی ہوتی ہے اس پر موج اس کے اوپر اور موج اور اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک دوسرے کے اوپر اور وہ جب اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو نہیں دیکھ پاتا اسے۔ اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کہیں نور نہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان لانے اور اپنے رسول ﷺ کے غلاموں کو پاکیزہ زندگیاں گذارنے کا حکم دیا اور طریقہ سکھایا اور اس کے ساتھ آپ کو یہ بتایا تھا کہ ان احکام کی پابندی اسی صورت ہوسکتی ہے کہ انسان کے دل اور دماغ منور ہوں اور اس طرح انسان کو برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہوا اور اس نور کی برکت سے انسان کو یہ طاقت ہو کہ وہ شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے زندگی کے اس جہاد اکبر میں صراط مستقیم پر چل سکے اور یہ مقصد نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتا ہے۔ آج کے فرمان میں اس نور کی برکات کمالات کا ذکر ہوا اور اس کے حاصل کرنے والوں کی شان اور ان کے ایمان کا ذکر ہوا اور اس سے محروم لوگوں کی بدبختی اور مشکلات کا ذکر ہوا نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا نور پیدا فرمایا اور اسی نور سے سب کچھ پیدا فرمایا تو معلوم ہوا کہ ہر شئے کی زندگی فیض و برکت حضور ﷺ کے نور سے ہے اور یہی نور ہر شے کی ہدایت کرتا ہے سورج کی روشنی چاند کی چاندنی ستاروں کی چمک پودوں کی نشو و نما بارش ہوا، سمندر، دریا پھل پھول ہر چیز اسی نسبت رسولی ﷺ کے فیضان سے زندہ اور تابندہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد میں صاف فرما دیا کہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کا خزانہ ہیں جو روشن ہے روشنی بخشتا ہے اس کو آگ کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ از خود تاباں اور روشن ہے اور جن لوگوں کا تعلق اس نور سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاتے ہیں اور اس کی بندگی اور یاد میں زندگی گذارتے

ہیں۔ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گھروں کو بھی روشن اور باعزت کر دیتا ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اگر کسی پتھر پر اللہ تعالیٰ کا بندہ نسبت رسولی ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس جگہ کو باعزت کر دیتا ہے موہڑہ شریف بھی اسی حقیقت کی ایک مثال ہے ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں اور سب کچھ قربان کرنے کے باوجود تکبر اور غرور سے اتراتے نہیں بلکہ ہر وقت اپنی کمزوریوں کے احساس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کا حال بیان فرمایا جو نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہونے کی وجہ سے شیطان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ مدارِ ظلمت میں اس طرح ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح کوئی موجوں کی تہہ میں موج کے نیچے گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوتا ہے اور اسے اور تو اور اپنا جسم بھی دکھائی نہیں دیتا۔ اگر وہ اپنا ہاتھ بھی باہر نکالے تو اسے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے نور سے محروم ہوتے ہیں ان کے لئے کوئی اور نور نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے یہ بھی صاف فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اپنی طرف بلانے والا اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے جو بدقسمت اس روشن کرنے والے چراغ سے دشمنی رکھتے ہوئے دوری رکھتے ہیں اور شیطان کے اندھیرے کو پسند کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو نور ہدایت سے محروم کر دیتا ہے ان کیلئے کوئی ہدایت نہیں رہتی یہی وجہ ہے کہ یہاں دن رات نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت بیان کی جاتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کیلئے یادالٰہی سے سینے صاف کرائے جاتے ہیں اسی مدعا کو سامنے رکھتے ہوئے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۵ مئی ۲۰۰۷ء

سورۃ النور [۴۱-۵۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ۚ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْہَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ یَذْہَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ؕ یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْہُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ ۚ وَمِنْہُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْہُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰۤی اَرْبَعٍ ؕ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾ وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ یَّکُنْ لَّہُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْہِ مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ؕ اَفِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَرَسُوْلُہٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ (سورۃ النور: ۴۱ تا ۵۰)

کیا آپ ﷺ نے نہ دیکھا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کی تسبیح بیان کرتے ہیں سارے آسمان والے اور زمین والے اور پرندے پر پھیلائے ہوئے ہر ایک جانتا ہے اپنی دعا اور اپنی تسبیح کو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے بادشاہی سارے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ کیا آپ ﷺ نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ لے جاتا ہے بادل کو پھر جوڑتا ہے اس کو تہہ بہ تہہ پھر تو دیکھتا ہے بارش کو کہ نکلتی ہے اس بادل کے درمیان سے۔ اور اللہ تعالیٰ اتارتا ہے آسمان سے برف (اولے) جو پہاڑوں کی طرح (آسمان میں) ہوتی

ہے۔ پس نقصان پہنچاتا ہے اس سے جسے چاہتا ہے اور پھیر دیتا ہے اس کو جس سے چاہتا ہے قریب ہے اس کی بجلی اچک لے جائے آنکھوں کی بینائی کو۔ تبدیل کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ رات اور دن کو۔ بے شک اس میں عبرت ہے آنکھوں والوں کیلئے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا فرمایا ہر جانور کو (بری ہو یا بحری) پانی سے۔ تو ان میں سے کچھ رینگتے ہیں پیٹ کے بل اور ان سے بعض چلتے ہیں دو ٹانگوں پر اور ان میں سے بعض چلتے ہیں چار ٹانگوں پر۔ پیدا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے بیشک ہم نے اتاری ہیں ایسی آیتیں جو صاف صاف بیان کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ پہنچاتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھی راہ تک اور وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور رسول ﷺ پر اور ہم فرمانبردار ہیں پھر منہ پھیر لیتا ہے ایک فریق ان میں سے اس دعویٰ کے بعد اور یہ لوگ ایماندار نہیں ہیں اور جب وہ بلائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی طرف تاکہ فیصلہ کرے ان کے درمیان تو اس وقت ایک جماعت ان میں سے روگردانی کرتی ہے اور اگر فیصلہ ان کے حق میں ہوتا ہو تو چلے آتے ہیں اس کی طرف تسلیم کرتے ہوئے کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا وہ اسلام کے متعلق شک میں مبتلا ہیں یا انہیں یہ اندیشہ ہے کہ ظلم کرے گا ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بلکہ وہ خود ظالم ہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے نور سے ہے اور یہ نور اس طرح ہے کہ ایک طاق ہو اس میں چراغ ہو اور وہ چراغ شیشے کے فانوس میں ہو اور وہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ہو اس کی روشنی صاف شفاف زیتون کے تیل کی روشنی کی طرح ہمہ سمت ہو صرف مشرق اور مغرب کی طرف نہ ہو اور یہ از خود روشن ہو اور اس روشنی کی طرف اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے راہنمائی فرماتا ہے اور اسے مستفیض فرماتا ہے اور جس کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے دنیا کی کوئی مصروفیت اسے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی اور اس گھر کو بھی بلندی اور عزت بخشی جاتی ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور یہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہنے اور اس کے راستے میں خرچ کرنے کے باوجود اتراتا نہیں غرور نہیں کرتا بلکہ قیامت میں پیشی سے ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے اس پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے اور وہ اندھیرے میں اس طرح ڈوبا ہوا ہوتا ہے جس طرح وہ گہرے سمندر میں ہو اور اس کے اوپر موج پر موج اور بادل ہوں۔ اندھیرے پہ اندھیرا اور اسے اپنا آپ بھی دکھائی نہیں دیتا اگر اپنا ہاتھ نکالے تو وہ بھی اسے نظر نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے نور ہدایت سے محروم کر دیتا ہے اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ یہ نور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سینہ پاک میں نورانی قلب سے ضیاپاش ہوتا ہے اور جو اس نور پاک سے نسبت قائم کرتا ہے وہی ہدایت کی روشنی حاصل کرتا ہے اور جو اس نسبت رسولی ﷺ سے محروم رہتا ہے وہ

ہدایت سے محروم رہ کر دونوں جہانوں میں ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

آج کا فرمان اسی نور کے مالک کی شان بیان کر رہا ہے اس کے بغیر کوئی قادر مطلق نہیں اللہ ہی کی حکومت ہے زمین اور آسمانوں پر اور اس کی ملکیت میں ہیں زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور ہر چیز اللہ وحدہٗ لاشریک کی تسبیح کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی تسبیح کا طریقہ اور اپنے سامنے التجاء کرنے کا طریقہ سکھا دیا پرندے ہوں، چوپائے یا انسان ہر ایک اس کی ملکیت میں ہے اسی کی عبادت کا اس کو حکم ہے اور اس کو عبادت کا طریقہ بھی سکھا دیا ہے جو بھی غور سے دیکھے اس پر یہ حقیقت واضح ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض ایسے بدبخت ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود جب کسی حکم کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف انہیں بلایا جائے تو اگر اس میں فائدہ دیکھیں تو حاضر ہوتے ہیں اور اگر نقصان نظر آئے تو منہ پھیر لیتے ہیں یہی منافق ہیں اور ظالم ہیں اور ذلت اور رسوائی ان کا انجام ہوتا ہے۔

ایک مسلمان اور یہودی کا جھگڑا ہو گیا یہودی نے کہا چلو رسول اللہ ﷺ کی طرف جو وہ فیصلہ فرمائیں لیکن چونکہ وہ مسلمان منافق تھا۔ جھوٹا تھا تو اس نے انکار کیا کہ جھگڑا کعب بن اشرف کے پاس جائے مقدمہ حضور ﷺ کے پاس آیا اور منافق کے ناحق ہونیکی بنا پر حضور ﷺ نے فیصلہ اس کے خلاف صادر فرمایا اور یہودی کے حق میں فرما دیا تو یہ حکم نازل ہوا گویا یہ ثابت ہوا کہ مسلمان وہی ہوتا ہے جسے حضور ﷺ سے نسبت حاصل ہو اور وہ نور معرفت سے منور ہو ورنہ شیطان اس پر غالب ہو کر اسے دین کو دنیا پر قربان کرنے کیلئے آمادہ کر لیتا ہے اس لئے یہاں نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے پر زور دیا جاتا ہے تاکہ ظاہری اور باطنی طور پر اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو اور ہر چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر قربان ہو اور اللہ تعالیٰ کے نعمتوں سے دونوں جہانوں میں آدمی مستفیض ہو۔ اسی سعادت کو حاصل کرنے کے لئے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم جون ۲۰۰۷ء

سورۃ النور [۵۱-۵۷]

الحمدللہ ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام ! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

(سورۃ النور: ۵۱ تا ۵۷)

مومنین کا قول تو یہی ہوتا ہے جب بلائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے طرف تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے تو وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم اطاعت کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں نجات پانے والے اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اور ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور پرہیزگاری کرے پس یہی لوگ ہیں مراد پانے والے اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کہ اگر آپ ﷺ ان کو حکم دیں گے تو اپنے گھروں سے ضرور نکل کھڑے ہونگے (جہاد کیلئے) آپ ﷺ فرمائیں مت قسمیں کھاؤ مطلب فرمانبرداری سے ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم

کرتے ہو آپ ﷺ فرمادیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اگر تم منہ پھیرو تو رسول ﷺ کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ذمہ تو صاف پیغام پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہوں نے کام کئے اچھے کہ وارث کرے گا ان کو زمین پر جس طرح پہلے لوگوں کو وارث کیا تھا اور محکم کردیگا ان کے دین کو ان کیلئے جسے اس نے پسند فرمایا ہے ان کیلئے اور وہ ضرور بدل دیگا ان کی حالت خوف کو امن سے وہ میری عبادت کرتے ہیں کسی کو میرا شریک نہیں بناتے اور جس نے ناشکری کی اس کے بعد تو وہی لوگ نافرمان ہیں اور صحیح صحیح ادا کیا کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ کفار (ہمیں) عاجز کرنے والے ہیں زمین میں ان کا ٹھکانہ آتش دوزخ ہے اور یہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے، مالک ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی تخلیق کی گواہی دے رہا ہے لیکن بد بخت سب کچھ دیکھنے کے باوجود گمراہ رہتے ہیں اس لئے کہ ان کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوتے ہیں اور وہ صحیح راستے پر نہیں چل سکتے ایسے ہی لوگوں میں سے ایک منافق بشر تھا جس کا جھگڑا ایک یہودی سے ہو گیا یہودی نے کہا چلو تمہارے ہی نبی ﷺ کی بارگاہ سے فیصلہ کراتے ہیں کیونکہ وہ بہت ہی انصاف پسند ہیں لیکن منافق چونکہ جھوٹا تھا اس لئے اس نے انکار کیا۔

آج کا فرمان یہاں سے ہی شروع ہوا کہ جو مومن ہوتا ہے اس کا دل اور دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتا ہے اسے جب بھی اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف فیصلہ کیلئے بلایا جائے تو وہ سر جھکا لیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسا شخص ہی نجات حاصل کرنے والا اور مراد پانے والا ہے اس فرمان کی تفسیر میں ایک عجیب بات بیان کی گئی کہ حضرت عمر ؓ مسجد نبوی میں کھڑے تھے کہ ایک رومی دھقان آپ کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا اور کہا کہ **اشھدان لاالہ الااللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللہ اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنامحمد وبارک وسلم** حضرت عمر ؓ نے پوچھا کہ کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اسلام اختیار کرلیا ہے حضرت عمر ؓ نے پوچھا کس بات نے تم کو اپنے آبائی مذہب سے منحرف کر دیا اس نے کہا کہ میں نے تورایت، زبور، انجیل کا مطالعہ کیا لیکن ایک دن میں نے ایک شخص سے قرآن پاک کی یہ آیت سنی **وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝** اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی اور ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور پرہیز گاری کرے

تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سچ ہے کہ اس میں ساری آسمانی کتب توریت، زبور اور انجیل کا خلاصہ ہے اس آیت میں سب چیز بیان کردی گئی ہے کہ جو شخص فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور سنتوں میں اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرتا ہے اور گذری ہوئی زندگی کی جو غلطیاں ہین ان کی وجہ سے ڈرتا ہے اور آنے والی زندگی میں تقویٰ اختیار کرتا ہے یہی لوگ کامیاب ہیں اور کامیاب وہ ہے جسے آتش جہنم سے نجات مل گئی اور جنت میں داخل کردیا گیا اس فرمان الٰہی میں حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اس میں نجات ہے اور انسان کا اپنا فائدہ ہے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا خلیفہ امین اور مالک بنائے گا۔ کیونکہ یہی شروع سے اس کا قانون ہے جو انکار کرتے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے اس لئے زندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسان کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرنی چاہئے تاکہ اس پر دونوں جہانوں میں رحم کیا جائے کفار گھاٹے میں رہیں گے اور وہ کبھی غالب نہیں ہونگے اللہ تعالیٰ کا مومنین سے وعدہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور پاک ﷺ کے وقت میں ہی سارا عرب فتح ہوگیا اور ملحقہ بادشاہوں نے بھی تحائف خدمت میں بھیجے اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہی روم اور فارس بھی فتح ہوگئے اور اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ خلفاء راشدین اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے تھے اور حضور پاک ﷺ کے خاص غلام تھے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا پر فاتح اور غالب کیا یہ نسبت رسولی ﷺ ہی کی برکت تھی یہی نسبت رسولی ﷺ اگر اب بھی مسلمانوں کو حاصل ہوجائے تو آج بھی ساری دنیا مسلمانوں کے سامنے سرنگوں ہوجائے یہی وہ وقت ہے کہ اس میں ہم نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی کا سہارا لینے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ تاکہ یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کیا جائے اور نسبتِ رسولی ﷺ کے قابل بنایا جائے اب یہی خیال سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ جون ۲۰۰۷ء

سورۃ النور [٥٨-٦١]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ
مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ۫
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى
بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٨ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا
كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٩ وَالْقَوَاعِدُ
مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ
يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٦٠ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا
عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦١ؑ

(سورۃ النور: ٥٨تا٦١)

اے ایمان والو! چاہئے کہ اذن طلب کیا کریں تم سے تمہارے غلام اور جو ابھی جوانی کو نہیں پہنچے تم میں سے تین اوقات میں، نماز فجر سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین پردے کے وقت ہیں تمہارے لئے۔ نہ تم پر نہ ان پر کوئی حرج ہے ان اوقات کے علاوہ تمہارا آنا جانا رہتا ہے ایک دوسرے کے پاس۔

یونہی بیان فرماتا ہے صاف صاف اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔ اور جب پہنچ جائیں تمہارے بچے حد بلوغ کو تو وہ بھی پھر اذن طلب کیا کریں جس طرح اذن طلب کیا کرتے ہیں وہ لوگ جن کا ذکر پہلے ہوا یونہی صاف صاف بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے احکام کو تمہارے لئے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جن کو حاجت نہ ہو نکاح کی تو ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اتار رکھیں اپنے بالائی کپڑے بشرطیکہ وہ نہ ظاہر کرنے والی ہوں اپنی آرائش وزیبائش اور ان کا اس سے بھی اجتناب کرنا ان کیلئے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے نہ اندھے پر کوئی حرج ہے نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور نہ تم پر اس بات میں کہ تم کھاؤ اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنے خالاؤں کے گھروں سے یا جن گھروں کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوست کے گھر سے نہیں ہے تم پر کوئی حرج اگر تم کھاؤ سب مل کر یا الگ الگ پھر جب تم داخل ہو گھروں میں تو سلامتی کی دعا دو اپنوں کو وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی بابرکت اور پاکیزہ ہے یونہی کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کو تا کہ تم سمجھ لو۔

پچھلے فرمان الٰہی میں مومنین کی تعریف کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر اپنی جان مال، ماں باپ اولاد ہر چیز قربان کرنے والے ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے ایسی محبت ہوتی ہے کہ وہ اپنی جان دے دیتے ہیں لیکن خدائی محبت کو نہیں چھوڑتے اور نبی پاک ﷺ کے غلاموں نے یہ ثابت کیا اپنے اعمال سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فرائض کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرتا ہے اپنی لغزشتوں کو مدنظر رکھ کر شرمندہ رہتا اور ڈرتا ہے اور زندگی میں تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ زمین پر حاکم بناتا ہے اور کفار ان کو کبھی مغلوب نہیں کر سکتے حضور ﷺ کے وقت تمام عرب فتح ہو گیا اور خلفائے راشدین کے سامنے فارس اور روم کے حاکموں نے بھی سر جھکا دیئے اور مفتوح ہو گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق خلفائے راشدین اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول پاک ﷺ کے خاص غلام تھے۔

آج کے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک ﷺ کے غلاموں کو بہترین باعزت اور باحیا زندگی گذارنے

کا حکم فرمارہا ہے کہ غیروں سے پردہ تو از خود ضروری ہے مگر جو اپنے غلام ہیں یا جوان بچے ہیں وہ بھی پردے کے اوقات میں بغیر اطلاع دیئے گھروں کے اندر داخل نہ ہوں فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کے آرام کے وقت جب کپڑے اتارتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت خلوت کے ہوتے ہیں جب ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بعض اوقات ہم اپنے گھروں میں آرام کیلئے اپنے دوپٹے اتار کر بیٹھے ہوتے ہیں یا کپڑے بدلا رہے ہوتے ہیں ایسے وقت اپنوں کیلئے کیا حکم ہے تو یہ حکم نازل ہوا کہ جب اپنے بچے بھی جوان ہو جائیں تو وہ بھی ان اوقات میں بغیر اجازت لئے اندر نہ آئیں اور حتیٰ کہ بوڑھی عورتیں بھی اگر اس طرح پردہ کریں تو ان کیلئے بہتر ہے دوسرا حکم یہ دیا گیا کہ اگر کوئی اپنے ماں باپ، بہن بھائی، چچا چچی، پھوپھی، خالہ خالو کے گھروں سے کھائے تو اجازت ہے اگر کوئی اندھا، بیمار یا لنگڑا کھائے تو بھی بری بات نہیں ہے۔ اس طرح اپنے دوست کے گھر سے کھانا یا جس گھر کا انتظام ہاتھ میں ہو وہاں سے کھانا بھی منع نہیں۔ خواہ اکٹھے ہو کر کھاؤ یا الگ الگ۔ تیسرا حکم یہ دیا گیا کہ جب گھروں میں داخل ہوں تو گھر والوں پر دعا اور سلامتی بھیج کر داخل ہو، یعنی السلام علیکم کہہ کر داخل ہو اور آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری بہتری کیلئے اس طرح ہر چیز کھول کھول کر بیان کی جاتی ہے تاکہ تم احکام سمجھ لو لیکن سمجھنے والی بات یہ ہے کہ ان احکام پر انسان وہی عمل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے حکم کو ہر چیز پر فوقیت دے اور یہ ممکن اسی وقت ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول پاک ﷺ کے حکم کی اہمیت سمجھتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب دل و دماغ روشن ہوں اور یہ نسبت رسولی ﷺ سے ہوتے ہیں جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۵ جون ۲۰۰۷ء

سورۃ النور [٦٢_٦٤]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٦٣﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ ؕ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْہِ فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿٦٤﴾ (سورۃ النور: ٦٢ تا ٦٤)

سچے مومن تو وہی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور جب ہوتے ہیں آپ ﷺ کے ساتھ کسی اجتماعی کام میں تو نہیں جاتے جب تک آپ ﷺ سے اجازت نہ لیں۔ بے شک جو لوگ آپ ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر پس جب وہ اجازت مانگیں آپ ﷺ سے اپنے کسی کام کیلئے تو اجازت دیجئے ان میں سے جسے آپ ﷺ چاہیں اور مغفرت طلب کیجئے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ نہ بنالو رسول پاک ﷺ کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر پس ڈرنا چاہئے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم ﷺ کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں دردناک عذاب آئے۔ سن لو بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہے۔ وہ خوب جانتا ہے جس حالت میں تم ہو اور اُس دن جب وہ لوٹائے جائینگے اس کی طرف تو وہ ان کے اعمال کی ان کو پوری پوری خبر دیگا اور

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اپنے محبوب ﷺ کے غلاموں کے لئے اعلیٰ باعزت اور خوشحال زندگی چاہتا ہے۔ جس کیلئے اس نے معاشرتی طریقے سکھائے کہ تین اوقات ہر ایک کیلئے پردے کے ہوتے ہیں نماز فجر سے پہلے دوپہر کا وقت جب لوگ آرام کرتے ہیں اور اپنے کپڑے اتارتے ہیں اور نماز عشاء کے بعد۔ ایسے وقت اگر غلام یا نابالغ بچے بھی اندر آنا چاہیں تو اجازت لے کر آئیں اور وہ بچے جو بالغ ہو چکے ہیں وہ بھی بلا اجازت گھر میں داخل نہ ہوں اور بوڑھی عورتیں بھی پردہ قائم رکھیں تو ان کیلئے بہتر ہے۔ دوسرا طریقہ کھانے کے متعلق فرمایا گیا کہ اپنے باپ دادا ماں، بہن بھائی چچا چچی، ماموں، خالاؤں اور پھوپھیوں کے گھروں سے انسان کھا سکتا ہے اسے شرم محسوس کرنے کی ضرورت نہیں اور وہ لوگ جو اندھے، لنگڑے یا مریض ہیں ان کو بھی کھانے کی اجازت ہے تیسرا حکم یہ دیا گیا کہ جب بھی اپنے گھر داخل ہوں تو وہ پاکیزہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہے وہ کہہ کر اندر داخل ہوں یعنی السلام علیکم کہہ کر۔ اس میں بہتری ہے برکت ہے اور اندر گھر والوں کو اطلاع بھی ہو جاتی ہے اس کے ساتھ آپ کو بتایا تھا کہ یہ فرمان، احکام بے شک انسانوں کی بہتری کیلئے ہیں۔ لیکن ان پر عمل وہی کر سکتا ہے۔ جس کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے احکام کی قیمت سمجھتا ہو۔

آج کا فرمان الٰہی بھی انسانی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ ایماندار وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور جب بھی حضور پاک ﷺ کے پاس کسی کام کیلئے جمع ہوتے ہیں تو بغیر اجازت نہیں جاتے اور جب کسی ضروری کام کیلئے جانا پڑے تو اپنے آقا و مولا ﷺ سے اجازت لے کر جاتے ہیں اور حضور ﷺ سے فرمایا گیا کہ اگر وہ اجازت طلب کریں اور آپ ﷺ مناسب سمجھیں تو ان کو اجازت بھی دیا کریں اور ان کیلئے مغفرت کی دعا بھی کریں آپ ﷺ کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا پھر یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اہم مقام ہے۔ آپ ﷺ کی عزت اللہ تعالیٰ نے مومنین پر فرض کی ہے آپ ﷺ کی دعا اللہ پاک قبول فرماتا ہے اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہو تو عام آدمی کی طرح حضور کو مخاطب مت کرو۔ بلکہ بڑے ادب و احترام سے اپنی گذارش پیش کرو کہ جس طرح غلامان رسول پاک ﷺ کیا کرتے تھے وہ عرض کرتے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اور پھر اپنی گذارش پیش کرتے۔

دوسری بات یہ کہ اللہ پاک کے رسول پاک ﷺ کی دعا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اہمیت رکھتی ہے یہ عام آدمی

کی دعا نہیں۔ اس لئے اس کی تمنا رکھو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی رضا اور خوشی کا ہر وقت خیال رکھو تا کہ جب آپ ﷺ دعا فرمائیں تو تمہارے دین اور دنیا دونوں بن جائیں۔ آخر میں حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے عمل کو جانتا ہے اور جو منافق حاضر ہو جاتے ہیں مگر چھپ کر کھسک جاتے ہیں اور ان پر دنیا میں بھی مصیبت آئے گی اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ہوگا اصل میں اس وقت کے منافقین کی یہ حالت تھی کہ جب حضور ﷺ بلاتے تو ڈر سے حاضر ہو جاتے پھر ہجوم سے آہستہ چھپ کر چلے جاتے خاص طور پر جب پانچ ہجری میں مشرکین مکہ نے تمام قبائل کو جمع کر کے حملہ کیا تھا اور حضور ﷺ نے حصرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے خندق مدینہ پاک کے اردگرد کھودنے کا حکم دیا تو اس وقت منافقین کام کے وقت یا مشورہ کے وقت چھپتے تھے تو یہ حکم نازل ہوا۔ تو سامعین کرام! اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومنین سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ پر دل و جان سے قربان ہوں اور کوئی کام حضور ﷺ کے حکم کے بغیر نہ کریں اور ہر چیز حضور ﷺ کے حکم پر قربان کر دیں ایسے لوگ دونوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہوتے ہیں اور اس میں لغزش کرنے والے دردناک عذاب کے حقدار ہوتے ہیں اور یہ حالت کہ سب کچھ حضور ﷺ پر قربان ہو اور حضور ﷺ کے حکم کے مطابق سارے کام ہوں صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں یہی نسبت رسولی ﷺ ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یاد الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرتے ہیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ جون ۲۰۰۷ء

سورۃ الفرقان [۱-۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ① الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ②
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا
وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ③ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ
عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚۛ④ وَقَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰی
عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ⑤ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ⑥
وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ
مَعَهٗ نَذِیْرًا ۙ⑦ اَوْ یُلْقٰۤی اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا
مَّسْحُوْرًا ⑧ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۠⑨ (سورۃ الفرقان: ۱تا۹)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا ہے الفرقان اپنے بندہ پر تاکہ وہ بن جائے سارے جہانوں کے لئے ڈرانے والا وہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کے لئے حکومت ہے آسمانوں اور زمین کی اور نہیں بنایا اس نے کسی کو بیٹا اور نہیں اس کا کوئی شریک اس کی سلطنت میں اور اسی نے پیدا فرمایا ہر چیز کو پس اسی نے مقرر کیا ہے ہر چیز کا ایک اندازہ اور بنا رکھے ہیں انہوں نے خدائے برحق کو چھوڑ کر ایسے خدا جو پیدا نہیں کر سکتے کسی چیز کو اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور نہیں قدرت رکھتے اپنے آپ کو نقصان کی اور نہ نفع پہنچانے کی اور نہیں طاقت رکھتے کسی کو مارنے کی اور نہ زندہ کرنے کی اور نہ مرنے کے بعد پھر زندہ اٹھانیکی اور کہنے لگے کفار کہ نہیں ہے یہ مگر محض بہتان جو گھڑ لیا ہے اور مدد کی ہے اس کی اس معاملے میں ایک دوسری قوم نے سو یہ انہوں نے بڑا ظلم کیا ہے اور سفید جھوٹ بولا ہے۔ اور کفار نے کہا یہ تو افسانے

ہیں پہلے لوگوں کے اس شخص نے لکھوا لیا ہے انہیں پھر پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اس پر ہر صبح اور شام۔ آپ ﷺ فرمادیں اتارا ہے اسے اس نے جو جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سارے رازوں کو واقعی وہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور کفار بولے کیا ہوا اس رسول ﷺ کو کہ کھانا کھاتا ہے اور چلتا پھرتا ہے بازاروں میں ایسا کیوں نہ ہوا کہ اتارا جاتا اس کی طرف کوئی فرشتہ اور وہ اس کے ساتھ مل کر ڈراتا یا اتارا جاتا اس کی طرف خزانہ یا اس کا ایک باغ ہوتا کھایا کرتا اس سے اور ان ظالموں نے کہہ دیا کہ تم پیروی نہیں کررہے مگر ایک ایسے شخص کی جس پر جادو کیا گیا ہے اے محبوب ﷺ ملاحظہ کیجئے کیسے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ کے متعلق طرح طرح کی کہاوتیں تو وہ سب گمراہ ہوگئے ہیں کہ اب وہ کوئی راہ نہیں پاتے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سورۃ النور کے آخری رکوع میں فرمان الٰہی سنا کہ مومنین وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہیں یعنی وہ جان مال، ماں باپ اولاد سے زیادہ عزیز اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک ﷺ کو رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب کچھ قربان کردینا اپنی سعادت سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کا ایمان اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جب دربار رسالت ﷺ میں بلائے جائیں تو فوراً قدموں میں حاضر ہوجاتے ہیں اور کوئی خوف یا محبت ان کو حضور ﷺ کے قدموں سے جدا نہیں کرسکتی اگر کوئی سخت ضرورت پڑے تو وہ حضور ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور حضور ﷺ مناسب سمجھیں تو ان کو اجازت فرمادیں اور جب اجازت فرمادیں تو حضور ﷺ اپنی دعا سے فیض یاب فرماکر رخصت فرمائیں حضور ﷺ کی دعا ان کیلئے دونوں جہانوں کی کامیابی کا سبب ہوگی اس لئے حضور ﷺ کی دعا کے خواہشمند رہیں ایسے لوگ جو حضور ﷺ کے عاشق ہیں وہ آداب رسالت ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھتے ہیں یعنی جب حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ عرض کرنا چاہیں تو نہایت ہی ادب سے۔ جس طرح آپ ﷺ کے غلام جب بھی کچھ عرض کرتے تو پہلے یہ کہتے میرے ماں باپ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر قربان ہوں غرض اللہ تعالیٰ نے فرمان نازل فرما دیا کہ اس کے پیارے رسول پاک ﷺ کا جتنا ادب کریں کم ہے جتنی بھی عزت کریں کم ہے اللہ پاک اپنے حبیب پاک ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کا ادب کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ان کے گناہ معاف فرمادیتا ہے انہیں دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز کرتا ہے۔ اپنی زمین پر ان کو اپنا خلیفہ بناتے ہوئے حاکم بناتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتی اور اس دولت سے وہی فیض یاب ہوتے ہیں جن کے دل ودماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں۔

آج کے فرمان سورۃ الفرقان میں فرمایا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان اپنے محبوب پاک ﷺ کا مقام اور اپنی کتاب جو ہدایت کیلئے اپنے محبوب پاک ﷺ کو عطا فرمائی اس کی برکات بیان فرمائی ہیں گویا ہمیں یہ ہدایت

دی گئی کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے پیارے رسول ﷺ کی اطاعت کریں اور اس کی ہدایت والی کتاب پر پورا عمل کریں۔ شروع میں ہی صاف فرمادیا گیا کہ یہ کتاب الفرقان ہے یعنی یہ مومنین اور منکرین میں فرق کرنے والی ہے اس پر ایمان لانے والے مومنین، منکرین، منافقین سے، عمل، قول اور شکل میں بالکل الگ تھلگ ہوئے ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے حکم پر مر مٹنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے احکام میں کسی قسم کا شک نہیں کرتے وہ کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے حکم سے زیادہ نہ اہمیت دیتے ہیں نہ عزیز سمجھتے ہیں اس کے برعکس منکرین سب کچھ معجزات کی صورت میں دیکھنے کے باوجود پھر بھی شک کرتے ہیں اور غلط قسم کے اعتراض کرتے ہیں پہلا یہ فضول اعتراص کہ آپ ﷺ کھانا کھاتے ہیں بازاروں میں پھرتے ہیں آپ ﷺ کے ساتھ فرشتہ آپ ﷺ کی تائید کیلئے کیوں نہ آیا کھانے کی ضرورت رکھتے ہوئے کھانا چھوڑنا۔ فرشتوں پر حکومت کرتے ہوئے بھی بشریت میں رہنا اور ایسے ایسے محیّر العقول معجزات کا سرزد ہونا بذات خود ان کیلئے تعلیم تھی جس کا ان پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے (اپنی اشرف) مخلوق کی ہدایت کیلئے اپنی کتاب نازل فرمائی جس سے بندوں کو عذاب سے ڈرانا برائی اور اچھائی میں تمیز دلانا اور تباہی سے بچانے اور دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہونے کیلئے طریقے بتانا ہے لیکن بدبخت اس کتاب کو پڑھ کر بجائے ہدایت حاصل کرنے کے الٹا گمراہ ہوکر اپنی تباہی کو دعوت دیتے ہیں۔ اب دیکھنے والی سمجھنے والی بات یہ ہے کہ جو اس کتاب پر ایمان لاکر اس میں دیئے گئے احکام پر عمل کرنا اپنے پر فرض سمجھتے ہیں اور جو اس کتاب میں شک کرتے ہیں۔ ان کے عمل کیونکر اس طرح مختلف ہیں بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دل ودماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں وہ کتاب وسنت نبوی ﷺ کی اطاعت کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور جن کے دل ودماغ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہوتے ہیں وہ ظلمت میں ڈوبے ہوئے شیطان کے اشارے پر چلتے ہیں گویا صحیح مسلمان ومومن بننا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت کرنا کتاب الٰہی پر عمل کرنا صرف نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے سے ہی ممکن ہے اس لئے اسی دولت کو حاصل کرنے کیلئے ہم جمع ہوکر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرتے ہیں۔ اسی محیّر مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۷ء

سورۃ الفرقان [۱۰-۲۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَ یَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِیْرًا ﴿١١﴾ ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ﴿١٢﴾ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ ؕ لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِیْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَ ؕ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ﴿١٧﴾ ؕ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ﴿١٩﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ یَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا ﴿٢٠﴾ (سورۃ الفرقان: ۱۰ تا ۲۰)

بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو اگر چاہے تو بنائے آپ ﷺ کیلئے (اس دنیا میں) بہتر اس سے باغات، رواں ہوں جن کے نیچے نہریں اور بنائے آپ ﷺ کیلئے بڑے بڑے محلات بلکہ یہ تو جھٹلاتے ہیں قیامت کو اور ہم نے تیار کر رکھی ہے ان کے لئے جو جھٹلاتے ہیں قیامت کو بھڑکتی آگ جب یہ آگ دیکھے گی ان کو دور سے تو وہ سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگاڑنا اور جب پھینکا جائیگا ان کو اس آگ کی کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر تو پکاریں گے وہاں موت کو۔ نہ مانگو آج ایک موت بلکہ مانگو بہت سی موتیں۔ ان سے پوچھئے یہ بھڑکتی ہوئی آگ بہتر ہے یا دائمی جنت جس

کا وعدہ پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے یہ جنت ان کے اعمال کا صلہ ہوگی اور انجام۔ ان کیلئے اس میں ہر وہ نعمت ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ وہاں ہمیشہ رہیں گے آپ ﷺ کے رب کے ذمہ وعدہ ہے۔ جس کا ایفا لازم ہے اور جس روز اللہ تعالیٰ ان کو اکٹھا کرے گا اور ان کو جن کو یہ پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم نے گمراہ کیا میرے ان بندوں کو یا یہ خود ہی سیدھی راہ سے بھٹک گئے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہم کو یہ بات زیبا نہ تھی کہ بناتے تیرے سوا کسی غیر کو دوست لیکن تو نے آرام و آسائش عطا کی انہیں اور ان کے آباء و اجداد کو یہاں تک کہ انہوں نے بھلا دیا تیری یاد کو اور وہ لوگ تھے ہی تباہ و برباد ہونے والے۔ تو اب تمہارے معبودوں نے تمہاری بات کو جھٹلا دیا پس اب نہ تم اپنے سے عذاب کو پھیر سکتے ہو اور نہ تمہاری مدد کی جائیگی۔ اور جس نے ظلم کیا تم میں سے تو ہم چکھائیں گے اسے بڑا عذاب اور نہیں بھیجے ہم نے آپ ﷺ سے پہلے رسول علیہم السلام مگر وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور چلا پھرا کرتے بازاروں میں اور ہم نے بنا دیا تمہیں ایک دوسرے کیلئے آزمائش اور کیا تم لوگ صبر کرو گے اور آپ ﷺ کا رب تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان بیان فرمائی اپنے محبوب ﷺ کا مقام بیان فرمایا اور اپنے محبوب ﷺ پر نازل کی گئی ہدایت والی کتاب کی برکت بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہر چیز کا مالک خالق اور رب ہے ہر چیز اس کی ملکیت ہے اور ہر چیز پر اس کا اختیار ہے کوئی اس کا شریک نہیں کوئی اس کی اولاد نہیں۔ اس نے ساری مخلوق پیدا فرمائی انسان کو بنایا اس کی ضرورت کیلئے ہی ہر چیز آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب پیدا فرمایا کیونکہ وہ رب ہے اور ربوبیت کا تقاضا ہے کہ مخلوق کی ہر ضرورت پوری فرمائے سب سے بڑی ضرورت ہدایت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اپنے رسول علیہم السلام بھیجے اور انہیں ہدایت کی کتابیں بھی عطا فرمائی رسول علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ اپنے آخری رسول ﷺ سید المرسلین کو بھیج کر ختم کر دیا اور آپ ﷺ کو ہدایت والی کتاب قرآن مجید عطا فرمائی۔ جس کا نام الفرقان رکھا یعنی باطل اور حق میں فرق بیان کرنے والی اب اس میں سارے اعمال کا بیان فرما دیا کہ کیا خیر اور کیا شر کیا غلط کیا صحیح ہے۔ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا اسی کتاب پر عمل کرنے والے اپنے محبوب ﷺ اور اسی کتاب والے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم دے دیا اور فرمایا ایسے لوگوں کیلئے دونوں جہانوں کی خوشیاں اور عزتیں ہیں مگر شیطان نے لوگوں کو گمراہ کیا اس نے اپنا کام جاری رکھتے ہوئے ان لوگوں کے دلوں کو ظلمت میں ڈبو کر اندھے کر دیئے کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود ایمان نہ لائے اور فضول اعتراضات کئے کہ یہ کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ہیں ان کے

ساتھ فرشتہ ان کی تائید کیلئے کیوں نہ آیا۔ ان کو خزانہ کیوں نہ دیا گیا ان کیلئے باغات کیوں نہ بنائے گئے۔

یہ سارے فضول اعتراضات اس لئے ان کے دماغ میں پیدا ہوئے کہ وہ نسبت رسولی ﷺ سے محروم تھے اور ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے ورنہ یہ لوگ دیکھتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے محبوب کے اشارے پر کائنات ساری رقص کرتی تھی محیّر العقول، معجزات ان کے ہر سوال کا جواب تھے۔ آج کا فرمان الٰہی بھی انہی بدبختوں کے جواب میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنا یہ محبوب ﷺ بھیجا ہے وہ تو بہت بڑی برکت، طاقت والا، مالک خالق اور رب ہے۔ وہ جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ اس نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو عطا فرمایا ہے اور آپ ﷺ کی ہر خواہش کو پورا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہ تو حضور پاک ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ میں دنیا میں غریب رہنا چاہتا ہوں اور آخرت میں غریبوں کے ساتھ اٹھنا چاہتا ہوں کیونکہ حضور ﷺ کو غریب بہت پسند تھے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اگر آپ ﷺ چاہتے ہیں تو مکہ کے پہاڑ سونے اور چاندی کر دیئے جائیں گے آپ ﷺ کے لئے خشک اور ویران زمین ذرخیز باغات بنا دیئے جائیں گے لیکن حضور پاک ﷺ نے عرض کی یا اللہ پاک میں تیری رضا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ سب کچھ دیکھنے کے باوجود منکر ہوئے حتیٰ کہ قیامت کو بھی جھٹلا رہے ہیں جن رسولوں علیہم السلام کو یہ مانتے ہیں وہ بھی کھاتے تھے بازاروں میں پھرتے تھے ان کے ساتھ بھی فرشتے نہیں آئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کو فرشتوں کی کیا حاجت ہے ان کے ساتھ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ ہے جو مالک خالق ہے قادر مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو خود معلوم ہو جائیگا جب یہ آخرت میں دوزخ کو دیکھیں گے جس مین ان کو زنجیروں سے جکڑ کر لایا جائیگا اور وہ دوزخ دور سے انکو پکارے گی اس وقت یہ موت مانگیں گے اور اس میں مریں گے نہیں، یعنی ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو اس بات کی سزا دی جائیگی کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود یہ حقیقت سے منہ پھیرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے بت بنا کر پوجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں ان کو پوجتے ہیں اور فرشتوں کو پوجتے ہیں قیامت کے دن ان رسولوں علیہم السلام اور فرشتوں کو حاضر کر کے ان سے پوچھا جائیگا کہ کیا تم نے ان کو گمراہ کیا وہ عرض کریں گے یا اللہ پاک ہماری کیا مجال ہے ہم زندگی بھر ان کو تیری دی ہوئی ہدایت دیتے رہے جب تو نے ہم کو اٹھالیا تو شیطان کے کہنے پر یہ گمراہ ہوگئے تو سامعین کرام جن لوگوں نے رسولوں علیہم السلام سے نسبت رکھی انہیں شیطان گمراہ نہ کر سکا اور جو نسبت سے محروم ہوئے وہ گمراہ ہو گئے اور ان کا انجام جہنم بنا اللہ پاک یہ تعلیم فرما رہا ہے کہ اب اس آخری رسول ﷺ کی اطاعت کرو تو بچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حقدار بن جاؤ گے ورنہ پہلی امتوں

کی طرح دونوں جہانوں میں ذلیل اور خوار ہو جاؤ گے اب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی وہی کر سکتے ہیں جو شیطان کا مقابلہ کر کے اسے شکست دیں گے اور وہی اس مقابلہ میں کامیاب ہوتے ہیں جن کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوتے ہیں انہیں برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہوتی ہے۔ اچھائی سے محبت اور برائی سے نفرت ہوتی ہے اور ان انوار اور تجلیات کی بدولت ان میں طاقت اور ہمت ہوتی ہے کہ زندگی کے جہاد اکبر میں شیطان اور نفس امارہ کو مغلوب کر کے سلامتی ایمان سے زندگی گذارتے ہیں اس نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کے لئے ہم یاد الٰہی سے اپنے سینوں کو پاک کر کے اس کے قابل بناتے ہیں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۶ جولائی ۲۰۰۷ء

سورة الفرقان [۲۱_۳۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝۲۱ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا
مَّحْجُوْرًا ۝۲۲ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝۲۳ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ
خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝۲۴ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝۲۵ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ
الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝۲۶ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى
اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝۲۷ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝۲۸ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ
بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝۲۹ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ۝۳۰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝۳۱ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝۳۲
وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝۳۳ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى
جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۳۴ (سورة الفرقان: ۲۱ تا ۳۴)

اور کہا ان لوگوں نے جو امید نہیں رکھتے تھے ہم سے ملنے کی کہ کیوں نہ اتارے گئے ہم پر فرشتے یا ہم دیکھ لیتے اپنے رب کو وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگے تھے اپنے دلوں میں اور انہوں نے حد سے بڑھ کر سرکشی کی جس دن وہ دیکھیں گے فرشتوں کو تو کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اس روز مجرموں کیلئے اور کہیں گے الٰہی ہم میں اور ان میں کوئی آڑ کردے رکی ہوئی۔ اور ہم متوجہ ہوں گے ان کے کاموں کی طرف جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے اور انہیں گرد وغبار

بنا کر اڑا دیں گے۔ اہل جنت کا اس دن بہت اچھا ٹھکانا ہوگا اور دوپہر کے وقت اچھی آرام کی جگہ ہوگی اور جس روز پھٹ جائے گا آسمان بادلوں کے ساتھ اور اتارے جائیں گے فرشتے گروہ در گروہ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہوگی اور وہ دن کافروں کیلئے بڑا مشکل ہوگا اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کاش میں نے اختیار کیا ہوتا رسول ﷺ کی معیت میں راستہ ہائے افسوس نہ بنایا ہوتا میں نے فلاں کو اپنا دوست واقعی اس نے بہکا دیا مجھے اس قرآن سے اس کے میرے پاس آ جانے کے بعد اور شیطان تو انسان کو بے مدد چھوڑنے والا ہے اور رسول ﷺ عرض کرے گا کہ میرے رب بلاشبہ میری قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے تھا اسی طرح ہم نے بنائے ہر نبی علیہ السلام کیلئے دشمن جرائم پیشہ لوگوں سے اور کافی ہے آپ ﷺ کا رب منزل مقصود تک پہنچانے والا اور مدد فرمانے والا۔ اور کہنے لگے کفار کیوں نہ اتارا گیا ان پر قرآن یکبارگی۔ اسی طرح ہم نے کیا تاکہ مضبوط کر دیں اس کے ساتھ آپ ﷺ کے دل کو اور اس لئے ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ اور نہیں پیش کریں گے۔ آپ ﷺ پر کوئی اعتراض مگر ہم لائیں گے آپ ﷺ کے پاس اس کا صحیح جواب اور عمدہ تفسیر۔ اور جو جہنم کی طرف ہانکے جائینگے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا ہوگا اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں منکرین کو جواب دیا گیا تمہارا یہ اعتراض احمقانہ ہے کہ یہ رسول ﷺ کھاتے ہیں، پیتے ہیں ہماری طرح اور بازاروں میں پھرتے ہیں ان کے ساتھ فرشتہ ان کی تائید کیلئے کیوں نہ بھیجا گیا۔ ان کو خزانہ کیوں نہ دیا گیا ان کے لئے باغ کیوں نہ بنایا گیا کہ وہ اس سے کھاتے فرمایا گیا کہ جن رسولوں علیہم السلام کو تم مانتے ہو اور وہ پہلے گذرے ہیں وہ بھی تو کھاتے تھے بازاروں میں پھرتے تھے۔ ان کو فرشتہ کی مدد کی کیا ضرورت ہے۔ مالک الملک قادرِ مطلق ہر وقت اپنے رسول ﷺ کا ساتھی اور نگہبان ہے۔ ان کو خزانہ و باغ کیا ضرورت ہے یہ زمین کے خزانوں کے مالک ہیں یہ جو چاہیں ان کو عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

اور انہوں نے تو ساری کائنات کو ان کے اشارے پر چلتے دیکھا ہے پھر بھی یہ منکرین بتوں کو پوجتے ہیں اور پہلے رسولوں علیہم السلام کو پوجتے ہیں ایک دن مقرر ہے کہ ان کو جمع کیا جائیگا اور جن کو یہ پوجتے ہیں ان کو بھی یعنی عزیر علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھر ان سے پوچھا جائیگا کیا تم نے ان کو اپنے پوجنے کیلئے کہا تھا یا یہ خود گمراہ ہوئے تو عرض کریں گے کہ اے اللہ پاک تو خوب جانتا ہے کہ ہم تو تیری عبادت کی تعلیم دیتے رہے۔ یہ ہمارے بعد گمراہ ہوئے عیش و عشرت میں مستغرق ہو کر تیرا ذکر بھولے اور گمراہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ اب بتاؤ تمہیں کون بچائے گا۔ تمہاری کون مدد کرے گا۔ انہوں نے تو تم کو جھٹلا دیا ہے۔ اس وقت ان کو آگ جہنم نظر آئے گی جو چنگاڑتی ہوگی اور پھر ان کو

زنجیروں میں جکڑ کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس میں جس سے بچنے کیلئے موت مانگیں گے لیکن اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے ساتھ آپ کو بتلایا تھا کہ یہ گمراہی اور پھر تباہی رسولوں علیہم السلام سے نسبت کی محرومی کی وجہ سے ہوئی شیطان ان پر قابض ہوا وہ ظلمت میں ڈوبے اور ان کے دل و دماغ نے کام چھوڑ دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔

آج کا فرمان الٰہی بھی انہی بدبختوں کے جواب میں ہے کہ جو کہتے تھے کہ کیوں نہ ہمارے پاس فرشتہ آیا یا خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بہت بڑے تکبر کی بات تھی۔ نہ یہ فرشتے کو دیکھ سکتے تھے نہ اللہ پاک کو اور پھر ان کی اہمیت کیا تھی کہ ان کی خوشامد کی جاتی۔ یہ فرشتے قیامت کے دن دیکھیں گے جب ان پر خوف طاری ہوگا ان کے سارے عمل اڑا دیئے جائیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلاموں کو اچھا ٹھکانا ملے گا اس دن آسمان پھٹ جائے گا فرشتے اتریں گے اللہ تعالیٰ رحمٰن کی بادشاہی ہوگی۔ اور منکرین کیلئے یہ سخت دن ہوگا۔ اس دن یہ پچھتائیں گے کہ کاش ہم شیطان کی نہ سنتے۔ اس وقت رسول پاک ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض ہوگی۔ کہ ان لوگوں نے قرآن پاک کی پرواہ نہ کی۔ ان کفار کا یہ بھی اعتراض تھا کہ یہ قرآن اکٹھا کیوں نہیں اتارا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ٹھہر ٹھہر کر اس لئے اتارا گیا کہ لوگ آسانی سے سمجھ سکیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ساتھ ہے۔ ان کے ہر اعتراض کا وہی جواب دے گا۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے جس طرح اس فرمان کو شروع کیا کہ اپنی شان اپنے رسول پاک ﷺ کے مقام اور اپنی کتاب کی عظمت بیان فرمائی۔ یہاں یہ بھی اس کی تفسیر بیان فرمائی کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتے رسول پاک ﷺ کی نسبت حاصل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی عظمت کو نہیں پہچانتے اور نہ ہی عمل کرتے ہیں۔ تو ان کے لئے انجام بھڑکتی آگ ہوگی۔ گویا نسبت رسولی ﷺ کا حکم دیا گیا کہ رسول پاک ﷺ کی نسبت حاصل کر کے اپنے دل و دماغ کو روشن کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کر سکو۔ اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یادِ الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۳ جولائی ۲۰۰۷ء

سورۃ الفرقان [۳۵۔۴۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ۚ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ
کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ﴿۳۶﴾ؕ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ
اٰیَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۚ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَیْنَ ذٰلِكَ کَثِیْرًا ﴿۳۸﴾
وَکُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَکُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَی الْقَرْیَةِ الَّتِیْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ
اَفَلَمْ یَکُوْنُوْا یَرَوْنَهَا ۚ بَلْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ
بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ کَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ
یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَکُوْنُ عَلَیْهِ وَکِیْلًا ۙ﴿۴۳﴾
اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۴﴾ ع

(سورۃ الفرقان: ۳۵ تا ۴۴)

اور بے شک ہم نے عطا فرمائی موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور مقرر کیا ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو وزیر پھر ہم نے حکم دیا دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو تو ہم نے ان کو بالکل برباد کر دیا۔ اور قوم نوح علیہ السلام کو یاد کرو جب انہوں نے جھٹلایا رسولوں علیہم السلام کو تو ہم نے انہیں غرق کر دیا۔ اور بنا دیا ہم نے ان کو دوسرے لوگوں کیلئے عبرت اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب اور یاد کرو قوم عاد اور ثمود اور اصحاب الرس اور ان کثیر التعداد قوموں کو جو ان کے درمیان گذریں حق سمجھانے کیلئے ہم نے بیان کیں ہر ایک کیلئے مثالیں اور ہم نے سب کو نیست و نابود کر دیا اور کئی بار گذرے ہیں یہ (مشرکین و منکرین) اس قصبہ کے پاس سے جس پر

پتھراؤ کیا گیا تھا بری طرح کیا وہ اسے نہیں دیکھا کرتے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ انہیں دوبارہ جینے کی امید نہیں تھی اور جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں کہ کیا یہ وہ صاحب ہیں جن کو خدا نے رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے قریب تھا کہ یہ شخص ہم کو بہکا دیتا اپنے خداؤں سے اگر ہم ثابت قدم نہ رہتے۔ یہ جان لیں گے جب عذاب دیکھ لیں گے کہ کون بھٹکا ہوا ہے راہِ راست سے کیا آپ ﷺ نے دیکھا ہے اس کو جس نے بنا لیا ہے اپنی خواہش کو اپنا خدا کیا آپ ﷺ اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے۔ کیا آپ ﷺ کا یہ خیال ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں یہ چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ یہ تو ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سنا کہ جو لوگ گمراہ ہیں اور امید نہیں رکھتے دوبارہ زندہ ہونے کی وہ بہت منکر ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ تھوڑے وقت کی بات ہے ان کا حساب ہو جائیگا قیامت کا وقت آئیگا اور ان کے لئے دردناک عذاب جس میں جھونک دیے جائیں گے اس وقت وہ فرشتے دیکھیں گے جن کی آمد کا یہ مطالبہ کرتے ہیں لیکن اس وقت وہ عذاب کے فرشتے دیکھیں گے جن کی آمد کا اب یہ مطالبہ کرتے ہیں لیکن اس وقت وہ ان کے عذاب کے فرشتے ہوں گے آسمان پھٹ جائیگا فرشتے اتریں گے اور اللہ رحمٰن کی حکومت کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہوگی۔ اس وقت منکرین افسوس کریں گے کہ کاش وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت حاصل کرتے اور شیطان کی ایما پر نہ چلتے جو اس وقت غائب ہو جائے گا اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلاموں کو جنت میں اعلیٰ مقام اور آرام میسر ہوگا۔ آپ کو بتایا تھا کہ عذاب شامتِ اعمال ہوگی اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کی نسبت کی برکت سے ہوگی۔

آج کے فرمان میں بھی اس حقیقت کی تاریخ دھرائی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام ہود علیہ السلام صالح علیہ السلام اور پھر ابراہیم علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام اور حضور پاک ﷺ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہم السلام بھیجے اور لوگوں کیلئے ہدایت کتابوں کے ذریعے عطا فرمائی جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام دیتے رہے۔ مگر بدنصیب ہمیشہ رسولوں علیہم السلام سے مذاق کرتے رہے۔ اور یہ اطاعت سے انکار کرتے رہے۔ باوجود اس بات کے کہ وہ ان برباد بستیوں سے گذرتے بھی رہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بغاوت کی وجہ سے تباہ اور برباد کیں۔ پھر بھی ہدایت سے محروم رہے۔ اور آخری رسول ﷺ جو ان کو یہ ساری حقیقت بتاتے رہے ان سے بھی مذاق کرتے رہے۔ اور شیطان کی ایما پر اللہ تعالیٰ کے بغیر اور معبود بنائے جن کی کوئی حقیقت نہ تھی اور اپنی خواہشات کو بھی اپنا معبود بنا لیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے حکم کو چھوڑ کر شیطان کی ایماء پر چلتے

رہے۔ ان کا انجام دونوں جہانوں میں تباہی اور بربادی ہے اور یہ گمراہی اور بربادی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی ہدایت چھوڑ کر شیطان کا راستہ اختیار کیا اور اس لئے وہ نسبت رسولی ﷺ سے محروم رہے۔ ان کے دل و ماغ روشنی سے محروم ظلمت میں ڈوبے رہے جس سے وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کھو بیٹھے۔ اس لئے یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ نجات ان ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ جن کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں اور دل و دماغ ان کے روشن ہوتے ہیں جنہیں نسبت رسولی ﷺ حاصل ہوتی ہے۔ یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینوں کو صاف کر کے اس کے قابل بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۰ جولائی ۲۰۰۷ء

سورۃ الفرقان [۴۵۔۶۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ إِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۴۵ ثُمَّ
قَبَضْنٰهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيرًا ۴۶ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ
نُشُورًا ۴۷ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا ۴۸
لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۴۹ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۖ
فَأَبٰى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۵۰ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۵۱ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ
بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا ۵۲ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا
وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ۵۳ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۵۴ وَيَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيرًا ۵۵ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّ
نَذِيرًا ۵۶ قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَآءَ أَنْ يَّتَّخِذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا ۵۷ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ
الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۚ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوبِ عِبَادِهٖ خَبِيرًا ۵۸ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيرًا ۵۹ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا
لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۶۰ (سورۃ الفرقان: ۴۵ تا ۶۰)

کیا آپ ﷺ نے نہیں دیکھا اپنے رب کی طرف سے کیسے پھیلا دیتا ہے سایہ کو اور اگر چاہتا تو بنا دیتا اس کو ٹھہرا ہوا پھر ہم نے بنا دیا آفتاب کو اس پر دلیل پھر ہم سمیٹتے جاتے ہیں سایہ کو اپنی طرف آہستہ آہستہ اور وہی ہے جس نے بنایا ہے تمہارے لئے رات کو لباس اور نیند کو باعث راحت اور بنا دیا دن کو دوڑ دھوپ کا وقت اور وہی ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں

کو خوشخبری دینے کیلئے اپنی رحمت سے پہلے اور ہم اتارتے ہیں آسمان سے پاکیزہ پانی تا کہ ہم زندہ کر دیں اس پانی سے غیر آباد جگہ کو اور ہم پلائیں یہ پانی اپنی مخلوق سے کثیر التعداد مویشیوں اور انسانوں کو اور ہم بانٹتے اور پھیرتے رہتے ہیں بارش کو لوگوں کے درمیان تا کہ وہ غور و فکر کریں پس انکار کر دیا اکثر لوگوں نے مگر یہ کہ وہ ناشکر گذار بن گئے اور اگر ہم چاہتے تو بھیجتے ہر بستی میں ایک ڈرانے والا پس کافروں کی پیروی نہ کرو اور اس قرآن سے ان پر جہاد کرو بڑا جہاد اور اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ملے ہوئے رواں کیے دو سمندر یہ ایک بہت شیریں ہے اور یہ دوسرا سخت کھاری اور بنا دی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان کے درمیان آڑ اور مظبوط رکاوٹ اور وہی ہے جس نے پیدا فرمایا انسان کو پانی سے اور بنا دیا اسے خاندان والا اور سسرال والا اور آپ ﷺ کا رب بڑی قدرت والا ہے۔ اور پوجتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ان بتوں کو جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں انہیں اور نہ نقصان اور کافر اپنے رب کے مقابلے میں شیطان کا مددگار ہوتا ہے۔ اور ہم نے نہیں بھیجا آپ ﷺ کو مگر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔ آپ ﷺ فرما دیں میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ اجرت مگر یہ کہ جس کا جی چاہے وہ اپنے رب کا راستہ اختیار کرے۔ اور آپ ﷺ بھروسہ کریں ہمیشہ زندہ رہنے والے پر جسے کبھی موت نہیں آ سکتی اور اس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کریں۔ اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر دار ہونا کافی ہے۔ جس نے پیدا فرمایا زمین اور آسمانوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ متمکن ہوا عرش پر وہ رحمٰن ہے سو پوچھ اس کے بارے میں کسی واقفِ حال سے اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو وہ پوچھتے ہیں۔ کہ رحمٰن کون ہے کیا ہم سجدہ کریں اس کو جس کے متعلق تم ہمیں حکم دیتے ہو۔ اور وہ زیادہ نفرت کرنے لگتے ہیں۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے کبھی اپنی مخلوق کو اکیلے نہیں چھوڑا کہ شیطان انہیں گمراہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے شروع آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام ہود علیہ السلام صالح علیہ السلام پھر آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا رسول ﷺ بنا کر مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا اور ساتھ کتب سماوی عطا فرمائیں۔ جو رسولوں علیہم السلام نے پڑھ کر سنائیں اور نور نبوت سے اپنے غلاموں کو پاک بھی کیا۔ لیکن جو بد بخت رسول ﷺ کی اطاعت سے باغی رہے وہ نسبت رسولی ﷺ کی ضیا پاشی سے محروم رہے۔ اور شیطان کے غلبہ کی وجہ سے ظلمت میں ڈوب گئے انکے عقل، دماغ، دل، آنکھوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رسولوں علیہم السلام کی تبلیغ اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی کھلی ہدایت کے علاوہ جن راستوں پر یہ تجارت کیلئے سفر کرتے ہیں وہاں وہ کھنڈرات اور تباہی کے نشان موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گواہی دے رہے ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسولوں علیہم السلام سے

بغاوت کی وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہوئے ان پر آسمان سے آگ برسی، پتھر برسے، ان کی بستیوں کو الٹ دیا گیا۔ اور انہیں نیست و نابود کر دیا گیا مگر پھر بھی ظلمت میں ڈوبے رہے اور ہدایت حاصل نہ کر سکے۔ گویا یہ تعلیم دی گئی کہ اگر نسبت رسولی ﷺ حاصل نہ ہو تو دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کر سکتے اور دونوں جہانوں میں رسوا اور ذلیل ہوتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہونے کیلئے نسبت رسولی ﷺ از حد ضروری ہے۔

آج کا فرمان الٰہی اللہ تعالیٰ کی شان اس کے قدرت اس کی توحید اس کی تخلیق کا بیان ہے۔ تاکہ مخلوق ہدایت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسولِ پاک ﷺ کے غلام بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں کھول کر دیکھو۔ تمہاری چاروں اطراف تمہارے اوپر اور تمہارے پاؤں کے نیچے کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی اس کی تخلیق اس کی توحید اور اس کے رحم و کرم کی گواہی دے رہا ہے۔ اس کی ربوبیت کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ زمین و آسمان اور ان میں جو کچھ ہے سب اسی کی پیدا کردہ ہے۔ اور تمہاری خدمت کیلئے ہے اور تم کو اپنی عبادت کیلئے بنایا ہے۔ سائے کا گھٹنا اور بڑھنا سورج کا طلوع اور غروب ہونا دن اور رات کا بدلنا کس کے حکم سے ہے۔ اور کتنے فائدے تمہارے لئے سمیٹے ہوئے ہے۔ اگر سایہ ہی رہتا تو دنیا برف بن جاتی کوئی ذی روح زندہ نہ رہ سکتا اگر سورج ہی رہتا تو ہر چیز جل کر فنا ہو جاتی۔ اگر رات ہی رہتی تو تمام کام نامکمل ہوتے۔ اگر دن ہی رہتا تو تمہارا آرام ختم ہو جاتا۔ بارش نہ آسمان سے برستی تو زمین مردہ ہو جاتی تم پیاسے مرجاتے اگر ہوائیں نہ ہوتیں تو بادل کو کون ضرورت کی جگہ برسنے کیلئے لے جاتا۔ میٹھے اور کھاری پانی کس نے پیدا کئے اور ان کو کون (اکھٹے ہوتے ہوئے بھی) ملنے سے روکتا ہے۔ ان کے بے شمار فوائد کی تحقیق کرو۔ تمہاری عقل دھنگ رہ جائیگی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود ان سے فائدہ اٹھانے کے باوجود تم اپنے دشمن شیطان اور اس کے پیروکارون کی ایما پر انکار کرتے ہو۔ اور ایک معبود وحدہٗ لاشریک کی بجائے کئی خدا بناتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تمہاری بہتری کے لئے تمہیں ہدایت دے رہے ہیں۔ تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے بلکہ وہ تم کو اپنے خالق کی طرف متوجہ کر رہے ہیں جس نے یہ سب کچھ تمہارے لئے تخلیق کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس سے پوچھو یہ رحم کرنے والا کون ہے تاکہ تم کو ہدایت نصیب ہو۔ عجیب بات ہے اسی رحم کرنے والے کا انکار کرتے ہو اور ہدایت حاصل کرنے کی بجائے اور مردود ہوتے ہو۔ بات در اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے تمہارے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ نہ

Digitised By eGangotri

تمہاری آنکھیں کام کررہی ہیں نہ دل ودماغ یہ لوگ شیطان کے قبضے میں ہونے اوراس کی ایماپر چلنے کی وجہ سے اپنے دونوں جہانوں کوخراب کررہے ہیں۔ اوردردناک عذاب کے حقدار بن رہے ہیں اس ساری مصیبت سے چھٹکارے کا واحد ذریعہ اللہ پاک اوررسول پاک ﷺ کی غلامی ہے۔ یہی وہ نسبت ہے جس سے تمہارے دل ودماغ روشن ہوجائیں گے اورشیطان لعین سے تم کونجات حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کواس کے احسانوں کوپہچان کراس کی عبادت اسکی بندگی میں زندگی گذارسکوگے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں یہاں نسبت رسولی ﷺ کے فوائداورضرورت بتاکراسے حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اوراسے حاصل کرنے کیلئے یادالٰہی سے سینے صاف کرائے جاتے ہیں یہ محفل اسی غرض کیلئے ہے یہی مدعاسامنے رکھ کرشروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِنظیریہ شریف پڑھائے گئے اوردعاہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضوروالاشان پیرصاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۷ جولائی ۲۰۰۷ء

سورۃ الفرقان [۶۱۔۷۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا (۶۱) وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ
الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا (۶۲) وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (۶۳) وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (۶۴) وَ الَّذِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵) اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ
مُقَامًا (۶۶) وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (۶۷) وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ
اَثَامًا (۶۸) یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا (۶۹) اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (۷۰) وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ
یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا (۷۱) وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (۷۲) وَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا (۷۳) وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (۷۴) اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ
فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًا ۙ (۷۵) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (۷۶) قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا
دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا (۷۷) (سورۃ الفرقان: ۶۱ تا ۷۷)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے بنائے ہیں آسمان میں برج اور بنایا ہے اس میں سورج اور چمکتا ہوا چاند اور وہی ہے جس نے بنایا ہے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا۔ اسکے لئے جو چاہتا ہے کہ وہ نصیحت قبول کرے یا

چاہتا ہے کہ شکر گذار بنے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستہ آہستہ اور جب گفتگو کرتے ہیں ان سے جاہل تو وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ تم سلامت رہو۔ اور جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے اور جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب دور فرما دے ہم سے عذاب جہنم بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک ہے۔ بے شک وہ بہت برا ٹھکانہ اور بری جگہ ہے۔ اور جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی اور نہ کنجوسی کرتے ہیں ان کا خرچ اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور جو لوگ نہیں پوجتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور خدا کو اور نہیں قتل کرتے اس نفس کو جن کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو یہ کام کرے تو وہ پائے گا سزا۔ بڑھا دیا جائیگا اس کے لئے عذاب روز جزا اور ہمیشہ رہے گا اس میں ذلیل وخوار ہو کر مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو اس نے رجوع کیا اللہ تعالیٰ کی طرف جیسے رجوع کا حق ہے۔ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب گذرتے ہیں کسی لغو چیز کے پاس سے تو بڑے باوقار ہو کر گذر جاتے ہیں اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیات سے تو نہیں گر پڑتے ان پر بہرے اور اندھے ہو کر اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب رحمت فرما ہم پر ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور بنا ہمیں پرہیزگاروں کے لئے پیشوا یہی وہ خوش نصیب ہیں جن کو ملے گا جنت میں بالا خانہ انکے صبر کے بدلے اور ان کا استقبال کیا جائے گا وہاں دعا اور سلام سے وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس میں بہت ہی عمدہ ٹھکانا اور قیام کی جگہ۔ آپ ﷺ فرمادیں کیا پرواہ ہے تمہاری تمہارے رب کو اگر تم اس کی عبادت نہ کرو پس تم نے جھٹلانا شروع کردیا۔ تو اب ہوگا وہ عذاب جو تم سے لپٹ جائیگا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان فرمائی کہ جس اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے تمہیں کہا جاتا ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی تخلیق، توحید، ربوبیت اور رحم وکرم کی گواہی دیتا ہے اور جہاں میں دیکھو آسمان، زمین، سورج، چاند ستارے، پہاڑ، خشکی، دریا، ہوا، بارش، پھل اور پھول ہر چیز اس نے ان کی خدمت کیلئے بنائی ہے۔ اس لئے ہر وقت اس کے خوف، محبت، احسان مندی اور غلامی میں رہنا چاہیے۔ اور اس کے بغیر کسی کو اس کا شریک نہ صفات میں نہ ذات میں بنانا چاہیے لیکن یہ حقیقت وہی سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جن کے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں۔ یہی نسبتِ رسولی ﷺ ہے اور جو اس روشنی سے محروم ہوتے ہیں وہ شیطان کے قبضے میں

آ کر ظلمت میں ڈوب جاتے ہیں نہ ان کی عقل کام کرتی ہے نہ بصارت۔

آج کے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف بیان کی ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے بن جاتے ہیں وہ کیسے ہوتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں۔ ان کا صلہ وانعام کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف میں رہتے ہیں ان میں نہ تصنع نہ غرور ہوتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ اپنے اللہ پاک کے بندے اسکے محبوب پاک ﷺ کے غلام ہیں بڑے نرم طریقہ سے زمین پر چلتے ہیں نہ ان میں غرور اور تکبر ہوتا اور نہ اکڑ، ان کی چال سے ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی کے محکوم ہیں یہ سچ کے پیکر ہیں یہ لوگ جب دوسرے لوگ آرام سے سوئے ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں سجود اور قیام میں مست ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے اور اسکی رضا اور پناہ مانگتے ہیں۔ یہ لوگ نہ فضول خرچ ہوتے ہیں اور نہ بخیل بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب کچھ خرچ کر کے بھی کم سمجھتے ہیں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مومن کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ نہ کر سکے تو بھی پریشان ہوتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے راستے بہت کچھ کر دے تب بھی کم سمجھتا ہے کہ اس سے اور زیادہ میں نے کیوں نہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ کسی کو نہ مارتے ہیں نہ تکلیف دیتے ہیں یہ برائی سے بچتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جو اس طرح کرے گا قیامت کے دن اس سے حساب ہوگا اور اسے عذاب دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گذارتے ہیں اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے اور یہ توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ انکے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ جب کوئی شخص گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور وہ توبہ پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو اس کے نامہ اعمال سے نکال دیتا ہے لوگوں کے دلوں سے اس کی برائی مٹا دی جاتی ہے اور اگر وہ مسلسل توبہ پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدلا کر اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ عشاء کی نماز مسجد میں پڑھ کر گھر آئے تو انہوں نے دیکھا ایک عورت دروازہ پر کھڑی ہے۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ مجھ سے گناہ ہوا جس سے بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس بچے کو بھی قتل کر دیا ہے کیا اب میرے لئے معافی ہے ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا ہرگز نہیں تو دوہرے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوئی ہے۔ وہ عورت روتی ہوئی واپس چلی گئی۔ نماز فجر کے بعد ابو ہریرہ حضور نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا معاملہ

عرض کیا حضور پاک ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ تم نے بہت برا کیا۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں سنا کہ توبہ کرنے والے کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور اس پر قائم رہنے والے کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بہت پریشان ہوئے اور گلی کوچوں میں اس عورت کو تلاش کرنا شروع کیا آخر اسے پالیا اور نبی پاک ﷺ کا فرمان اسے سنا دیا وہ عورت سجدہ میں گر گئی اور بہت روئی اور کہا اے اللہ تعالیٰ تیرا بہت شکر ہے کہ تو نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اسی طرح ایک بوڑھا شخص لاٹھی کے سہارے مشکل سے چل کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ساری زندگی گناہوں میں ڈوبی ہوئی ہے میرے اتنے گناہ ہیں کہ اگر ان کو ساری مخلوق خدا پر ڈالا جائے تو وہ بھی ڈوب جائیں گے۔ کیا میری مغفرت ہو سکتی ہے۔ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسلام قبول کیا اس نے عرض کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ﷺ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جا تمہارے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔ اور اپنے زیر اثر اہل خاندان بیوی بچے بمعہ سب چیزوں کے اللہ تعالیٰ کی غلامی اور حفاظت میں دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے۔ کہ اے اللہ پاک ان کو پرہیزگار بنا اپنا غلام بنا تا کہ قیامت کے دن یہ سب میرے ساتھ تیرے غلاموں میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔ اور جو لوگ ان احکام پر عمل نہیں کرتے انہیں عذاب عظیم میں گرفتار کرتا ہے۔

سامعین کرام غور سے سارا فرمان سنو تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو بندہ بن جاتا ہے۔ اس کے اقوال افعال کردار گمراہوں سے مختلف ہوتے ہیں اور وہ باوقار ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ وہی بنتا ہے جو دولت نسبت رسولی ﷺ سے مستفیض ہوتا ہے۔ یہ وہ دولت ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے اپنے سینے صاف کرتے ہیں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳ اگست ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۱۔۹]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٣ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝٤ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ (سورۃ الشعراء: ا تا ۹)

طا، سین، میم۔ یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی کہیں آپ ﷺ اپنے آپ کو ختم نہ کر دیں اس غم میں کہ وہ ایمان نہیں لا رہے۔ اگر ہم چاہیں تو اتاریں آسمان سے ایسی نشانی پس ہو جائیں ان کی گردنیں اسکے آگے جھکی ہوئی اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی تازہ نصیحت رحمٰن کی جانب سے مگر یہ کہ وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ تو بے شک انہوں نے جھٹلایا سو عنقریب مل جائیں‌گی انہیں خبریں اس امر کی جس کے ساتھ وہ مذاق کیا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا زمین کو کہ کتنی کثرت سے ہم نے اگائے ہیں اس میں ہر طرح کے مفید پودے۔ بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور بے شک آپ ﷺ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کون ہوتے ہیں ان کے اعمال افعال اور کردار کیسے ہوتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کیا صلہ عطا فرماتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح بنتے ہیں۔ ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو روشن کرنے والا چراغ بنایا جو آسمان کے برج سے آ کر زمین میں اللہ تعالیٰ کے نور کی شعاعوں سے اللہ تعالیٰ کی اس پاک مخلوق کو منور کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ نسبت قائم کرتے ہیں یہ لوگ ظلمت سے نکل کر نور علیٰ نور ہو جاتے ہیں ان پر شیطان کا زور نہیں چلتا نہ ہی شیطان انہیں گمراہ کر سکتا ہے۔ یہ لوگ

ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہوتے ہیں راتیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گذارتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے وہ اکڑ کر زمین میں نہیں چلتے ان کی چال میں غرور و تکبر نہیں ہوتا۔ جب ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے نیکیوں میں تبدیل فرما دیتا ہے یہ لوگ خود بھی اللہ تعالیٰ کی محبت میں زندگی گذارتے ہیں اور اپنی بیویوں اور بچوں سے بھی اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور عبادت چاہتے ہیں اور اللہ پاک سے ان کی مغفرت اور بہتری چاہتے ہیں تا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں۔

آج کے فرمان الٰہی میں نبی پاک ﷺ کو تسلی دی گئی کیونکہ حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی اس اشرف مخلوق کی بھلائی اتنی عزیز ہے کہ حضور ﷺ نہیں چاہتے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوں اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بہت محبت ہے۔ وہ دن رات لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام سنانے سمجھانے اور اپنی نسبت سے ان کو منور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جو بد بخت ہوتے ہیں وہ نسبت سے منہ موڑ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام سے مذاق کرتے اور شیطان کی ایما پر چل کر ظلمت میں ڈوب جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ آپ غم نہ کریں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ سارے مجبور ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نشانیاں دکھا کر ڈرا کر سمجھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے دونوں راستے رکھ دیئے ہیں۔ آپ ﷺ کو دی گئی کتاب کو ان کی ہدایت کیلئے دیا ہے اگر پھر بھی یہ غلط راستے پر چلتے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے آپ ﷺ کیوں اپنے آپ کو تکلیف دیتے ہیں۔ یہ خود اندھے، بہرے بنے ہوئے ہیں کائنات کا ذرہ ذرہ ان کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق، توحید، ربوبیت، رحم و کرم کا درس دے رہا ہے۔ لیکن شیطان کی ایما پر یہ ظلمت میں ڈوبے چلے جاتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عمل ہے اللہ تعالیٰ تو ہر طریقہ سے ان پر رحم فرما رہا ہے اور آپ ﷺ ہر طریقہ سے ان کو سمجھا رہے ہیں تو سامعین کرام یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اس مخلوق کو اس وقت نجات ہوگی کہ جب یہ جو ظلم اپنے آپ پر کر رہے ہیں اس سے بچیں گے اور یہ اس وقت انہیں میسر ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ سے اپنی نسبت قائم کریں گے کیونکہ اس نسبت سے ہی ان کے دل و دماغ روشن ہونگے اور راہ راست پر چل سکیں گے اسی نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہی ہم یہاں بیٹھ کر سینوں کو یاد الٰہی سے پاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب شروع کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۰ اگست ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۱۰۔۳۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝۱۱ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ ۝۱۲ وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝۱۳ وَ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۚ ۝۱۴ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝۱۵ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ۝۱۶ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ۝۱۷ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ ۝۱۸ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ؕ ۝۲۰ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۱ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ۝۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۳ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۲۴ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۶ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝۲۷ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۸ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝۲۹ قَالَ اَوَ لَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۚ ۝۳۰ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۱ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۚۖ ۝۳۲ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۳۳ ع (سورۃ الشعراء: ۱۰تا۳۳)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ علیہ السلام کو ندا کی کہ جاؤ ظالم لوگوں کے پاس یعنی قوم فرعون کے پاس کیا وہ نہیں ڈرتے آپ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور گھٹتا ہے میرا سینہ اور نہیں

چلتی میری زبان سو وحی بھیج ہارون کی طرف اور ان کا میرے ذمہ ایک جرم بھی ہے اس لئے میں ڈرتا ہوں وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا پس تم دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہر بات سننے والے ہیں۔ تو دونوں جاؤ فرعون کے پاس اور اسے کہو کہ ہم دونوں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا کہ بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو فرعون نے کہا موسیٰ علیہ السلام کیا ہم نے تم کو پالا نہیں تھا اپنے یہاں جبکہ تو بچہ تھا اور بسر کیے تو نے ہمارے پاس اپنی عمر کے کئی سال اور تو نے ارتکاب کیا اس فعل کا جس کا تو نے ارتکاب کیا اور تو بڑا احسان فراموش ہے۔ آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نے ارتکاب کیا تھا اس کا اس وقت جبکہ میں ناواقف تھا تو میں بھاگ گیا تھا تمہارے ہاں سے جبکہ میں تم سے ڈرا پس بخش دیا مجھے میرے رب نے حکم اور بنا دیا مجھے رسولوں علیہم السلام سے اور یہ نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتلاتا ہے حالانکہ تو نے غلام بنا رکھا ہے نبی اسرائیل کو فرعون نے پوچھا کیا حقیقت ہے سارے جہانو کے رب کی آپ علیہ السلام نے فرمایا سارے جہانوں کا رب وہ ہے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے۔ اگر تم یقین کرتے ہو فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے کہا کیا تم سن نہیں رہے۔ آپ علیہ السلام نے کہا جو تمہارا بھی مالک ہے اور تم سے اگلے تمہارے باپ دادوں کا بھی فرعون بولا بلاشبہ تمہارا یہ رسول جو بھیجا گیا ہے تمہاری طرف یہ تو دیوانہ ہے آپ نے کہا جو مشرق و مغرب کا رب ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو۔ اس نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو خدا بنایا تو میں تم کو ضرور قید خانہ میں داخل کردونگا آپ علیہ السلام نے کہا کہ اگر چہ میں تیرے پاس کوئی روشن دلیل لاؤں۔ کہا (فرعون نے) کہ لاؤ اگر تم سچے ہو پس آپ علیہ السلام نے ڈالا اپنا عصاء تو اسی وقت وہ صاف اژدھا بن گیا اور آپ علیہ السلام نے باہر نکالا اپنا ہاتھ تو یک لخت وہ سفید ہو گیا دیکھنے والوں کیلئے جگمگانے لگا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اپنے محبوب پاک ﷺ کو تسلی دی گئی اس کا بیان ہوا نبی پاک ﷺ لوگوں کی گمراہی دیکھ کر بہت غمزدہ ہوتے تھے۔ کہ حضور ﷺ ان کو اس اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے جس کے پاس دونوں جہانوں کی نعمتیں ہیں تو یہ الٹا مخالفت کرتے ہیں۔ مذاق کرتے ہیں اور تباہی کی طرف جارہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ﷺ غمزدہ نہ ہوں یہ کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو ایسا ڈرائے کہ دوبارہ ان کی گردنیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں مگر اللہ تعالیٰ نے دونوں راستے ان کے سامنے رکھ دیئے ہیں ایک اللہ کریم کی طرف کا اور دوسرا جہنم کی طرف کا ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے کے فوائد بتائے گئے آپ ﷺ نے ان کو اچھے طریقہ سے

سمجھا دیئے ہیں اور اگر پھر بھی یہ جہنم کے راستہ پر چلتے ہیں تو یہ ان کا عمل ہے۔ جس کا بدلہ یہ پالیں گے۔ آپ ﷺ کو غم کی ضرورت نہیں آپ ﷺ نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا اسی تسلی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو گذشتہ تاریخ سنائی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جن کو یہی یہودی مانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ گمراہ ہو گیا ہے۔ اپنے آپ کو خدا کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ وہ مجھے جھٹلائے گا اور ہو سکتا ہے قتل کر دے کیونکہ میرے ہاتھ سے ایک قبطی قتل ہوا تھا۔ میرا سینہ بھی تنگ ہے اور میری زبان میں روانی بھی نہیں آپ ہارون کو بھی رسالت عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ دونوں اور فرعون کو بتاؤ کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے اور ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں تمہیں اپنی نشانیاں بھی دیتا ہوں جو تمہاری رسالت کے ثبوت ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے کی طرف سے تمہارے پاس آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور خدائی کا دعویٰ چھوڑ دو اس نے کہا کہ تم کو میں نے پالا بڑا کیا اور تم نے ایک قبطی کو بھی مارا اب تم ہمارے مقابلہ میں آ گئے ہو کون ہے تمہارا خدا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو زمین اور آسمان کا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اس نے کہا کیا ثبوت ہے تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصاء جو آپ کو معجزہ کے طور پر دیا گیا تھا زمین پر پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا۔ فرعون اور اس کے درباری ڈر کر بھاگ گئے تو آپ نے پھر پکڑا تو اسی طرح عصاء بن گیا پھر اپنے ہاتھ کو جیب میں ڈالا اور نکالا تو وہ چاندی کی طرح چمکنے لگا اس قصہ کا باقی حصہ اگلے فرمان میں آپ سنیں گے یہاں یہ بات سمجھنے والی ہے کہ حضور ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔ یہ لوگ آپ ﷺ سے پہلے رسولوں علیہم السلام کے ساتھ بھی گستاخی کرتے رہے اور تکذیب کرتے رہے اور گمراہ ہوئے اب آپ پریشان نہ ہوں یعنی یہ فرمان بھی یہی ہدایت دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نسبت ہی ہمیشہ کامیابی کا سبب ہوئی اور جو اس سے محروم ہوئے وہ تباہ و برباد ہوئے۔ یہی نسبت رسولی ﷺ ہماری آرزو ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یاد الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ١٧ اگست ٢٠٠٧ء

سورۃ الشعراء [۳۴_۵۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ
وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ (سورۃ الشعراء: ۳۴ تا ۵۱)

فرعون نے اپنے آس پاس بیٹھنے والے درباریوں سے کہا واقعی یہ ماہر جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو اپنے ملک سے اپنے جادو کے زور سے تمہاری کیا رائے ہے بولے مہلت دو اسے اور اس کے بھائی کو اور بھیج دو شہروں میں ہرکارے تاکہ وہ لے آئیں تمہارے پاس تمام ماہر جادوگروں کو۔ الغرض جمع کر لئے گئے سارے جادوگر مقررہ وقت پر ایک خاص دن اور کہہ دیا گیا لوگوں سے کہ تم اکھٹے ہو شاید ہم پیروی کرتے رہیں جادوگروں کی اگر وہ غالب آ جائیں۔ جب حاضر ہوئے جادوگر تو انہوں نے فرعون سے پوچھا کیا ہمیں کوئی انعام بھی ملے گا اگر ہم غالب

آ جائیں۔ تو اس نے کہا ہاں ضرور ملے گا تو تم اس وقت میرے مقربین میں شامل ہو جاؤ گے موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا پھینکو جو تم پھینکنے والے ہو۔ تو انہوں نے پھینکیں اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں اور کہا فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی یقیناً غالب آئیں گے پھر پھینکا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا تو وہ یکا یک نگلنے لگا جو فریب انہوں نے بنا رکھا تھا پس گر پڑے جادوگر سجدہ میں اور کہا انہوں نے ہم ایمان لائے عالمین کے پالنے والے پر جو رب ہے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا۔ فرعون نے کہا کہ کیا تم اس پر ایمان لائے ہو قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ ابھی تم کو معلوم ہو جائیگا میں ضرور کاٹ دوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمت کے اور میں تم سب کو سولی چڑھا دوں گا۔ انہوں نے جواب دیا ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹیں گے ۔ ہمیں امید ہے کہ بخش دے گا ہمارا رب ہماری خطائیں کیونکہ ہم پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ نبی پاک ﷺ کو تسلی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنایا۔ کہ یہ لوگ آپ ﷺ سے ہی بغاوت اور مخالفت نہیں کرتے یہ پہلے رسولوں علیہم السلام کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتے رہے۔ اور بغاوت کرنے والے تباہ و برباد ہوئے۔ دونوں جہانوں میں کامیاب صرف وہی لوگ ہوئے جنہوں نے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت اختیار کی موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہی دیکھ لو کس طرح موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس گئے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں لے کر۔ لیکن پھر بھی وہ اور اس کی قوم ایمان نہ لائی بلکہ آپ کو جادوگر کہہ کر حکم دیا کہ سارے جادوگر جمع کرو۔

آج کا فرمان الٰہی یہاں سے شروع ہوا سارے شہر کے جادوگر جمع ہوئے اور ان سے فرعون نے بہت بڑے انعام کا وعدہ بھی کیا جب مقابلہ میں نکلے تو انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں جو سانپ بن گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصا کو پھینکا جو اژدھا بن گیا اور جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل گیا۔ جادوگر سمجھ گئے کہ یہ جادوگر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا رسول علیہ السلام ہے جس کے معجزے کے سامنے ہمارے جادو فیل ہو گئے ہیں۔ تو وہ فوراً ایمان لے آئے۔ اور سجدہ میں گر پڑے اور اعلان کر دیا کہ ہم رب العالمین پر جو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا رب ہے اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس پر فرعون سیخ پا ہو گیا اور الزام لگایا کہ تم پہلے سے آپس میں ملے ہوئے ہو، اور یہ تمہارا سب سے بڑا جادوگر ہے۔ تم نے میری اجازت کی پرواہ نہیں کی اور پہلے ہی ایمان لے آئے تو میں تم کو اس کی بہت سخت سزا دوں گا تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمت کے کاٹ کر تم کو سولی پر چڑھا دونگا جادوگروں نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں۔ ہم تو اپنے رب کے ساتھ ملیں گے جو ہمارے گنا معاف کرے گا۔ اور ہم ایمان لانے والے صف اول کے مسلمان ہونگے

اس سے آگے کا حصہ دوسری محفل میں سنایا جائیگا۔

یہاں یہ قیمتی بات سمجھنے والی ہے۔ کہ جادوگر جوانتہائی ذلیل۔ اور ذلیل کام کرنے والے ہوتے ہیں اور طمع سے لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ جس طرح ان جادوگروں نے فرعون سے معاوضہ کا سوال کیا تھا۔ ایک دم کس طرح بدل گئے۔ کہ دنیا کی عظیم مخلوق بن گئے اور بادشاہ کے سامنے جو کہ خدا بنا ہوا تھا۔ ذرہ خوف نہ کیا بلکہ موت اور اذیت ناک موت سے بھی نہ ڈرے یعنی ہاتھ پاؤں کٹ جانے اور سولی پر چڑھ جانے کو اپنی کامیابی سمجھا اور خوشی کا اظہار کیا صاف ظاہر ہے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی طاقت مل گئی وہ طاقت جس نے ظالم بادشاہ کے خوف سے آزاد کر دیا شیطان کے ورغلانے سے محفوظ کر دیا وہ طاقت کیا تھی۔ دل و دماغ کی روشنی جس سے حقیقت عیاں ہوگئی۔ اور وہ روشنی کس طرح اور کیوں ان کو حاصل ہوئی۔ نسبت رسولی ﷺ سے جونہی انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو پہچانا تو موسیٰ علیہ السلام کے رب کو پہچانا اور اس طرح اپنے رب کو پہچان لیا پھر کیا دیر ہو سکتی تھی بندگی کی ساری منزلیں طے ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول علیہ السلام کے غلام بن گئے۔ دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہو گئے۔ یہی وہ نسبت رسولی ﷺ ہے جس کے ہم خواہاں ہیں اور جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۴ اگست ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۵۲_۶۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ (۵۲) فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ (۵۳) اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ (۵۴) وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ (۵۵) وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ (۵۶)
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (۵۷) وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ (۵۸) كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (۵۹)
فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ (۶۰) فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ (۶۱) قَالَ كَلَّا
اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ (۶۲) فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ
فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ (۶۳) وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ (۶۴) وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ (۶۵)
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ (۶۶) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۶۷) وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (۶۸) (سورۃ الشعراء: ۵۲تا۶۸)

اور ہم نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے جاؤ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائیگا پس بھیجے فرعون نے سارے شہر میں ہرکارے بھیجے کہ یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں اور انہوں نے ہمیں سخت برافروختہ کردیا ہے۔ بے شک ہم سب بہت محتاط ہیں۔ سو ہم نے نکالا ان کو باغوں سے چشموں اور خزانوں اور محلات سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان کو تمام چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پس وہ ان کے تعاقب میں نکلے اشراق کے وقت۔ پس جب ایک دوسرے کو دیکھ لیا دونوں گروہوں نے تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والے کہنے لگے ہم تو یقیناً پکڑے گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور میری راہنمائی فرمائے گا۔ پس ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ضرب لگاؤ اپنے عصا سے سمندر پر تو سمندر پھٹ گیا اور ہوگیا ہر حصہ پانی کا بڑے پہاڑ کی طرح

اور ہم نے قریب کر دیا وہاں دوسرے فریق کو اور ہم نے بچالیا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمرائیوں کو پھر ہم نے غرق کر دیا دوسرے فریق کو اس واقعہ میں نشانی ہے لیکن ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اور بے شک آپ ﷺ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے نسبت رسولی ﷺ کی عظیم برکت دیکھی جس نے ذلیل جادوگروں کو بندگی کے اعلیٰ مقام پر پہنچادیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر چیز قربان کرنا انسان اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ اپنی طرف سے فرعون نے نہایت ہی اذیت ناک سزا جادوگروں کو دینا چاہی یعنی مخالف سمت کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر چڑھانا۔ مگر ان اللہ تعالیٰ کے بندوں، نسبت رسولی ﷺ سے روشن دل والوں کو ڈر کی بجائے خوشی ہوئی کہ ہم اس موت سے یکدم اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائینگے۔ اور ہمارا اللہ تعالیٰ ہمارے گذشتہ گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

آج کا فرمان الٰہی یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ فرعون نے جادوگروں کو تو پھانسی دیدی (جو کہ اس وقت اعلیٰ مقام والے مومن تھے) مگر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو نہ چھیڑا۔ صرف ان کی قوم کو اذیت ناک تکالیف دینی شروع کیں۔ دراصل فرعون دل میں ڈر گیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا ایک عصا ہی اس کے سارے لشکر کیلئے کافی ہے۔ اب اپنی قوم اور فوج کی ہمت کیلئے خاموش رہا اور صرف تکلیفیں دینی شروع کیں آخر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کی اذیت ناک تکلیفوں سے بچانے کیلئے حکم فرمایا کہ اپنی قوم کو راتوں رات لے کر نکل جائیں ملک شام کی طرف موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کیا فرعون کو پتہ چلا تو اس نے ہر طرف ہرکارے بھیج کر اپنی قوم اور فوج بلالی گھوڑوں پر سوار تعاقب میں بھاگ پڑا۔ لاکھوں کی فوج لے کر سمندر کے قریب فرعون کی فوج موسیٰ علیہ السلام کو پہنچ گئی۔ اس طرح اس سے پہلے جب موسیٰ علیہ السلام رات کو نکلے تو راستہ بھول گئے۔ اور حیران ہوئے تو قوم کے بزرگوں نے بتایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وصیت کی تھی کہ بنی اسرائیل جب مصر سے نکلیں تو میرا تابوت ساتھ لے کر جائیں اب موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ تابوت کہاں ہے صرف ایک بوڑھی عورت کے سوا کسی کے علم میں نہ تھا۔ اس نے بتایا کہ مجھے معلوم ہے لیکن میں اس شرط پر بتاؤنگی کہ آپ علیہ السلام میری خواہش کے مطابق مجھے انعام دیں گے موسیٰ علیہ السلام چپ ہو گئے اور سوچنے لگے خدا جانے یہ کیا مانگے اور میں وعدہ کر کے نہ دے سکوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ وعدہ کر لو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے وعدہ کر لیا۔ بوڑھی ایک آبشار کے نیچے لے گئی جہاں خوب پانی جمع تھا اور بتایا کہ اس جگہ تابوت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا پانی ہٹ گیا اور تابوت نکال لیا۔ پھر بوڑھی سے پوچھا بتاؤ کیا مطالبہ ہے تمہارا تو اس نے

بڑی قیمتی اور عجیب بات کی جو کہ آنے والی نسلوں کیلئے عظیم سرمایا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا مطالبہ صرف یہ ہے کہ قیامت والے دن مجھے آپ کا ساتھ نصیب ہو...... نبی پاک ﷺ ایک دفعہ ایک بدو کے پاس سفر کے دوران مہمان ہوئے۔ اس نے بہت خدمت کی حضور ﷺ نے رخصت کے وقت فرمایا کہ کبھی مدینہ پاک آنا اور ہمیں مہمان نوازی کا موقع دینا چنانچہ وہ بدو ایک دفعہ مدینہ پاک آیا کاشانۂ نبوت سے اسکی خوب مدارت ہوئی اور رخصت کے وقت حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا چاہتے ہو۔ حضور ﷺ سے عرض کی کہ سرخ رنگ کی اونٹنی چاہیے جو کہ عطا فرمائی اور ساتھ فرمایا کہ اس کو موسیٰ علیہ السلام کی بوڑھی عورت کے برابر بھی عقل نہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ بوڑھیا کا کیا واقعہ ہے تو حضور ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ غرض موسیٰ علیہ السلام کی قوم فرعون کا لشکر دیکھ کر گھبرا گئی اور فریاد کی کہ فرعون تو پہنچ گیا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مت گھبراؤ میرا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سمندر پر عصا مارو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا تو سمندر پھٹ گیا دونوں طرف کا پانی ہر حصہ میں پہاڑ کی طرح کھڑا ہو گیا۔ درمیان راستہ خشک ہو گیا موسیٰ علیہ السلام اور قوم گذر کر پار ہو گئے۔ فرعون بھی بمعہ لشکر تعاقب میں داخل ہوا تو پانی کو مل جانے کا حکم ہوا اور اس طرح اسے غرق کر دیا گیا۔ یہ قصہ سنا کر نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ہر طریقہ سے اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان سے مقابلہ کرنے والے غرق، نیست و نابود کر دیئے جاتے ہیں یہ واقعہ ہمارے لئے بہت بڑی ہدایت بن گیا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی مت گھبرائیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ فتح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندے وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلام ہوتے ہیں جن کو یہ غلامی نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ جس کو بڑھیا نے موسیٰ علیہ السلام سے مانگا۔ اور جس کو حاصل کر کے (فرعونی جادوگر) بندگی کی ساری منازل طے کر کے اعلیٰ مقام حاصل کر سکے اور مومنین کیلئے اعلیٰ مثال قائم کر گئے۔ اس لئے یہ محفل اسی نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کیلئے یادِ الٰہی سے دلوں کو صاف کرنے کیلئے منعقد کی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳۱ اگست ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۶۹-۱۰۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۶۹ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۷۰ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ
لَهَا عٰكِفِيْنَ ۷۱ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۷۲ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۷۳ قَالُوْا بَلْ
وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۷۴ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۷۵ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۷۶
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۷۷ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۷۸ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۷۹
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۸۰ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۸۱ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ
يَوْمَ الدِّيْنِ ۸۲ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۸۳ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۸۴
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۸۵ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۸۶ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ
يُبْعَثُوْنَ ۸۷ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۸۸ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۸۹ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۹۰
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۹۱ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۹۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ
يَنْتَصِرُوْنَ ۹۳ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۹۴ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۹۵ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۹۶
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۹۷ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۹۸ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۹۹ فَمَا لَنَا
مِنْ شٰفِعِيْنَ ۱۰۰ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۱۰۱ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰۲ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۱۰۳ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۰۴

(سورۃ الشعراء: ۶۹ تا ۱۰۴)

اور آپ پڑھیں ان پر ابراہیم علیہ السلام کا قصہ جب آپ علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ تم کس کی پرستش

کرتے ہوانہوں نے کہا ہم تو بتوں کو پوجتے ہیں۔ اور ان کی پوجا میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا کیا وہ سنتے ہیں تمہاری آواز جب تم انہیں پکارتے ہو یا وہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں یا ضرر پہنچا سکتے ہیں انہوں نے کہا ہم نے تو پایا اپنے باپ دادوں کو کہ وہ یونہی کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے کہا کیا تم نے دیکھ لیا ان کو جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ تم اور تمہارے گذشتہ آباؤ اجداد بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے رب تمام جہانوں کے وہ جس نے مجھے پیدا فرمایا اور میری راہنمائی کرتا ہے اور وہ جو مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے صحت بخشتا ہے۔ اور وہ جو مجھے مارے گا پھر مجھے زندہ کرے گا۔ اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بخش دے گا میری خطا روزِ جزا کو اے میرے رب عطا فرما مجھے علم و عمل اور ملا دے مجھے نیک بندوں کے ساتھ اور بنا دے میرے لئے سچی ناموری آئندہ آنے والوں کے لئے اور بنا دے مجھے ان لوگوں میں جو نعمت والی جنت کے وارث ہیں اور بخش دے میرے باپ کو بے شک وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔ اور نہ مجھے شرمسار کرنا جس روز لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے۔ مگر وہ شخص جو لے آیا اللہ تعالیٰ کے حضور قلب سلیم تو قریب کر دی جائے گی جنت پرہیزگاروں کیلئے۔ اور ظاہر کر دی جائیگی دوزخ بھٹکنے والوں کیلئے اور کہا جائے گا انہیں کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا انتقام لے سکتے ہیں پس اوندھے پھینک دیئے جائیں گے جہنم میں وہ اور دوسرے گمراہ اور ابلیس کی ساری فوجیں وہ کہیں گے اس حال میں کہ دوزخ میں باہم جھگڑ رہے ہوں گے خدا کی قسم ہم کھلی گمراہی میں گرفتار تھے۔ جب کہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر بنائے ہوئے تھے اور نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے تو آج نہیں ہے ہمارا کوئی سفارشی اور نہ کوئی غمخوار دوست۔ پس ہمارے اختیار میں ہوتا اگر واپس جانا تو ہم اہل ایمان سے ہوتے بے شک اس واقعہ میں نشانی ہے۔ اور نہیں ہیں ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے اور اے محبوب ﷺ بے شک آپ ﷺ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

نبی پاک ﷺ مشرکوں، یہودیوں، نصرانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ترغیب و ترہیب سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلاتے دن رات تبلیغ بھی فرماتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں بھی کرتے۔ اور جب یہ منکرین انکار کرتے منہ موڑتے، مذاق کرتے اور اذیتیں دیتے تو حضور اکرم ﷺ کو اس پر دکھ ہوتا۔ اللہ پاک نے آپ ﷺ کو تسلی دینے کیلئے پہلے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا جو کہ آپ سن چکے ہیں کہ یہ لوگ ان سے بھی ایسا ہی سلوک کرتے تھے۔ لیکن وہ سب نیست و نابود ذلیل و خوار ہوئے۔ کامیاب سرخرو صرف وہی ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کی

غلامی اختیار کی اور یہ غلامی ان کو نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوئی۔

آج کے فرمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم و عمل کا بیان ہو رہا ہے کیونکہ یہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا اور ان کی پیروی کا دعویٰ بھی کرتے تھے۔ تو فرمایا گیا کہ جس کی اولاد بنتے ہو۔ جسے اللہ تعالیٰ کا رسول علیہ السلام مانتے ہو اس کی تعلیم یہ نہ تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو نہ یہ سن سکتے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں۔ نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ میں ان بتوں کا بھی اور ان کے پوجنے والوں کا بھی دشمن ہوں۔ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو رب العالمین ہے جس نے مجھے پیدا کیا جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ جو زندہ کرتا ہے اور جو مارتا ہے۔ ایک دن مقرر ہے جب سب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونگے۔ اس وقت ان سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے۔ اس وقت ان سب کو شیطان کی جماعتوں کے ساتھ آگ دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ اور کوئی ان کا غم گسار اور دوست نہ ہوگا۔ صرف وہی جنت کے وارث ہونگے جو نیک عمل اور قلب سلیم لائیں گے۔ قلب سلیم وہ دل ہوگا جو نسبت رسولی ﷺ سے منور نورٌ علیٰ نور ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ابراہیم علیہ السلام نے دعا بھی کی کہ مالک مجھے اپنے بندوں میں رکھنا اور اپنے بندوں میں مارنا اور قیامت کے دن حساب کے وقت مجھے رسوا نہ کرنا اور میرے باپ کو دوزخ میں نہ ڈالنا اگرچہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا جائیگا کہ دیکھ اپنے باپ کی طرف آپ علیہ السلام نیچے دیکھیں گے تو باپ ایک بچھو کی شکل کا ہوگا۔ جسے فرشتے پاؤں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔ غرض کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے گا نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے نہ ماں باپ وہاں صرف نیک اعمال اور اسکے ساتھ ایمان باللہ اور ایمان بالرسول اللہ ﷺ ہونا کام آئے گا۔ ایسے لوگ جنت کے وارث ہونگے اور اگر ان کے خادم و اولاد نیچے درجے کی جنت میں ہونگے تو انکی سفارش سے انہیں اپنے ماں باپ کے ساتھ ملا دیا جائیگا۔ شہید ستر آدمیوں کی سفارش کر سکے گا۔ اس روز نبی پاک ﷺ کی سفارش کام آئیگی۔ حضور پاک ﷺ کی حدیث ہے کہ نیک لوگ تو اپنے عملِ اور ایمان کی وجہ سے جنت میں جائیں گے میری سفارش تو گنہگاروں کے لئے ہوگی۔ دوسری حدیث ہے کہ لوگ اس گھبراہٹ میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جا کر عرض کریں گے کہ آپ علیہ السلام ابوالبشر ہیں ہماری سفارش کریں وہ انکار کر دیں گے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے کہ آپ علیہ السلام خلیل اللہ ہیں ہماری سفارش کریں تو آپ علیہ السلام بھی انکار کر دینگے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ آپ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں آپ علیہ السلام ہماری سفارش کریں۔ وہ بھی انکار

کردینگے تو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائینگے کہ آج اگر کوئی سفارش کرے گا تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک ہے انکی خدمت میں جاؤ۔ لوگ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونگے تو حضور نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو کر سجدہ میں گر جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتاؤ محمد ﷺ کیا چاہتے ہو آپ ﷺ فرمائیں گے کہ اسی گنہگار مخلوق کی شفاعت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ سر اٹھاؤ اور شفاعت کرتے جاؤ میں منظور کرتا جاؤں گا آپ ﷺ کو مقام محمود پر متمکن کردیا جائیگا۔ آپ ﷺ شفاعت فرماتے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ منظور فرماتا جائیگا۔ تو سامعین کرام ایسے وقت میں جب کوئی کسی کا نہ ہوگا اس وقت اگر کوئی چیز دوزخ سے بچاسکتی ہے۔ اور جنت کا وارث بناسکتی ہے تو وہ نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی کرنے کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [١٠٥_١٢٢]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ﰰالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ
حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا
بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾

(سورۃ الشعراء: ١٠٥تا١٢٢)

جھٹلایا قوم نوح علیہ السلام نے رسولوں علیہم السلام کو جب کہا ان کو ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو بے شک میں تمہارے لئے رسول امین علیہ السلام ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو میری تابعداری کرو اور میں نہیں طلب کرتا تم سے اس پر کوئی اجرت میری اجرت تو رب العالمین کے ذمہ ہے پس ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور میری پیروی کرو انہوں نے کہا کیا ہم ایمان لائیں تجھ پر حالانکہ تمہاری پیروی صرف گھٹیا لوگ کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے کیا خبر کہ وہ کس نیت پر ایمان لائے ہیں ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تمہیں شعور ہے اور نہیں ہوں میں دور بھگانے والا مومنوں کو میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔ انہوں نے کہا اے نوح علیہ السلام تم باز نہ آئے تو تم کو ضرور سنگسار کر دیا جائیگا۔ آپ علیہ السلام نے عرض کی میرے مالک میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا پس تو فیصلہ فرما دے میرے اور ان کے

32/32

درمیان جو قطعی ہو اور نجات دے مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں اہل ایمان سے۔ پس ہم نے نجات دی انہیں اور جو آپ علیہ السلام کے ہمراہ اکشتی میں سوار تھے جو بھری ہوئی تھی ہم نے غرق کر دیا اس کے بعد پیچھے رہ جانے والوں کو یقیناً اس واقعہ میں نشانی ہے اور نہیں تھے ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے اور بے شک آپ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ کو بتایا تھا کہ نبی پاک ﷺ کو تسلی دینے کیلئے اور منکرین کو سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے گذشتہ رسولوں علیہم السلام اور امتوں کی تاریخ یاد دلائی کہ حضور ﷺ سے پہلے بھی بد بختوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام کو جھٹلایا تکلیفیں دیں اور ہر قسم کی مخالفت کی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام اور ان کے غلاموں کو فتح عطا فرمائی اپنی حفاظت میں رکھا اور انکے مخالفوں کو نیست و نابود کر دیا۔ اس سلسلہ میں پہلے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا پھر ان ہی منکرین کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم اور زندگی کے حالات سنائے جس سے یہ واضح ہوا کہ نجات صرف ان کو ملی جنہوں نے آپ علیہ السلام سے نسبت قائم کی اور غلامی اختیار کی اور باغیوں، گمراہوں کو سخت سزا ملی اگر چہ وہ طاقتور تھے۔ یا خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رشتہ دار تھے۔ آپ کے باپ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا اس کیلئے دعا کرنے سے آپ کو منع فرما دیا گیا اور اسے دوزخ میں پھینکا گیا۔

آج کے فرمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جد امجد حضرت نوح علیہ السلام کی تاریخ بیان کی گئی کہ جب انہوں نے گمراہوں، بت پرستوں کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام ہیں اور ان کی ہدایت کیلئے آئے ہیں اور ان سے سوائے ان کی ہدایت کے کوئی لالچ نہیں اس لئے ایمان لائیں اور عذاب سے بچ جائیں مگر انہوں نے کہا کہ ہم تم کو اپنا ہادی کیسے تسلیم کریں تمہیں تو صرف کمینے اور غریب مانتے ہیں ہم تو سردار ہیں اگر یہ سلسلہ نہ چھوڑو گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور انہوں نے آپ کو سخت تکلیفیں دیں آخر آپ علیہ السلام نے ان کیلئے بددعا کی اے اللہ تعالیٰ انہوں نے تو ہدایت سے صاف انکار کر دیا ہے اب فیصلہ فرما ان کے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشتی بنانے کا حکم دیا پھر اس میں آپ علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھنے والوں کو سوار کیا۔ آپ کی اولاد کو بھی سوار کیا اور پانی کا ایسا طوفان بھیجا کہ کشتی والے نسبت والے تو بچ گئے باقی سردار اور دوسرے پیچھے رہ جانیوالے غرق ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر یہ لوگ ایمان لائیں تو ان منکرین کیلئے تو عبرت کا مقام ہے۔ مگر یہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ آپ علیہ السلام سے نسبت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ غالب ہے رحم فرمانے والا ہے وہ آپ کے غلاموں کو عزت حفاظت اور سرخروئی عطا فرمائے گا۔

32/32

آپ علیہ السلام فکر نہ کریں گویا کہ اس تعلیم میں بھی نسبت ہی کی اہمیت بتائی گئی۔ جس نسبت کو حاصل کرنے کیلئے ہم اپنے سینوں کو صاف کرنے کیلئے اور یادالٰہی کیلئے یہاں بیٹھے ہیں۔ اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ١۴ ستمبر ٢٠٠٧ء

سورۃ الشعراء [۱۲۳۔۱۴۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۚ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿۱۲۵﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ
بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ
جَبَّارِيْنَ ۚ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۙ﴿۱۳۳﴾
وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۭ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾

(سورۃ الشعراء: ۱۲۳تا۱۴۰)

عاد نے رسولوں علیہم السلام کو جھٹلایا جب کہا انہیں ان کے بھائی ہود علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے بے شک میں تمہارے لئے رسول امین علیہ السلام ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں نہیں طلب کرتا اس کا کوئی صلہ تم سے۔ میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا۔ کیا تم تعمیر کرتے ہو ہر اونچی جگہ پر ایک یادگار بے فائدہ اور اپنی رہائش کیلئے بناتے ہو مضبوط اور بڑے محلات اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے اور جب تم کسی کی گرفت کرتے ہو تو ظلم اور بے دردی سے گرفت کرتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور ڈرو اس ذات سے جس نے مدد کی ہے۔ تمہاری ان چیزوں سے جن کو تم جانتے ہو۔ اس نے مدد فرمائی ہے تمہاری مویشیوں اور اولاد نرینہ سے اور باغات اور چشموں سے میں ڈرتا ہوں کہ تم پر بڑے دن کا عذاب نہ آ جائے انہوں نے کہا یکساں ہے

کہ تم ہمیں نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرنے والوں سے ہو یہ مگر ہمارے اسلاف کا دستور اور ہم کو عذاب نہیں دیا جائیگا پس انہوں نے آپ علیہ السلام کو جھٹلایا اور ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور نہیں تھے ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے۔ اور بے شک آپ علیہ السلام کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

پچھلے فرمانوں میں آپ سنتے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تسلی دینے کیلئے اور اس وقت کے جو منکرین مشرکین اور نصرانی تھے ان کو سمجھانے کیلئے گذشتہ رسولوں علیہم السلام کی اور ان کی امتوں کی اللہ تعالیٰ تاریخ دھرا رہا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں علیہم السلام کو لوگوں نے جھٹلایا تکلیفیں دیں اس سلسلہ میں پہلے موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت نوح علیہ السلام کی تاریخ سنائی گئی اور یہ واضح کیا گیا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام اکیلے ہوتے تھے اور مقابلے میں بڑی تعداد والی قومیں حتیٰ کہ جابر بادشاہ جس طرح فرعون اور نمرود۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام اور ان سے نسبت رکھنے والے ان کے غلاموں کو فتح عطا فرمائی اور سرخرو و سرفراز کیا۔ اور ان کے مقابلے میں دشمنوں کو غرق تباہ اور نیست و نابود کر دیا۔ فرعون بمع لشکر سمندر میں غرق ہوا۔ اسی طرح نمرود پھر اس سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے والے غرق ہوئے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھایا کہ مالک خالق قادر مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہی موت و حیات کا مالک ہے وہی ذرے سے آفتاب اور آفتاب سے ذرہ بنا دیتا ہے۔ اس لئے اے گروہ منکرین غرور و تکبر نہ کرو کہ تم طاقتور ہو تعداد میں زیادہ ہو دولت مند ہو اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلام غریب اور تھوڑے ہیں ان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلئے سختی سہتے ہیں اور ہر چیز کی قربانی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اسی کیلئے زندہ اور اسی کیلئے مرتے ہیں ان کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا جو ان سے مقابلہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرتا ہے اور وہ اسی طرح نیست و نابود ہو جائیگا۔ ان سارے فرمانوں میں آپ کو بتایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول علیہ السلام سے نسبت کی اہمیت بتائی جو اللہ تعالیٰ سے نسبت رکھتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت رکھتے ہیں ان کے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی چیز کی محبت رہتی ہے نہ کسی کا ڈر اور خوف رہتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے جادوگروں نے جب نسبت رسولی ﷺ حاصل کی تو فرعون کی انتہائی اذیت ناک سزا کی بھی انہوں نے پرواہ نہ کی بلکہ خوشی کی کہ اس طرح ہم اپنے رب سے ملیں گے اور ہمارے سارے گناہ معاف ہونگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور آپ کے غلاموں کو طاقت یا کوئی خوف یادِ الٰہی سے نہ روک سکا۔ دہکتی آگ میں جلنا آپ کو منظور ہوا۔ لیکن توحید کی تبلیغ سے

پیچھے نہ ہٹے۔ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نوسو سال کے بعد جب فوت ہونے لگے انہیں عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ علیہ السلام تو میری انتظار میں ہونگے کہ اس دنیا سے چھٹکارا ہو۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ سچ پوچھو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک دروازے سے داخل ہوا ہوں اور دوسرے سے نکل رہا ہوں یہ ساڑے نوصد سال کی زندگی انتہائی تکلیف میں گذری تھی ہر قسم کی اذیت ناک سزائیں آپ کی قوم نے آپ علیہ السلام کو دی تھیں۔ لیکن ساڑھے نوصد سال کی تکلیف اللہ تعالیٰ کی راہ میں اٹھانا اتنا آپ علیہ السلام کیلئے محبوب اور سرور اور کیف کا سامان تھا کہ اسے چند لمحے سمجھا۔ غرض نسبت رسولی ﷺ جو اللہ تعالیٰ سے انسان کو ملا دیتی ہے جہاں غم مصیبت تکلیف بے معنی ہو جاتی ہے۔

آج کے فرمان میں حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم عاد کا ذکر فرمایا گیا یہ نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھی اور یمن کے نزدیک حضرالموت کے علاقہ میں سرسبز وادیوں میں پہاڑوں کے درمیان یہ قوم آباد تھی جو بہت مضبوط جسمانی طور پر خوبصورت اور عقلمند شمار ہوتی تھی۔ دین الٰہی سے منکر ہو چکی تھی حالانکہ ان کو نوح علیہ السلام کا زمانہ اور کفار کی غرقابی یاد تھی مگر ظلمت میں ڈوبے ہوئے لوگ تکبر اور غرور سے کوئی بات سننے کیلئے تیار نہ تھے۔ ان کی ہدایت کیلئے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا انہوں نے وہی ہدایت دی جو ساری انبیاء دیتے چلے آئے۔ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ

مگر انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلایا یہ لوگ فخر سے جو اونچی جگہ دیکھتے اس پر اپنی یادگار بناتے اور بغیر ضرورت کے اونچے اونچے محلات بناتے صرف فخر اور غرور کیلئے حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا دیکھو یہ سب کچھ تم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے یہ جسم، باغات، نہریں اور آسائش اس لئے اس کی عبادت کرو اور جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت لایا ہوں اس پر عمل کرو ورنہ حساب کا دن آنے والا ہے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ تم سخت عذاب میں مبتلا ہو گے لیکن انہوں نے کہا کہ تمہارا وعظ ہم پر اثر نہیں کرتا۔ ہمارے آباؤ اجداد بھی ہماری طرح کرتے رہے ہم پر عذاب نہیں آئے گا۔ پھر ایک دن آسمان پر سیاہ بادل چھائے یہ خوش ہوئے کہ بارش ہوگی یہ عذاب کی آگ اور ہوا تھی جو کئی دن چلتی رہی اور سارے محلات، درختوں انسانوں کو اٹھا اٹھا کر پھینکا اور یہ سارے مردہ پائے گئے۔ اس ہدایت میں بھی یہی سبق تھا۔ کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کی اطاعت اختیار کر لیتے تو اس عذاب کا شکار نہ ہوتے لیکن اطاعت اس لئے اختیار نہ کر سکے کہ وہ نسبت رسولی ﷺ جو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ﷺ کا غلام بناتی ہے۔ وہ اس سے محروم تھے یہی وہ اعلیٰ دولت ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس

لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۷ء

سورة الشعراء [۱۴۱۔۱۵۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ (سورة الشعراء: ۱۴۱ تا ۱۵۹)

جھٹلایا قوم ثمود نے رسولوں علیہم السلام کو جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے کہا۔ کیا تم نہیں ڈرتے۔ بے شک میں تمہارے لئے رسول امین علیہ السلام ہوں۔ سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور پیروی کرو میری۔ اور میں نہیں طلب کرتا تم سے اس پر کوئی معاوضہ میرا معاوضہ تو رب العالمین کے پاس ہے۔ کیا تم کو رہنے دیا جائے گا امن سے اس میں جس میں تم ہو۔ ان باغات میں چشموں میں، اور کھیتوں میں اور کھجور کے درختوں میں جن کے شگوفے بڑے نرم و نازک ہیں اور تراشتے رہو گے پہاڑوں میں گھر ماہر بنتے ہوئے۔ پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور میری پیروی کرو اور نہ پیروی کرو حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی۔ جو فساد برپا کرتے رہتے ہیں زمین پر اور اصلاح نہیں کرتے تو انہوں نے کہا تم پر تو جادو کیا گیا ہے تم تو صرف ہماری طرح انسان ہو اور اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ لاؤ کہا یہ ایک اونٹنی ہے ایک دن اس کے پانی پینے کی

باری ہے اور ایک مقرر دن تمہاری باری ہے۔ اور اسے کوئی اذیت نہ دینا ورنہ آئے گا تم پر بڑے دن کا عذاب تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر شرمندہ ہو گئے پس پکڑ لیا ان کو عذاب نے بے شک اس واقعہ میں بھی عبرت ہے مگر اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور بے شک آپ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سنا کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عاد کو غرور وتکبر سے منع فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا اور اس ہدایت کی پیروی کیلئے کہا جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور ڈرایا کہ دیکھو اگر عذاب الٰہی آ گیا تو تم کو کوئی نہیں بچا سکے گا مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کو جھٹلایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تیز وتند ہوا نے ان کے محلات کو اکھاڑ کر کہیں سے کہیں پھینک دیا۔ اور ان کی مردہ لاشیں ہوا میں اڑا کر دور دور جا گریں اور وہ نیست ونابود ہو گئے۔ انہوں نے بھی عبرت حاصل نہ کی تھی۔ انکی تباہی سے بھی آئندہ نسل نے عبرت حاصل نہ کی لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ غالب ہے اس نے جس طرح ان گستاخوں کو تباہ و برباد کیا۔ اسی طرح اس نے اپنے رحم وکرم اور ہدایت کا سلسلہ بھی جاری رکھا انہی کے رشتہ داروں قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کے ذریعے ہدایت دی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ میری پیروی کرو تو دونوں جہانوں میں سرخرو وسرفراز ہو گے۔ ورنہ پہلے لوگوں کی طرح عذاب کیلئے تیار ہو جاؤ۔ یہ تمہاری عیش وعشرت یہ تمہارے محلات جو پہاڑوں کو تراش کر بناتے ہو۔ باغات اور نہریں اور میٹھے پھلوں سے بھرے باغ ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور تم غرق ہو جاؤ گے تو انہوں نے بجائے ہدایت حاصل کرنے کے کہا کہ تم بہک گئے ہو معلوم ہوتا ہے تم پر سخت جادو ہو گیا ہے تم ہماری طرح ایک انسان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام بنتے ہو۔ کوئی تمہارے پاس معجزہ ہے تو لاؤ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ کیا معجزہ چاہتے ہو تو انہوں نے کہا کہ سامنے پہاڑی کی چٹان ہے یہ پھٹ جائے اور اس سے ایک اونٹنی نکلے۔ جو باہر نکلتے ہی بچہ دے اور دودھ دے حضرت صالح علیہ السلام نے دعا کی چٹان پھٹ گئی اور بہت بڑی اونٹنی نکلی جس نے نکلتے ہی بچہ دیا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا ایک دن پانی تم سب پیو ایک دن اونٹنی پئے گی اور اس کو خبردار کوئی تکلیف دو ورنہ سخت عذاب تم کو پکڑے گا۔ پس انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ایک زور سے چیخ کی آواز آئی اور سب کے سب گھروں میں اوندھے مرے ہوئے پائے گئے۔ لیکن پھر بھی دیکھنے والوں اور بعد میں آنے والوں نے عبرت حاصل نہ کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ غالب اس طرح کہ جس نے بھی اس کے رسولوں علیہم السلام سے مقابلہ کیا بغاوت کی اسے نیست ونابود کر دیا۔ اور رحم ہمیشہ کرنے والا اس طرح کہ باوجود بار بار لوگوں کی بغاوت کی اللہ پاک

نے اپنے رسولوں علیہم السلام کے ذریعے ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اوراس فرمان سے نتیجہ یہی نکلا کہ جونسبت رسولی ﷺ حاصل کرتے ہیں وہی اطاعت کرتے ہیں اور سرخرو ہوتے ہیں اور جونسبت حاصل نہیں کرتے ان کے قلوب ظلمت میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ نہ وہ ہدایت حاصل کرتے ہیں نہ ہی عبرت بلکہ بغاوت سے غرق اور تباہ ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے وہی مستفیض ہوسکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت قائم کرے۔ اس لئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینے صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ ہمیں نسبت رسولی ﷺ کی پاک دولت حاصل ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول پاک ﷺ کے سچے غلام بن سکیں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۱۶۰۔۱۷۵]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾ (سورۃ الشعراء: ۱۶۰ تا ۱۷۵)

جھٹلایا قوم نے لوط علیہ السلام کو جب کہا ان کو ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے کیا تم نہیں ڈرتے بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور میری پیروی کرو۔ اور میں نہیں مانگتا اس پر تم سے کوئی معاوضہ۔ میرا معاوضہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم بدفعلی کیلئے جاتے ہو مردوں کے پاس ساری مخلوق سے اور چھوڑ دیتے ہو جو پیدا کی ہیں تمہارے لئے تمہارے رب نے تمہاری بیویاں بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو وہ کہنے لگے اے لوط علیہ السلام اگر تم اس سے باز نہ آئے تو تم کو ضرور ملک سے نکال دیا جائیگا آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے اس فعل بد سے بیزار ہوں اے میرے مالک نجات دے مجھے اور میرے اہل وعیال کو اس سے جو وہ کرتے ہیں سو ہم نے نجات دی اس کو اور اس کے اہل وعیال کو سوائے (اس کی بیوی) بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی پھر ہم نے نیست ونابود کر دیا دوسروں کو اور پھر ہم نے برسائی ان پر (پتھروں کی) بارش پس بڑی تباہ کن تھی وہ بارش جو برسی ان پر جنہیں

ڈرایا گیا تھا بے شک اس میں نشانیاں ہیں اور نہیں تھے ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے اور بلاشبہ آپ ﷺ کا رب ہی غالب اور رحم کرنیوالا ہے۔ آپ سنتے چلے آ رہے ہیں رسولوں علیہم السلام اور ان کے باغیوں کی تاریخ جو اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے جس سے نبی پاک ﷺ کو تسلی دینی مقصود ہے اور منکرین جو مشرکین مکہ، یہود نصاریٰ تھے انہیں ڈرایا جارہا ہے۔ کہ حضور ﷺ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف ربوبیت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے رسول علیہم السلام اور کتب سماوی بھیجتا رہا ہے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اللہ پاک کے حکم کے مطابق زندگی گذارنے کی تبلیغ ترہیب وترغیب سے کرتے رہے مگر اپنا کھلا فائدہ دیکھتے ہوئے بھی یہ بدنصیب رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کی بجائے شیطان کی ایما پر کھلے جرم کے مرتکب ہوتے رہے رسولوں علیہم السلام کو تکلیفیں اور اذیتیں دیتے رہے۔ ہدایت سے منہ موڑتے رہے۔ جس کا نتیجہ ان لوگوں کی تباہی اور بربادی ہوا ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا رہا اور وہ نیست ونابود ہوتے رہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کی پیروی کی اطاعت کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی وہ سرخرو اور سرفراز ہوتے رہے اس سلسلہ میں پچھلے فرمان میں آپ نے صالح علیہ السلام اور ان کی قوم ثمود کا حال سنا حضرت صالح علیہ السلام نے جب قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، غرور اور تکبر سے منع فرمایا تو انہوں نے آپ علیہ السلام کو جھٹلایا۔ اور مذاق کیا اور آپ کی صداقت کیلئے معجزہ یہ مانگا کہ سامنے پہاڑ کی چٹان سے اونٹنی نکلے اور بچہ دے حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے اسی طرح ہوا پھر صالح علیہ السلام نے ان کو آگاہ کردیا کہ یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ایک دن پانی یہ پئے گی ایک دن تم سب پیو گے مگر اس کو کوئی نقصان نہ پہنچانا ورنہ تم پر عذاب آ جائیگا۔ ان بدنصیبوں نے اسکی کونچیں کاٹ دیں پھر زور سے ایک چنگاڑ کی آواز آئی جس سے صبح الٹے منہ کے بل مردہ پائے گئے۔ ان سارے واقعات کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہر بار فرما رہا ہے کہ یہ واقعات دیکھنے کے باوجود لوگ پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے۔ باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ بھی چونکہ رب العالمین ہے تو ہدایت کی ضرورت پوری کرنے کیلئے ہمیشہ اپنی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

آج کا فرمان الٰہی اسی سلسلہ کی کڑی ہے حضرت لوط علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ ان کا قصہ بیان فرما رہا ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم بہت فاحشہ اور بدفعل تھی ان کو اس بے حیائی سے منع کیا گیا۔ انہوں نے لوط علیہ السلام کو الٹا ڈرایا کہ اگر آپ ہم کو نصیحت دینے سے باز نہ آئے تو آپ علیہ السلام کو پھر اس ملک سے نکال دیا جائیگا۔ لوط

علیہ السلام نے تنگ آ کر بدعا کی اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام اوران کے غلاموں کو شہر سے نکلنے کا حکم دیا۔ سوائے ان کی بوڑھی بیوی جو لوط علیہ السلام کی مخالفت کرتی تھی اور قوم کا ساتھ دیتی تھی۔ جب فرشتے بھیجے گئے جنہوں نے ساری بستی آسمان کی طرف اٹھا کر الٹی کر کے زمین پر پھینکی اور ان پر آگ اور پتھروں کی بارش کی اور سب کو نیست و نابود کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے بھی گذشتہ عذاب سے عبرت حاصل نہیں کی اور ان کا انجام بھی وہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر بھی اپنی ہدایت کا سلسلہ بند نہ فرمایا کیونکہ وہ غالب ہونے کے باوجود ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اس فرمان الٰہی میں بھی آنے والی نسلوں کو ہدایت دی گئی۔ کہ دیکھو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ تمہاری ہدایت کیلئے رسول علیہم السلام بھیجتا ہے۔ اگر عذاب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اور اطاعت اسی صورت کر سکتے ہو کہ تمہارے دل و دماغ روشن ہوں شیطان سے آزاد ہوں اور یہ صرف بات نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہو سکتی ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یاد الٰہی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہی مدعٰا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۵ اکتوبر ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۱۷۶۔۱۹۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفی ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ (سورۃ الشعراء: ۱۷۶ تا ۱۹۱)

اصحاب ایکہ نے رسولوں علیہم السلام کو جھٹلایا جب شعیب علیہ السلام نے ان کو کہا کہ کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے میں تمہاری طرف رسول امین علیہ السلام بن کر آیا ہوں پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔ میں تم سے اس کا معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو رب العالمین ہے پورا پورا تولو اور اسی میں کمی نہ کرو اور صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کے مال میں بددیانتی نہ کرو۔ اور زمین پر فساد کرتے نہ پھرو اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا فرمایا اور جس نے تم سے پہلے لوگوں کو پیدا فرمایا۔ انہوں نے کہا تم پر جادو کیا گیا ہے تم ہماری طرح انسان ہو اور ہم خیال کرتے ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ پس ہم پر آسمان سے ٹکڑا گرادو اگر تم سچے ہو۔ انہوں نے کہا میرا رب جانتا ہے جو تم کرتے ہو پس انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر پکڑ لیا ان کو شامیانے کے سائے والے دن کے عذاب نے اور بے شک وہ بڑے دن

کا عذاب تھا۔ بے شک اس میں عبرت اور نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ بے شک آپ ﷺ کا رب غالب بھی ہے اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔ آپ سنتے چلے آ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرمان کے ثبوت میں رسولوں علیہم السلام کا ذکر فرما رہا ہے۔ اور ان کی قوموں کا انجام بیان فرما رہا ہے اور فرمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ رحیم ہے وہ ہمیشہ اپنی مخلوق پر رحم فرماتے ہوئے اپنے رسولوں علیہم السلام کو ہدایت دے کر بھیجتا رہا قوموں کی طرف جن لوگوں نے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت اختیار کی وہ سرخرو و سرفراز ہوئے اور انہوں نے نجات حاصل کی اور ان کی یہ اطاعت نسبت رسولی ﷺ کی بدولت تھی جس کی وجہ سے ان کے دل و دماغ روشن ہوئے اور ان پر شیطان کا زور نہ چل سکا اور جن لوگوں نے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت نہیں کی نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے شیطان کی گمراہی کی وجہ سے وہ تباہ و برباد ہوئے نہ رسولوں علیہم السلام اور نہ رسولوں علیہم السلام کے غلاموں کا کوئی نقصان کر سکے ہر بار ایسا ہی ہوتا رہا مگر آنے والے بدبختوں نے گذشتہ تاریخ سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور گذشتہ تاریخ کو دھرایا۔ اور اسی انجام کو پہنچے۔ یہ بات نبی پاک ﷺ کی تسلی اور منکرین کی ہدایت کیلئے یہاں بار بار بیان کی جاتی ہے۔ گذشتہ بیان میں لوط علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ان کا حال بیان فرمایا۔ اور آج کے فرمان میں حضرت شعیب علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد بنی قطورا سے تھے۔ اور خیبر میں آباد تھے مدینہ پاک سے تبوک جانے والے راستہ پر یہ لوگ بھی حد درجہ کے بددیانت تھے یہاں تک کہ تجارت میں بددیانتی کرنا ان کا سب سے برا فعل تھا جس سے معیشت تباہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کیلئے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا اپنا رسول علیہ السلام بنا کر پیغام دے کر کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو گذشتہ تاریخ سے سبق حاصل کرو اور میری اطاعت کرو میں دیانتداری سے تم کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت پہنچا رہا ہوں اور تم کو یہ ہدایت پہنچانے کے عوض تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو وہ دے گا جس نے مجھے بھیجا ہے جو رب العالمین ہے اس کا حکم ہے کہ کم مت تولو اور ترازو صحیح رکھو تاکہ اس میں کوئی بددیانتی نہ ہو۔ اور لوگوں کو اشیاء میں نقصان نہ پہنچاؤ اور اس طرح زمین میں فساد مت کرتے پھرو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس نے تم کو پیدا فرمایا اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا فرمایا بدبختوں نے گذشتہ قوموں کی طرح آپ علیہ السلام کو جھٹلایا کہ تم جادو زدہ ہو ہماری طرح انسان ہو اور جھوٹ کہتے ہو۔ اگر سچے ہو تو آسمان کا ٹکڑا ہم پر گرا دو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو تم کر رہے ہو اور کہہ رہے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب اس طرح بھیجا جس طرح وہ مانگتے تھے پہلے زبردست گرمی ہو گئی لوگ تڑپ کر گھروں سے باہر نکل آئے درختوں اور مکانوں کے سایہ میں جگہ تلاش کرتے پھرتے تھے۔ پھر ابر کا ایک ٹکڑا آیا گہرا سایہ

لایا لوگ سب بھاگ کر اسکے نیچے جمع ہوئے لیکن جب سب جمع ہو گئے تو بادل پھٹ کر ایسی آگ برسی کہ سب جل کر خاک ہو گئے۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پھر اپنا فرمان دھرایا کہ ایسی عبرتناک سزا دیکھنے کے بعد بھی بدبخت رسول اللہ ﷺ کے باغی ہدایت پر نہ آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی قانون ہدایت نہ بدلا ہر طرح سے غالب ہونے کے باوجود پھر بھی رحم فرماتا ہے اور فرما رہا ہے۔

سامعین کرام! اس فرمان میں بھی منکرین رسول ﷺ کو یہی ہدایت دی جا رہی ہے کہ نجات اللہ تعالیٰ کے فرمان کی اطاعت میں ہے۔ اور یہ اطاعت نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے نسبت قائم کر کے اپنے دل و دماغ کو منور کرو اور اس طرح کامل اطاعت اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہو ورنہ تمہارا انجام بھی وہی ہو گا جو پہلے منکرین کا ہوا ہے۔ سامعین کرام اسی فرمان کی اطاعت میں ہم نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے اور یادِ الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرنے کیلئے یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اسی غرض و غایت کو سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [١٩٢-٢٠٩]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِيْ زُبُرِ الْأَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً أَنْ يَّعْلَمَهُ عُلَمٰٓؤُا بَنِيٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْأَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهِ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهِ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَءَيْتَ إِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ (سورۃ الشعراء: ١٩٢تا٢٠٩)

اور بلاشبہ یہ کتاب رب العالمین کی اتاری ہوئی ہے اترا ہے اسے لے کر روح الامین آپ ﷺ کے قلب پر تاکہ ہوجائیں آپ ﷺ ڈرسنانے والوں میں سے۔ یہ ایسی عربی زبان میں ہے جو بالکل واضح ہے اور اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی ہے۔ کیا نہیں تھی ان کیلئے آپ ﷺ کی سچائی کی یہ دلیل کے جانتے ہیں آپ ﷺ کو بنی اسرائیل کے علماء اور اگر اتارتے ہم قرآن کو کسی غیر عربی پر پھر وہ ان کو پڑھ کر سناتا تب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔ یونہی ہم نے داخل کردی ہے انکار کی عادت مجرموں کے دلوں میں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اس پر جب تک دیکھ نہ لیں دردناک عذاب کو۔ سو وہ آئے گا ان پر اچانک اور انہیں اس کا احساس ہی نہ ہوگا۔ تب کہیں گے کیا ہمیں مزید مہلت ملے گی۔ کیا وہ اب ہمارے عذاب کیلئے جلدی کا سوال کررہے ہیں۔ کیا تم نے کچھ غور کیا گر ہم لطف اندوز ہونے دیں انہیں چند سال پھر آئے ان پر وہ عذاب جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ تو نہ بچاسکے گا انہیں وہ جس سے وہ لطف اندوز

ہوتے رہے تھے۔ اور نہیں ہلاک کیا ہم نے کسی بستی کو مگر اس کیلئے ڈرانے والے تھے یاد دہانی کیلئے اور ہم ظالم نہیں تھے۔ نبی پاک ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر دوسروں کو پوجنے سے منع فرمایا۔ اور وہی پیغام دیا جو سارے پہلے رسول علیہم السلام لاتے رہے۔ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ''اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے'' تو اس وقت کے گمراہوں نے جو مشرکین مکہ یہود و نصاریٰ تھے ماننے سے انکار ہی نہ کیا بلکہ حضور پاک ﷺ کو ہر قسم کی تکلیفیں دیں اور تبلیغ اسلام میں رکاوٹ بھی ڈالی۔ اس پر حضور پاک ﷺ کو سخت صدمہ ہوا کہ یہ بد بخت ایک کھلی ہدایت قبول نہیں کرتے اور نجات و فلاح کا راستہ چھوڑ کر سخت عذاب کے راستے پر چل رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ یہ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں آپ ﷺ سے پہلے رسول علیہم السلام آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح ہدایت لاتے رہے۔ اور ایسے لوگ اسی طرح رسولوں علیہم السلام کا انکار کرتے رہے۔ اور انہیں تکلیفیں دیتے رہے۔ اس فرمان کے ثبوت میں حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی تاریخ سنائی گئی کہ ان ہادیوں علیہم السلام سے ان کی قوموں نے بجائے ہدایت قبول کرنے کے معجزات طلب کئے اور معجزات دیکھنے کے بعد پھر بھی ایمان نہ لائے۔ اور اس طرح نیست و نابود تباہ و برباد ہوئے رسولوں علیہم السلام اور ان کے غلاموں کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اس طرح حکم ہوا کہ اب بھی یہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے غلاموں کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے غلاموں کو سرخرو و سرفراز فرمائے گا۔ ساری تاریخ سنانے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اور ان کو دی گئی کتاب کے متعلق ارشاد فرمایا جو آج آپ کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس میں اعلان کیا گیا کہ بد بختو سمجھو یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہدایت لائے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ فرشتے جبرائیل لائے تمہاری ہدایت کیلئے تا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تمہیں ڈرائیں سمجھائیں اور راہِ راست پر چلائیں اور یہ اتنی مکمل حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تمہارے علماء اللہ تعالیٰ کی گذشتہ کتابوں میں اس پاک کلام اور اس کو لانے والے آخری رسول ﷺ کی پیشن گوئیاں پڑھ چکے ہیں۔ یہ عربی زبان میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ تا کہ تم اسے آسانی سے سمجھ سکو۔ اگر غیر عربی میں یہ کتاب نازل ہوتی تب بھی تم نے ایمان نہ لانا تھا۔ یہ عذاب عظیم کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں جو اچانک آئے گا اس وقت یہ مہلت مانگیں گے۔ لیکن اگر ان کو مہلت بھی دی جائے تب بھی انہوں نے اسی طرح بغاوت کرنی ہے۔ کیونکہ

گذشتہ تاریخ سے انہوں نے سبق نہیں حاصل کیا۔ کہ گذشتہ امتوں کی تباہی اسی طرح ہوئی۔ اور یہ ان کے علم میں ہے پھر بھی یہ اسی راستہ پر چلے لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ رحیم ہے رب العالمین ہے اس لئے اس نے اپنا قانون نہیں بدلا بلکہ ہر بار رحم فرماتے ہوئے اپنے رسول علیہم السلام کو ہدایت دے کر بھیجا اور وہ غالب بھی ہے جس نے بغاوت کی اسے تباہ و برباد کر دیا۔ ابھی رحم فرماتے ہوئے اس پاک ذات نے اپنا آخری رسول ﷺ آخری کتاب دے کر بھیجا ہے۔ جو بغاوت کریں گے ان کو تباہ و برباد کر دیا جائیگا۔ اور یہ ظلم نہیں ہوگا بار بار بغاوت کا نتیجہ ہوگا۔

سامعین کرام! گذشتہ رسولوں علیہم السلام اور امتوں کی تاریخ میں اور اب نبی پاک ﷺ کی تعریف میں اور آپ ﷺ کی کتاب کی تعریف میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرے گا۔ اس کے دل و دماغ روشن ہونگے وہ ہدایت حاصل کر کے اس پر قائم رہے گا۔ کیونکہ اسے شیطان گمراہ نہیں کر سکے گا۔ اس لئے روشن کرنے والے چراغ سے دل و دماغ کو منور کرنا ضروری ہے۔ یہی حقیقت ہے جس کو یہاں بیان کیا جاتا ہے اور اسی قیمتی دولت کو حاصل کرنے کیلئے یہاں سب کو بٹھا کر یادِ الٰہی سے سینوں کو صاف کرایا جاتا ہے اس لیے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۷ء

سورۃ الشعراء [۲۱۰۔۲۲۷]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝۲۱۰ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۲۱۱ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ؕ۝۲۱۲
فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۚ۝۲۱۳ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۙ۝۲۱۴ وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ۝۲۱۵ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ۝۲۱۶ وَتَوَكَّلْ عَلَى
الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ۝۲۱۷ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ۝۲۱۸ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝۲۱۹ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۲۲۰ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ
عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ؕ۝۲۲۱ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ۝۲۲۲ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ؕ۝۲۲۳ وَالشُّعَرَآءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ۝۲۲۴ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۙ۝۲۲۵ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۙ۝۲۲۶ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ
يَّنْقَلِبُوْنَ ۝۲۲۷ (سورۃ الشعراء: ۲۱۰ تا ۲۲۷)

اورنہیں اترے اس کو لے کر شیطان اور نہ یہ ان کے مناسب اور نہ ہی وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ انہیں تو اس کے سننے سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ پس نہ پکارو اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی اور خدا کو ورنہ تم عذاب دیئے گئے ہوؤں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور آپ ﷺ ڈرائیں اپنے قریبی رشتہ داروں کو اور آپ ﷺ نیچے کیا کیجئے اور نرم کے جئے اپنے پروں کو ان لوگوں کیلئے جو آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ اہل ایمان سے پھر اگر وہ آپ ﷺ کی نافرمانی کریں تو آپ ﷺ فرمائیں میں بری الذمہ ہوں ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ اور بھروسہ کرو سب سے غالب ہمیشہ رحم کرنے والے پر جو آپ ﷺ کو ہمیشہ دیکھتا رہتا ہے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور آپ ﷺ ملاحظہ فرماتے ہیں سجدہ کرنے والوں کا۔ بے شک وہی سب کچھ جاننے والا سننے والا ہے۔ کیا میں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ

اترتے ہیں ہر جھوٹ بولنے والے بدکاروں پر یہ ان سے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔ اور جو شعراء ہیں ان کی پیروی کرتے ہیں حق سے بھٹکے ہوئے لوگ کیا آپ نے نہ دیکھا کہ شعراء ہر وادی میں سرگرداں پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ کہا کرتے ہیں ایسی باتیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔ بجز ان شعراء کے جو ایمان لے آئے ورانہوں نے نیک عمل کیے اور جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اور انتقام لیتے ہیں اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ہو اور عنقریب جان لیں گے جنہوں نے ظلم وستم کیے کہ وہ کس جگہ لوٹ کر آ رہے ہیں۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے سنا کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے خاص فرشتہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ پر نازل کرتے رہے۔ اور اسے عربی زبان میں اس لیے رکھا گیا کہ لوگ پڑھ سکیں سمجھ سکیں اور اسکی سچائی اور رسول پاک ﷺ کی سچائی کیلئے یہ ثبوت کافی ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء اس کا ذکر اپنی کتابوں میں پڑھ چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ ایمان نہ لائے۔ اس لئے کہ وہ ضد میں تھے۔ انہوں نے اطاعت سے نسبتِ رسولی ﷺ حاصل نہ کی اور ان کے قلوب اندھیروں میں ڈوبے رہے۔ جب یہ عذاب دیکھیں گے اس وقت دنیا میں دوبارہ بھیجے جانے کیلئے درخواست کریں گے مگر ان کو جواب دیدیا جائیگا۔ کہ تم کو کافی وقت ملا تھا۔ تم نے فائدہ نہ اٹھایا۔ اب عذاب چکھو یہ ظلم نہیں بلکہ تمہارے عمل کا بدلہ ہے۔

آج کے فرمان میں منکرین کے یاوہ گوئی اور بکواس کا جواب دیا جا رہا ہے ان لوگوں نے جب ان سے جواب نہیں بن پڑھا تھا تو کہتے تھے ان پر جادو ہو گیا ہے۔ یہ شاعر ہیں یا کاہن ہیں۔ ان پر شیطان مسلط ہو گیا ہے۔ جو ان کو بہکا رہا ہے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ جواب دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے محبوب ﷺ رسول ہیں۔ شیطان ان کے نزدیک نہیں پھٹک سکتا۔ اور جو یہ کلام ربانی لوگوں کی ہدایت کیلئے لائے ہیں وہ اتنی بڑی عظمت والی ہے کہ پہاڑوں پر نازل ہوتی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ اگر ساری دنیا کے دانشور مل کر اس کے مقابلے میں ایک آیت بنا کر دکھائیں۔ اور وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے اور آج تک نہ کر سکے۔ آپ ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ ﷺ ان کے بکواس کو چھوڑیں اپنا کام تبلیغ کا کریں۔ اور سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔ نبی پاک ﷺ نے پہلے سب قریبی رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ اور اس کی منادی کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر سب کو بلایا ان سے پوچھا کہ اگر میں تم کو بتاؤں کہ پہاڑ کے پیچھے سے دشمن آ گیا ہے کیا تم یقین کرو گے۔ تو سب نے ایک زبان ہو کر کہا ضرور اس لیے کہ آپ ﷺ نے اپنی ساری عمر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا تو آپ ﷺ نے فرمایا! **یاایھاالناس قولو لاالہ الااللہ**

محمد رسول الله تفلحوا اے لوگو کہو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں تو نجات پاؤ گے۔ اس پر جو بد بخت تھے سیخ پا ہو گئے سب سے زیادہ آپ کا چچا ابولہب جس نے آپ ﷺ کی طرف پتھر پھینکا اور بکواس کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن پاک کی سورۃ لہب سے اس کا جواب دیا۔ کہ تمہارے ہاتھ ٹوٹیں۔ لیکن جو نیک بخت تھے۔ وہ ایمان لے آئے اور ایمان لانے والے اکثر غریب غلام تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا بہت پسند آئی اور حضور پاک ﷺ کو حکم فرمایا کہ ان کا ہمیشہ لحاظ کریں اور شفقت اور مہربانی سے ان پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ اور ساری مخلوق کو فرمایا کہ شیطان اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔ یہ تو جو گمراہ لوگ ہوتے ہیں ان پر قبضہ کرتا ہے جن میں اکثر شعراء جو جھوٹی شان جھوٹی آن بیان کرتے ہیں اسی میں مصروف رہتے اور وہ بات کہتے ہیں جو کرتے نہیں پھر ساتھ یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ گمراہ شعراء ہوتے ہیں جو شیطان کی ایماء پر چلتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے غلام ہیں وہ ناصح قوم بن گئے جس طرح حضرت حسان، حضرت کعب بن مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعریف کرنے والے ہیں۔

تو سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں اعلان فرما دیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت میں نسبتِ رسولی ﷺ حاصل کرتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تعریف فرماتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے گویا نسبتِ رسولی ﷺ ہی راہ حق پر لاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا غلام بنا کر اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بناتی ہے۔ یہی نسبتِ رسولی ﷺ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یادِ الٰہی کرتے ہیں تا کہ سینے صاف ہوں اور نسبت رسولی ﷺ کے قابل ہو جائیں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۷ء

سورۃ النمل [۱-۱۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ
لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ
حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ
ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْۗءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ (سورۃ النمل: ۱ تا ۱۴)

طاسین ۔ یہ آیات ہیں قرآن اور روشن کتاب کی جو سراپا ہدایت اور خوشخبری ہے اہل ایمان کے لئے جو صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ بے شک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے خوبصورت بنا دیئے ان کے لئے ان کے اعمال پس وہ بہک گئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بدترین عذاب ہے اور یہی آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں ہونگے اور بے شک آپ کو سکھایا جاتا ہے قرآن پاک

بڑے دانا اور سب کچھ جاننے والے کی جانب سے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زوجہ سے کہا میں نے دیکھی ہے آگ ابھی لے آتا ہوں تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر یا لے آؤں گا تمہارے پاس کوئی شعلہ سلگا کر تا کہ تم اسے تاپو۔ پھر جب اس کے پاس پہنچے تو ندا کی گئی کہ بابرکت ہو جو اس آگ میں ہے اور جو اس کے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اے موسیٰ علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ ہی ہوں عزت والا دانا۔ اور تم ڈالو زمین پر اپنے عصا کو۔ اب جو اسے دیکھا تو وہ لہرا رہا تھا سانپ کی طرح آپ نے پیٹھ پھیری وہاں سے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ موسیٰ علیہ السلام ڈرو نہیں میرے حضور ڈرا نہیں کرتے جو رسول بنائے جاتے ہیں مگر وہ شخص جو زیادتی کرے پھر نیکی کرنے لگے برائی کرنے کے بعد تو میں بے شک غفور الرحیم ہوں اور ڈالو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں وہ نکلے گا سفید چمکتا ہوا بغیر کسی تکلیف کے یہ نو (۹) نشانیاں لے کر جاؤ فرعون اور قوم کی طرف بھیجا گیا ہے بے شک وہ بڑے سرکش لوگ ہیں پس جب آئیں ان کے پاس ہماری نشانیاں بصیرت افروز بن کر تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے کھلا ہوا اور انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کی صداقت کا ان کے دلوں نے یقین کر لیا محض ظلم اور تکبر کے باعث انکار کیا تھا پھر آپ دیکھ لیں کیا انجام ہوا مفسدین کا۔

پچھلے فرمان الٰہی میں قرآن پاک کی صداقت اور عظمت کا ذکر کیا گیا اور فرمایا گیا کہ شیطان اس صداقت کے قریب نہیں پھٹک سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنی چاہئے اور رسول پاک ﷺ کو حکم ہوا کہ منکرین کی فضول باتوں کی پرواہ نہ کریں اور اپنی تبلیغ جاری رکھیں اور اپنے غلاموں سے شفقت اور محبت سے سلوک جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا محافظ ہے۔ شیطان زدہ لوگ شعراء کو بہکاتے ہیں اور وہ جھوٹے اور گمراہ ہیں اور شعراء بھی وہ باتیں کرتے ہیں جو جھوٹی ہیں مگر جو لوگ ایمان لے آئے وہ دین کی خدمت کرتے ہیں جس طرح حسان بن ثابت اور کعب بن مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکار کرنے والے عذاب کو دیکھ لیں گے۔

آج کے فرمان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام کی تعریف فرمائی منکرین کو سمجھانے کیلئے کہ یہ عام باتیں نہیں ہیں یہ آیات ہیں عظمت والے قرآن کی جو روشن کتاب ہے۔ جو دلوں کو روشن کرتی ہے۔ جو ہدایت دیتی ہے اور جو اس پر عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کی خوشخبری دیتی ہے لیکن یہ سارے انعامات انہیں نصیب ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر ایمان لاتے ہیں روز قیامت پر یقین رکھتے ہیں اور جو اس یقین سے محروم ہوتے ہیں وہ گھاٹے میں رہیں گے اور ان کے لئے عذاب ہے۔ آپ ﷺ کو فرمایا گیا کہ آپ ﷺ پرواہ نہ کریں یہ ہدایت اس اللہ تعالیٰ نے

دی ہے جو رب العالمین اور بڑی شان والا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے پھر تاریخ ہدایت کو دہرایا جس طرح پہلے رسولوں علیہم السلام اور ان کی قوموں کے حالات بیان فرمائے تھے اب پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنایا کیونکہ اس وقت منکرین زیادہ تر یہودیوں پر اعتبار کرتے تھے اور یہودی موسیٰ علیہ السلام کے امتی کہلاتے تھے۔ اس میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ جب دس سال حضرت شعیب علیہ السلام کی گلہ بانی کے بعد آپ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر کے مصر کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں رات آ گئی ان کا بچہ پیدا ہونے والا تھا سردی لگ رہی تھی راستہ بھی بھول گیا تھا آپ نے دیکھا کہ آگ روشن ہے۔ اپنی بیوی کو کہا یہاں آرام کرو میں جا کر راستہ بھی معلوم کرتا ہوں اور آگ بھی لے آتا ہوں جس کو تم تاپ سکو گی جب آپ علیہ السلام آگ کے پاس پہنچے دیکھا ایک درخت پر آگ لپٹی ہوئی ہے۔ لیکن آگ نہیں نور ہی نور ہے۔ آواز آئی کی میں ہی عزت والا اللہ تعالیٰ ہوں۔ آپ عصا ہاتھ سے نیچے پھینکیں۔ جب انہوں نے عصا پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا اور چست سانپ کی طرح ادھر ادھر ہلنا شروع کیا موسیٰ علیہ السلام ڈرے آواز آئی ڈور مت تم اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام ڈرا نہیں کرتے۔ اپنا ہاتھ جیب میں ڈالو اور نکالو اس طرح ہاتھ چاند کی طرح چمکنا شروع ہوا فرمایا یہ نشانیاں نو (۹) ہیں یہ لیکر جاؤ فرعون اور اس کی قوم کے پاس اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ میری بیوی کا بچہ ہونے والا ہے۔ اس کو کس کے پاس چھوڑوں فرمایا تمہارے سامنے جو پتھر ہے اس پر لاٹھی مارو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی ماری پتھر پھٹ گیا اس کے اندر دوسرا پتھر نکلا فرمایا پھر لاٹھی مارو۔ ماری تو تیسرا پتھر نکل آیا اور جب اس پر ماری تو پتھر پھٹا تو اس کے اندر ایک کیڑا تھا جس کے منہ میں سبز گھاس تھی۔ فرمایا اس پتھر کے اندر میں روزی دیتا ہوں کیا تمہاری بیوی کو نہیں دیکھ سکتا۔ موسیٰ علیہ السلام نشانیاں لیکر فرعون کے پاس پہنچے اور فرعون اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا معجزات دکھائے دل میں تو وہ سمجھ گیا مگر اپنے جھوٹے وقار کو بچانے کیلئے اس نے کہا کہ یہ جادوگر ہے۔ چنانچہ اس نے سارے جادوگر بلائے اور وہ سارا قصہ آپ سن چکے ہیں کس طرح جادوگر فیل ہوئے فرعون اور اس کی قوم سمندر میں غرق ہوئی۔ یہ ہدایت منکرین کو سنا کر یہ ہدایت دی گئی کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرو اور اس حکمت والی کتاب کے مطابق اپنی زندگیاں بناؤ۔ مگر یہ نعمت عظمیٰ وہی حاصل کر سکے جنہوں نے اطاعت کامل اختیار کی اور اطاعت انہوں نے ہی اختیار کی اور اطاعت پر وہی قائم رہے جنہوں نے نسبت رسولی ﷺ سے اپنے دل و دماغ روشن کیئے یہی نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے کیلئے ہم

یہاں یادالٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کر کے اس کو حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ اب شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ١٦ نومبر ٢٠٠٧ء

سورۃ النمل [۱۵_۳۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝۱۶ وَ حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ
يُوْزَعُوْنَ ۝۱۷ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ
سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۸ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹ وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖؗ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝۲۰ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا
شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۱ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ
وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ۝۲۲ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ
عَظِيْمٌ ۝۲۳ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ
عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۲۴ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۝۲۵ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝۲۶ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۲۷ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَا ذَا يَرْجِعُوْنَ ۝۲۸ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا
اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝۲۹ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳۰ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ
مُسْلِمِيْنَ ۝۳۱ (سورۃ النمل: ۱۵ تا ۳۱)

اور یقیناً ہم نے عطا فرمایا سلیمان اور داؤد کو علم اور انہوں نے کہا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہم کو برگزیدہ کیا اپنے بہت سے مومن بندوں پر اور جانشین بنے۔ سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے اور فرمایا اے لوگو ہم کو سکھائی گئی ہے پرندوں کی بولی اور ہم کو عطا کی گئی ہیں ہر قسم کی چیزیں بے شک یہی وہ نمایاں بزرگی ہے اور فراہم کیئے گئے سلیمان کے لئے لشکر جنوں اور انسانوں سے اور پرندوں سے پس وہ نظم اور ضبط کے پابند جارہے تھے یہاں تک کہ جب وہ گذرے چیونٹیوں کی وادی سے ایک چیونٹی کہنے لگی اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے بلوں میں کہیں کچل کے نہ رکھ دیں تم کو سلیمان علیہ السلام کے لشکر اور ان کو معلوم ہی نہ ہو۔ تو سلیمان علیہ السلام مسکراتے ہوئے مسکرادیئے اس کی اس بات پر اور عرض کرنے لگے میرے مالک مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیری نعمت کا جو تو نے مجھے عطا فرمائی اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں وہ نیک کام کروں جنہیں تو پسند فرمائے اور شامل کر لے مجھے اپنی رحمت کے باعث اپنے نیک بندوں میں اور اپنے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمانے لگے کہ کیا وجہ ہے مجھے ہدہد نظر نہیں آرہا۔ یا وہ ہے ہی غیر حاضر البتہ میں اسے سخت سزا دونگا یا اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا یا اسے لانا پڑے گی میرے پاس کوئی روشن دلیل پس کچھ زیادہ دیر نہ گذری ہدھد آگیا کہنے لگا میں ایک ایسی خبر لے کر آیا ہوں جس کی آپ کو خبر نہ تھی اور میں لے آیا ہوں ملک سبا سے ایک یقینی خبر میں نے دیکھا ایک عورت جوان کی حکمران ہے اور اسے دی گئی ہے ہر قسم کی چیز اور اس کا ایک عظیم الشان تخت ہے میں نے پایا ہے اس کو اور اس کی قوم کو سب سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ تعالیٰ کے بغیر اور آراستہ کردیئے ہیں ان کیلئے شیطان نے ان کے اعمال پس اس نے روک دیا ان کو راستہ سے۔ پس وہ ہدایت قبول نہیں کرتے وہ کیوں نہ سجدہ کریں اللہ تعالیٰ کو جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزوں کو آسمانوں اور زمین سے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہم پوری تحقیق کریں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو بھی غلط بیانی کرنے والوں سے ہے لے جا میرا یہ خط اور پہنچادے ان کی طرف پھر ہٹ جا ان سے اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ بولی اے سردارو میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا۔ بیشک وہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ تعالیٰ کے نام ہے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر حاضر ہو جاؤ۔

پچھلے فرمان الٰہی میں پہلے اللہ تعالیٰ نے ہدایت والی کتاب قرآن پاک کی عظمت بیان فرمائی کہ یہ عام من گھڑت

کتاب نہیں جس طرح تم منکرین خیال کرتے ہو یہ اللہ مالک خالق، وحدہٗ لاشریک کی کلام پاک ہے جو ہدایت ہے ساری مخلوق کیلئے اس کو پڑھنا ثواب اس کو دیکھنا ثواب اور اس پر عمل کرنا دونوں جہانوں کی بہتری۔ یہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ جو سید المرسلین ﷺ ہیں۔ انہیں عطا کی گئی ہے اور اس کو لانے والے سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام امین ہیں اور اس کی سچائی کا یہ ثبوت ہے کہ اس کا ذکر اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا ذکر تمہاری پہلی کتابوں میں موجود ہے اور تمہارے علماء اس سے اچھی طرح سے واقف ہیں وہ انکار لاعلمی کی وجہ سے نہیں ضد کی وجہ سے کرتے ہیں اور ان کے انکار کا عذاب بہت سخت ہوگا۔ اس دن جس سے وہ منکر ہیں اور جس کو ضرور آنا ہے اور اس کے بغیر تو ہر عمل بے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر اپنے رسولوں علیہم السلام کی پاکیزگی عمل اور ان کو جو طاقت اور شان دی گئی اس کا ذکر فرمایا موسیٰ علیہ السلام اور ان کو جو معجزات دیئے گئے جن کی ایک سوکھی ہوئی لکڑی سے فرعون جیسا مغرور بادشاہ اور اس کی ساری سپاہ لرزہ براندام ہوگئی تھی اور اس کی صداقت تسلیم کر کے جادوگر آناً فاناً بندگی کی تمام منازل طے کر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان ہونا اپنی سعادت سمجھے آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام کو کتنی عظیم شان عطا فرمائی کہ علم کی وجہ سے سب پر فوقیت رکھتے تھے۔ ان کو ہر چیز کا علم دیا گیا جانوروں اور پرندوں کا علم سکھایا گیا اور جنوں، انسانوں، پرندوں کو اور ہوا کو آپ کا مطیع فرمان بنایا گیا اور وہ اپنی شان کو دیکھ کر فرعون کی طرح خدا نہیں بنے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکومت اور اپنی بندگی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے شکرگزار بندہ بننے کیلئے دعا کی اور اس کی مہربانی چاہی اور اس کے ساتھ ہدہد پرندہ کا بھی ذکر فرمایا کہ وہ آپ کے لشکر کے ساتھ رہتا تھا کیونکہ وہ پانی کی خبر دیتا تھا کہ زمین کے نیچے کتنا پانی ہے اور ہر چیز یہاں تک کہ چیونٹی بھی آپ علیہ السلام کی شان سے واقف تھی اور آپ علیہ السلام کی تابعدار تھی۔ ایک مثال دی گئی کہ آپ کا لشکر جا رہا تھا تو نیچے چیونٹی نے اپنے قبیلے کی چیونٹیوں کو کہا کہ دیکھو کہیں سلیمان علیہ السلام کا لشکر تم کو روند نہ دے اپنی بلوں میں گھس جاؤ اور پھر قیام پر آپ علیہ السلام نے ہدہد کو نہ پایا تو پوچھا وہ کدھر گیا اس نے پانی کی خبر لانی تھی۔ غیرحاضری پر اسے سخت سزا دی جائیگی اتنے میں ہدہد حاضر ہوا اور عرض کی کہ وہ ایک حکمران ملکہ کی خبر لایا ہے جو سبا ملک پر حکومت کرتی ہے اور ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھتی ہے اور یہ سارے لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول کر سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ اس پر سلیمان علیہ السلام نے ایک خط لکھ کر ہدہد کو دیا کہ جاؤ اس کے تخت پر پھینکو اور دیکھو کہ وہ کیا کرتی ہے اس

کے آگے کا حصہ پھر دوسری مرتبہ سنایا جائیگا یہاں تک یہ ہدایت کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام زمین اور آسمان اور ہر چیز پر حکومت رکھتے ہیں اور جوان کے بن جاتے ہیں وہ بھی عظیم الشان حکومت دیئے جاتے ہیں ان کے قلوب نورِ معرفت سے منور ہوتے ہیں جن پر شیطان کا تسلط نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو ہم سید المرسلین اپنے آقا و مولا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ سے چاہتے ہیں۔ جسے نسبت رسولی ﷺ کہتے ہیں اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ہم یادِ الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیر یہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۳ نومبر ۲۰۰۷ء

سورۃ النمل [۳۲_۴۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ
اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا
وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ
تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾
قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ
اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۣ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَ
مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْٓ
اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ
مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾ قِیْلَ لَهَا
ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ۭ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ (سورۃ النمل: ۳۲ تا ۴۴)

ملکہ نے کہا اے سرداران قوم مجھے مشورہ دو میرے اس معاملہ میں میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم موجود نہ ہو وہ کہنے لگے ہم بڑے سخت طاقتور اور جنگجو ہیں اور فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے آپ غور کرلیں کہ آپ کیا حکم

دینا چاہتی ہیں ملکہ نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ بادشاہ کسی بستی میں جب داخل ہوتے ہیں تو اسے برباد کردیتے ہیں اور وہاں کے معزز شہریوں کو ذلیل کرتے ہیں اور یہی انکا دستور ہے اور میں بھیجتی ہوں ان کے پاس ایک تحفہ پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لیکر لوٹتے ہیں جب قاصد آپ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ جو عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ہے۔ بلکہ تم اپنے ہدیوں سے خود خوش ہو رہے رہو۔ واپس چلا جا ان کے پاس اور ہم آرہے ہیں ان کی طرف ایسے لشکر لے کر جن کے مقابلہ کی ان میں تاب نہیں اور ہم یقیناً نکال دیں گے انہیں اس شہر سے ذلیل کر کے اور وہ خوار اور رسواء ہو چکے ہونگے۔ آپ علیہ السلام نے کہا اے درباریو کون تم سے لے آئیگا میرے پاس اس کے تخت کو اس سے پہلے کہ وہ آجائیں میری خدمت میں تابع بن کر عرض کی ایک عفریت نے جو جن تھا میں لیکر آتا ہوں آپ کے پاس اس سے پہلے کہ آپ علیہ السلام اپنی جگہ سے اٹھیں اور بے شک میں اسے اٹھالانے کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار ہوں جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ میں لے آتا ہوں آپ کے پاس اسے اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے پھر آپ نے دیکھا رکھا ہوا آپ کے سامنے تو کہنے لگے یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ آزمائے مجھے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا تو اس نے شکر کیا اپنے بھلے کیلئے اور جو ناشکری کرے تو بلاشبہ میرا رب غنی بھی ہے اور کریم ہے۔ آپ نے حکم دیا شکل بدل دو اس کیلئے اس کے تخت کی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ حقیقت پر آگاہ ہوتی ہے یا ہو جاتی ہے ان لوگوں میں جو حقیقت کو نہیں پہنچانتے تو جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے تو کہنے لگی کہ یہ تو ہو بہو وہی ہے اور ہمیں اطلاع مل گئی تھی اس واقعہ کی اس سے پہلے اور ہم تو فرمانبردار بن کر حاضر ہوئے ہیں اور روک رکھا تھا اسے ان بتوں نے جن کی وہ عبادت کیا کرتی تھی اللہ تعالیٰ کے سوا بے شک وہ قوم کفار سے تھی۔ اسے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو جاؤ پس اس نے جب دیکھا اس کو تو اس نے خیال کیا کہ یہ گہرا پانی ہے اور اس نے کپڑا اٹھالیا اپنی دونوں پنڈلیوں سے آپ علیہ السلام نے کہا یہ چمکدار صحن ہے بلور کا بنا ہوا کہنے لگی اے میرے رب بیشک میں نے ظلم کیا اپنے آپ پر اب ایمان لائی ہوں سلمان علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا۔

آپ سن چکے ہیں پچھلے فرمان میں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں علیہم السلام کا ذکر فرمارہا ہے کہ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام ہوتے ہیں ان کی حکومت کائنات کی ہر چیز پر ہوتی ہے۔ جو کفار بادشاہوں، فرعون، نمرود شداد سے کمزور نہیں ہوتے ان کی تو ایک سوکھی لکڑی (عصا) ہوئی ان گمراہ بادشاہوں پر غالب ہوتی ہے ان کی فوجوں کو اللہ تعالیٰ نے

سمندر میں غرق کیا کمزور ترین مخلوق پسو سے ان کو تباہ و برباد کیا اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی تاریخ سنا رہا ہے داؤد علیہ السلام کے ساتھ درخت پہاڑ ندیاں مل کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے تھے۔ لوہا ان کے ہاتھ میں موم ہو جاتا تھا اور سلیمان علیہ السلام کے ماتحت، جن، انسان، پرندے، ہوا ہر چیز تابع فرمان بنادی گئی تھی۔ آپ علیہ السلام جانوروں، پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے۔ آپ کے پاس ہدہد پرندہ پانی کی خبر لاتا تھا اور وہ جب غائب ہونے کے بعد آیا تو اس نے ملکہ سبا، یمن کی ملکہ بلقیس کی خبر لایا کہ اس کا اتنا عظیم الشان تخت ہے لیکن یہ ساری شان کے باوجود شان دینے والے سے غافل ہو کر سورج کی پرستش کرتی ہے وہ اور اس کی قوم۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام پر فرض ہو گیا کہ ان بت پرستوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کریں اور آپ علیہ السلام نے اپنا خط دیکر ہدہد کو بھیجا اس نے ہدایت کے مطابق خط ملکہ کے سامنے رکھ دیا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا ملکہ نے اپنے سرداروں کو بلا کر مشورہ کیا یہ خط سلیمان کی طرف سے آیا ہے جس کی تابعداری پرندے بھی کرتے ہیں اور اپنے اس خط کو اللہ تعالیٰ کے نام سے عزت دی اور لکھا ہے کہ فوراً میرے پاس آ جاؤ اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ سرداروں نے کہا کہ ہم قوت والے اور بہت زیادہ جنگجو ہیں لیکن آپ کے حکم کے ماتحت ہیں ملکہ نے کہا کہ ایسے بادشاہ جس ملک میں داخل ہوں اسے تہس نہس کر دیتے ہیں اس لئے میں پہلے ان کے پاس تحفہ بھیجتی ہوں اور پھر دیکھتے ہیں جب وہ فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس جواہرات لیکر حاضر ہوا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے رشوت دیکر تم اللہ تعالیٰ سے باغی رہنا چاہتے ہو مجھے اللہ تعالیٰ نے تم سے زیادہ دیا ہے ایک دم آ جاؤ ورنہ ہم چڑھائی کریں گے پھر اس کے جانے کے بعد مجلس سے پوچھا تم میں سے کون ہے کہ اس بلقیس کا تخت میرے سامنے لے آئے ایک جن نے کہا میں بہت طاقتور ہوں میں دربار برخاست ہونے سے پہلے لے آؤنگا۔ لیکن وہاں اللہ تعالیٰ کا بندہ نورٌ علیٰ نور بیٹھا تھا جو یاد الٰہی سے اللہ تعالیٰ کی طاقت سے دیکھتا ہے بولتا ہے، پکڑتا ہے، چلتا ہے، اس نے کہا کہ آپ علیہ السلام آنکھ بند کر کے کھولیں تخت یہاں موجود ہوگا چنانچہ وہ تخت جس کو ملکہ تالوں میں بند پہروں کے اندر چھوڑ کر آئی تھی آپ علیہ السلام کے سامنے تھا جب ملکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس اپنے لشکر کے ساتھ آئی وہ تخت موجود تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے دین انسان کی آزمائش ہوتی ہے۔ جو شکر کرتا ہے نجات پاتا ہے، جو غرور تکبر کرتا ہے، فرعون، نمرود شداد کی طرح تباہ و برباد ہوتا ہے۔ تو آج کے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات تاریخی واقعات سے ثابت فرمائی کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ ہو جائے ساری کائنات اس کی ہو جاتی ہے اور اسے ایسی طاقت آصف بن برخیا کی طرح

مل جاتی ہے پلک جھپکنے میں عظیم الشان تخت یمن سے شام پہنچا سکتا ہے یعنی وہ جو کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طاقت سے کرتا ہے آپ کو فرمان رسول ﷺ سنایا ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہتا ہے تو ایک وقت ایسا آ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی زبان بن جاتا ہے، جس سے وہ بولتا ہے اس کے کان بن جاتا ہے، جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہے، جس سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں بن جاتا ہے، جس سے وہ چلتا ہے یعنی اس کی ہر حرکت اللہ تعالیٰ کی طاقت سے ہوتی ہے آصف بن برخیا ایسا ہی حضرت سلیمان علیہ السلام سے نسبت رکھنے والا آپ علیہ السلام کا امتی تھا۔ اللہ تعالیٰ سے یہ تعلق اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام سے نسبت رکھنے سے حاصل ہوتی ہے اور یہی نسبت ہم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سید المرسلین سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ سے حاصل کرنے کیلئے یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کیلئے یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۷ء

سورۃ النمل [۴۵-۵۹]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۵ قَالَ يٰقَوْمِ
لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۶ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ
مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝۴۷ وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى
الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝۴۸ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۴۹ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۰ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا
دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۱ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵۲ وَاَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۵۳ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۵۴ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝۵۵ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ
لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝۵۶ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۵۷
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۵۸ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ
آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹ (سورۃ النمل: ۴۵ تا ۵۹)

اور بے شک ہم نے رسول بنا کر بھیجا ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی تو وہ دو گروہ بن گئے اور آپس میں جھگڑنے لگے صالح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم کیوں تیزی کرتے ہو برائی کرنے میں نیکی سے پہلے تم کیوں نہیں بخشش طلب کرتے اللہ تعالیٰ سے شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔ کہنے لگے ہم تو براشگون سمجھتے ہیں تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو آپ نے کہا کہ تمہارا بہت بڑا شگون تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ بلکہ تم ایسی قوم ہو جو فتنہ میں مبتلا

کردی گئی ہو اور اس شہر میں نو شخص تھے جو فتنہ و فساد برپا کرتے تھے اس علاقہ میں اور اصلاح کی کوئی کوشش نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر عہد کریں کہ شبخوں مار کر صالح اور اس کے اہل خانہ کو ہلاک کر دیں گے پھر کہہ دیں گے اس کے وارث سے کہ ہم تو موجود ہی نہ تھے جب انہیں ہلاک کیا گیا اور ہم بالکل سچ کہہ رہے ہیں اور انہوں نے خفیہ سازش کی اور ہم نے بھی خفیہ تدبیر کی اور وہ سمجھ ہی نہ سکے۔ دیکھ لو کیا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے برباد کر کے رکھ دیا ان کو اور ان کی قوم کو پس یہ ان کے گھر ہیں جو اجڑے پڑے ہیں ان کے ظلم کے باعث بے شک اس میں عبرت ہے اس قوم کیلئے جو جانتی ہے۔ اور ہم نے بچالیا انہیں جو ایمان لائے تھے اور ڈرتے رہتے تھے اور یاد کرو لوط کو جب آپ نے اپنی قوم کو کہا کیا تم ارتکاب کرتے ہو بے حیائی کا حالانکہ تم دیکھ رہے ہوتے ہو۔ کیا تم جاتے ہو مردوں کے پاس برائی کیلئے عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم تو بڑے جاہل لوگ ہو۔ پس نہیں تھا آپ کی قوم کا جواب بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ نکال دو آل خانہ لوط کو اپنی بستی سے یہ لوگ تو بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں۔ سو ہم نے بچالیا لوط کو اور ان کے اہل خانہ کو سوائے ان کی بیوی کے جس کے متعلق ہم نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والی ہوگی اور ہم نے ان پر پتھر برسائے پس تباہ کن تھا پتھراؤ ڈرائے جانے والوں پر آپ کہہ دیں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔

پہلے آپ نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ تاریخ سنا کر اپنے بندوں کو ہدایت عطا فرما رہا ہے اور اپنے رحم کا ثبوت دے رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم السلام کا ذکر فرمایا کہ کس طرح ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے رسول علیہم السلام بھیجے۔ جنہوں نے رسولوں علیہم السلام سے نسبت قائم کی اور اللہ تعالیٰ کے نور سے اپنے دل و دماغ کو منور کر لیا۔ وہ تو شیطان اور نفس کے پھندے میں نہ آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ السلام کی اطاعت میں زندگی گذاری اور دونوں جہانوں میں سرخرو اور سرفراز ہوئے اور زمین کے وارث بنے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے اور جنہوں نے بغاوت کی اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام سے منہ موڑا انہیں تکلیفیں اذیتیں دیں اللہ تعالیٰ نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ خواہ وہ بے شمار تھے اور سلطنتوں کے مالک تھے کوئی چیز ان کے کام نہ آ سکی۔

پچھلے فرمان میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی تاریخ سنائی گئی جس سے یہ واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور شرک سے منع کریں طاقت سے، زبان سے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام سے نسبت قائم کرتے ہیں جیسے آصف بن برخیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے

ان کو اتنی طاقت مل جاتی ہے کہ یمن سے شام عظیم الشان تخت بلقیس آنکھ جھپکنے میں پہنچا دیا اور یہ ہدایت بھی ملی کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اس کی عطا پر شکر گزار رہتے ہیں فرعون نمرود شداد کی طرح خود خدائی کا دعویٰ نہیں کرتے۔ رسولوں علیہم السلام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے آج پھر صالح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی تبلیغ کا حال سنایا گیا جو پہلے آپ سن چکے ہیں کہ کس طرح معجزات دیکھنے کے باوجود بغاوت کرنے والوں کو تباہ نیست و نابود کر دیا گیا اور ان پر پتھر اور آگ برسائی گئی ان کے محلوں کے کھنڈرات بنا دیا گیا جواب میں ان کے ظلم اور ظلم کے نتائج کی داستان سنا رہے ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو وہاں سے جلدی گذرنے اور استغفار پڑھنے کا حکم دیا یہ ساری ہدایت حضور ﷺ کے وقت کے منکرین اور بعد میں آنے والے لوگوں کیلئے ہے کہ قیامت تک لوگ اس آخری رسول ﷺ کی آخری کتاب کو پڑھ کر اپنے اعمال کو درست کریں ہم بھی یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ ہم شیطان اور نفس کے ورغلانے سے بچ کر اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ﷺ کے غلام بن کر زندگی گذار سکیں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ دسمبر ۲۰۰۷ء

سورۃ النمل [۶۰_۶۶]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍۚ مَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ يَّعۡدِلُوۡنَ ؕ۝٦٠ اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ۝٦١ اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَيَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ؕ۝٦٢ اَمَّنۡ يَّهۡدِيۡكُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَمَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ؕ۝٦٣ اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَمَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝٦٤ قُلْ لَّا يَعۡلَمُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الۡغَيۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ۝٦٥ بَلِ ادّٰرَكَ عِلۡمُهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ ۗ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡهَا ۗ بَلۡ هُمۡ مِّنۡهَا عَمُوۡنَ ۝٦٦

(سورۃ النمل: ۶۰ تا ۶۶)

بھلا وہ کون ہے جس نے بنایا آسمانوں اور زمین کو اور جس نے اتارا تمہارے لئے آسمان سے پانی پھر ہم نے اگائے اس پانی سے خوش نظر باغات تمہاری طاقت نہ تھی کہ تم اگا سکتے ان کے درخت کیا کوئی دوسرا خدا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو راہ راست سے پرے ہٹ رہے ہیں بھلا کس نے بنایا ہے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور جاری کر دیں اس کے درمیان نہریں اور بنا دیئے زمین کیلئے پہاڑ لنگر اور بنا دی سمندروں کے درمیان آڑ کیا کوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بلکہ اکثر لوگ بے علم ہیں۔ بھلا کون قبول کرتا ہے بیقرار کی فریاد جب وہ اسے پکارتا ہے اور دور کرتا

ہے تکلیف کو اور کس نے بنایا ہے تم کو زمین میں خلیفہ کیا کوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تم بہت کم غور وفکر کرتے ہو بھلا کون راہ دکھاتا ہے تمہیں بر و بحر کے اندھیروں میں اور کون بھیجتا ہے ہواؤں کو خوشخبری دینے کیلئے اپنی رحمت کے نزول سے پہلے کیا کوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ برتر ہے اللہ تعالیٰ ان سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں بھلا کون ہے جو آغاز کرتا ہے آفرینش کا پھر دوبارہ پیدا کریگا اسے اور کون ہے جو رزق دیتا ہے تمہیں آسمان اور زمین سے کیا کوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ کہہ دو پیش کرو اپنی کوئی دلیل اگر تم سچے ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیں نہیں جان سکتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور وہ نہیں سمجھتے کہ ان کو کب اٹھایا جائیگا بلکہ گم ہو گیا ہے ان کا علم آخرت کے متعلق بلکہ وہ تو اس کے بارے میں شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔

آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا جس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ذکر تھا کہ مالک نے اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے آدم علیہ السلام سے لیکر نبی پاک حضرت محمد ﷺ تک رسول علیہم السلام بھیجے۔ خوش نصیبوں نے رسولوں علیہم السلام سے نسبت قائم کی اور دل و دماغ کو منور کر لیا اور ازلی دشمن شیطان کے حملے سے بچ کر زندگی گذاری اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہوئے مگر بدبختوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام سے انکار کیا بغاوت کی اور انہیں تکلیفیں دیں۔ ان کے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے رہے اور وہ شیطان کی ایماء پر بھٹکتے چلے گئے اور اس طرح تباہ و برباد ہوئے یہ تاریخ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سید المرسلین سیدنا محمد مصطفٰے ﷺ کے وقت کے منکرین کو سنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انکو ڈرایا گیا کہ اس تاریخ کو دیکھ لو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام اور ان کے غلام ہمیشہ غالب رہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طاقت ہوتی ہے ان کے ساتھ اور ان کے غلاموں کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ان سے نسبت رکھنے والے زمان اور مکان پر قبضہ رکھتے ہیں اور اس کے ثبوت میں آصف بن برخیا کا واقعہ سنایا گیا کہ کس طرح سلیمان علیہ السلام سے نسبت رکھنے والے اس امتی نے آنکھ جھپکنے میں یمن سے شام ملکہ بلقیس کا بھاری تخت پہنچا دیا۔ آج کے فرمان میں اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت تخلیق توحید کا بیان فرما کر سمجھا رہا ہے کہ جس اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا تمہارے لئے ساری کائنات کو پیدا فرمایا کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق، ربوبیت، توحید اور رحم و کرم کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ یہ زمین یہ آسمان یہ ہوائیں یہ سمندر یہ ستارے، دریا، نہریں، یہ بارشیں، یہ سبز لہلاتے ہوئے پھول کھیت، قسم قسم کی سبزیاں، فروٹ، جانور، درخت، سورج، چاند سب اس کی تخلیق ہیں جن کو منکرین مشرکین مکہ مانتے ہیں

اوران کے بتوں کا تو اس عظیم تخلیق میں کوئی حصہ نہیں پھر خالق اور مالک کے ساتھ ان کو معبود بنانا کتنا عظیم ظلم اور نا قابل معافی گناہ ہے کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے جو حکمتیں رکھی ہیں ان کو کون سمجھ سکتا ہے پھر بھی انسانوں نے جو تحقیق کی انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ امریکہ کے ایک سائنسدان کا بیان ہے زمین اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر لگا رہی ہے اگر اس کی رفتار ایک ہزار کی بجائے ایک سو میل ہوتی تو دن اتنے طویل ہوتے کہ سورج کی تپش تمام کھیتوں کو بھون کر رکھ دیتی۔ راتیں اتنی لمبی اور سرد ہوتیں زندگی کی کچھ رمق اگر سورج کی تپش سے بچ جاتی تو رات کی سردی اسے منجمد کر کے رکھ دیتی سورج کا درجہ حرارت بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہے لیکن زمین کو اس سے اتنی دوری پر رکھ دیا گیا ہے کہ وہاں سورج کی حرارت اتنی ہی پہنچتی ہے جو حیات بخش ہے اور اگر سورج کا درجہ حرارت بارہ ہزار ڈگری کی بجائے چھ ہزار ڈگری ہوتا تو کرہ زمین برف کے نیچے دب جاتا اور اگر اٹھارہ ہزار ڈگری ہوتا تو ساری زمین اس کی تمازت سے جل کر راکھ ہو جاتی زمین کا جھکاؤ تیس ڈگری زاویہ بناتا ہے اور اس جھکاؤ سے ہمارے موسم مناسب وقفوں کے بعد باری باری آتے ہیں اگر اس میں یہ جھکاؤ نہ ہوتا تو سمندر سے اٹھنے والے بخارات جنوب اور شمال میں حرکت کرتے اور اتنے زور سے برف باری ہوتی کہ ساری زمین ڈھک جاتی۔ اگر چاند کی دوری زمین سے اتنی نہ ہوتی جتنی اب ہے۔ بلکہ صرف پچاس ہزار میل ہوتی تو سمندروں میں مدوجزر اس شدت سے آتا کہ پہاڑوں کو بھی بہا کر لے جاتا اگر زمین کی سطح موجودہ سطح سے دس فٹ زیادہ موٹی ہوتی تو یہاں آکسیجن ہی نہ ہوتی اور کوئی جانور زندہ نہ رہتا اور اگر سمندر چند فٹ اور گہرے ہوتے تو ساری کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن صرف ہو جاتی اور روئے زمین پر کوئی سبز پتہ نظر نہ آتا اس حکیمانہ نظام پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کارخانہ ہستی محض اتفاق سے معرض وجود میں نہیں آیا بلکہ ایک حکیم و دانا خالق نے اس کی تخلیق فرمائی ورنہ زندگی کا امکان ہی نہ تھا۔ اس زمین کو بنانے اور بچھانے والے نے ہر قسم کا انتظام فرمایا سب سے زیادہ ضرورت پانی جس میں ہر چیز کی زندگی ہے کس طرح ہر جگہ مہیا فرمایا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اگر کھودو تو بھی پانی نکل آئے گا۔ ہر جگہ ندیاں چشمے دریا موجود ہیں، کرہ زمین کے متعلق فرمایا کہ یہ ہوا میں معلق ہے اگر پہاڑوں سے اسے قرار نہ بخشتے تو ہر وقت خوفناک جھٹکے آتے رہتے اور زندگی کا امکان نہ ہوتا جن کا ثبوت گاہے گاہے زلزلوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے فلک بوس عمارتیں زمین پر پیوند خاک ہو جاتیں زمین سے آگ کے شعلے نکلتے اور دریاؤں کے رخ بدل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے کیل گاڑ کر اس کو برقرار رکھا۔ پھر میٹھے اور

کھارے پانی کو باہم ملنے سے روکا جو حیران کن ہے اس کے ساتھ فرمایا یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بنائے تو وہ کتنا احمق ہے سب سے زیادہ ثبوت انسان کی اپنی حالت سے ظاہر ہوتا ہے غریب ہوا میر بادشاہ گدا گر ہو ہر ایک پر ایک وقت آتا ہے جب اسے کوئی وسیلہ سہارا نظر نہیں آتا موت اور تباہی سامنے نظر آتی ہے اس وقت اس انسان کی ساری امید اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی طرف ہی لگ جاتی ہے کوئی بت یا معبود باطل وہم وگمان میں نہیں رہتا۔ اس وقت وہ اپنے اللہ تعالیٰ ہی سے رجوع کرتا ہے۔ جس طرح ابو جہل کے بیٹے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے بعد بھاگ کر سمندر میں کشتی میں پناہ لی سمندر میں طوفان آیا کشتی ٹوٹ گئی تو اس انتہائی یاس اور ناامیدی کی حالت میں حضرت عکرمہ کو اللہ وحدہ لاشریک کی موجودگی پر یقین آیا اور ایمان لے آئے۔ ایسی حالت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا: **اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفة العین و اصلح لی حالی کله لااله الاانت** اے اللہ میں صرف تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر میرے کام درست فرما تیرے بغیر کوئی معبود نہیں۔

اب پھر عقل کو جھنجوڑا جارہا ہے کہ جب رات کی تاریکی میں سفر کرتے ہو تو کس نے تمہاری رہنمائی کیلئے تاروں کو بنایا اور دن کو سورج کی روشنی تمہاری راہنمائی کیلئے کس نے بنائی اس کے بعد غور کرو کوئی اور خدا ہے جس نے تمہارے لئے کوئی اور نظام بنایا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر غور کرو کہ جب بارش ہوتی ہے تو اچانک نہیں شروع ہو جاتی بلکہ پہلے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں۔ جو ایک طرف تو تمہاری طبیعت کو بحال کرتی ہیں دوسرا تمہیں بارش سے پہلے بچاؤ کا وقت مل جاتا ہے۔ ذرہ عقل کرو ایسے رحیم کریم وحدہ لاشریک مالک اور خالق کے ساتھ کسی اور لاشے کو کیوں معبود بناتے ہو۔ اتنی واضح دلیلوں کے باوجود اے منکرین اگر تمہارے پاس کسی اور خدا کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کرو کوئی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی تخلیق کی ہو اور اپنی پھر دوبارہ پیدا کرے گا اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ آپ فرمادیں کوئی نہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر جو زمین اور آسمان میں غیب جانتا ہو۔ نہ کسی کو معلوم ہے کہ کب اٹھایا جائیگا اور وہ شک میں بھٹک رہے ہیں اندھوں کی طرح یہاں یہ جو فرمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر زمین اور آسمان میں کوئی غیب نہیں جانتا اس کے متعلق علماء مفسرین نے بہت لمبی بحثیں کی ہیں۔ جن میں الجھ کر انسان پریشان ہوتا ہے اور اگر کوئی ضروری سمجھتا ہے تو وہ تفسیر میں موجود بحثوں کو پڑھ سکتا ہے۔ یہاں مقصود صحیح علم اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے متعلق حقیقت کو آگاہ کرتا

ہے کتنی احادیث ایسی ہیں جن سے حضور پاک ﷺ کو غیب کے علم کی عطا کا ذکر ہے لیکن ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے خلاف سمجھتے ہیں جس میں یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی غیب نہیں جانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کوئی شریک نہیں سب کچھ جاننا اس کی صفت ہے۔ ہمارا عقیدہ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بے اندازہ بے شمار علم عطا فرمایا۔ زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اور یہ سارا علم اپنی کتاب قرآن مجید میں رکھ دیا ہے جس کو جتنا چاہا اتنا علم دیا۔ خواہ وہ کوئی سائنسدان ہے عالم ہے ولی ہے یا رسول ہے ہمارا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو اتنا دیا کہ نہ اس کو کوئی سمجھ سکتا ہے نہ اس کا اندازہ کر سکتا ہے کیونکہ اتنا کمال اتنی طاقت اتنی عقل اور کوئی نہیں رکھ سکتا۔ کتنا علم دیا یہ دینے والا اور لینے والا جانے ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور لینے والے اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں ان حدیثوں میں سے ایک حدیث بیان کرنا ضروری ہے تا کہ یہ سمجھ آ سکے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب سے نوازا ایک دن نبی پاک ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا آج میں نے اپنے خالق کی زیارت کی اور فرمایا میرے خالق نے میرے دو شانوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا جس سے مجھے ٹھنڈک محسوس ہوئی اور پھر مجھے زمین آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ۔ جو گذرا جو آنے والا ہے سب کا علم آ گیا فرمایا جو پوچھنا چاہتا ہے پوچھ لے اب اس حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہیں کہ غیب کا علم نبی پاک ﷺ کا اپنا ہے بلکہ یہ صاف فرما دیا گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیا جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور حضور ﷺ کی یہ صفت ہے کہ آپ ﷺ کو یہ علم دیا گیا جو اور کسی کو نہ دیا گیا کتنا دیا گیا یہ بھی دینے والا اور لینے والا جانتا ہے۔ یہ سمجھ صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جسے حاصل کرنے کیلئے ہم یادالٰہی کی محفل میں بیٹھے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۱ جنوری ۲۰۰۸ء

سورۃ النمل [٦٧_٨٢]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝٦٧ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا
مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٦٨ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُجْرِمِيْنَ ۝٦٩ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝٧٠ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٧١ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝٧٢ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٧٣ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٤ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٧٥ اِنَّ
هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝٧٦ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّ
رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٧ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝٧٨ فَتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝٧٩ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٨٠
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٨١ وَاِذَا
وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝٨٢

(سورۃ النمل: ٦٧ تا ٨٢)

اور کفار کہنے لگے کہ کیا ہم جب مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی تو کیا ہمیں پھر نکالا جائیگا۔ بیشک قیامت کے آنے کا وعدہ ہم سے بھی کیا گیا اور ہمارے باپ دادا سے بھی اس سے پہلے۔ نہیں یہ وعدہ مگر پہلے لوگوں کے من گھڑت افسانے آپ کہہ دیں سیر و سیاحت کرو زمین میں پھر اپنی آنکھوں سے دیکھو کیا ہولناک انجام ہوا مجرموں کا

آپ غم زدہ نہ ہوں ان پر اور دل تنگ نہ ہوا کریں ان کے مکروفریب سے اور وہ پوچھتے ہیں کب یہ وعدہ پورا ہوگا اگر تم سچے ہو آپ کہہ دیں کہ قریب ہے تمہارے پیچھے آلگا ہو اس عذاب کا کچھ حصہ جس کے لئے تم جلدی کا شور مچا رہے ہو اور بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ چھپا رکھا ہے ان کے سینوں نے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور نہیں کوئی چیز پوشیدہ آسمان اور زمین میں مگر اس کا بیان کتاب مبین میں موجود ہے بے شک یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان امور کو جن میں وہ جھگڑتے رہتے ہیں اور بلاشبہ یہ قرآن سراپا ہدایت ہے اور رحمت ہے مومنین کیلئے یقیناً آپ کا رب فیصلہ فرمائے گا ان کے درمیان اپنے حکم سے اور وہی ہے زبردست سب کچھ جاننے والا سو آپ بھروسہ کریں اللہ تعالیٰ پر بے شک آپ روشن حق پر ہیں۔ بے شک آپ نہیں سنا سکتے مردوں کو اور نہ آپ سنا سکتے ہیں بہروں کو اپنی پکار جب وہ بھاگے جا رہے ہوں پیٹھ پھیرے ہوئے اور نہیں آپ ہدایت دینے والے دل کے اندھوں کو ان کی گمراہی سے نہیں سناتے آپ بجز ان کے جو ایمان لاتے ہیں ہماری آیتوں پر پھر وہ فرمانبردار بن جاتے ہیں اور جب ہماری بات کے ان پر پورا ہونے کا وقت آجائے گا تو ہم نکالیں گے ان کے لئے ایک چوپایہ زمین سے جو ان سے گفتگو کرے گا کیونکہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق توحید ربوبیت کے متعلق ہدایت سنی جس کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دیتا ہے۔ آسمان ہو زمین ہو اور جو کچھ اس میں ہے ہر ایک ذرہ بول کر کہتا ہے یہ ساری کائنات ایک ایسے حکیم دانا کی بنائی ہوئی ہے جس کا شریک نہ کوئی ذات میں ہے نہ صفات میں۔ اس لئے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں زمین کو کوئی بنا کر نہ قرار دے سکتا نہ آسمان کو بغیر ستونوں کے چھت بنا سکتا ہے۔ نہ سورج اور چاند بنا سکتا اور نہ ان کی تخلیق کو کوئی سمجھ سکتا ہے نہ کوئی سمندروں کو آب کا ذخیرہ بنا سکتا ہے نہ دریاؤں نہروں سے پانی بہا کر ہر ذی روح کی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ نہ کوئی رات اور دن بنا سکتا ہے نہ کوئی سردی اور گرمی سے زندگی اور زندگی کی دلچسپی بنا سکتا ہے۔ پھل پھول اناج چشمے، جانور، جن کا گوشت دودھ کھال سے انسان اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور سامان اور خود کو ادھر ادھر لے جانا۔ خود انسان کی تخلیق ایک ایسا عجوبہ روزگار جو کسی کی مجال نہین ایک ذرہ پیدا کر سکے۔ ایک بال پیدا کر سکے۔ آنکھ کان دانت ہاتھ پاؤں زبان معدہ غرض ہر چیز ایسے طریقے سے بنائی ہوئی مشینری ہے جس کی مثال نہیں ملتی آج تک کوئی اس کی مثال نہ بنا سکا اور نہ بنا سکے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سب اپنی صفات اور مہربانیاں بیان کر کے اپنی عبادت کی طرف بلایا اور

غیروں کی عبادت سے توبہ کا حکم دیا جولا شئے ہیں اور اس حکم اس ہدایت کو رسولوں علیہم السلام اور کتب سماوی کے ذریعہ سب انسانوں کی ہدایت کی سب سے بڑی ضرورت پوری فرمائی۔ کفار نے جب نبی پاک ﷺ سے یہ ہدایت سنی اور پھر آخرت کی آمد کے متعلق سنا تو کہنے لگے کہ آپ ﷺ بتائیں کہ یہ وعدہ وفا کب ہوگا کہ ہم مٹی ہو کر پھر زندہ ہونگے یہ وعدے سالہاسال سے ہوتے چلے آ رہے ہیں ہمارے باپ داداؤں سے بھی یہ ایسی پرانی کہانیاں ہیں تو ان کو حکم ہوا کہ وہ دن تو آنے والا ہے جس کا کسی کو نہیں بتایا جائیگا تو باہر نکل کر دیکھو ہدایت ماننے والوں رسولوں علیہم السلام سے نسبت قائم کرنے والوں اللہ تعالیٰ کے بندے بننے والوں کا انجام کیا ہوا اور جنہوں نے بغاوت کی ان کا انجام کیا ہوا ہر طرف تمہیں اس بات کا جواب ملے گا۔ بشرطیکہ تم دیدۂ دل سے دیکھو لیکن اگر تم ظلمت میں ڈوبے ہوئے اور شیطان کے قبضہ میں ہو تو تم مردہ کی طرح ہو جو نہ سن سکتا ہے نہ سنا سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے نہ دکھا سکتا ہے ایسی حالت میں پھر انتظار کرو اس دن کا اور اس عذاب کا جو تمہارے مقدر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام جو تمہاری ہدایت کیلئے آئے ہیں یہ ایسی کتاب ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔ جس میں سب کچھ موجود ہے مگر اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے روشن ہوں یہی نسبت رسولی ﷺ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یادالٰہی کرتے ہیں تا کہ ہمارے سینے صاف ہو جائیں نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوں ہم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ﷺ کے غلام بن کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے صحیح طور پر مستفیض ہو سکیں اور آخرت کی شرمندگی سے بچ سکیں۔ اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ ظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۸ جنوری ۲۰۰۸ء

سورۃ النمل [۸۳۔۹۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۸۳ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ
قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸۴ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا
ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝۸۵ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۸۶ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى
الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝۸۷ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ
السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِىْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝۸۸ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ
خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝۸۹ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ ؕ هَلْ
تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِىْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ
كُلُّ شَىْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۹۱ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝۹۲ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ (سورۃ النمل: ۸۳تا۹۳)

اور جس روز ہم اکٹھا کریں گے ہر امت سے ایک گروہ جو جھٹلایا کرتا تھا ہماری آیتوں کو تو ان کو روک لیا جائیگا حتی کہ جب وہ سب آ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے جھٹلایا میری آیتوں کو حالانکہ تم نے اچھی طرح انہیں جانا بھی نہ تھا یا اس کے علاوہ اور کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے اور پوری ہوگی بات ان پر بوجہ ان کے ظلم کے تو وہ بولیں گے نہیں۔ کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ ہم نے بنایا ہے رات کو اس لئے تا کہ وہ اس میں آرام کریں اور بنایا ہے دن کو روشن۔ بیشک اس

میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں اور جس دن پھونکا جائیگا صور تو گھبرا جائیگا ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے جو زمین میں ہے مگر جنہیں خدا نے چاہا (وہ نہیں گھبرائیں گے) اور سب حاضر ہونگے اس کی بارگاہ میں عاجزی کرتے ہوئے اور جب تو پہاڑوں کو دیکھے گا تو گمان کرے گا کہ وہ ٹھہرے ہوئے ہیں حالانکہ وہ چل رہے ہونگے بادل کی سی چال یہ کاریگری ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنی حکمت سے مضبوط بنایا ہے ہر چیز کو بے شک وہ خوب جانتا ہے۔ جو تم کر رہے ہو اور جو شخص نیک عمل لے کر آئیگا تو اسے کہیں بہتر اجر ملے گا اس نیک عمل سے یہ نیک بندے اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہونگے اور جو برائی لے کر آئیگا تو ان کو منہ کے بل اوندھا پھینک دیا جائیگا آگ میں اور نہیں بدلہ دیا جائیگا تمہیں مگر وہی جو تم عمل کیا کرتے تھے مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا کہ میں عبادت کروں اس شہر کے رب کی جس نے عزت اور حرمت والا بنایا ہے اس کو اور اسی کی ہے ہر شئے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں شامل ہو جاؤں فرمانبرداروں کے زمرے میں اور یہ کہ میں تلاوت کیا کروں قرآن کی۔ پس ہدایت جو قبول کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کیلئے قبول کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس کی قسمت۔ کہہ دو میں تو صرف ڈرانے والوں سے ہوں اور آپ کہہ دیں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں وہ دکھائے گا تمہیں اپنی نشانیاں تو تم انہیں پہچان لوگے اور نہیں ہے آپ کا رب بے خبر تم لوگوں کے کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

پ: فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے ان منکرین کو جواب دیا جنہوں نے ہدایت قبول کرنے کی بجائے الٹا پوچھا کہ یہ حساب کا دن کب آئیگا یہ تو ہم اپنے آباؤ اجداد سے بھی سنتے چلے آئے ہیں اور ان کے ساتھ بھی یہی وعدہ کیا جاتا رہا کہ خاک ہونے کے بعد پھر سب کو زندہ کیا جائیگا لیکن ایسا ابھی تک نہیں ہوا ہمارے باپ دادا زندہ نہیں ہوئے۔ یہ سب پرانی کہانیاں ہیں۔ اس پر حکم ہوا کہ قیامت کا دن ہر ایک کیلئے علیحدہ نہیں ہوگا۔ وہ آئے گا ایسے وقت میں کہ لوگ بے خبر ہونگے جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا ایک جانور پیدا ہوگا جو لوگوں سے بات کرے گا اور اس طرح اور نشانیاں ہونگی تم اگر اس کی صداقت دیکھنا چاہتے ہو تو باہر نکل کر دیکھو کائنات کا ذرہ ذرہ تم کو اس حقیقت کی صداقت بیان کرتا دکھائی دے گا۔ کدھر گئے وہ بادشاہ اور شہنشاہ جو اپنے آپ کو خدا کہنے لگے تھے کس طرح وہ ذلیل و خوار ہوئے دنیا میں اور آخرت میں بھی ان کا انجام رسوائی ہوگا اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے جو رسول علیہم السلام مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجے تو وہ اکیلے تھے ان کی مدد صرف اللہ تعالیٰ کی طاقت تھی ان سے کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ ہر مقابلہ کرنے والا خاک ہو گیا رسوا ہو گیا ہر طرف یہ تاریخ نظر آتی ہے تم لوگ اس سے سبق اس لئے حاصل نہیں کرتے کہ رسول ﷺ کی نسبت سے تم اپنے دل و دماغ اور آنکھوں کو روشن نہیں کرتے۔ شیطان نے تم پر قبضہ کیا ہوا ہے اور تم ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہو تم کو اچھائی اور

برائی میں تمیز بھی نہیں ہوتی اور گمراہوں کا انجام بھی نظر نہیں آتا۔

آج کا فرمان بھی اس دن کی نسبت کے متعلق ہے کہ جب سب کو جمع کیا جائیگا۔ اس کے لئے صور پھونکا جائیگا جس سے لوگ گھبرا جائیں گے پھر بیہوش ہوجائیں گے اور پھر مردہ زندہ ہوجائیں گے اور انہیں میدان محشر کی طرف لے جایا جائیگا۔ پہاڑ جو ساکن معلوم ہوتے ہیں اڑ جائیں پتنگوں کی طرح سب چٹیل میدان ہوجائیگا اور لوگ سخت گھبراہٹ میں ہونگے حدیث پاک میں آیا ہے لوگ کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہونگے آنکھیں پھٹی معلوم ہونگی اور اس طرح بدحواس دیکھائی دیں گے جس طرح گویا کہ وہ نشہ میں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر ایمان لائے وہ پریشان نہیں ہونگے۔ انہیں سواریوں پر میدان محشر میں لایا جائیگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ لوگ جو ایمان لائے۔ جب اٹھیں گے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر سجدے میں پڑ جائیں گے۔ جب سر اٹھائیں گے تو سارا قیامت کا کام ختم ہوچکا ہوگا۔ جو ہزاروں سال پر مشتمل ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ رب ہے رحمٰن الرحیم ہے اس لئے لوگوں کی ہدایت کیلئے اس نے اپنے رسول علیہم السلام بھیجے اب جو ان کی ہدایت پر عمل کریگا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو بغاوت کرے گا وہ اسی کی تباہی کا باعث ہوگا آخر مین حکم ہوا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کردیا۔ آپ ﷺ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جو بدلہ دینے والا ہے وہ ہر ایک کے عمل سے بہ خوبی واقف ہے۔

تو سامعین کرام! آج کی ہدایت بھی نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت واضح کررہی ہے کہ وہی لوگ برأت حاصل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کامل اختیار کرتے ہیں اور یہ اطاعت نسبتِ رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان کے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں۔ اور شیطان کسی طرح ان کو گمراہ نہیں کرسکتا یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یادِ الٰہی سے اپنے سینوں کو صاف کرکے اس کے لئے تیار کرتے ہیں۔ اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۱۔۱۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً
مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى
الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ
مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ
اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ⑧ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ؕ لَا
تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑨ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى
فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩ وَقَالَتْ
لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ
فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ⑫ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ
كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑬

(سورۃ القصص: ۱ تا ۱۳)

طاسین میم ۔ یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ہم پڑھ کر سناتے ہیں آپ کو موسیٰ اور فرعون کا واقعہ ٹھیک ٹھیک ۔ ان

لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں بیشک فرعون متکبر بن گیا تھا زمین میں اور اس نے بنا دیا تھا وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ کمزور کرنا چاہتا تھا ایک گروہ کو ان سے ذبح کرتا ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھتا ان کی عورتوں کو بے شک وہ فساد برپا کرنے والوں سے تھا اور ہم نے چاہا کہ احسان کریں ان لوگوں پر جنہیں کمزور کر دیا گیا تھا ملک میں اور بنا دیں انہیں پیشوا اور بنا دیں انہیں وارث اور تسلط بخشیں انہیں زمین میں اور ہم دکھائیں فرعون اور ہامان کو اور ان کی فوجوں کو ان کی جانب سے جس کا وہ اندیشہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے الہام کیا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف کہ اسے بے خطر دودھ پلاتی رہے پھر جب تمہیں اس کے متعلق اندیشہ لاحق ہو تو ڈال دینا اسے دریا میں اور نہ ہراساں ہونا اور نہ غمگین ہونا یقیناً ہم لوٹا دیں گے اسے تیری طرف اور ہم بنانے والے ہیں اسے رسولوں علیہم السلام سے۔ پس نکال لیا فرعون کے گھر والوں نے اسے تاکہ وہ ان کا دشمن اور باعث غم و رنج بنے بے شک فرعون ھامان اور اس کے لشکری خطا کار تھے اور کہا فرعون کی بیوی نے کہ یہ بچہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور تیری آنکھوں کی اسے قتل نہ کرنا شاید یہ ہمیں نفع دے یا اسے ہم اپنا فرزند بنا لیں اور وہ نہ سمجھ سکے تھے اور موسیٰ کی ماں کا دل بیقرار ہو گیا قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دے اس راز کو اگر ہم نے مضبوط نہ کر دیا ہوتا اس کے دل کو تاکہ وہ بنی رہے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر یقین کرنے والی اور اس نے کہا موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہ اس کے پیچھے پیچھے ہو لے پس وہ اسے دیکھتی رہی دور سے اور وہ اس کو نہ سمجھتے تھے اور ہم نے حرام کر دی تھیں اس پر ساری دودھ پلانے والیاں اس سے پہلے۔ تو موسیٰ کی بہن نے کہا کیا میں پتہ دوں تمہیں ایسے گھر والوں کا جو اس کی پرورش کریں تمہاری خاطر اور وہ اس بچہ کے خیر خواہ بھی ہونگے تو ہم نے لوٹا دیا اس کو اس کی ماں کی طرف تاکہ اس کو دیکھ کر اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غمزدہ نہ ہو اور وہ یہ بھی جان لے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سورۃ النمل کا آخری فرمان سنا جس میں منکرین کو فرمایا گیا تھا کہ جس قیامت کو تم چاہتے ہو وہ بڑا ہیبت ناک وقت ہوگا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا اور تمہارے سارے اعمال پیش ہونگے اس کے مطابق تمہارا فیصلہ ہوگا اور پھر تم جہنم میں بھیج دیئے جاؤ گے یہ ایسا وقت ہوگا کہ اچانک آئیگا تم اپنے کاموں میں مصروف ہوگے اور یہ دن جلد آ جائیگا۔ آج کا فرمان سورۃ القصص کا پہلا حصہ ہے۔ آپ سن چکے ہیں کہ منکرین رسالت خواہ وہ مشرکین مکہ تھے یا یہود ونصریٰ انہیں بار بار فرمایا گیا کہ گذشتہ تاریخ اٹھا کر دیکھو تمہیں صاف معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کر کے اس طرح نہیں چھوڑ دیا بلکہ تمہاری ہر ضرورت پوری فرمائی تمہارے لئے ہدایت کا سامان بھی فرمایا اپنے رسولوں علیہم السلام کو

ہدایت کی کتابیں دیکر بھیجا تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سمجھو اپنے رب کی ربوبیت کو سمجھو اس پر یقین کرو اور اس کے ساتھ ایسے لاشئی بتوں کو شریک نہ کرو۔ لیکن بدقسمت ایسے گذرے کہ بجائے ہدایت حاصل کرنے کے انہی رسولوں علیہم السلام کو اذیت دیتے اور مذاق کرتے رہے اور رسولوں علیہم السلام کو شہید کرتے رہے۔ انجام کار ایسے لوگ کا یہ ہوا کہ وہ ذلیل اور خوار ہوئے دنیا میں اور ان کا انجام بھی خراب ہوا۔ ان کو ہدایت دی گئی کہ اب سارے رسولوں علیہم السلام کے سردار آخری رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب لے کر تمہارے پاس آئے ہیں اب ان کی اطاعت اختیار کرو۔ اور اپنے آپ کو تباہ وبرباد نہ کرو۔ اس طریقہ ہدایت پر آجاؤ آج کا فرمان جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا گیا فرعون جو مصر کا بادشاہ تھا وہ تکبر اور غرور سے خدا بنا ہوا تھا اس نے اسرائیلیوں پر انتہا درجے کے ظلم روا رکھے تھے پھر اس نے اپنے مشیروں سے مشورہ کیا اگر یہ اسرائیلی بڑھ گئے تو کسی وقت مقابلہ کر سکتے ہیں اس لئے طے ہوا کہ ایک دن جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے چھوڑا جائے دوسرے دن جو بچہ پیدا ہوا سے قتل کر دیا جائے ان کی بچیاں زندہ چھوڑی جائیں جو ہماری کنیزیں بنیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے تین بچے پیدا ہوئے پہلے لڑکی پھر ہارون علیہ السلام جن کو زندہ چھوڑ دیا گیا پھر موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں بہت گھبرا گئی کہ اب فرعون کے جاسوس معلوم کرلیں گے اور میرے بچے کو قتل کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف کہ تم بے خوف بچہ کو دودھ پلاتی رہیں اور جب خطرہ ہو تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیں اور بے غم ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان کو زندہ سلامت واپس ان کی طرف لوٹا دے گا۔ چنانچہ جب خطرہ بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے آپ کو ایک صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا اور اپنی بیٹی کو کہا کہ تم ساتھ ساتھ چلتی رہو دیکھو کہ یہ صندوق کدھر جائیگا۔ صندوق دریا میں بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب پہنچا وہاں فرعون کی خادمائیں دریا میں کپڑے دھو رہی تھیں انہوں نے صندوق دیکھا تو اٹھا کر فرعون کے پاس لے آئیں۔ جہاں فرعون کی بیوی بھی موجود تھی۔ صندوق کھولا تو اس میں بہت خوبصورت بچہ نکلا فرعون کی بیوی کو بچہ سے بہت پیار ہو گیا اور کہا اس کو قتل نہ کرنا یہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا اور تمہارا بیٹا ہوگا کیونکہ ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ پھر فرعون کی بیوی نے دائیاں بلائیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ان دائیوں کا دودھ موسیٰ علیہ السلام پر حرام کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کسی کا دودھ نہ پیا یہ پریشان ہو گئے اور خادمائیں باہر نکل کر اور دائیوں کی تلاش میں چل پڑیں۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام کی بہن موجود تھی اس نے کہا کہ میں تم کو ایسی مشفق مہربان دائی کا پتہ دیتی ہوں جو بچے کو بہت خیر خواہی سے پرورش کرے گی۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے پاس آئیں ان کو لائیں تو موسیٰ

علیہ السلام نے ان کا دودھ پینا شروع کر دیا چنانچہ بچہ ان کے حوالے کر دیا گیا اور ان کیلئے معاوضہ بھی مقرر کر دیا گیا جو شاہی خزانہ سے ملتا تھا۔ آج کا فرمان یہاں تک کہ اور باقی آئندہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی کسی تدبیر سے اللہ تعالیٰ کے پروگرام کو نہیں روک سکتا۔ فرعون کا دشمن فرعون کی گود میں پلنا شروع ہوا۔ جس نے سارے ظالموں کو غرق کرنا تھا۔ اور کس طرح موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کیا کہ بچہ بھی ان کو واپس مل گیا اور اپنے بچے کو دودھ پلانے کا شاہانہ معاوضہ بھی ملنا شروع ہو گیا یہ تاریخ ہر انسان کیلئے مشعل راہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور ان کی ہر وقت مدد کرتا ہے ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا جس نے نوح علیہ السلام کو پانی کے طوفان میں بچایا اور باغیوں کو غرق کیا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں بچایا اور نمرود کو ذلیل کر کے مارا وہی موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے غرق کرنے کا ذریعہ بنا رہا ہے اور فرعون کچھ نہ بگاڑ سکا۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے قاتل کی شاہانہ پرورش کرتا رہا اب یہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے جو دونوں جہانوں میں کام آتا ہے۔ جس کی موجودگی میں کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے جب انسان کا دشمن شیطان رگوں میں خون کے ساتھ بھاگ رہا ہے صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ اسے ایسی روشنی مل جائے کہ جس سے دل و دماغ منور ہو جائیں اور ان انوار کی طاقت سے شیطان کو مغلوب کرے یہ روشنی صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ سے ملتی ہے۔ جس کی برکت سے انسان دونوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہ کر زندگی گذار سکتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہو سکتا ہے یہی وہ نسبت رسولی ﷺ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینے یہاں بیٹھ کر صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم فروری ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [١٤-٢١]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤
وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ
شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٥ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ
فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝١٦ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا
لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝١٧ فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٨ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ
يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى
الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝١٩ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫
قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝٢٠ فَخَرَجَ
مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢١ (سورۃ القصص: ١٤ تا ٢١)

اور جب پہنچ گئے موسیٰ اپنے شباب کو اور ان کی نشو ونما مکمل ہوگئی تو ہم نے ان کو حکم اور علم عطا فرمایا اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو وہ شہر میں داخل ہوئے جب سب اس کے رہائشی سوئے ہوئے تھے پس آپ نے پایا وہاں دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے ہوئے یہ ایک ان کی جماعت سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں سے پس مدد کیلئے پکارا اس نے جو ان کی جماعت سے تھا اس کے مقابلہ میں جو آپ کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ نے گھونسا سارا اس کو اور اس کا

علیہ السلام نے ان کا دودھ پینا شروع کر دیا چنانچہ بچہ ان کے حوالے کر دیا گیا اور ان کیلئے معاوضہ بھی مقرر کر دیا گیا جو شاہی خزانہ سے ملتا تھا۔ آج کا فرمان یہاں تک کہ اور باقی آئندہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی کسی تدبیر سے اللہ تعالیٰ کے پروگرام کو نہیں روک سکتا۔ فرعون کا دشمن فرعون کی گود میں پلنا شروع ہوا جس نے سارے ظالموں کو غرق کرنا تھا۔ اور کس طرح موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کیا کہ بچہ بھی ان کو واپس مل گیا اور اپنے بچے کو دودھ پلانے کا شاہانہ معاوضہ بھی ملنا شروع ہو گیا یہ تاریخ ہر انسان کیلئے مشعل راہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور ان کی ہر وقت مدد کرتا ہے ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا جس نے نوح علیہ السلام کو پانی کے طوفان میں بچایا اور باغیوں کو غرق کیا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں بچایا اور نمرود کو ذلیل کر کے مارا وہی موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے غرق کرنے کا ذریعہ بنا رہا ہے اور فرعون کچھ نہ بگاڑ سکا۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے قاتل کی شاہانہ پرورش کرتا رہا اب یہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے جو دونوں جہانوں میں کام آتا ہے۔ جس کی موجودگی میں کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے جب انسان کا دشمن شیطان رگوں میں خون کے ساتھ بھاگ رہا ہے صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ اسے ایسی روشنی مل جائے کہ جس سے دل و دماغ منور ہو جائیں اور ان انوار کی طاقت سے شیطان کو مغلوب کرے یہ روشنی صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ سے ملتی ہے جس کی برکت سے انسان دونوں جہانوں میں سرخرو و سرفراز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہ کر زندگی گذار سکتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہو سکتا ہے یہی وہ نسبت رسولی ﷺ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے سینے یہاں بیٹھ کر صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ یکم فروری ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۱۴-۲۱]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴
وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ
شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ
فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا
لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۷ فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۸ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ
يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى
الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝۱۹ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫
قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۲۰ فَخَرَجَ
مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ؗ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۱ (سورۃ القصص: ۱۴ تا ۲۱)

اور جب پہنچ گئے موسیٰ اپنے شباب کو اور ان کی نشو ونما مکمل ہوگئی تو ہم نے ان کو حکم اور علم عطا فرمایا اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو وہ شہر میں داخل ہوئے جب سب اس کے رہائشی سوئے ہوئے تھے پس آپ نے پایا وہاں دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے ہوئے یہ ایک ان کی جماعت سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں سے پس مدد کیلئے پکارا اس نے جو ان کی جماعت سے تھا اس کے مقابلہ میں جو آپ کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ نے گھونسا مارا اس کو اور اس کا

کام تمام کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ کام شیطان کی دخل اندازی سے ہوا بے شک وہ کھلا بہکانے والا دشمن ہے آپ نے عرض کی میرے پروردگار میں نے ظلم کیا اپنے آپ پر پس بخش دے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ بے شک وہی غفور الرحیم ہے۔ عرض کرنے لگے میرے رب مجھ پر جو انعام فرمایا تو نے اب میں ہر گز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔ پھر آپ نے صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے تو اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی آج پھر ان کو مدد کیلئے پکار رہا ہے موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا بے شک تو کھلا گمراہ ہے۔ پس جب آپ نے ارادہ کیا کہ جھپٹ کر پکڑ لیں اس کو جو ان دونوں کا دشمن تھا۔ تو وہ کہنے لگا اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے بھی قتل کر ڈالے جیسے کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو نہیں چاہتا بجز اس کے کہ تو ملک میں بڑا جابر بن جائے اور تو نہیں چاہتا کہ تو اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔ اور آیا ایک شخص شہر کے آخری گوشہ سے دوڑتا ہوا اس نے بتایا اے موسیٰ علیہ السلام سردار لوگ سازش کر رہے ہیں آپ کے بارے میں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں اس لئے نکل جاؤ یہاں سے بے شک میں آپ کا خیر خواہ ہوں پس آپ نکلے وہاں سے ڈرتے ہوئے اور انتظار کرتے ہوئے۔ عرض کی میرے رب بچا مجھے ظالموں سے۔

پچھلی مرتبہ آپ سن چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کو نہ کوئی سمجھ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پروگرام کو اس طرح پورا کرتا ہے کہ دانش مند حیران رہ جاتے ہیں دراصل یہ ہدایت تھی منکرین کیلئے کہ جو تم آخری رسول ﷺ کو اکیلا سمجھتے ہو قتل کرنے کے پروگرام بناتے ہو۔ ان کی تبلیغ کو روکنے کے پروگرام بناتے ہو۔ یہ سب تمہاری بے کار کوششیں ہیں تم سیاہ دل و دماغ ہونے کی وجہ سے گذشتہ تاریخ سے سبق بھی حاصل نہیں کرتے۔ موسیٰ علیہ السلام بھی تو ایک فرد تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے جابر بادشاہ جو ان کو قتل کرنے کے درپے تھا اس کی گود میں پالا کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے کس طرح ان کو ان کی ماں کے پاس لوٹایا اور شاہی خزانہ سے اسے اپنے بیٹے کو دودھ پلانے کا معاوضہ بھی عطا کیا۔ یہ ہدایت صرف ان منکرین کیلئے نہیں تھی بلکہ آنے والی ساری مخلوق کیلئے تھی۔ اللہ تعالیٰ مالک خالق قادر مطلق ہے جو چاہے کرے کوئی اس کی تدبیر کو فیل نہیں کر سکتا۔ اس لئے بلا چوں و چرا اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے اپنا سر نگوں کرنا چاہئے۔ آج کا فرمان بھی موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کا حصہ ہے کہ کس طرح موسیٰ علیہ السلام نے محل میں شاہانہ پرورش پائی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو وہاں سے نکالنا چاہتا تھا تو اس کے لئے بھی بہانہ بنایا کہ موسیٰ علیہ السلام محل سے نکل کر شہر میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ایک آپ کی جماعت کا اور ایک دوسری جماعت کا آپ کی قوم کے فرد نے آپ کو مدد کیلئے پکارا آپ نے مخالف قبطی کو گھونسا سینہ میں مارا جو مر گیا پھر آپ ڈر گئے کہ کسی کو قتل کرنا

تو گناہ ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور اللہ تعالیٰ کی تو یہ حکمت تھی آپ نے معاف فرمایا پھر دوسرے دن آپ نے دیکھا کہ وہی اسرائیلی ایک دوسرے شخص سے جھگڑ رہا ہے۔ پھر اس نے موسیٰ علیہ السلام کو مدد کیلئے پکارا تو موسیٰ علیہ السلام نے جا کر کہا کہ تم کیوں جھگڑا کرتے ہو۔ اس نے شور مچا دیا کہ تم نے جس طرح کل آدمی کو قتل کیا تھا مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام چلے گئے اور ڈر گئے دوسرے دن صبح ہی ایک آدمی ملا کہ قبطی سرداروں کو پتہ چل گیا ہے قتل کا وہ آپ کو قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں اس لئے فوراً اس شہر سے نکل جاؤ آپ علیہ السلام نے نکل جانے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ظالموں سے بچا۔ آج کا فرمان الٰہی یہاں تک باقی انشاء اللہ اگلے ہفتے سنایا جائیگا آپ دیکھیں کہ کس طرح یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہوئی موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی ماں کے پاس لوٹانے کی اور جابر بادشاہ کی گود میں شاہانہ پرورش عطا کرنے کی اسی طرح اب موسیٰ علیہ السلام کی آئندہ زندگی بھی اللہ تعالیٰ کی تدبیر بے مثال کا بیان ہے جس سے ہی ثابت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تدبیر کو نہ کوئی سمجھ سکتا ہے۔ نہ بدل سکتا ہے یہ سارے حالات ان منکرین نے پڑھے ہوئے تھے پھر بھی ان کو دہرا کر یاد دلائے جا رہے ہیں مگر سب کچھ دیکھنے کے باوجود وہ ایمان نہ لائے صرف اس وجہ سے کہ ان کے دل و دماغ ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ سمجھ ہی نہ سکے اگر دل و دماغ روشن ہوتے تو فوراً ان کو بعثت رسول پاک ﷺ کے وقت گذشتہ تاریخ یاد آ جاتی موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی اور وصیت بھی یاد آ جاتی اور وہ ایمان لے آتے ان لوگوں نے سیاہ دلی کی وجہ سے اطاعت کی بجائے بغاوت کی اور زیادہ بہک کر جہنم کا ایندھن بنے دونوں جہانوں میں روسیاہ ہوئے۔ گویا سارے بیان سے حاصل ہدایت یہ ہے کہ انسان اچھائی، برائی کو روشن دل و دماغ سے سمجھ سکتا ہے جو کہ اطاعت رسول ﷺ سے حاصل ہوتی ہے اور یہ اطاعت کامل نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کر کے اس دولت کے قابل بناتے ہیں اس لئے یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ ظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۸ فروری ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۲۲_۲۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٙ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ (سورۃ القصص: ۲۲ تا ۲۸)

اور جب آپ روانہ ہوئے مدین کی طرف کہنے لگے امید ہے میرا رب میری راہنمائی فرمائے گا سیدھے راستے کی طرف اور جب آپ مدین کے پانی پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں پر لوگوں کا ایک ہجوم ہے۔ جو اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے اور دیکھا ان لوگوں سے الگ دو عورتیں جو کہ اپنے ریوڑ کو روکے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا کہ تم کیوں اس حال میں کھڑی ہو ان دونوں نے کہا کہ ہم نہیں پلا سکتیں پانی جب تک چرواہے اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر واپس نہ لے جائیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں تو آپ نے پانی پلا دیا ان کے ریوڑ کو پھر لوٹ کر سایے کی طرف آ گئے اور

عرض کرنے لگے میرے مالک واقعی میں اس خیر و برکت کا محتاج ہوں جو تو نے میری طرف اتاری ہے کچھ دیر بعد ان دونوں عورتوں میں سے ایک آپ کے پاس آئی شرم وحیا سے چلتی ہوئی اور کہا میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تا کہ آپ کو معاوضہ دیں جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے جب آپ ان کے پاس آئے اور واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں تم ظالموں سے بچ آئے ہو۔ ان دو میں سے ایک خاتون نے کہا میرے باپ آپ ان کو اپنا نوکر رکھ لیں۔ بے شک جو آپ نوکر رکھیں گے یہ سب سے بہتر ہے جو طاقتور بھی ہے اور دیانت دار بھی ہے آپ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں بیاہ دوں آپ کے ساتھ ایک اپنی ان بیٹیوں سے بشرط کہ آپ نوکری کریں میری آٹھ سال پھر اگر پورے کرو دس سال تو یہ آپ کی مرضی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں آپ پر سختی کروں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مجھے اچھائی کرنے والا پائیگا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے پائی ان دو میعادوں سے جو میعاد بھی گذاروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے قول و اقرار کا نگہبان ہے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں آپ کو بتایا تھا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کسی بہانہ سے فرعون کے چنگل سے نکال کر دور ایسی جگہ لے جا کر اپنے نبی شعیب علیہ السلام کی تربیت میں رکھنا چاہتا تھا کہ آپ علیہ السلام وہاں مکمل ہو کر آئیں اور اس دشمن خدا کو غرق کرنے کا سبب بنیں۔ پچھلے فرمان الٰہی میں موسیٰ علیہ السلام کا یہی سفر بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ مصر سے بھاگنے لگے تو آپ کو مدین کا ہی خیال آیا کیونکہ نزدیک ترین بستی بھی یہی تھی جو فرعون کے تسلط سے آزاد تھی لیکن آپ علیہ السلام کو راستہ معلوم نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف خیال کیا کہ وہ راستہ دکھانے والا ہے تو چل پڑے جب مدین کے قریب پہنچے تو کنویں پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی جو اپنے اپنے ریوڑوں کو پانی پلا رہے تھے مگر دو لڑکیاں الگ اپنے ریوڑ کو روکے کھڑی تھیں۔ آپ کو رحم آیا ان سے پوچھا کیا بات ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے والد بوڑھے ہیں اور مرد کوئی ہے نہیں۔ اس لئے ہم ہی اپنے ریوڑ کو پانی پلانے آتی ہیں اور جب یہ چرواہے فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں تو ہم پانی پلاتی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے ریوڑ کو پانی پلایا اور خود سایے میں بھوکے پیاسے بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ سے عرض کی میرے رب اب تیری عنایت کا محتاج ہوں اتنے میں ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک شرماتی ہوئی آئی اور کہا کہ آپ کو ہمارے والد بلا رہے ہیں تا کہ آپ کو اس خدمت کا معاوضہ دیں موسیٰ علیہ السلام تو معاوضہ کے طالب نہ تھے لیکن آپ کو ٹھہرنے کیلئے ٹھکانہ چاہیے تھا چل پڑے اور شعیب علیہ السلام جو ان لڑکیوں کے باپ تھے ان سے یہ سارا قصہ کہہ سنایا شعیب علیہ السلام نے فرمایا اب نہ ڈرو خدا نے آپ کو ظالم قوم سے نجات دی ہے ان میں سے ایک لڑکی نے کہا ابا جان ان کو ملازم رکھ لیں کیونکہ یہ طاقتور بھی ہیں اور ایمان دار بھی حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میں ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کرنا

چاہتا ہوں اس شرط پر کہ تم یہاں آٹھ سال خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کرو تو تمہاری سعادت مندی ہوگی میں تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا بلکہ مجھے تم اپنا ہمدرد پاؤ گے موسیٰ علیہ السلام نے کہا بس یہ فیصلہ ہے کہ میں آٹھ سال پورے کروں یا دس سال لیکن مجھ پر سختی نہ ہوگی اور اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے آج کا فرمان یہاں تک باقی آئندہ انشاء اللہ اب اس ہدایت کو دیکھیں جو شروع قصہ سے ہمیں دی جارہی ہے جو دراصل اس وقت کے منکرین کیلئے تھی جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جھٹلا رہے تھے اور حقیقت سے منہ پھیر رہے تھے یعنی اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اپنے کام کو وہ اس طرح پورا کرتا ہے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں جبکہ لوگ دنیاوی ذرائع کی طرف خیال کرتے ہیں لیکن دراصل یہ سامان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے دیکھیں آدم علیہ السلام کو جنت بھی رکھنا تھا اور دنیا میں لا کر آباد بھی کرنا تھا اور ان کیلئے کیا عجیب بہانہ بنا بہر حال سارے رسول علیہ السلام اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے بن کر آئے ان کے مخالف زور بھی رکھتے تھے زر بھی رکھتے تھے اور رسول علیہ السلام صرف اللہ تعالیٰ کا سہارا اور مدد رکھتے تھے۔ جس پر سیاہ دل توجہ نہیں کرتے تھے اور دنیاوی ذرائع کو زیادہ اہمیت دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کئے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام اور ان کے غلام کامیاب ہوئے اور تکبر و غرور کفر کرنے والے غرق تباہ و برباد ہوئے ان میں عجیب قصہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ہے جو آپ سن رہے ہیں اور یہی ثابت کیا جارہا ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی دونوں جہانوں میں کامیاب ہوئے اور منکرین تباہ ہوئے، ہدایت یہ دی جارہی ہے کہ یہ آخری رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور سید المرسلین ہیں باعث تخلیق کائنات ہیں ان کی اطاعت اختیار کرو اس میں بھلائی ہے اور اطاعت تب ہی کر سکو گے جب نسبت رسولی ﷺ حاصل کرو گے کیونکہ جہاں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہے وہاں ان کو روشن کرنے والا چراغ بھی بنا کر بھیجا گیا ہے اسی چراغ کی روشنی سے تمہارے قلوب منور ہونگے اور شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے صراط مستقیم پر چل سکو گے یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کے ہم طالب ہیں اور اسے حاصل کرنے کیلئے یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینے صاف کرتے ہیں یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۵ فروری ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۲۹_۴۲]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا
اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۲۹ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا
نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۰ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى
اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝۳۱ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۟
وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ
هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْۤ ۫ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴ قَالَ سَنَشُدُّ
عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا
الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا
بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۶ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۳۷ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ
وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳۸ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا
اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝۳۹ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۰ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۴۱ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝۴۲ ع

(سورۃ القصص: ۲۹ تا ۴۲)

پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے مقررہ مدت پوری کر دی اور چلے اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر تو آپ نے دیکھی طور کی جانب سے ایک طرف آگ آپ نے اپنے اہل خانہ سے کہا تم ذرا ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں لے آؤں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر یا کوئی آگ کی چنگاری تا کہ تم اسے تاپ سکو پس جب آپ وہاں گئے تو وادی کی دائیں جانب سے آواز آئی اس بابرکت مقام میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ بلاشبہ میں ہی ہوں اللہ جو رب العالمین ہوں اور ڈال دو اپنے عصا کو اب جو اسے دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہا تھا جس طرح وہ بہت بڑا سانپ ہو آپ پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اسے موسیٰ سامنے آؤ ڈرو نہیں یقیناً تم ہر خطرے سے امن میں ہو ڈالو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں نکلے گا سفید بغیر کسی تکلیف کے اور رکھ لے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ خوف دور کرنے کیلئے تو یہ دو دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کیلئے بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں آپ نے عرض کی میرے رب میں نے تو قتل کیا تھا ان سے ایک شخص پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔ اور میرا بھائی ہارون وہ زیادہ فصیح ہے مجھ سے گفتگو کرنے میں اسے بھیجئے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر تا کہ وہ میری تصدیق کرے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم مضبوط کریں گے تیرے بازو کو تیرے بھائی سے اور ہم عطا کریں گے تم کو ایسا غلبہ کہ وہ تم کو اذیت نہیں دے سکیں گے ہماری نشانیوں کے باعث تم دونوں اور تمہارے پیروکار ہی غالب آئیں گے پھر جب آئے فرعونیوں کے پاس موسیٰ علیہ السلام ہماری روشن نشانیاں لے کر آئے انہوں نے کہا کہ یہ نہیں مگر جادو گھڑا ہوا اور ہم نے نہیں سنیں اس قسم کی باتیں اپنے پہلے آباؤ اجداد کے زمانے میں اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو اس کی بارگاہ سے ہدایت لے کر آیا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کس کا انجام اچھا ہوگا۔ بے شک بامراد نہیں ہوتے ظلم و ستم کرنے والے۔ فرعون نے کہا اے اہل دربار میں تو نہیں جانتا کہ تمہارے لئے میرے سوا اور کوئی خدا ہے۔ پس آگ جلا میرے لئے اے ہامان اور اس پر اینٹیں پکوا میرے لئے اور ایک اونچا محل تیار کر شاید میں سراغ لگا سکوں موسیٰ علیہ السلام کے خدا کا اور میں تو اس کے بارے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے اور تکبر کیا اس نے اور اس کی فوجوں نے زمین میں ناحق کا اور وہ یہ گمان کرتے رہے کہ انہیں ہماری طرف نہیں لوٹایا جائیگا پس ہم نے پکڑ

لیا اسے اور اس کے لشکریوں کو اور پھینک دیا ان کو سمندر میں دیکھو کیسا انجام ہوا ظلم وستم کرنے والوں کا اور ہم نے بنایا تھا انہیں ایسے پیشوا جو بلا رہے تھے آگ کی طرف اور روز محشر ان کی مدد نہیں کی جائیگی۔ اور ہم نے انکے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی ان کا شمار ملعونوں میں ہوگا۔

پہلے آپ سن چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح حکمت سے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم سے بچایا فرعون کی گود میں پروان چڑھایا اور آپ مکمل ہوگئے تو کس طرح فرعون کے چنگل سے آزاد کرایا۔ پھر تربیت کیلئے اپنے نبی شعیب علیہ السلام کی تربیت میں پہنچایا اور وہاں مکمل ہونے پر پھر حکمت دیکر اسے فرعون کے پاس بھیجا جو آپ علیہ السلام کی پیدائش اور بعثت کا مقصد تھا۔ آج کا فرمان یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ کہ جب میعاد معاہدہ کی پوری ہوئی حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہوکر اپنے بچوں کو لے کر گھر مصر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کی بیوی کا بچہ پیدا ہونے والا تھا موسم سرد ہوگیا تو آپ راستہ بھی بھول گئے پھر دور آپ کو دائیں طرف آگ نظر آئی جس طرف مصر تھا تو آپ نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے آگ نظر آرہی ہے تم یہیں ٹھہرو کہ میں راستہ بھی معلوم کرتا ہوں اور آگ کا انگارہ بھی لے آتا ہوں تاکہ تم گرم ہوسکو جب آپ آگ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک مبارک حصہ پر درخت کے ساتھ آگ لپٹی ہوئی ہے اور آگ نور کی طرح ہے جلا نہیں رہی۔ آپ حیران ہی تھے کہ آواز آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام میں ہی اللہ رب العالمین ہوں اور یہ عصا زمین پر پھینکو جب انہوں نے عصا پھینکا تو وہ سانپ بن کر الٹنے پلٹنے لگا موسیٰ علیہ السلام پیٹھ پھیر کر چل دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ڈرو نہیں آگے آؤ آپ اپنے اللہ تعالیٰ کی امان میں ہیں۔ پھر حکم ہوا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈالو اور نکالو تو یہ چمکتا ہوا سفید ہوگیا۔ فرمایا یہ دونوں معجزات آپ کو دیئے جارہے ہیں یہ لے کر فرعون کے پاس جائیں کیونکہ وہ تکبر اور غرور میں اللہ تعالیٰ کو بھول گیا ہے آپ نے عرض کی کہ مجھ سے فرعون کے آدمی کا قتل ہوا تھا وہ مجھے قتل کریں گے اس لئے آپ میرے بھائی ہارون کو بھی میرے ساتھ بھیجئے جو فصیح اللسان ہے۔ اور میری تصدیق بھی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالیا۔ اور دونوں فرعون کے دربار میں پہنچے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ تم اللہ نہیں اللہ رب العالمین ہے۔ جو تمہارا بھی خالق ہے اور ہمارا بھی اس پر فرعون نے پوچھا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔ تو آپ نے دونوں معجزے دکھائے اس پر فرعون نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے۔ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے کبھی ایسی بات نہیں سنی۔ اور اپنے وزیر کو کہا کہ ایک اونچا محل بناؤ تاکہ اس میں جاکر میں اس کے خدا کو دیکھوں۔ اس نے اور اسکی فرجوں نے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہماری پکڑ آگئی ہم نے اسے سمندر میں غرق کردیا۔

اور ظالموں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اور قیامت میں بھی ان کیلئے روسیاہی اور عذاب ہے کوئی ان کا مددگار نہیں ہوگا۔ یہ لعنت ان کے ساتھ آخرت تک چلے گی۔ آج کا فرمان یہیں تک پھر آئندہ دوسری محفل میں انشاء اللہ سنایا جائیگا۔ جس طرح ہر فرمان میں حکمت اور ہدایت ہوتی ہے۔ اس میں بھی حکمت اور ہدایت سمجھنے والی ہے۔ پہلی بات یہ کہ حکم ہوا اس نور والی جگہ مبارک اور برکت والی ہوگی۔ گویا قرآن سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ ثابت ہوا کہ جس جگہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہو رحمت ہو وہاں نور ہوتا ہے۔ اور وہ جگہ مبارک اور باعزت ہو جاتی ہے۔ اس کا احترام لازمی ہے دوسری یہ بات کہ جب تک نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ منور نہ ہوں تو انسان اس طرح احمق ہوتا ہے کہ آسمان تک مکان کے ذریعے پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو سامنے بالکل ناممکن دیکھائی دیتا ہے۔ تیسری یہ بات کہ دعاء سے ہر چیز مل سکتی ہے۔ جو چیز دعا سے مل سکتی ہے۔ وہ کسی عبادت، محنت، قیمت سے نہیں مل سکتی وہ نبوت ہے اور یہ دولت بھی اللہ تعالیٰ کے بندے کی دعا سے ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دے دی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعاء قضاء کو بھی بدل دیتی ہے۔ دعاء ضرور قبول ہوتی ہے مگر انسان نہیں سمجھ سکتا کہ کس طرح قبول ہوتی ہے حضور ﷺ نے فرمایا تو بعض وقت جس طرح انسان چاہتا ہے اسی طرح دعا حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ اس کیلئے بہتر نہیں تو اس کے بدلے اس کو اس کیلئے جو چیز بہتر ہے وہ دیدی جاتی ہے۔ یا آخرت میں جب اس کا کوئی عمل نہیں ہوگا تو اس کو دعا وہاں اس کی مدد کیلئے دیدی جائیگی چوتھی چیز سمجھنے والی یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ بھی اور آپ کے تابعدار بھی غالب ہونگے گویا ہدایت دی گئی کہ نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ سیدھے راستے پر بھی انسان چلتا ہے اور غلبہ بھی نصیب ہوتا ہے۔ اسی عظیم دولت کو حاصل کرنے کیلئے اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۲ فروری ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۴۳_۵۰]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِیَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ (سورۃ القصص: ۴۳ تا ۵۰)

اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب اس کے بعد کہ ہم نے ہلاک کر دیا تھا پہلی قوموں کو جو لوگوں کیلئے بصیرت افروز اور سراپا ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ نصیحت قبول کریں اور آپ نہیں تھے مغرب کی سمت جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف حکم بھیجا اور نہ آپ گواہوں میں شامل اور حاضر تھے۔ لیکن ہم نے پیدا فرمائیں کئی قومیں اور کافی لمبا عرصہ گذر گیا ان پر اور آپ اہل مدین میں مقیم نہ تھے تا کہ آپ پڑھ کر سناتے ان کو ہماری آیتیں لیکن ہم رسول بنا کر بھیجنے

والے تھے۔ اور آپ طور کے کنارے پر بھی نہ تھے جب ہم نے ندا فرمائی لیکن یہ آپ کے رب کی محض رحمت ہے تا کہ آپ ڈرائیں اس قوم کو جن کے پاس نہیں آیا کوئی ڈرانے والا آپ سے پہلے شاید وہ نصیحت کو قبول کریں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب پہنچے انہیں کوئی مصیبت ان کے اعمال بد کے باعث جو انہوں نے کیے ہیں تو یہ نہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب کیوں نہ بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی رسول تا کہ ہم پیروی کرتے تیری آیات کی اور ہم ہو جاتے ایمان لانے والوں سے۔ اور اب جب آ گیا ان کے پاس حق ہماری جناب سے تو وہ کہنے لگے کیوں نہ دیئے گئے انہیں اس قسم کے معجزے جو موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا ان معجزات کا جو موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں نیز انہوں نے کہا تھا کہ ہم ان کا انکار کرتے ہیں آپ فرمائیں تم لے آؤ کوئی کتاب اللہ کے پاس سے جو زیادہ ہدایت بخش ہو ان دونوں سے تو میں ان کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ قبول نہ کریں آپ کے اس ارشاد کو تو جان لو کہ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر رہے ہیں اور کون زیادہ گمراہ ہے اس سے جو پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی راہنمائی کے بغیر بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا ظالموں کو۔ پچھلے فرمان الٰہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کا ذکر ہے جب وہ حضرت شعیب علیہ السلام سے تربیت حاصل کر کے واپس اپنے گھر کی طرف چلے۔ اس سفر کا حال آپ سن چکے ہیں، اور اس سفر میں ہدایت جو ملی وہ بھی سن لیں۔ پہلی یہ ہدایت کہ جس جگہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہو وہ باعزت ہو جاتی ہے۔ دوسری یہ کہ اگر نسبت رسولی ﷺ سے دل و دماغ منور نہ ہوں تو دل و دماغ کام نہیں کرتے جس طرح کہ فرعون اور اس کے دانشور مٹی کا محل بنا کر آسمان پر پہنچنا چاہتے تھے۔ تیسری ہدایت یہ کہ دعاء سے ہر چیز مل سکتی ہے۔ یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعاء سے ہارون علیہ السلام کو پیغمبری مل گئی جو کسی عبادت ریاضت سے نہیں مل سکتی چوتھی یہ ہدایت کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کے غلام ہمیشہ غالب ہوتے ہیں خواہ مقابلہ میں کوئی بھی ہو۔

آج کے فرمان میں منکرین کو پھر مخاطب کیا گیا کہ کم عقلو یہ تو سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول تم کو گذشتہ ہزاروں سال کے واقعات من و عن اس طرح بتا رہے ہیں جس طرح حضور ﷺ خود بیچ میں موجود تھے اور دیکھ رہے تھے یا کسی تاریخ میں پڑھ چکے تھے حالانکہ یہ دونوں باتیں نہ تھیں یہ صرف اس وجہ سے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا پوچھ لو جو مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو۔ میرے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر چیز سے آگاہ کر دیا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی شان موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ

نے واضح فرمادی تھی جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کا امتی بننے کی خواہش کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے امت مصطفےٰ ﷺ تمہاری دعا سے پہلے میں نے تمہاری دعا قبول کر لی تمہارے مانگنے سے پہلے میں نے تمہیں دے دیا تمہاری استغفار سے پہلے میں نے تم کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ منکرین کو خواہ وہ مشرکین مکہ تھے یا یہود اور نصریٰ اپنے آخری محبوب ﷺ کی شان واضح فرمارہا ہے کہ بدبختو! ایسی شان والے رسول ﷺ کی بعثت کا انکار کرتے ہو جس کا امتی بننے سے تمہارے سارے گناہ معاف اور تمہاری ساری حاجات قبول ہونگی اور آخرت میں عالی شان محلات موجود ہونگے تو بدبختوں نے کہا کہ اگر یہ رسول ﷺ ہیں تو پھر آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرح معجزات کیوں نہ لائے عصا یا ید بیضاء حکم ہوا کہ جب یہ معجزات موسیٰ علیہ السلام لائے تو اس وقت بھی تم نے انکار کیا تھا۔ حکم ہوا کہ تم بدبخت ہو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے بلکہ اپنی خواہشات کے تابع رہتے ہو اور یہی تمہاری ذلت تباہی کا باعث ہے اور ہوگا۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا سرخروئی اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہے اور جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں وہ روسیاہ اور نامراد ہوتے ہیں دونوں جہانوں میں اور یہ اطاعت صرف ان کو نصیب ہوتی ہے جو نسبت رسولی ﷺ حاصل کرتے ہیں اس نسبت سے ہی ان کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۹ فروری ۲۰۰۸ء

Collection Of Adoycate Showkat

سورۃ القصص [۵۱۔۶۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؕ ۵۱ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ
بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۵۲ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۵۳
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۵۴
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي
الْجٰهِلِيْنَ ۵۵ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۵۶
وَقَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ
ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۵۷ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ
مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۵۸ وَمَا
كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي
الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۵۹ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۶۰ (سورۃ القصص: ۵۱ تا ۶۰)

اور ہم مسلسل بھیجتے رہے ان کی طرف اپنا کلام تا کہ وہ نصیحت قبول کریں جن کو ہم نے عطا فرمائی کتاب قرآن سے پہلے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب یہ ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ تو کہتے ہیں، ہم ایمان لائے اس پر بیشک یہ حق ہے ہمارے رب کی طرف سے ہم اس سے پہلے ہی سر تسلیم خم کر چکے تھے یہ لوگ ہیں جن کو دیا جائیگا اجر دو مرتبہ بوجہ ان کے صبر کے اور وہ دور کرتے ہیں اچھائی کے ساتھ برائی کو نیز اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے خرچ

کرتے رہتے ہیں اور جب وہ سنتے ہیں کسی بیہودہ بات کو تو منہ پھیر لیتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں تم سلامت رہو اور ہم جاہلوں کے خواہاں نہیں ہیں بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں البتہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو اور انہوں نے کہا اگر ہم اتباع کریں ہدایت کا آپ کی معیت میں تو ہمیں اچک لیا جائیگا ہمارے ملک سے کیا بسا نہیں دیا ہم نے ان کو حرم میں جو امن والا ہے کھینچے چلے آتے ہیں اس کی طرف ہر قسم کے پھل یہ رزق ہے ہماری طرف سے لیکن ان کی اکثریت کچھ نہیں جانتی اور ہم نے کتنے شہر برباد کر دیئے جب وہ فخر کرنے لگے اپنی خوش حالی پر پس یہ ان کے گھر ہیں جن میں سکونت نہیں کی گئی ان کے بعد مگر بہت کم عرصہ اور ہم ہی ان کے وارث بنے اور نہیں ہے آپ کا رب ہلاک کرنے والا بستیوں کو جب تک کہ نہ بھیجے ان کے مرکزی شہر میں کوئی رسول علیہ السلام جو پڑھ کر سنائے وہاں کے رہنے والوں کو ہماری آیتیں اور ہم نہیں ہلاک کرنے والے بستیوں کو مگر اس لئے کہ ان کے بسنے والے ظالم ہیں اور جو چیز دی گئی تم کو یہ سامان ہے دنیاوی زندگی کا اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ بہتر اور دیرپا ہے۔ کیا تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے منکرین کو اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا محبوب خدا ہونے کے دلائل عطا فرمائے حکم ہوا کہ جس محبوب نے تم کو ہزاروں سال پہلے گذرے ہوئے حالات من وعن سنا دیئے حالانکہ آپ نہ اس وقت تھے اور نہ ان کی تاریخ پڑھی کیا یہ سب سے بڑا ثبوت نہیں کہ عالم غیب نے اپنے محبوب کو گذشتہ اور آئندہ کے سارے حالات سے باخبر کر دیا ہے بدبختو اس محبوب خدا کی اطاعت کامل اختیار کرو تا کہ نسبت رسولی ﷺ سے تمہارے دل ودماغ منور ہو جائیں تم نورٌ علیٰ نور بن جاؤ ایسا مرتبہ حاصل کرو کہ تمہاری دعا سے پہلے تمہاری دعا قبول کر لی جائے تمہارے مانگنے سے پہلے تم کو دے دیا جائے۔ تمہاری بخشش مانگنے سے پہلے تم کو بخش دیا جائے یہی وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرتے ہیں۔

آج کا فرمان الٰہی بھی ساری دنیا کیلئے ہدایت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ربوبیت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے ہر وقت ہدایت بھیجتا رہا اور جو لوگ اپنے رسولوں علیہم السلام کی نسبت سے سینے صاف کرتے رہے۔ وہ ہمیشہ سر جھکا کر اس ہدایت کو قبول کر لیتے رہے اور جب بھی یہ ہدایت ان کو پڑھ کر سنائی جائے تو وہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے ہے ہم اسے تسلیم کر چکے ہیں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوہرے اجر کے حقدار ہوتے ہیں۔

ایک تو انہوں نے اپنے پہلے رسول اور کتاب پر یقین کیا اور اب جو آخری رسول ﷺ آئے ان کے سامنے بھی سر جھکا دیا ایسے لوگ صبر والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو مال ان کو دیا اس سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور یہ فضول لوگوں کی باتوں میں نہیں الجھتے بلکہ ان کے لئے ہدایت کی دعا کرتے ہوئے الگ ہوجاتے ہیں نبی پاک ﷺ جب ان منکرین کو دیکھتے جو سب کچھ سننے سمجھنے کے بعد بھی انکار کرتے تو ملول خاطر ہوتے اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ ہدایت ان کو اللہ تعالیٰ نہیں دے رہا اس لئے کہ یہ ہدایت کی قیمت کو نہیں سمجھتے اس لئے آپ خفا نہ ہوں بعض کا یہ جواب کہ اگر ہم یہ دین قبول کرلیں تو تمام عرب ہم سے برسر پیکار ہو جائیگا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کم عقلو یہ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے ہی اس بستی کو امن ملا ہے۔ یہاں رزق دیا جارہا ہے اور اگر تم اس دین کو قبول کروگے تو تمام عرب پر غالب آجاؤ گے دیکھو گذشتہ تاریخ کیا سبق دے رہی ہے مقابلہ کرنے والے نیست و نابود ہوئے اور غلامی اختیار کرنے والے زمین کے وارث بنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت سب کیلئے بھیجی ہے جو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اس کا انجام تاریخ کھول کر بیان کر رہی ہے کہ تباہی ہوا تو سامعین کرام اس سارے فرمان میں نسبت رسولی ﷺ کی ضرورت اور برکات بیان کئے جارہے ہیں اس لئے ہم اس دولت کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے سینوں کو صاف کرتے ہیں۔ یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۷ مارچ ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۶۱-۷۵]

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝٦١ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٦٢ قَالَ
الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْۤا
اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝٦٣ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝٦٤ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦٥ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ
يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝٦٦ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ
الْمُفْلِحِيْنَ ۝٦٧ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٨
وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٦٩ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى
وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٧٠ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۗ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝٧١ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ
اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۗ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٧٢ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٣ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٧٤
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٧٥ (سورۃ القصص: ۶۱ تا ۷۵)

آیا وہ جس کے ساتھ ہم نے وعدہ کیا بہت اچھا وعدہ اور وہ اس کے پانے والا بھی ہے اس کی مانند ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا سامان دیا ہے پھر وہ روز قیامت پیش کیا جائیگا اور اس دن اللہ تعالیٰ ان کو آواز دے گا تو فرمائیگا کہاں ہیں وہ شریک جنہیں تم گمان کیا کرتے تھے کہیں گے وہ لوگ جن پر عذاب کا فرمان ثابت ہو چکا ہے کہ اے ہمارے رب یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے ہم بیزار ہو کر تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور وہ خاص ہماری پوجا نہیں کرتے تھے۔ اور انہیں کہا جائیگا اب پکارو اپنے شریکوں کو تو وہ انہیں پکاریں گے اور دیکھ لیں گے عذاب کو کیا اچھا ہوتا اگر وہ ہدایت یافتہ ہوتے اور اس دن اللہ تعالیٰ آواز دے گا انہیں پھر پوچھے گا تم نے کیا جواب دیا تھا ہمارے رسولوں علیہم السلام کو۔ اندھی ہو جائیں گی خبریں ان پر اس دن پس اس دن وہ ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھ سکیں گے۔ تو وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا یقیناً وہ کامیاب و کامران لوگوں میں ہوگا اور آپ کا رب پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے نہیں ہے کچھ اختیار انہیں اللہ تعالیٰ پاک ہے اور برتر ہے اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں۔ آپ کا رب خوب جانتا ہے جو چھپائے ہوئے ہیں ان کے سینے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ ہے نہیں ہے کوئی معبود اس کے بغیر اسی کو زیبا ہے ہر قسم کی تعریف دنیا مین اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے آپ کہیں کہ بھلا اتنا تو سوچو اگر بنا دے اللہ تعالیٰ رات ہمیشہ کیلئے قیامت کے دن تک تو کون سا خدا ہے جو لا دے تم کو روشنی اللہ تعالیٰ کے سوا کیا تم سن نہیں رہے ہو کہو بھلا اتنا تو سوچو اگر بنا دے اللہ تعالیٰ تم پر دن ہمیشہ کیلئے قیامت تک تو کونسا خدا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا جو لا دے تمہارے لئے رات جس میں تم آرام کر سکو کیا تم کو نظر نہیں آتا اور محض اپنی رحمت سے اس نے بنا دیا ہے تمہارے لئے رات اور دن کو تا کہ تم آرام کرو رات میں اور تلاش کرو اس کا فضل دن میں اور تا کہ تم شکر گذار بنو اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں آواز دیگا کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرا شریک خیال کرتے تھے اور ہم نکالیں گے ہر امت سے گواہ پھر ہم کہیں گے لے آؤ اپنی دلیل تو وہ جان لیں گے بے شک حق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ختم ہو جائیں گے ان سے جو افتراء وہ باندھا کرتے تھے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں اطاعت رسول ﷺ کی برکات بیان کی گئیں تھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سن کر جو لوگ سر جھکا لیتے ہیں ان کے لئے دوہرا اجر کہ انہوں نے پہلے رسولوں علیہم السلام کی بھی اطاعت کی اور اب آخری رسول ﷺ پر ایمان لے آئے یہ لوگ دوسرے لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے

لغویات سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں پھر اس فرمان الٰہی میں خاص ارشاد ہوا نبی پاک ﷺ کو مخاطب کر کے کہ آپ ﷺ جسے چاہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اسے ہدایت دے گا۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ کون ہدایت کے قابل ہے۔ اس فرمان الٰہی میں مفسرین نے بہت کچھ لکھا۔ جو میں لکھنا بے ادبی سمجھتا ہوں اشارۃً ان کی تحریر حضرت ابو طالب کے متعلق ہے۔ جنہوں نے جان مال اولاد سب کچھ نبی پاک ﷺ پر قربان کر دیا اور ہر تکلیف حضور ﷺ کے ساتھ سہی اور جن کی وفات سے پورا سال حضور ﷺ پر رنج گذرا۔ ایمان تو ہے ہی حضور ﷺ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی امانت کی حفاظت اپنا سب کچھ قربان کر کے کرنا ہی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی اطاعت ہے۔ میرے خیال میں اس ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ ساری اللہ تعالیٰ کی مخلوق کیلئے بے حد ہمدرد تھے جس طرح قرآن پاک میں اور کئی جگہ فرمایا گیا طائف کے بدبختوں کی حد درجہ تکلیف دینے پر بھی بددعا کی بجائے دعا کی اور جو فرشتہ اجازت لینے آیا تھا کہ پہاڑوں کو آپس میں ملا کر ان کو غرق کر دوں آپ ﷺ نے یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ اگر یہ نہیں مانتے ان کی اولاد مانے گی تو اللہ تعالیٰ نے اس فرمان میں فرمایا کہ آپ تو ہر ایک کی اچھائی، نجات چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کا مالک ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو لوگ آپ کے ہمیشہ کیلئے گستاخ اور دشمن ہیں جس طرح ابو جہل یا عبداللہ بن ابی۔ آپ ﷺ کے ایسے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائیگا۔ آپ ﷺ ان کے لئے بے شک دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے گنہگاروں ظالموں کو معاف کر دیگا مگر اپنے محبوب ﷺ کے دشمنوں اور گستاخوں کو کبھی معاف نہیں کریگا اس کے ساتھ یہ بھی ہدایت دی گئی کہ تم یہ ڈر رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت سے تمہاری جگہ نہیں رہے گی ظالمو گذشتہ تاریخ اٹھا کر دیکھو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام اور ان کے غلام غالب رہے اور دنیا کے وارث بنے تم بھی اطاعت رسول ﷺ سے سارے عرب کے حکمران بن جاؤ گے لیکن نسبت رسولی ﷺ کی محرومی کی وجہ سے وہ نہ سمجھ سکے۔ آج کے فرمان الٰہی میں اطاعت گذاروں اور گستاخوں کا فرق بیان کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے سب کائنات اس کی ہو جاتی ہے دونوں جہاں اس کے بن جاتے ہیں اور جو گستاخ ہوتا ہے اس کو اگر دنیا میں کچھ ملے تو اس کو دیکھ کر حیران مت ہو یہ عارضی زندگی ہے جس میں اس کی قسمت میں مال ہے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے اگر ساری دنیا کی قیمت مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو اللہ تعالیٰ کفار کو نہ دیتا یہ روز قیامت کو پتہ چلے گا کہ جب دنیا کی شان رکھنے والے زنجیروں سے جکڑے حساب کیلئے پیش ہونگے اور دنیا میں صبر کرنے والے عالی شان سے نور نبوت کی جلو میں محلوں اور باغوں میں داخل ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کم بختو اپنی تباہی ان بتوں کیلئے کرتے ہو جو تمہاری نہ دنیا

میں اور نہ آخرت میں مدد کر سکتے ہیں اور جنہوں نے تمہارے لئے کچھ نہیں بنایا تمہیں کچھ نہیں دیا یہ زمین آسمان، سورج، چاند، ستارے، دریا، پہاڑ، سبزے، دن اور رات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور تمہاری خدمت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگے ہوئے ہیں ایسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان بے جانوں کو شریک کرتے ہو تمہاری عقل ختم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرو اس نسبت سے تمہارے دل و دماغ روشن ہو جائیں گے تو یہ حقیقت تمہیں معلوم ہوگی گویا ساری ہدایت دل و دماغ کو روشن کرنے کیلئے ہے۔ جو نسبت رسولی ﷺ حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔ یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یاد الٰہی سے اپنے سینے صاف کرنے کیلئے جمع ہیں اب یہی مدعا سامنے رکھ کر شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۴ مارچ ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۷۶۔۸۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَیْهِمْ ۖ وَاٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ
لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ
فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ
عِنْدِیْ ؕ اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً
وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ
یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُوْنَ وَیْكَاَنَّ اللّٰهَ
یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَیْكَاَنَّهٗ
لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ (سورۃ القصص: ۷۶ تا ۸۲)

بیشک قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا پھر اس نے سرکشی کی ان پر اور ہم نے دیئے تھے اسے اتنے خزانے کہ ان کی چابیاں جھکا دیتی تھیں ایک طاقتور جتھہ کو جب کہا اسے اس کی قوم نے زیادہ تکبر نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اترانے والوں کو اور طلب کرو اس سے جو دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے آخرت کا گھر اور نہ فراموش کر اپنے حصہ کو دنیا

سے اور احسان کیا کر جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے اور نہ خواہش کر فتنہ وفساد کی زمین میں بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کرنے والوں کو وہ کہنے لگا یہ مجھے (یہ دولت) دی گئی ہے اس علم کی وجہ سے جو میرے پاس ہے۔ کیا اس کو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر ڈالیں اس سے پہلے قومیں جو اس سے قوت میں کہیں سخت اور دولت جمع کرنے میں کہیں زیادہ تھیں اور نہیں دریافت کیے جائیں گے مجرموں سے ان کے گناہ الغرض وہ نکلا اپنی قوم کے سامنے بڑی زیب وزینت کے ساتھ کہنے لگے وہ لوگ جو دنیاوی زندگی کے خواہشمند تھے اے کاش ہمیں بھی اس قسم کا نصیب ہوتا جیسے دیا گیا ہے قارون کو واقعی وہ تو بڑا خوش نصیب ہے اور کہا ان لوگوں نے جنہیں دیا گیا تھا علم افسوس ہے تمہاری عقل پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس کیلئے جو ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے اور نہیں مرحمت کی جاتی یہ نعمت بجز صبر کرنے والوں کے پس ہم نے غرق کر دیا اسے بھی اور اس کے گھر کو بھی زمین میں اور نہ تھی اس کے حامیوں کی کوئی جماعت جو اس کی مدد کرتی اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اور وہ خود بھی اپنا انتقام نہ لے سکا اور صبح کی ان لوگوں نے جو کل تک اس کے مرتبہ کی آرزو کر رہے تھے یہ کہتے ہوئے اوہو، اللہ تعالیٰ کشادہ کر دیتا ہے رزق کو جس کیلئے چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور تنگ کر دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں گاڑھ دیتا اوہو، اب پتہ چلا کفار بامراد نہیں ہوتے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں دونوں جماعتوں کا فرق بیان کیا گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے بندوں کیلئے اس کا وعدہ ہے اور بہت اچھا وعدہ جو ضرور پورا ہوگا دونوں جہانوں میں ان کی سرخروئی وسرفرازی ہے۔ ان کی موت ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خوش خبری ہوتی ہے ان کو قبر میں محبوب خدا ﷺ کا دیدار ان کی روح اس خوشی میں فوراً بدن سے نکلتی ہے۔ جس طرح کہ پانی کی مشک کا منہ کھولنے سے فوراً پانی باہر آ جاتا ہے اور پھر قبر ان کے لئے حد نظر تک وسیع ہو جائے گی۔ جنت کی طرف سے کھڑکی کھول دی جائیگی جنت کی خوشبو اور ہوائیں ان کو آئیں گی ان کے نیک عمل کو خوبصورت شکل میں ان کا ساتھی بنا کر ساتھ بیٹھا دیا جائیگا جو ان کا دل بہلاتا رہے گا اور قیامت کے دن جب مخلوق خدا سخت حیران اور پریشان ہوگی یہ لوگ سواریوں پر قبر سے میدان حشر میں عزت سے لائے جائیں گے اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جائیں گے جب سر سجدہ سے اٹھائیں گے تو ہزاروں سال کا دن گذر چکا ہوگا اور نور نبوت کے جلو میں ان کو جنت کے باغوں اور محلوں میں لے جایا جائیگا۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر دنیا کی پوجا کرنے والے موت کا فرشتہ دیکھ کر حیران ہو جائیں گے ان کی روح بدن میں چھپے گی جسے موت کا فرشتہ بدن سے اس طرح کھینچے گا جس طرح کانٹے والی لکڑی کو گیلی اون سے کھینچ کر نکالا جاتا ہے۔ پھر انہیں قبر میں داخل کیا جائیگا جو اپنا حساب اس طرح لے گی کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب میں ملے گی پھر کھلے گی اور ان کے اعمال بد کو انتہائی بدشکل بدبودار ساتھی

بنا کر ان کے پاس قبر میں بٹھا دیا جائیگا جو ان کو پریشان کرتا رہے گا۔ دوزخ کی طرف سے کھڑکیاں کھول دی جائیگی جہاں سے دوزخ کی گرمی اور بدبو ان کو ہر وقت تنگ کرتی رہے گی۔ اس گرمی اور بدبو کو اگر سوئی کے سوراخ کے برابر قبر سے باہر آئے تو ساری دنیا مرجائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ حقیقت اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ شروع سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بتاتے چلے آئے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام سے نسبت حاصل کر کے اطاعت کامل اختیار کی وہ اللہ تعالیٰ کے بندے بنے نعمتوں کے حقدار بنے اور جنہوں نے نسبتِ رسولی ﷺ سے اپنے دل ودماغ روشن نہ کئے وہ ظلمت میں ایسے ڈوبے کہ ان کو ساری کائنات کی کھلی کتاب سے بھی کچھ سمجھ نہ آئی جس کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق، ربوبیت اور رحم وکرم کا ثبوت دے رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اندھوں کو دیکھو نہ ان کو زمین نہ آسمان اور نہ ان میں ہر شئے سورج چاند، ستارے، دن رات، ہوائیں بارش، پھل، پھول، اناج، حیوانات جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی خدمت کیلئے بنایا اور لگایا ہوا ہے نظر آتا ہے نہ حقیقت ان پر آشکارا ہوتی ہے بلکہ یہ ان بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں جن کا اس تخلیق مین کوئی حصہ نہیں گویا نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت، ضرورت، برکت کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے۔

آج کا فرمان بھی اسی حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ قارون موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا وہ اطاعت رسول علیہ السلام سے محروم ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہونے کی بجائے ان کے ساتھ ہی زمین میں غرق کر دیا گیا اس کو اتنا ملا تھا کہ اس کے خزانے کی چابیاں کئی کئی لوگ نہیں اٹھا سکتے تھے اور وہ غرور اور تکبر سے پھرتا تھا اسے کہا گیا کہ غرور مت کرو اس دولت سے آخر کی زندگی بناؤ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے تو اس نے کہا یہ تو مجھے میرے علم کی وجہ سے ملی ہے اور بالآخر وہ دولت سمیت زمین میں غرق کر دیا گیا اس کا کوئی عمل ایسا نہ تھا جو اسے بچا سکتا اور ایسا عمل اس لئے نہ تھا کہ اس کے دل ودماغ نسبت رسولی ﷺ سے محروم ہونے کی وجہ سے ظلمت میں ڈوبے ہوئے تھے اور اسے اچھائی اور برائی میں تمیز نہ تھی۔ ہم یہاں بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ نسبت رسولی ﷺ سے ہمارے دل ودماغ روشن ہوں۔ یہی مدعا سامنے رکھ کر اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اوراد نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۱ مارچ ۲۰۰۸ء

سورۃ القصص [۸۳۔۸۸]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

(سورۃ القصص: ۸۳ تا ۸۸)

یہ آخرت کا گھر ہے ہم مخصوص کر دیں گے اس کو ان لوگوں کیلئے جو خواہش نہیں رکھتے زمین پر بڑا بننے کی اور نہ فساد برپا کرنے کی اور اچھا انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے جو کرتا ہے نیکی اس کے لئے بہتر صلہ ہے اس نیکی سے اور جو ارتکاب کرتا ہے برائی کا تو نہ بدلہ دیا جائے گا انہیں جنہوں نے بدکاریاں کیں مگر اتنا جتنا انہوں نے کیا یقیناً وہ جس نے آپ پر قرآن کی تبلیغ فرض کی ہے آپ کو واپس لے جائیگا جہاں آپ چاہتے ہیں آپ کہہ دیں میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو آیا ہدایت یافتہ ہو کر اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے اور آپ کو تو یہ امید ہی نہ تھی کہ نازل کی جائیگی آپ کی طرف یہ کتاب مگر یہ محض رحمت ہے آپ کے رب کی تو آپ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیں اور وہ ہرگز آپ کو نہ روکیں آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیات سے اس کے بعد کہ وہ اتاری گئیں آپ کے طرف اور بلائیے اپنے رب کی

طرف اور ہرگز نہ ہو جانا شرک کرنے والوں سے اور نہ پکارو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں ہے کوئی اور معبود بجز اس کے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے اسی کی حکمرانی ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائیگا۔

پچھلی مرتبہ آپ نے سنا فرمان الٰہی کہ قارون اگرچہ بنی اسرائیل میں سے تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی بھی تھا اس نے اپنی آنکھوں سے بنی اسرائیل پر فرعونیوں کے ظلم دیکھے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کی مدد کو بھی اس نے دیکھا کہ فرعون اور اس کی ساری سپاہ، دولت اللہ تعالیٰ کے بندے موسیٰ علیہ السلام کو شکست نہ دے سکی نہتے ہاتھ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم فرعونیوں کے لشکر سے بچ کر دریا سے پار ہو گئے اور فرعون بمع سارے لشکر دریا میں (بحر احمر) میں غرق ہو گیا اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں نہ دولت کام آ سکی نہ تعداد لشکر نہ ساز و سامان لشکر گویا اللہ تعالیٰ کی بندگی اللہ تعالیٰ کی مدد حیران کن طرح سے کامیاب ہوگئی یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود اور تبلیغ موسیٰ علیہ السلام سننے کے باوجود وہ ہدایت حاصل نہ کر سکا بلکہ اپنی دولت پر تکبر اور غرور اتنا تھا کہ اس نے کہا یہ سب میرے علم سے ہے اور اس طرح بمعہ دولت اور ساز و سامان کے وہ زمین کے اندر غرق کر دیا گیا۔ کیا وجہ تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام کا باغی تھا۔ اس لئے کوئی ہدایت اس کے کام نہ آ سکی اگر موسیٰ علیہ السلام سے نسبت قائم کرتا آپ کی اطاعت اور نسبت اس کے دل و دماغ کو روشن کر دیتی اور وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جاتا اس کی دولت اسے دنیا میں بھی کام آتی اور آخرت میں بھی اس کیلئے نجات اور کامیابی کا سبب بنتی گویا بڑی وضاحت سے نسبت رسولی ﷺ کی اہمیت اور برکت بیان فرمائی۔

سامعین کرام! آج اس نسبت کا نتیجہ بیان کیا گیا کہ آخرت ان لوگوں کیلئے جو دنیا میں متقی بن کر زندگی گذارتے ہیں متقی کون ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انسان جاتا ہو اس کے دونوں طرف کانٹے ہوں تو وہ دامن بچا کر چلے تو یہ تقویٰ ہے گویا تقویٰ انہیں نصیب ہوتا ہے جنہیں برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہوتی ہے اور یہ تمیز دل و دماغ کے روشن ہونے سے ہوتی ہے اور دل و دماغ روشن نسبت رسولی ﷺ سے ہوتے ہیں آخر میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ حساب کے دن جو نیکی لے کر آئیگا اس کو بدلہ نیک دیا جائیگا اور جو بد اعمال سے گندہ ہو کر آئے گا۔ اس کو اس کا بدلہ ملے گا اس لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرو تا کہ نیک اعمال والے بن سکو برائی سے بچ سکو اور اے اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ آپ فکر نہ کریں۔ آپ ﷺ تو اپنے بلند مقام کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ ان مشرکوں کی باتوں اور اذیت کا خیال نہ کریں سب کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے یہاں کی ہر چیز کو فنا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے

سامنے پیشی ہوگی کفار کے اس بکواس کا جواب بھی دے دیا کہ حضور اتنی قیمتی تعلیم کس سے سیکھ کر آتے ہیں۔ حکم ہوا کہ آپ ﷺ کو تو پتہ ہی نہ تھا کہ آپ ﷺ کو اس تعلیم سے نوازا جائے گا ان کو آپ ﷺ کی ساری زندگی کا علم ہے پھر بھی ایسی بات کرتے ہیں ایسا عمل کرتے ہیں جو برائی کی طرف لے جاتا ہے اور یہ نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ہم نسبت رسولی ﷺ کو حاصل کرنے کیلئے یہاں جمع بیٹھ کر یاد الٰہی سے سینے صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی مدعا کو سامنے رکھ کر شروع کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۸ مارچ ۲۰۰۸ء

سورۃ العنکبوت [۱۔۱۳]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ② وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ③ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ
یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ④ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ⑤ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ
الْعٰلَمِیْنَ ⑥ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ
الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ⑦ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ
مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ⑨ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی
اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَىِٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ
اَوَ لَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ⑩ وَ لَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ⑪
وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَ لْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ
خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَ لَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَ لَیُسْـَٔلُنَّ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ⑬ (سورۃ العنکبوت: ۱ تا ۱۳)

الف، لام، میم، کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اتنی بات کہنے پر چھوڑ دیا جائیگا کہ وہ کہیں گے ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہیں جائیگا اور بے شک ہم نے آزمایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گذرے پس اللہ تعالیٰ ضرور

دیکھے گا انہیں جو سچے تھے اور ضرور دیکھے گا جھوٹوں کو کیا خیال کر رکھا ہے انہوں نے جو برے عمل کرتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے بڑا غلط فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں جو شخص امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہی ہر بات سننے والا ہے ہر چیز کو جاننے والا ہے اور جو شخص کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے فائدے کیلئے کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ غنی ہے تمام کائنات سے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو ہم دور کر دینگے ان سے ان کی برائیوں کو اور ہم انہیں بہت عمدہ بدلہ دیں گے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے حکم دیا انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا اور اگر وہ کوشش کریں تیرے ساتھ کہ تو شریک بنائے کسی کو میرا جس کے متعلق تجھے کوئی علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو۔ میری طرف ہی تمہیں لوٹنا ہے پھر میں آگاہ کروں گا تمہیں ان اعمال سے جو تم کیا کرتے تھے اور جو لوگ ایما لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے تو ہم ضرور شامل کرلیں گے انہیں نیکوں میں اور بعض لوگ جو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ پر پھر جب اسے ستایا جائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو بنا لیتا ہے لوگوں کی آزمائشوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے برابر اور اگر آجائے مدد آپ کے رب کی طرف سے تو وہ ضرور کہے گا ہم تو تمہارے ساتھ ہیں کیا نہیں اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہر اس چیز کو جو لوگوں کے سینوں میں ہے اور ضرور دیکھ لے گا اللہ تعالیٰ انہیں جو ایمان لائے اور ضرور دیکھ لے گا منافقوں کو اور کہا کافروں نے ایمان والوں سے تم چلو ہماری راہ پر اور ہم اٹھائیں گے تمہارے گناہوں کو اور وہ نہیں اٹھا سکتے ان کے گناہوں سے کچھ بھی اور وہ بلاشبہ جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ ضرور اٹھائیں گے اپنے بوجھ اور دوسرے کے بوجھ اپنے بوجھوں کے ساتھ اور ان سے باز پرس ہوگی قیامت کے دن ان کے متعلق جو وہ گھڑا کرتے تھے۔

پچھلے فرمان الٰہی میں انجام بیان کیا گیا دونوں قسم کے لوگوں کا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر زندگی گذارتے ہیں اور جو شیطان کی ایماء پر بغاوت کی زندگی گذارتے ہیں کبھی خدا تعالیٰ کی ہستی سے بھی منکر اور کبھی لاشئی، بتوں، جنوں، پتھروں، پہاڑوں، سورج، چاند کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر ان کے سامنے سجدہ کرتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں زندگی گذارتے ہیں پہلا وعدہ تو ان سے یہ ہے کہ ان کی عزت اللہ تعالیٰ کی عزت ہے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب رہیں گے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کو کبھی رسوا نہیں کرے گا قیامت کے دن جو سخت حساب کا دن ہوگا ان کے سجدے میں سر رکھے گذر جائیگا پل صراط سے وہ نور نبوت کی جلو میں چل کر جنت کے باغوں میں اور محلوں میں داخل ہونگے اور ہر قسم کی نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نوازے جائیں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ

کے دیدار کی عظیم نعمت سے بھی نوازا جائیگا اور جو لوگ شیطان کی ایماء پر زندگی گذاریں گے دنیا ہمیشہ آگے بھاگتی رہے گی اور وہ اس کے پیچھے اور اگر ملے گی تو ان کو حسرت و یاس کے علاوہ کچھ نہ دے گی اور آخرت میں عذاب کا سبب بھی بنے گی اب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی زندگی کس طرح ملتی ہے اور شیطانی زندگی کس طرح بنتی ہے سمجھنے والی یہ ہے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی جو دونوں جہانوں کی اعلیٰ زندگی ہے وہ متقیوں کو نصیب ہوتی ہے اور متقی وہ ہوتے ہیں جو دنیاوی آلائشوں اور نفسانی خواہشات سے پاک زندگی گذارتے ہیں اور یہ صرف اور صرف نسبت رسولی ﷺ سے حاصل ہوتی ہے جس سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں برائی اور اچھائی میں تمیز حاصل ہو جاتی ہے اور ان انوار اور تجلیات کی بدولت انسان کو یہ طاقت ملتی ہے کہ شیطان اور نفس کو مغلوب کر کے زندگی جہاد اکبر میں گذار سکتے ہیں نسبت رسولی ﷺ سے محرومی کی وجہ سے دل و دماغ ظلمت میں ڈوب جاتے ہیں اور انسان شیطان کے بہکانے میں زندگی گذارتا ہے آج کا فرمان الٰہی سورۃ العنکبوت سے شروع ہوا ہے جس میں تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ ہر شخص کو ضرور آزمائش سے گذرنا پڑے گا۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں نے کتنی کتنی مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گزاریں۔ اور ان کو سرِ مو لغزش نہیں آئی۔ جو ایمان لاتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات ہوگی وہ ہر برے عمل سے سخت ڈر کر زندگی گذارتے ہیں اگر چہ شیطان اور نفس ان کو گمراہ کرتا ہے لیکن وہ کبھی راہ راست سے نہیں بھٹکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے کہ والدین اپنی اولاد کیلئے ہر چیز قربان کرتے ہیں اور یہ محبت اور جذبہ ان کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ورنہ کوئی اولاد کیلئے تکلیف نہ اٹھاتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کا حق اس لئے ان سے زیادہ ہے اگر وہ تم کو شرک کی طرف بلائیں تو خبردار ان کی بات مانو کیونکہ یہ ظلم عظیم ہے۔ یہ حکم سعد بن وقاص ؓ کے ایمان لانے پر نازل ہوا۔ حضرت سعد اپنی والدہ کے اکلوتے بیٹے تھے جب ایمان لائے تو ماں نے بلا کر کہا کہ اس نئے دین کو چھوڑ دو اگر نہ چھوڑو گے تو میں کھانا پینا چھوڑ دونگی اور اس طرح مرجاؤں گی اور اس طرح لوگ تم کو برا کہیں گے۔ حضرت سعد ؓ ایمان کی لذت حاصل کر چکے تھے۔ انہوں نے کہا ماں تو تو ایک ماں ہے ایک سو مائیں بھی اگر اس طرح بھوکی رہ کر مرجائیں تو بھی میں رسول پاک ﷺ کے قدم نہیں چھوڑوں گا۔ یہ الفاظ اپنی محبت اور طاقت ایمان سے بولے گئے کہ ماں کے دل کے کفر کے تالے ٹوٹ گئے اور وہ بھی ایمان لے آئیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ایمان دار انسان ایمان چھوڑنے سے آگ میں جلنا زیادہ بہتر سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کفار یہ کہہ کر بھی گمراہ کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو

آخرت میں ہم تمہارے گناہوں کے بوجھ اٹھالیں گے کہ ہم نے تم کو گمراہ کیا تھا اس لئے اپنے آبائی دین کو نہ چھوڑ و اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی ان کی غلط بیانی ہے وہ اپنا بوجھ بھی اٹھائیں اور ان کو گمراہ کرنے کا بھی اور ان کو بھی ضرور اپنے ظلم وگناہ کا بدلہ دیا جائیگا لیکن جو ایمان کی روشنی سے منور ہو کر لذت ایمان حاصل کر لیتے ہیں انہیں کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ یہ ایمان نسبت رسولی ﷺ سے ملتا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں یاد الٰہی سے سینوں کو صاف کرتے ہیں۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والا شان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۴ اپریل ۲۰۰۸ء

سورۃ العنکبوت [۱۴۔۲۲]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا
وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ
وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى
الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾
قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾

(سورۃ العنکبوت: ۱۴ تا ۲۲)

اور بے شک بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف تو وہ ان میں ٹھہرے رہے پچاس کم ہزار سال آخرکار آلیا ان کو طوفان نے اس حال میں کہ وہ ظالم تھے پس ہم نے نجات دے دی نوح علیہ السلام کو اور کشتی والوں کو اور ہم نے بنا دیا اس کشتی کو ایک نشانی سارے جہان والوں کیلئے اور ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو جب آپ علیہ السلام نے کہا اپنی قوم کو کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اسی سے ڈرتے رہا کرو یہی بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو تم تو پوجا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی اور گھڑتے ہو نرا جھوٹ بے شک جن کو تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ مالک نہیں تمہارے

رزق کے پس طلب کیا کرو اللہ تعالیٰ سے رزق کو اور اس کی عبادت کیا کرو اور اس کا شکر ادا کیا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو جھٹلایا ان امتوں نے بھی جو تم سے پہلے تھیں اللہ تعالیٰ اور رسولوں علیہم السلام پر فرض نہیں بجز اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم صاف طور پر پہنچا دیں کیا انہوں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کس طرح آغاز فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پیدا فرمانے کا پھر وہ اس کا اعادہ کرے گا۔ بلاشبہ یہ بات اللہ تعالیٰ کیلئے بالکل آسان ہے۔ کہو پھرو زمین پر اور غور سے دیکھو کس طرح اس نے خلق کی ابتداء فرمائی پھر اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا دوسری بار بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے اور نہیں ہو تم بے بس کرنے والے زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔

پچھلے فرمان الٰہی میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ہر شخص کو آزمائش سے گذرنا پڑے گا یہ نہ سمجھ لے کوئی کہ اس نے کہہ دیا کہ میں ایمان لایا ہوں اور اسے آزمائش سے گذرنا نہیں پڑے گا دراصل یہ دنیا ہے ہی آزمائش۔ غریب کیلئے غربت آزمائش ہے کہ وہ ہر قسم کی تکلیف کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ سے راضی اور سر تسلیم خم رہے اور امیری امیر کیلئے آزمائش ہے کہ کیا وہ عیش عشرت اور آرام میں غرور اور تکبر کا شکار ہوتا ہے۔ یا سب اللہ تعالیٰ کی دین سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں پیش کرتا ہے بیمار کیلئے بیماری آزمائش ہے کہ انتہا درجہ کی بیماری کے باوجود حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہے یا شکوہ کناں ہے اور ہمت اور طاقت بھی آزمائش ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے یا غرور اور تکبر سے غفلت میں زندگی گذارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گذشتہ امتوں کو دیکھ لو وہ کس طرح آزمائش سے گذریں اور حکم ہوا کہ مومن کو کسی حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے اور احکام سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ یہاں تک کہ ماں باپ کی تابعداری کا حکم ہے لیکن اگر وہ بھی اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے پر مجبور کریں تو ان کا یہ حکم نہ مانا جائے اس میں آپ کو حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی سنایا تھا۔ اس کے ساتھ آپ کو یہ بتایا تھا کہ ان آزمائشوں پر انسان اسی وقت پورا اترتا ہے۔ جب اس کے دل و دماغ نسبت رسولی ﷺ سے منور ہوں اسے برائی اور اچھائی میں تمیز بھی حاصل ہو اور طاقت بھی جس سے وہ نفس اور شیطان کو مغلوب کر کے زندگی گذار سکتا ہے آج کے فرمان میں تاریخی واقعات سے اسی حقیقت کو بیان فرمایا گیا اور نبی پاک ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہ لوگ اگر اچھائی کو نہیں سمجھتے تو آپ ﷺ نے اپنا فرض ادا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا دیا۔ آپ ﷺ کو غمگین نہیں

ہونا چاہئے حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نوصد سال تبلیغ کرتے رہے۔ چند لوگ ایمان لائے اور اسی قوم نے نوح علیہ السلام کو انتہا درجے کی اذیتیں دیں لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں برداشت کیں جب حضرت عزائیل علیہ السلام آپ کی روح مبارک لینے کیلئے آئے تو عرض کی کہ آپ علیہ السلام تو میری انتظار میں ہونگے اتنی لمبی عمر دنیا میں گذاری تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر سچ پوچھتے ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں ایک دروازے سے داخل ہوا ہوں اور دوسرے سے نکل رہا ہوں اس پر کوئی یہ نہ سمجھے کہ دنیا سے ان کو اتنی محبت تھی دنیا میں تو وہ انتہا درجے کے ظلم اور تکلیف میں بتلا رہے۔ ان کے فرمان کا مطلب یہ تھا ساڑھے نوصد سال اللہ تعالیٰ کے راستے میں سخت سے سخت تکلیف اٹھانا میرے لئے ایک لمحہ کے برابر گذرا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف جو سکون اور کیف دیتی ہے وہ دنیا کی کوئی لذت آرام نہیں دے سکتا۔ یہ ہے ایمان جس کی پیروی سے انسان مسلمان بنتا ہے۔ اس طرح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دے کر آپ ﷺ کی امت کو تسلی دی گئی آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ تمہارا خالق تمہارا مالک تمہارا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ جس نے پیدا فرمایا اور پھر مرنے کے بعد زندہ کر کے حساب لے گا۔ بت اور باطل اشیاء جن کو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہو نہ انہوں نے تم کو پیدا کیا اور نہ تمہاری ربوبیت کرتے ہیں یہ خود بے جان اور بے بس ہیں یہی پیغام نمرود کو دیا جس نے بلا کر پوچھا تم کس کی طرف لوگوں کو بلاتے ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جس نے پیدا فرمایا اور جو مارے گا نمرود نے کہا یہ تو میں بھی کرتا ہوں وہاں کھڑے آدمی کی گردن اڑادی اور ایک موت کی سزا یافتہ انسان کو معاف کر دیا اور رہا کر دیا اور کہا دیکھو اس کو میں نے مارا اور اس کو زندگی بخش دی آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم خدا ہو تو میرا خدا سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تم اسے مغرب سے طلوع کرو۔ جس پر وہ لاجواب ہوا اور آپ علیہ السلام کو آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ سامنے جلتی آگ کو دیکھتے ہوئے جس کی تپش میلوں دور تک کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتی تھی تو جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کی اگر حکم کریں تو میں اس آگ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دوں آپ علیہ السلام نے پوچھا تم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہا نہیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے جس حال میں وہ مجھے رکھنے میں راضی ہو حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کی آپ علیہ السلام حکم دیں تو میں اس نمرود کی آگ پر ہوا چلاؤں کہ سب آگ بجھ جائے آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے عرض کی نہیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے جو وہ چاہتا ہے میں بھی وہی چاہتا ہوں۔ میکائیل علیہ السلام نے عرض کی اگر آپ اجازت دیں تو میں اس زور سے بارش برساؤں کہ آگ بجھ جائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے عرض کی نہیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ مجھے منظور ہے پھر جب آپ علیہ السلام کو پھینکا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا اتنی کہ ابراہیم علیہ السلام کو تکلیف نہ پہنچے۔ وہ آگ گلزار بن گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تخت پر بٹھا دیا گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اتنی بڑی آزمائش سے گذرنا پڑا کہ پہلے نوے سال کے بعد پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کو وادی غیر ذی زرعہ یعنی مکہ معظّمہ میں چھوڑنے کا حکم ہوا اور پھر اس عظیم بے مثال بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ہوا تو بھی حکم کی تعمیل کی۔ الغرض ان عظیم انسانوں کی آزمائش کا ذکر فرما کر نبی پاک ﷺ کی امت کو تسلی دی گئی اور نصیحت فرمائی گئی کہ تکلیف تمہارے لئے آزمائش ہے جو تمہارے لئے دونوں جہانوں میں سرخروئی کا ذریعہ بنے گی اور ان مغرور متکبر کفار کیلئے تباہی اور بربادی ہے۔ جس کو نسبت رسولی ﷺ حاصل ہو۔ اسے شیطان اور نفس گمراہ نہیں کرسکتا اور اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مہربانیاں نظر آتی ہیں ان پر اس کا پختہ ایمان ہوتا ہے یہی نسبت رسولی ﷺ ہے۔ جس کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہاں بیٹھ کر یادالٰہی سے سینوں کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۱ اپریل ۲۰۰۸ء

سورۃ العنکبوت [۲۳۔۳۰]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ (سورۃ العنکبوت: ۲۳ تا ۳۰)

اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ تعالیٰ کی آیات کا اور اس کی ملاقات کا یہی وہ لوگ ہیں جو مایوس ہو گئے میری رحمت سے اور انہی لوگوں کے لئے سخت عذاب ہے آپ کی قوم سے کوئی جواب نہ بن آیا بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ اس کو قتل کر ڈالو یا جلا دو بچا لیا اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ سے بے شک اس واقعہ میں نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کیلئے

جو ایمان لائے اور ابراہیم نے کہا کہ تم نے بنالیا ہے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو باہمی محبت کا ذریعہ اس دنیاوی زندگی میں پھر قیامت کے دن تم انکار کرو گے ایک دوسرے کا اور لعنت بھیجو گے ایک دوسرے پر اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور نہیں ہوگا تمہارا کوئی مددگار ایمان لائے اس پر لوط اور ابراہیم علیہم السلام نے کہا کہ میں ہجرت کرتا ہوں اپنے رب کی طرف بیشک وہی سب پر غالب اور دانا ہے اور ہم نے عطا فرمایا آپ کو اسحاق اور یعقوب اور ہم نے رکھ دی ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب اور ہم نے دیا ان کو ان کا اجر اس دنیا میں اور بلاشبہ وہ آخرت میں صالحین میں سے ہونگے اور لوط کو رسول بنا کر بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو کہ نہیں پہل کی تم سے اس عمل کی طرف دنیا بھر میں کسی قوم نے کیا تم بدفعلی کرتے ہو مردوں کے ساتھ اور ڈاکے ڈالتے ہو راستوں پر اور اپنی کھلی مجلس میں گناہ کرتے ہو تو نہیں تھا آپ کی قوم کے پاس کوئی جواب بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ اے لوط لے آؤ ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اگر تم سچے ہو۔ آپ نے عرض کی میرے مالک مدد فرما میری ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں۔

پچھلے فرمان میں آپ نے سنا کہ جو اس دنیا میں آیا اسے آزمائش سے گذرنا پڑا جتنا کوئی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا اتنا ہی سخت اس کا امتحان ہوا۔ نبی پاک ﷺ کو تسلی کیلئے گذشتہ برگزیدہ پیغمبروں کا حال سنایا گیا نوح ﵇ کی ساڑھے نو صد سال کی اتنی تکلیف اور اذیت والی زندگی کہ جس کا جواب نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے نے عزرائیل ﵇ کو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی محبت اتنی لمبی مدت کیلئے تکلیف گذارنا میں ایک لمحہ کے برابر سمجھتا ہوں گویا اللہ تعالیٰ کے بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر سختی تکلیف سرور اور کیف آور ہوتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم ﵇ کی زندگی کے متعلق بتایا گیا کس طرح آپ نے اپنے ماں باپ ساری قوم بادشاہ سے ٹکر لے کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے بلایا اور لوگوں کو سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا رب خالق مالک ہے۔ پس اس کی عبادت بلاشرکت غیر کرو اس پر آپ کو آگ میں ڈالا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﵇ کی شان کو اور بلند کر دیا ساری آگ کو گلزار بنا کر۔ آج کا فرمان یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ لوگوں اور بادشاہ نے تو بجائے ماننے کے آپ کو قتل کرنے جلا ڈالنے کا فیصلہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال سے غافل نہیں وہ ایسا بدلہ دیتا ہے جو اور کوئی نہیں دے سکتا حضرت ابراہیم ﵇ نے آگ سے بچنے کے بعد ہجرت کا ارادہ کر لیا اپنے شہر کوثا جو کوفہ کے نواح میں تھا چھوڑ دیا اور شام کی طرف ہجرت کی آپ کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی چچازاد تھی اور آپ کے بھتیجے حضرت لوط ﵇ بھی چل

پڑے جو آپ کی تعلیم پر ایمان رکھتے تھے فلسطین کی طرف آپ وہاں ہی رہ گئے اور لوط علیہ السلام کو نبوت دے کر ان کی قوم کی طرف آگے بھیج دیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام سخت سے سخت آزمائش میں پورے اترے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قربان کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو وہ عظیم مرتبہ عطا فرمایا جو بے مثال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کے بعد سارے انبیاء علیہم السلام آپ کی اولاد سے پیدا ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور پھر آپ کی اولاد سے دونوں جہانوں کے سردار نبی پاک ﷺ بھی آپ کی اولاد سے ہوئے۔

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے حضرت اسحاق علیہ السلام اور پھر سارے نبی پشت باپشت حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ کی اولاد کو نبوت جیسے عظیم رتبہ سے نوازا گیا ہے اور ہدایت کی کتب عطا فرما کر بھی عظیم الشان رتبہ عطا فرمایا گیا اور آپ کی اولاد میں عظیم الشان بادشاہتیں بھی رکھی گئیں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام جن کی عظیم الشان سلطنت تھی۔ خالی انسان نہیں جن بھی ہوا بھی آپ کی تابعدار تھی اور سب سے بڑی شان حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی پاک ﷺ کی عطا تھی۔ جن کی وجہ سے آپ علیہ السلام کا نام قیامت تک بلند ہے بلند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی لوط علیہ السلام کا قصہ بھی بیان فرمایا کہ آپ کو کیسی آزمائش سے گذرنا پڑا۔ ساری قوم بدفعل اور ڈاکو تھی۔ جس نے آپ کی ہدایت سننے کی بجائے آپ کو اعلان کیا کہ جاؤ جس عذاب سے ڈراتے ہو اسے لے آؤ ہمارے اوپر اس کے بعد کا حال اگلی محفل میں انشاء اللہ بیان کیا جائیگا۔ یہاں اتنا کافی ہے کہ آزمائش سے ضرور گذرنا پڑتا ہے۔ اور جو جتنی آزمائش سے گذریگا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا اور آزمائش میں وہی کامیاب ہوتا ہے جس کو نسبت رسولی ﷺ سے قوت اور روشنی ملتی ہے۔ یہی نسبت رسولی ﷺ ہے جس کو حاصل کرنا ہماری اس محفل کا مدعا ہے کہ یادالٰہی سے اس سینے صاف کریں اب شروع کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۱۸ اپریل ۲۰۰۸ء

سورۃ العنکبوت [۳۱_۴۴]

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع عطا فرمایا۔ لاکھوں اور کروڑوں درود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طفیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ
اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۚ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ
اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ
الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴
وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۵ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۳۷ وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۟ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝۳۸ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ
مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۴۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴۲ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ العنکبوت: ۳۱ تا ۴۴)

اور جب آئے ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر انہوں نے بتایا کہ ہم ہلاک کرنے والے ہیں اس گاؤں کے باشندوں کو بے شک یہاں کے رہنے والے بڑے ظالم ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس میں تو لوط بھی رہتا ہے۔ فرشتوں نے عرض کی ہم خوب جانتے ہیں جو وہاں رہتے ہیں ہم ضرور بچالیں گے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں سے ہے اور جب آئے ہمارے فرشتے لوط کے پاس تو بڑے غمزدہ ہوئے ان کی آمد سے اور دل تنگ ہوئے اور فرشتوں نے کہا کہ نہ خوفزدہ ہو نہ غمزدہ ہم نجات دینے والے ہیں تجھے اور تیرے گھر والوں کو سوائے تمہاری بیوی کے جو پیچھے رہنے والوں میں ہے۔ بے شک ہم اتارنے والے ہیں اس بستی کے باشندوں پر عذاب آسمان سے اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔ اور بیشک ہم نے باقی رہنے دیئے اس بستی کے کچھ آثار ان لوگوں کے لئے جو عقلمند ہیں اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا آپ نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور امید رکھو آخری دن کی اور ملک میں فتنہ فساد نہ پھیلاؤ پھر انہوں نے آپ کو جھٹلایا تو آلیا انہیں زلزلہ نے پس صبح ہوئی تو وہ اپنے گھٹنوں کے بل گرے پڑے تھے اور عاد اور ثمود اور واضح ہیں تمہارے لئے ان کے مکانات اور ان کے مسکن اور آراستہ کردیا تھا ان کیلئے شیطان نے ان کے عملوں کو اور روک لیا تھا ان کو راہ ہدایت سے۔ حالانکہ وہ اچھے بھلے سمجھدار تھے۔ قارون، فرعون، ہامان کو بلاشبہ تشریف لائے ان کے پاس موسیٰ عليه السلام روشن دلیلوں کے ساتھ پھر بھی وہ غرور اور تکبر کرتے رہے زمین میں اور وہ آگے بڑھ جانے والے نہ تھے۔ پس ہر ایک کو ہم نے پکڑا اس کے گناہ کے باعث پس ان میں سے بعض پر ہم نے پتھر برسائے اور ان میں سے بعض کو آلیا شدید کڑک نے اور بعض کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ لوگوں پر ظلم کرے بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے رہے تھے۔ ان نادانوں کی مثال جنہوں نے بنالئے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور دوست مکڑی کی سی ہے۔ اس نے گھر بنایا اور تمام گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہے۔ کاش وہ بھی اس کو جان لیتے یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس چیز کو وہ پوجتے ہیں اس کو چھوڑ کر۔ اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں ہیں ہم بیان کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے اور نہیں سمجھتے انہیں مگر اہل علم پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بے شک ان میں نشانی ہے ایمان والوں کے لئے۔

پچھلے فرمانوں میں آپ سن چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اٹل فیصلہ کیا ہے کہ صرف زبان سے یہ کہہ دینا کہ میں

ایمان لے آیا کافی نہیں ہر شخص کو آزمائش سے گذرنا پڑے گا اور زندگی جس قسم کی ہو اس میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں جتنا کوئی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا اتنا ہی اس کی آزمائشیں سخت ہونگی اور جتنی بڑی سخت آزمائشیں ہونگی اتنا بڑا بدلہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا گیا کہ آپ علیہ السلام کو عظیم الشان بے مثال بدلہ ملا۔ فرمایا گیا نہ صرف آپ علیہ السلام کے دشمن نیست و نابود ہو گئے بلکہ آئندہ تمام انبیاء آپ علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور آپ کی اولاد سے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جن کی وجہ سے آپ کا نام قیامت تک قائم رہے گا اور آپ علیہ السلام کا مرتبہ قیامت تک بلند ہوتا رہے گا آپ علیہ السلام ابوالانبیاء بنے حضرت اسحاق حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت داوٗد، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور سب انبیاء آپ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں عظیم الشان سلطنتیں رکھیں حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنتیں بے مثال اور عظیم الشان گذری ہیں۔ آج کا فرمان بھی انہی آزمائشوں کے متعلق فرمایا گیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتے اولاد کی خوشخبری دینے کیلئے آئے آپ علیہ السلام کی عمر سو سال سے زیادہ تھی آپ علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ نوے سال کی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے آپ علیہ السلام کو بتایا گیا کہ اس خوشخبری کے بعد اب وہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی خبر لینے اور عذاب دینے جا رہے ہیں۔ جو ہر برائی کے مرتکب تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ وہاں اللہ تعالیٰ کے بندے حضرت لوط علیہ السلام بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کو اور ان کے خاندان کو بچا لیا جائیگا سوائے ان کی بیوی کے جو کفار سے ملی ہوئی تھی چنانچہ وہاں پہنچے۔ پہلے تو ان کو دیکھ کر حضرت لوط علیہ السلام سخت پریشان ہو گئے کہ اب ان کی قوم ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گی۔ لیکن انہوں نے بتایا کہ وہ فرشتے ہیں اس قوم کو سزا دینے آئے ہیں اور آپ کو بچا لیا جائیگا۔ آپ نکل جائیں جب وہ نکل کر چلے گئے تو ساری بستی کو آسمان تک اٹھا کر الٹا پھینکا گیا پتھر برسائے گئے اور ان کو نیست و نابود کر دیا گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر منکر قوم کو غرق اور تباہ کرتا ہے گذشتہ تاریخ دیکھ لو قوم شعیب علیہ السلام۔ عاد و ثمود کا کیا انجام ہوا۔ حکم ہوا سب کے تباہی کے نشانات موجود ہیں جو تم دیکھتے ہو۔ اچھے طریقے سے سمجھ لو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی مالک خالق اور رب العالمین ہے۔ اس کی بندگی دونوں جہانوں میں سرخروئی و سرفرازی کا سبب ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو سہارا بھی ڈھونڈتے ہیں وہ غرق و تباہ ہو جاتے ہیں یہ سہارے ان کے لئے مکڑی کے جال کی طرح ثابت ہوتے ہیں۔ جو ذرا سا جھٹکا بھی برداشت نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کائنات کا ذرہ ذرہ یہ حقیقت بیان کر رہا ہے مگر وہی اس سے سبق حاصل کرتے ہیں جن کی عقل زندہ ہوتی ہے اور یہ عقل زندہ

مومنین کی ہوتی ہے اور مومنین اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے نسبت رکھنے والے ہوتے ہیں جن کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔ شیطان ان پر غلبہ حاصل نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے غلام ہمیشہ غالب ہوتے ہیں جہاں یہ نسبت رسولی ﷺ والے آباد ہوتے ہیں وہ بستی بھی اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں ہوتی ہے جس طرح لوط علیہ السلام کو بستی سے نکال کر عذاب نازل ہوا یہی وہ نسبت ہے جس کی جستجو میں ہم یہاں بیٹھ کر یادِ الٰہی سے سینوں کو صاف کرتے ہیں اب شروع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اورادِ نظیریہ شریف پڑھائے گئے اور دعا ہوئی)

تمت بالخیر

خطاب حضور والاشان پیر صاحب دامت برکاتہ العالیہ

مورخہ ۲۵ اپریل ۲۰۰۸ء

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

جن کی ہر ہر ادا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

مرکزی دربارِ عالیہ موہڑہ شریف کی جامع مسجد کا ممبر شریف

کیمرہ و تصاویر: شاہد بارونی لاہور

Collection Of Adovdate Showkat

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد	احمد	حامد	محمود	قاسم	عاقب
فاتح	شاهد	حاشر	رشيد	مشهود	بشير
نذير	داع	شاف	هاد	مهد	ماح
منج	باه	رسول	نبي	امي	تهامي
هاشمي	ابطحي	عزيز	حريص عليكم	رؤف	رحيم
طه	مجتبى	طس	مرتضى	حم	مصطفى
يس	اولى	مزمل	ولي	مدثر	متين
مصدق	طيب	ناصر	منصور	مصباح	آمر

حجازي	نزاري	قرشي	مضري	نبي التوبة	حافظ
كامل	صادق	أمين	عبد الله	كليم الله	حبيب الله
نجي الله	صفي الله	خاتم الأنبياء	حسيب	مجيب	شكور
مقتصد	رسول الرحمة	قوي	حفي	مأمون	معلوم
حق	مبين	مطيع	رسول الراحة	أول	آخر
ظاهر	باطن	نبي الرحمة	يتيم	كريم	حكيم
خاتم الرسل	سيد	سراج	منير	محرم	مكرم
مبشر	مذكر	مطهر	قريب	خليل	مدعو
جواد	عادل	طاهر	شهير	شهيد	رسول الملاحم

غوثِ المعظم رہبرِ اعظم طریقتِ نسبتِ رسولی ﷺ کے مزارِ اقدس کارات کا منظر

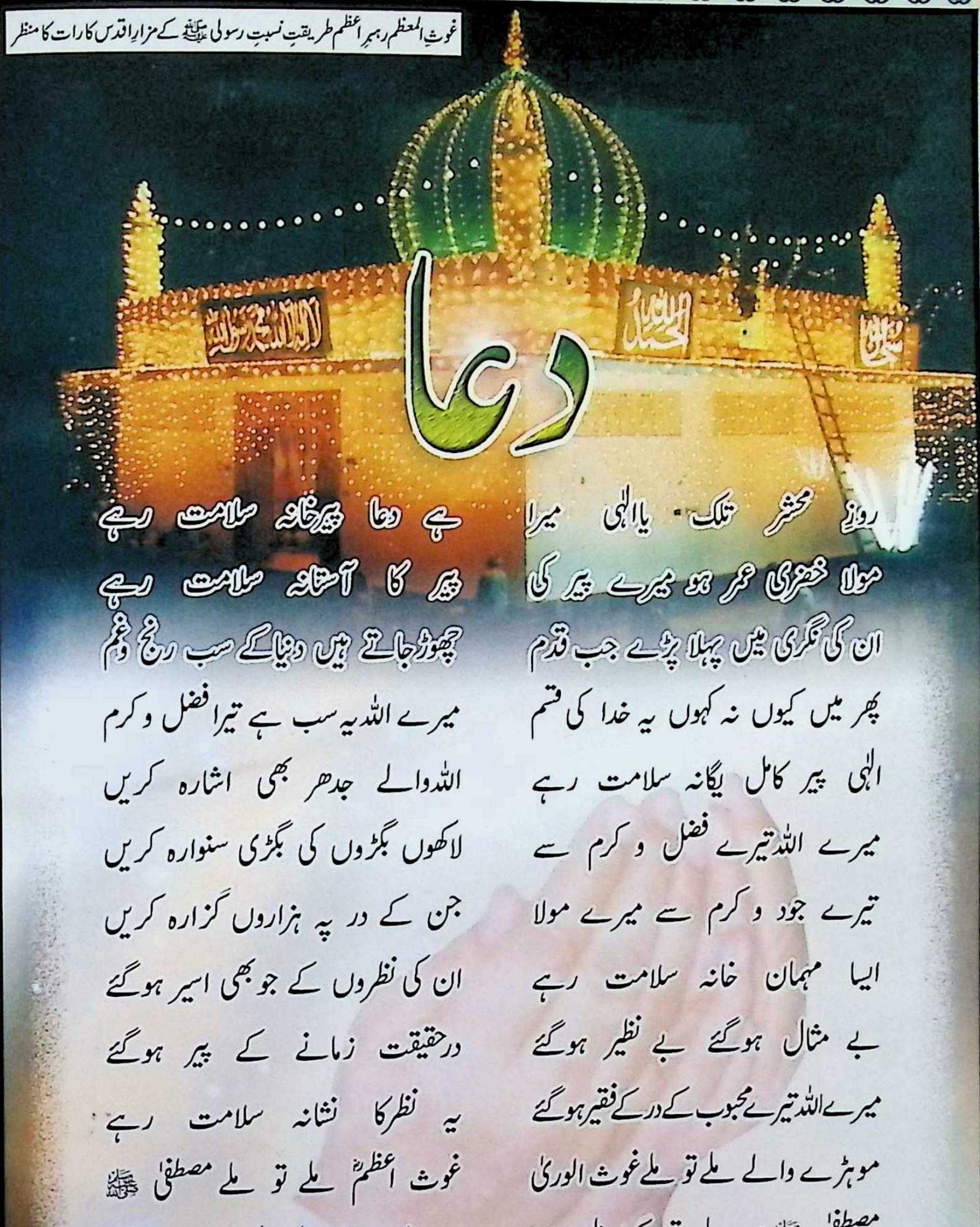

دعا

روزِ محشر تلک یا الٰہی میرا ہے دعا پیرخانہ سلامت رہے
مولا خضری عمر ہو میرے پیر کی پیر کا آستانہ سلامت رہے
ان کی نگری میں پہلا پڑے جب قدم چھوڑ جاتے ہیں دنیا کے سب رنج و غم
پھر میں کیوں نہ کہوں یہ خدا کی قسم میرے اللہ یہ سب ہے تیرا فضل و کرم
الٰہی پیر کامل یگانہ سلامت رہے اللہ والے جدھر بھی اشارہ کریں
میرے اللہ تیرے فضل و کرم سے لاکھوں بگڑوں کی بگڑی سنوارہ کریں
تیرے جود و کرم سے میرے مولا جن کے در پہ ہزاروں گزارہ کریں
ایسا مہمان خانہ سلامت رہے ان کی نظروں کے جو بھی اسیر ہوگئے
بے مثال ہوگئے بے نظیر ہوگئے درحقیقت زمانے کے پیر ہوگئے
میرے اللہ تیرے محبوب کے در کے فقیر ہوگئے یہ نظر کا نشانہ سلامت رہے
موہڑے والے ملے تو ملے غوث الوریٰ غوث اعظمؓ ملے تو ملے مصطفیٰ ﷺ
مصطفیٰ ﷺ جو ملے تو کیا مل خدا اے دونوں جہانوں کے مالک یہ تیری ہے عطا
فیض کا یہ خزانہ سلامت رہے ہم غریبوں مسکینوں کی ہے یہ التجا
مولا جو اس در پہ آئے تیری محبت ہو تیری محبت ہو تیری یاد کر لے

نفیس بک بائنڈرز

7322408